



بمله حقوق محفوظ

نام كتاب : تخف قاديانية (طلا دوتم) معنف : حفرت مولانا محد يوسفف لدهيانوي

تعداد : ایک بزار

معداد : ایک برار کپوزنگ : فراز کپوزنگ سنٹر' لاہور

ڈیزا نینک : رانا محمد مثمان آمست : 150 روپ

الثامت ادل : مئ 1996ء

مطیع : خرکت پرهنگ پریس ' 43 نسبت روڈ لاہور ناخر : عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باخ رود ممان کیاکستان فون 514122

	فهرست	
	···	
صغحه	عنوان	
4	پیش لفظ	
5	دارالعلوم ديوبئد اور حقيدة تتحفظ ختم نبوت	Ō
107	مسئله ختم نبوت اور حغرت نانوتوی ّ	
133	فتنه قادیا نیت ادر بیام اقبال ٌ	
145	ربوہ سے آل ابیب تک (حصہ اول)	
169	ربوہ سے تل ابیب تک جواب الجواب (حصد ودئم)	
313	قادیانی جماعت کے امام مرزا طاہر احمہ کے چینج کاجواب	
343	مرزا قادیانی کے وجوہ ارتداد	
415	مجازی نبوت کا تار عنکبوت	
451	معركه لا بور و تاديا ن	

بم الله الرحن الرحيم

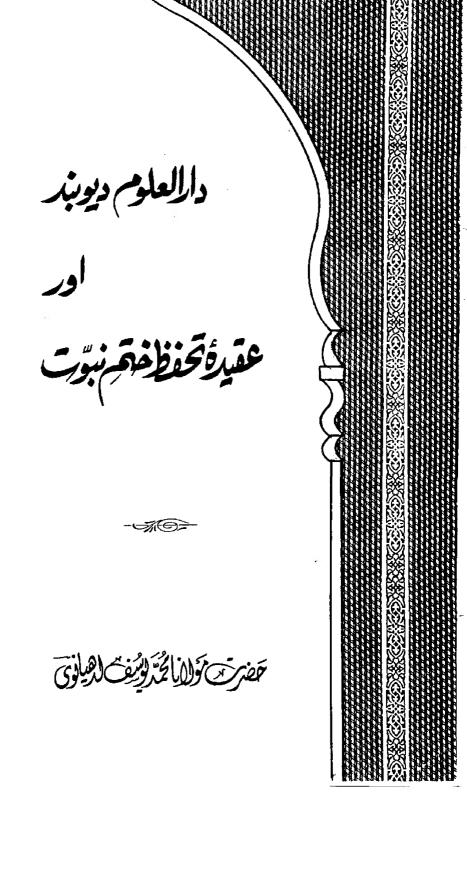
پیش لفظ

نحمده و نصلي على رسوله الكريب اما بعد عالى مجلس تخفظ ختم نبوت کے بزرگ رہنما حضرت مولانا محمہ یوسف لدھیانوی دامت برکا تھم کی رد قادیانیت پر کرانمایه تفنیف «تخفه قادیانیت" کی دو سری جلد پیش خدمت ہے۔ جو حضرت مدخلہ کے "9" مختلف رسائل و مقالہ جات پر مشتل ہے۔ اس کتاب کا مطالعہ اس تا ظرمیں کیا جائے کہ اس میں شامل تحریریں میں ہے چیس سال پہلے کی ہیں۔ ایک کتابچہ میں معمولی نوعیت کی تبدیلی کے علاوہ باتی تمام کو من و عن شائع کر رہے ہیں۔ اس مجموعہ میں ایک رسالہ "مرزا قادیانی کے وجوہ ارتداد" نای بھی شامل ہے۔ آج سے سالها سال عمل جنوبی افریقہ کی عدالت میں فتنہ قاویا نیت سے متعلق ایک مقدمہ وائر تھا۔ اس میں مسلمانوں کی خدمت کرنے اور عدالت میں امت ملمه كاموقف بيان كرنے كے ليے جو وفود كئے تھے ان ميں عالمي مجلس تحفظ ختم نبوت کے وفد کی قیادت حضرت مصنف مد ظلم نے فرمائی تھی۔ عدالت میں مرزا قادیانی کے وجوہ کفرو آر تداو پر ولائل دینے کی غرض سے آپ نے یہ بیان مرتب فرمایا تھا۔ رب کریم کا احسان ویکسیں کہ آج بہلی باریہ تحریر اس وقت شائع ہو رہی ہے جس وقت کہ وہ کیس مخلف مراحل طے کر کے جنوبی افریقہ کے سریم کورث ے اس کا فیصلہ مسلمانوں کے حق میں ہوچکا ہے۔ اور آج سریم کورٹ آف افریقہ نے بھی قادیانیت کے تفریر مرلکا کر امت ملمہ کے فتنہ قادیانیت سے متعلّق موقف کو صحیح تشلیم کرلیا ہے۔

ہمیں خوشی ہے کہ اس مجموعہ میں فتنہ قادیانیت سے متعلق (نہ ہی و سیاسی نوعیت کا) ہمہ جتی مواد شامل ہے۔ حق تعالی شانہ 'اس وقع علی دستاویز کو اپنی بارگاہ میں شرف تبولیت سے نوازیں۔ قادیانیوں کے لیے ہدایت کا سامان 'اور مسلمانوں کے زیادتی ایمان کا باعث فرائیں۔ آمین۔

شعبه نشرو اشاعت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت -صدر و فتر ملتان ' پاکستان فون نمبر 514122



بسم الله الرحمن الرحيم حامدا ومصليا ومسلما

اسلام حق تعالی شانہ کا نازل کردہ آخری دین' آخری قانون ساوی اور آخری پیغام ہدایت ہے جو اس کے آخری نی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ آخری امت' امت محمدیہ کو عطاکیا گیا' اسلام کو یہ شرف و فضیلت حاصل ہے کہ حق تعالی نے اس کی حفاظت اپنے ذمہ لی ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحفظون اور امت مرحومہ کو یہ اعزاز بخشاکہ وہ یہ جارحہ خداوندی کی حیثیت سے دین مین کی پاسبانی کا فریضہ انجام دیں اور جب کوئی فتنہ سراٹھائے فور اس کی گوش مالی و سرکولی کریں۔ حدیث میں ارشاد ہوا ہے۔

يحمل هذا العلم من كل خلف عدوله ينفون عنه تحريف الغالين و انتحال المبطلين و تاويل الجاهلين

ہر آئدہ نسل میں اس علم دین کے حامل ایسے عادل اور ثقد لوگ ہوں کے جو اسے غالیوں کی تحریف' باطل پرستوں کے غلط دعوؤں اور جابلوں کی آویل سے پاک صاف کریں گے۔

سمویا حق تعالی نے صرف دین کی حفاظت کا وعدہ نہیں فرمایا بلکہ اس کے متنمن حافظان دین و لمت کی حفاظت کا بھی قطعی اور بھینی وعدہ کیا جا چکا ہے۔ چنانچہ آریخ اسلام پر نظر ڈالیں تو ہمیں ہر صدی میں اس جنود ربانیہ (خدائی فوج) کا کوئی نہ کوئی دستہ حفاظت دین کے محاذ پر اعداء اللہ سے مصروف پیکار اور دشمنان دین کی تحریف و آویل کے راستہ میں آئی دیوار نظر آ تا ہے۔ اس لئے یہ کمنا بے جانہ ہوگا کہ ان مجادین اسلام کی پوری تاریخ دعدہ النی انا نحن نزلنا الذکر و اذا له

لحافظون کی عملی تغییرہ۔

گیار ہویں سے چودھویں صدی تک زمانہ ہندوستان کا ہے' اس موقعہ پر
ایک بات اہل نظر کو صاف نظر آئے گی کہ دینی قطبیت کا مرکز دو سرے اسلای
ملکوں سے ہندوستان کو خفل ہو گیا' چنانچہ دینی و غربی خدمت' علوم و فنون کی
خدمت' حدیث و تغییر کی خدمت اور ہدایت خلق اور احیائے سنن در دیدعات کے
لاظ سے ہندوستان تمام دو سرے اسلامی ملکوں پر سبقت لے گیا۔ کیونکہ ان صدیوں
میں ہندوستان میں جو ہتیاں نمودار ہوئمیں ان کی نظیردو سرے ملکوں میں نہیں ملتی۔
مثلاً گیار ہویں صدی کے آغاز میں حفرت شخ احمد سربندی المتونی ۱۳۳۱ھ اور
بار ہویں صدی کے وسط میں حفرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی المتونی ۱۷۱۱ھ اور
اور تیرھویں صدی کے وسط میں مولانا شاہ اسلیل شمید دہلوی اور مولانا سید احمد
بر بلوی شمید' (شمادت ۱۳۲۱ھ) (مقدمہ تجدید دین کامل از مورخ اسلام مولانا سید سلمان ندومی ص ۳۰۰)

حضرت سید شہید " کے بعد (انمی کے متوسلین میں) ایک ایس فخصیت مایاں ہوئی ہو عشق و معرفت و نبد و تقوی اظلام و ایمان مم و فراست علم و المیاں ہوئی ہو عشق و معرفت نبد و تقوی اظلام و ایمان من اور جے قدرت نے اس عمل اور حال و قال میں اپنے اسلاف کی صبح جانشین منی اور جے قدرت نے اس دور میں امت اسلامیہ کی اصلاح و تربیت کا مرکز و محور بنایا تھا۔ یہ قطب العالم شخ العرب و العجم مولانا شاہ اداو الله مهاجر کی (المتونی کا ۱۳۱۵ھ) کی ذات گرای منی ، جو اکابر دیوبند کے مرشد و مربی اور ہندوستان میں تحریک دعوت و عزیمت اور تحفظ وین اکابر دیوبند کے مرشد و مربی اور ہندوستان میں تحریک دعوت و عزیمت اور تحفظ وین کے موس و بانی تھے۔ "وار العلوم دیوبند" حضرت عالی صاحب قدس مرہ کے سوز دروں کا مظمراور ان کی سحرگائی دعاؤں کا ثمرہ تھا۔ دار العلوم دیوبند کی بنیاد رکھی جا جہا تھی محض نے کمہ کرمہ میں حضرت عالی صاحب سے عرض کیا کہ حضرت! چی تھی کی میں ایک عدرسہ قائم کیا ہے۔ اس کے لئے دعا فرمائی جائے تو حضرت عالی صاحب نے فرمایا :۔

سجان الله! آپ فرماتے ہیں ہم نے مدرسہ قائم کیا ہے۔ یہ خرشیں کہ

کتنی پیشانیاں او قات تحریس سر جمود ہو کر گر گزائی ہیں کہ خداوندا ہندوستان میں بقائے اسلام اور تحفظ علم کا کوئی ذریعہ پیدا کرا بید مدرسہ انسی سحرگابی دعاؤں کا اثر

(علائے حق کے مجابدانہ کارناہے ا/21 سوانح قاسمی ص ۲۲۳ منقول از

بیں بوے مسلمان ص ۱۲۴ طبع سوم)

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں کلست و ناکای کے بعد اسلام اور مسلمانوں کا

منتقبل نظر بظاہر آریک تھا' اگریز کے منحوس قدم ہندوستان سے اسلام اور

مسلمانوں کا نام و نشان منانے پر تلے ہوئے تھے اور انگریز برے طمطراق سے بیہ

اعلان کر رہا تھا۔

"جس طرح کل مارے بزرگ کل کے کل ایک ساتھ عیمائی ہو گئے تھے ای طرح یہاں (ہندوستان میں) بھی (تمام لوگ)

ایک ساتھ عیسائی ہو جائیں گے۔" (مسلمانوں کا روثن متنقبل ص ۱۳۲)

"خداوند تعالی نے ہمیں بیہ ون وکھایا ہے کہ

ہندوستان کی سلطنت انگستان کے زیر تمکیں ہے ماکہ عینی مسح کا جھنڈا ہندوستان کے ایک سرے سے ووسرے سرے تک لرائے۔ ہر مخض کو اپن تمام تر قوت تمام ہندوستان کو عیسائی بنانے کے عظیم الثان کام کی محیل میں صرف کرنا چاہے۔"

(حکومت خود اختیاری ص۱۳۱ اور علائے حق کے مجاہدانہ کارناہے ا/ص۲۷)

"ان برمعاش مسلمانوں کو ہتا دیا جائے کہ خدا کے تھم ے صرف انگریز ہی ہندوستان پر حکومت کریں گے۔" (علائے

ہند کا شاندار ماضی آخر می حصہ ص ۳۴) "میں اس عقیدے سے چٹم یوشی نمیں کر سکتا کہ

مسلمانوں کی قوم اصولا" ہاری ویشن ہے' اس لئے ہاری حقیق پالیسی میہ ہے کہ ہم ہندوؤں کی رضاجو کی کرتے ہیں۔" (ان سی انڈیا ص ۱۹۹)

مسلمانوں کی بے کی و بے بی اور سفید طافوت کی ان " تعلیوں کے

پش نظراوگوں نے اگریہ رائے قائم کی کہ:

"اب اسلام صرف چند سالول كا مهمان ب-" (ص ١٠٨ موج كوژ مخ فيراكرم)

تو بلاشبہ وہ معذور تھے الیکن وہ نہیں جانتے تھے کہ میں رائے انہوں نے اس وقت بھی قائم کی تھی جب وصال نبوی کے بعد پورا خطہ عرب آتش زاو کی لیب میں آئیا تھا اور پر گیار ہویں صدی میں یمی رائے اس وقت بھی (کم از کم ہندوستان کی حد تک) قائم کی گئی جب ہندوستان کا مطلق العنان طاغوت اکبر جل جلاله كا نعره لكاتے موسے دين الى تعنيف كر رہا تھا۔ ان تمام موقعوں پر حق تعالى ثمانه کا وعده «حفاظت دین» تجھی ابو بمر صدیق طاھ کی شکل میں ظہور پذیر ہوا اور تمجى اس نے امام ربانی مجدد الف ٹانی كو كھڑا كيا' آج يه وعده "دارالعكوم ديوبند" کی شکل میں یو را کیا جا رہا ہے۔

سدنا ابو مرره ولله فرمايا كرت شے كه ابو كر صديق ولله نه موت تو اسلام فتنہ ارتداد کی نذر ہو گیا ہو تا' اہل نظر آج سے کہتے ہیں کہ انگریز کے دور تسلط میں وارالعلوم وبوبند کا لطیفہ نیبی ظہور پذرینہ ہوتا ۔۔۔۔ جو حضرت حاجی صاحب کے بقول اوقات سحر گاہی میں پیشانیاں رگز رکز کر کر کرانے سے ظہور یذیر ہوا

---- تو شاید اگریز کی مراو بر آتی' اور اسلام مندوستان سے رخصت ہو گیا

ہو تا۔

وارالعلوم دیوبندنے مسلمانوں کو کیا دیا؟ اس پر بہت سے حضرات بہت کچھ لکھیں گے۔ مجھے صرف اس قدر کمنا ہے کہ تجدید و احیاء دین کی جو تحریک گیار ہویں صدی سے ہندوستان کو منتقل ہوئی تھی' اور اپنے اپنے دور میں مجدد الف ٹائی''

محدث وہلوی اور شہید بالاکوٹ جس اہانت کے حامل تھے 'وارالعلوم اس وراشت اہانت کا حامل تھا' لوگ ''مدرسہ عربی دیوبند ''کو مختلف زاویوں سے دیکھتے ہیں 'کوئی اسے علوم اسلامیہ کی یوندرش سجھتا ہے 'کوئی جماد حربت کے مجامدین کی تربیت گاہ اسے قرار دیتا ہے۔ کوئی اسے دعوت و عزیمت اور سلوک و تصوف کا مرکز سجھتا ہے 'کین میں مضرت حاجی صاحب '' کے لفظوں میں اسے ''بقائے اسلام اور شحفظ دین کا ذریعہ '' سجھتا ہوں۔

ہے' لیکن میں حضرت حاجی صاحب ؓ کے لفظوں میں اے "بقائے اسلام اور تحفظ د من كا **ذر**يعه " سمجمتنا مهول_ ووسرے لفظوں میں آپ چاہیں تو کمہ کتے ہیں' مجددین امت کا جو سلسلہ چلا آ رہا تھا وار العلوم دیوبند ۔۔۔۔ اپنے دور کے لئے ۔۔۔۔ مجدوین امت کی تربیت گاہ تھی' بیس سے مجدد اسلام حکیم الامت تھانویؓ نکلے' اس سے دعوت و تبلیغ کی تجدیدی تحریک ابھری جس کی شاخیں چار دانگ عالم میں پھیل ہوئی ہیں ' يميں سے تحريك حريت كے دائ تيار ہوئے ' يميں سے فرق باطلم كالو (كياكيا) يميں سے محد مین ' مفسرین ' فقهاء اور متکلمین کی کھیپ تیار ہوئی۔ مختصریہ کہ وارالعلوم ویوبند نے نہ مرف یہ کہ نا مغ مخصیتیں تیار کیں ' بلکہ اسلام کی ہمد پہلو تجدید و احیاء کے لئے عظیم الثان اداروں کو جنم دیا ---- اس لئے وارالعلوم کو اگر تجدید و احیاء دین کی بونیورش کانام دیا جائے تو شاید به اس کی ضدمات کا سیم عنوان ہو گا۔ ان صفحات میں مرف ایک پہلولینی عقیدہ ختم نبوت کے متعلق دارالعلوم کی خدمات کا تذکرہ ہو گا۔ آنے والے نے وعویٰ نبوت کے لئے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو معتول کا نظریه ایجاد کیا، جس کا خلاصه بید که آنخضرت صلی الله علیه وسلم ایک بار تو چھٹی صدی عیسوی میں مکہ میں مبعوث ہوئے تھے اور وو سری مرتبہ (نعوذ بالله) مرزا غلام احمه قادیانی کی شکل میں قادیاں کی ملعون بہتی میں۔ کی بعثت کا دور ترصویں صدی بجری برخم ہو می اور اب چودھویں صدی سے قیامت تک قادیانی بعثت و نبوت کا دور ہو گا۔ اس طرح مرزا غلام احمہ قادیانی نے سمنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کو تیرھویں صدی کے بعد کالعدم قرار دے کر خاتم ا تسین کا منصب خود سنبھال لیا۔ اور آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام کمالات مخصوصہ کو

اپی جانب منسوب کرنے کے لئے قرآن کریم اور احادیث نبویہ میں بے در افغ تحریف كر والى اسلاى عقائد كا غال ازايا انبياء عليم السلام كو فحش كاليال دين ممام امت مسلمه کو ممراه اور کافر و مشرک قرار دیا۔ قصر اسلام کو منهدم کرکے "جدید عیمائیت" کی بنیاد رکھی۔ اگریز کی اہدی غلای کو مسلمانوں کے لئے فرض و واجب قرار دیا' مسئله جهاد کو حرام اور منسوخ تھمرایا اور مجاہدین اسلام کو منکر خدا قرار دیا۔ جن لوگوں کو قادیانیت کی ممرائی کا علم نہیں' اور وہ اس کی حقیقت سے ناواقف ہیں' انہیں اس فتنہ کی شدت کا احساس نہیں ہو سکتا' واقعہ یہ ہے کہ صدر اول ہے لے کر آج تک جتنے فتنے پیدا ہوئے ان سب کی مجموعی فتنہ پروازی بھی فتنہ قادیانیت کے سامنے شرمندہ ہے۔ اگر ملاحدہ و زنا وقد اور معیان نبوت و مهدویت کی تحریفات کو ایک پلڑے میں رکھا جائے اور دوسرے پلڑے میں قادیانی تحریفات کو جگہ وی جائے تو یقین ہے کہ قادیانی کی تحریفات کا پلزہ بھاری رہے گا۔

طاغوت برطانیے نے اپنے خود کاشتہ پودے مرزا غلام احمد قادیانی سے نبوت کا دعویٰ ایسے دور میں کرایا جب که مسلمانوں کی تکوار ٹوٹ چکی تھی، جب ان کا آج لث چکا تھا' جب ان کے لئے آزاوی کا نام جرم تھا۔ جب جماد اور وہابیت ہم معنى ہو محتے تھے ' جب غلامان ہند بلکہ اسلامیان عالم کا فیصلہ سفید آ قاؤل کے رحم و كرم پر تما' أكر مرزا صاحب نے حريم نبوت ميں قدم ركھنے كى جرات وور صديقي نمیں بلکہ عثانی دور خلافت ترکیہ ' میں بھی کی ہوتی تو ان کا انجام اسود کذاب اور میلم کذاب سے مخلف نہ ہو تا' خود مرزا صاحب کو بھی اس اسلای غیرت کا جو مدعیان کذاب کے معالمہ میں مسلمانوں میں یکایک ابھر آتی ہے ' پورا بورا اصاس تھا' چنانچہ اپی جماعت کو گور نمنٹ برطانیہ کی اطاعت کرنے کا (جو ان کی زندگی کا مثن اور ان کے دعوی نبوت کی اصل غرض تھی' اور جس کے لئے انہیں بطور خاص مامور کیا گیا تھا) تھم دیتے ہوئے انہیں گورنمنٹ برطانیے کی اصل قدر و قیت کا احساس دلاتے ہیں:

" خدا تعالی کی حکمت و مصلحت ہے کہ اس نے اس گورنمنٹ کو

اس بات کے لئے چن لیا کہ یہ فرقہ احمدیہ اس کے ذیر سایہ فالموں کے فونخوار حملوں ہے اپنے شین بچا دے 'اور ترقی کرے' کیا تم یہ خیال کر سکتے ہو کہ تم سلطان روم (ظافت ترکیہ) کی عمل واری عیں رہ کریا کمہ مدینہ بی عیں اپنا گھریٹا کر شریہ لوگوں (مسلمانوں) کے حملوں سے فئے سکتے ہو؟ نہیں! ہرگز نہیں؟ بلکہ ایک ہفتہ بی عیں تم تلوار سے فکڑے فکڑے کئے جاؤ گے۔ تم من چکے ہو کہ کس طرح صاجزاوہ عبداللطیف جاؤ گے۔ تم من چکے ہو کہ کس طرح صاجزاوہ عبداللطیف قصور سے کہ میری تعلیم کے موافق جماد کے فالف ہو گئے تھے' امیر حبیب اللہ فان نے نمایت بے رحمی سے ان کو سنگار محلوں کے ان کو سنگار کروایا' پس کیا تمہیں توقع ہے کہ تمہیں اسلامی سلطنوں کے ماتحت کوئی خوشی میسر آئے گئے؟ بلکہ تم تمام اسلامی سلطنوں کے ماتحت کوئی خوشی میسر آئے گئے؟ بلکہ تم تمام اسلامی فالف علاء کے فتوؤں کی رو سے واجب التن ٹھر پچے ہو۔" (تبلیغ ماسانہ میں ۱۲۳ جلد ۱۰)

سیاسی نبوت ختم نبوت کے صرح اعلان اور امت اسلامیہ کے متواثر اقدامات کے بعد

یہ مکن نیں کہ کوئی مخض (جو وماغی طور پر معذور نہ ہو) سنجیدگی کے ساتھ وعویٰ نبوت بھی کر سکتا ہے' اس لئے اسود کذاب سے لے کر مرزا غلام احمد قادیانی تک مرعیان نبوت کی تاریخ کا بغور مطالعہ کرو تو جر مدعی نبوت کے وعویٰ کا کوئی نہ کوئی سیاسی یا معافی سراغ ضرور لحے گا۔ (الا بیا کہ کوئی مخض مراتی بخارات اور خشکی وماغ سے مجبور ہو کر بیا وعویٰ کرے تو بے چارہ معذور ہے) مرزا صاحب کی نبوت کے محرکات شاید پس منظر میں رہ جاتے لیکن بعض وجوہ و اسباب ایسے پیش آئے کہ مرزا صاحب کو راشاروں کنایوں میں) ان محرکات کی نشاندہی کرتا پڑی' ان محرکات میں سب سے قوی محرک آسان مغرب کی وی تھی جس نے مرزا صاحب کو دعویٰ میں سب سے قوی محرک آسان مغرب کی وی تھی جس نے مرزا صاحب کو دعویٰ

نبوت کے لئے آمادہ کیا تھا' اور بھی وحی "خفی" ان کے بہت سے ابتدائی مجزات کی تفکیل کرتی تھی۔ عیار انگریز نے قادیانی نبوت کا تخم سرزمین ہند (پنجاب) میں کیوں کاشت کیا؟ بیر سوال بوی اہمیت رکھتا ہے ' مختفرا" اس کے مقاصد حسب ذیل تھے: (الف) ۱۸۵۷ء کے بعد اگرچہ اگریز کا پنجہ استبداد ہندوستان پر پوری طرح کر چکا تھا' اور پنجران ہند کے لئے پھڑ پھڑانے کی مخبائش بھی باتی سیں رہے دی منی تھی' لیکن امحریز اس خطرے سے بے نیاز نہیں تھا کہ بیا بے بال و پر اسران تفس کی موقعہ بر اپنی اسری کے خلاف پھر بغاوت کر والیں۔ ان کے "زہنی مشغلہ" اور "روحانی توجہ" کے لئے ضروری تھا کہ نہ صرف ذاہب عالم کو (جن کا مرکز بدنشتی سے اس وقت ہندوستان تما) آپیں میں کرا دیا جائے بلکہ یہ بھی قرین آئین جمانداری تھاکہ ہر نهب میں نئے نئے فرقے بیدا کئے جائیں اور پھر ہر فرقے میں نئ نئ قلمیں لگا لگا کر مندوستان کو نداہب و افکار کا نگار خانہ بنا دیا جائے۔ آکہ آوازهٔ حریت بلند کرنے کی اول تو نمی کو فرصت ہی نہ طے' اور اگر نمی حوشے سے الی آواز اٹھے بھی تو اس افتراتی غلغلہ کے شور میں دب کر رہ جائے' اور برستاران زاہب کی نظر میں وہ آواز صدائے بے ہٹکام قرار دی جائے۔ "سفید آقا" کے عیارانہ فلفہ نے اسے "آزادی نه ابب" کا تمغه کهه کر غلامان هند کو عطا کیا قعا ---- اس دور میں جو نه مي كشتيال الري ممين ---- يا صحح لفظول من يول كيئ كه غلامان مند کو اس پر مجور کیا گیا ۔۔۔۔ اس کی مثال کمی قوم کے دور زوال میں بی مل سکتی ہے، عروج اقبال کا دور ان سے مبرا ہو تا ہے۔ اس دور میں کون کون سے فرقے وجود میں آئے؟ اور انہوں نے کیا کردار ادا کیا؟ اور ان سے اسلام اور ملت اسلامیہ کو کیا کیا نقصان پنچا؟ ان سوالات سے بروہ اٹھانا اگرچہ ایک علی فریضہ ہے لیکن ہم آنے والے مورخ کے قلم کو اس سے نہیں روک کتے۔ یہاں صرف قادیانی نبوت کو لیجئے جو

اگریز کے سامیہ عاطفت میں کھل کھول رہی تھی' علائے حق کی جتنی قوت اس ایک فتنہ کے استیصال میں خرچ ہوئی اگر یہ انگریز کا خود کاشتہ بودا ہندوستان میں نہ ہو تا' غور کیجئے کہ ہندوستان کی تاریخ کا رخ کیا ہو تا اور ١٨٥٤ من جو کھ ہم سے كمل غصب كرلياكيا تما اس كى بازيابى من كتنى آسانی ہو جاتی؟

ایثیاء و افزیقه بالخصوص برصغیر بر اگریزی تسلط کا مقصد صرف جسوں پر تھرانی اور یمال کے مادی و اقتصادی فوائد کا استحصال نمیں تھا'

بلکہ وہ اس سے برھ کر عالم اسلام کو ذہنی ارتداد کے عمیق گڑھے میں وهکیلنا جاہتا تھا' اگرچہ لارڈ میکالے کی تغلیم اسکیم (کہ ہندوستانیوں کو اس نہج پر تعلیم دی جائے کہ اگر وہ عیمائی نہ بنیں تو کم از کم مسلمان بھی نہ رہیں۔) اپنی جگه کانی کامیاب تھی' بت سے مسلم مفکرین اسلای عقائد و اعمال میں تھکیک پیدا کرنے کے لئے نے نے فلنے اور نظریے چیش کر رے تھے۔ اور ان کو غذا میا کرنے کے لئے متشرقین مغرب کی ایک بوری فوج شب و روز محنت کر رہی تھی' لیکن بیہ تمام تر کوششیں ایک

. محد دد طلع پر اثر انداز تغیی، عوام پر ان کا اثر واسطه در داسطه تھا، اور

پر جو لوگ ان نظریات کو پیش کر رہے تھے وہ کوئی زیادہ موثر نہ تھے۔ اسلام کی بنیاد کلمہ طیبہ لا الله الا الله محمد رسول الله کے دو حرفی عمد بر رکمی گئی ہے۔ اللہ تعالی کے سوا کسی مدعی الوہیت کا دجود نا قابل برداشت ہے۔ ای طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سمی مرى نبوت كے باط نبوت پر قدم ركھنے كى گتافى بھى لاكل مخل نہيں۔ ی عقیدہ ختم نبوت کا عقیدہ کملا آ ہے جس پر صدر اول سے آج تک

امت سلمہ قائم رہی ہے۔ جو لوگ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے ایمان و اقرار سے سرشار ہو کر اسلای براوری میں شامل ہوں' ان پریہ فریضہ عائد کیا گیا کہ

وہ باغیان رسول اللہ کے خلاف بھی سینہ سپر ہو جائیں اور جھوٹے مدعیان نبوت کے طلم سامری کو بھی پاش پاش کر ڈالیں' اس فریضہ کا نام "تحفظ ختم نبوت " ہے اور کاریخ شمادت دے گی کہ امت مسلمہ نے کسی دور میں بھی اس فریضہ سے تغافل نہیں کیا۔

ختم نبوت کا سب سے پہلا باغی یمن میں مبلد نای ایک مخص ہوا۔ جس کے سر میں وعوائے نبوت کا سودا سایا اور اس نے چند ونوں میں بین کے بیشتر علاقہ پر حکومت قائم کرلی۔ آخضرت ملی الله علیہ وسلم

نے اہل بمن کو اس سے قال و جماد کا تحریر تھم صاور فرمایا۔ بالاخر حضرت فیرور کے تخبرنے اس کی جموثی نبوت کا آخری فیصلہ سنا دیا' تاریخ کے ریکارڈ میں اس کا افسانہ "اسود کذاب" کے نام سے محفوظ ہے۔

فتم نبوت کا وو سرا غدار سیلمہ کذاب کے نام سے یاو کیا جاتا ہے 'جس نے نبوت محدیہ میں شرکت کا دعویٰ کیا تھا' حضرت صدیق اکبرہ نے "الله كى كوار" (غالد بن وليد") كو اس كى مرزنش كے لئے روانہ فرمایا ' یہ کذاب اینے ہیں ہزار امتیوں کو لے کر حد مقتد الموت کے راستے سرجنم پر روانہ ہوا۔ (حد يقته الموت اس باغ كا نام ہے جمال میلم کذاب قل ہوا) مرف اس ایک معرکے میں مسلمانوں کو "تحفظ ختم نبوت " کے لئے اتن بوی قرمانی دیتا بری که میاره سو سے چووہ سو تک ا شراف محابه شهيد موسك (عدة القارى جلد ١٨ ص ٢٨١) ان من سات سوے زیادہ وہ امحاب تھے جو قراء کملاتے تھے اپنی قرآن کریم کے خافظ قاری اور متحص عالم ---- حفرت ابوبکر کے صاجزادے عبداللہ ' حضرت عمر کے برادر اکبر زید بن خطاب خطیب الانسار ابت بن قیس شاس مرسد نبوت کے سب سے بوے قاری سالم مولی ابی حذیفہ ان کے مولی و مربی حضرت ابو حذیفہ وغیرہم رضوان اللہ علیم ا جمعین۔

آفآب نبوت کے ان در خشندہ ستاروں کے نام سے مدیث و آریخ کا کون

ساطالب علم ناواقف ہے؟ ان میں سے ایک ایک کا وجود بوری امت پر بھاری تھا' یا صحح لفظوں میں بجائے خود امت تھا' لیکن دیکھنے والوں نے و یکھاکہ مقل میامہ میں عمع نبوت کے ان پروانوں نے ختم نبوت پر کث مرنے کا کیا حسین مر دلکداز منظر پی کیا؟ کویا حافظ شیراز نے اسی ک

برگز نمیرد آنکه دلش زنده شد · مثق است بر جریده عالم دوام ما ختم نبوت کا تیسرا باغی علیحہ اسدی تفاجس کے مقابلہ

کے لئے وہی اللہ کی عموار چکی الیکن بہت سے حامیوں کو مروا

کے اسے جلد ہی راہ فرار افتیار کرنے میں عافیت محسوس ہوئی'

ملک شام پنج کر سانس لی اور بیشہ کے لئے وعوی نبوت سے

توب کی۔ کم از کم ان تین معیان نبوت کا انجام مارے سامنے

ہے جنہوں نے دور نبوی میں نبوت کا وعویٰ کیا۔ اور صحابہ

كرام في سيف و سنان سے ان كى تواضع كى- كويا صدر اول بی سے امت ملمہ کے یہ اصول طے کر دیا گیا تاکہ مدعیان

نبوت کا فیصلہ مباحثہ مناظرہ کی برم آرائیوں سے نہیں ہو آ بلکہ تکوار کی نوک اور نیزے کی انی اس کا فیصلہ چکاتی ہے۔ چود هویں صدی جحری میں اسلام کو جن فتنوں کا سامنا

كرنا يدا ان ميں سب سے بدتر اور منحوس فتنہ وہ تھا جے دنیا " فتد قادیانیت" کے نام سے جانتی ہے۔ اس فتد کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی (المتونی ۱۳۲۶ھ) اور ان کے متعلقین کسی پر نیچریت کی اور کسی پر دہریت کی حجماب تھی' مرزا غلام احمہ

قادیانی کی نبوت سے انگریز کو اس زہنی ارتداد کے لئے دو اہم

ترین فائدے نظر آئے' اول میہ کہ میہ تحریک صرف خواص اور

زیان سے کما تھا۔

پڑھے لکھے روش خیال افراو تک محدود نمیں رہے گی ' بلکہ اس کا وائرہ کار عوام کی سطح تک مجیل جائے گا ' ووم یہ کہ جو نظریات طحدان یورپ اور ان کے شاگر وان عزیز نجریت یا دہریت کی تحت کی بنا پر مسلمانوں سے تبول کرانے ہی کامیاب نمیں ہو سکے وہی نظریات "وی و الهام "کی سند سے قادیاتی نبوت چی کرے گی ' اور مسلمان اس کے سامنے سر صلم خم کر دیں ہے۔

مشرق و مغرب کے تمام لماحدہ کے سارے افکار اور ان کی تمام جدوجمد کا خلاصہ اگر نکالا جائے تو یہ ہے کہ اسلام ابی موجودہ محل میں ---- جو اس وقت مسلمانوں کے سائے ہے (نعوذ باللہ) لائق اعتبار اور قائل اعماد سیں ---- اور جن لوگوں نے قادیانی اور اس کے لٹریچر کا مطالعہ کیا ہے وہ جانتے ہیں کہ ٹھیک میں خلاصہ قادیانی تحریک کے عقائد و افکار کا ہے ، کمی قادیانی کے سامنے مرزا صاحب کے الهام کے خلاف کوئی آیت پڑھیئے' کوئی حدیث پیش کیجئے' کی محالی کی سند لایتے مکن امام و مجدد مکنی ولی و قطب کی تحریر پیش کیجے ' آپ کو اندازہ ہو جائے گاکہ اس کا ذہن ان میں سے کی چزیر بھی ایمان لانے یا احتاد کرنے کی ملاحیت سی رکھتا ---- ظاہر ہے کہ ذہنی ارتداد اور مزاجی تشکیک کی یہ کیفیت اگریز اگر مرف متشرقین کے حملوں اور لارڈ میکالے کے نظریہ تعلیم کی یورش کے ذریعہ پیدا کرنا چاہتا تو اے کامیانی نہ ہوتی ---- یمی فلفہ ہے کہ بہت سے تعلیم یافته افراد جو دہریت اور نجیریت کا شکار تھے 'انہیں اپنے افکار و نظریات کے لئے جب الهامی سند میا موئی تو فررا اس کی بناہ

مِن آ ميء عليم نور دين مولوي عبد الكريم سيالكوني محمد احن امروبوی اور مشر محمد علی لاموری سیه قادیانیت کا جراول دسته ہے ' جو پہلے نیچری تھا پھر مرزائی ہوا۔ ہندوستان کے سای مالات کے پی مظریس اگریز کو جس چز نے سب سے زیادہ بے جین کر رکھا تھا وہ اسلام کا مسئلہ

(১) جماد تھا' جماد کی تکوار انگریزی جارحیت کے سربر ہروقت لگ ری تھی' اور اگریز اس تلوار کو بیشہ کے لئے توڑ رہا جاہا تما ، یورپ کے متشرقین نے اسلامی جاد کے مسلد کو نمایت ممناونی فکل میں پی کرنے کے لئے اگرچہ بت سے صفات ساہ کے 'جناب سرسید صاحب اور مولوی چراغ علی دغیرہ لے بھی اس کی تعبیرات اس انداز سے کیں کہ جماد کا دبد ہوار اس کی علین اگریز کے ذہن سے ختم ہو جائے۔ لیکن اگریز يرستور فاكف رما اور جماد كے عملى تجربوں في جو دالا " فوالا" ملانوں کی طرف سے وہرائے جاتے تھ' اسے بے چین کے رکھا نا آئکہ مرزا غلام احمد صاحب نے وہی آسانی کے ذریعہ اس کے آئدہ منوخ ہونے کا اعلان کر دیا' ظاہر ہے متشرقین کے طوار اور سرسید کے افکار کا وہ وزن نہیں تھاجو مرزا صاحب کے "المام" کا ہو سکا تھا۔ مرزا صاحب کی کتابوں ك مطالعه سے معلوم ہو آ ہے كدكد ان كى زندگى كاسب سے بدا مثن ' ان کے وجود کا سب سے بدا مقعد ' ان کی نبوت و میحت کا سب سے بوا کارنامہ اور ان کے المامی جیر کا سب

ے اہم نثانہ میں مسلہ جاد ہے۔ باقی سب تمید ہے ----اور یک اگریز کی اس دور مین سب سے بوی ضرورت تھی۔ اگریز کے پاس این افتدار کے تحظ کے لئے ی۔ آئی۔ **(**) ڈی کا بہت مضبوط جال موجود تھا' اور پھر مخبری کے لئے "کالے

قوائين "كى الك فرج كى فرج بمى خفيه خدمات بر مامور تتى جن بي بر طبقه اور بر سطح كے لوگ شخ ان بي "امير" بمى
اور "مير" بمى "شريف" بمى اور "شاه" بمى نواب بمى شخ
اور خان بماور بمى - سے نوش بمى شخ اور زاہد ديں فروش
بمى علاء بمى شخ اور مشائخ بمى طالب علم بمى شخ اور
مريدان صفاكيش بمى - الغرض فلامان بند بي بر سطح كے لوگ
موبود شخ ، جو "خدمات خاص" بجا لاتے اور سفيد آقا ك
دربار بي خلات ونطابات سے نوازے جاتے۔

موجود شے' جو "خدمات فاص" بجا لاتے اور سفیر آ قا کے دربار میں خلعت وخطابات سے نوازے جاتے۔ اس نازک دور می سرکار کو بروقت اطلاع دے دیا کہ فلال فردیا فلال جماعت حضور کور نمنٹ کے خلاف باغیانہ "خیالات" رکھا ہے' معمولی خدمت نہ تھی' واو و دہش کے وہانے کمل جاتے 'انعام و کرام کی بارش ہوئی 'عزت و وجابت كو جار جائد لك جاتے عائداوي تقتيم كى جاتيں 'ريشي رومال كر كر الكريز افسرك حوالے كر دينے پر "فان بمادر" كالقب اور کی مرجع جائداد مل جاتی ---- تاہم اب تک ایک" نی" کی نشست فال متی اس کے لئے جناب مرزا فلام احمد قاویانی (جو آقایان فرنگ کے پشتنی وفادار اور یار غار تھے) ے بمتر اور کس مخصیت کا انتخاب موزوں ہو سکا تھا؟ مرزا مادب ایک نی کی دیثیت سے اپی امت سیت "مردان احرار" کی خفیہ ربورٹ کی خدمات انجام وینے کے لئے مامور ہوئے یا مرزا صاحب کی اصطلاح میں یوں کئے کہ انہیں اس كار خيركى "وحى" و الهام موا- به كماني خود مرزا صاحب كى زبان ے ہی معلوم ہوگی۔ وہ لکتے ہیں:

20 "چونکہ قرین مصلحت ہے کہ سرکار انگریزی کی خرخوای کے لئے ایسے نافعم مسلمانوں کے نام بھی نقشہ جات میں ورج کئے جائیں جو دربردہ این دلول (ظاہر ہے کہ دلول کی بات تو مرزا صاحب کو وجی کے ذریعہ بی معلوم ہو سکتی تھی) میں برٹش انڈیا کو دارالحرب قرار دیتے ہیں ---- قلذا یہ نتشہ ای غرض ك لئة تجويز كياميا ب كاكد الرين ان ناحق شاس لوكون کے نام محفوظ رہیں' جو الی باغیانہ سرشت کے آدمی ہیں' اگرچہ مور نمنٹ کی خوش مشتی سے برٹش انڈیا میں مسلمانوں میں ایے لوگ معلوم ہو سکتے ہیں جن کے نمایت مخفی ارادے گور نمنٹ (گور نمنٹ کی اس سے زیادہ خوش تشمتی ادر کیا ہو عتى ہے كہ ايك نى جو جرائيل سے بوچھ بوچھ كر لوگوں كے نمایت مخفی اراووں کی گور نمنٹ کو اطلاع دینے کے لئے میسر ہو) کے ظاف ہیں' اس لئے ہم نے اپنی محن مور نمنث کی یو لیکل خرخوای کی نیت سے اس مبارک تقریب پر یہ جاہا کہ بہاں تک ممکن ہو ان شرر لوگوں کے نام منبط کئے جائیں جو ایے عقیدے سے اپی مندانہ حالتیں ابت کرتے ہیں ---- لیکن ہم گور نمنٹ میں بادب اطلاع کرتے ہیں کہ ایے نقشے ایک بولکل راز کی طرح اس وقت تک مارے پاس محفوظ رہیں کے جب تک گور نمنٹ ہم سے طلب کرے ادر ہم امید رکھتے ہیں کہ ہاری مور نمنٹ بھی ان نقوں کو ایک ملکی راز کی طرح (کوں نہیں ایک نی کی اطلاع اور وہ بمی لوگوں کے عقیدوں کے بارے میں گور نمنٹ کو اس سے بمتر نفیہ مواد اور کمال سے مل سکا تھا) اینے کمی دفتر میں محفوظ رکھے گی ---- ایسے لوگوں کے نام مع پند نشان کے يه بي-" (تبلغ رسالت ۵/م ۱۱)

چونکہ مرزا صاحب ہے کار خیر بعول ان کے ناقع ' ناخی شاس ' شریر اور مکر مسلمانوں کے ظاف' اپنی محن گور نمنٹ کی بو ایکل خیر خوابی کی نیت ہے انجام دیتے تھے' اس لئے یہ ان کی "سیاسی نبوت" کا سب ہے اونچا فریفنہ سمجھتا چاہئے۔ اور یہ مسلمان ' جن کو مرزا صاحب ناقع وغیرہ خطابات سے نواز رہے ہیں' اور جن کی مخبری کو قرین مسلمت کہ کر آگان فعت کا حق اوا کر رہے ہیں ' یہ چور اور ؤاکو نہیں ہیں۔ ان کا بس ایک جرم ہے کہ ان کا وماغ فرقی کا فروں سے گلو ظامی کی تدہیر کیوں ایک جرم ہے کہ ان کا وماغ فرقی کا فروں سے گلو ظامی کی تدہیر کیوں سوچنے لگتا ہے' اور ان کے ول آزادی وطن کے لئے کیوں بے آب سوچنے لگتا ہے' اور ان کے ول آزادی وطن کے لئے کیوں بے آب بیں۔ اور مسلمانوں کی مخبری صرف براش اعدیا ہی بیں انجام نہیں وی جاتی تھی' بلکہ " بلاء اعلیٰ " کا حکم تھا کہ قادیانی' تبلیخ اسلای کا لبادہ او ڑھ کر تمام بلاد اسلامیہ بیں مجبیل جائیں' اور اگریزوں کی خدمات بجالائیں'

مرزا صاحب لکھتے ہیں:

"میں نے عربی اور فاری میں بعض رسائل تھنیف کر کے بلاو
شام و روم اور مصراور بخارا وغیرہ کی طرف ردانہ کئے اور
ان میں اس گور نمنٹ کے تمام اوصاف جمیدہ درج کئے اور
بخوبی فلا ہر کر دیا کہ اس محن گور نمنٹ کے ساتھ جماد قطعا "
خرام ہے۔ اور بڑار ہا روپیہ خرچ کرکے وہ کا ہیں مفت تقسیم
کیں اور بعض شریف عربوں کو وہ کتابیں دے کر بلاد شام و
روم کی طرف روانہ کیا اور بعض کو مکہ اور مدینہ کی طرف
بھیجا اور بعض بلاد فارس کی طرف بھیج گئے اور اس طرح مصر
میں بھی کتابیں بھیجیں اور یہ بڑار ہا روپیہ کا خرج تھا جو محض
میں بھی کتابیں بھیجیں اور یہ بڑار ہا روپیہ کا خرج تھا جو محض
میں بھی کتابیں بھیجیں اور یہ بڑار ہا روپیہ کا خرج تھا جو محض
میں بھی کتابیں بھیجیں اور یہ بڑار ہا روپیہ کا خرج تھا جو محض
میں بھی کتابیں بھیجیں اور یہ بڑار ہا روپیہ کا خرج تھا جو محض
میں خرج کی خرج تھا جو محض

لاك-" (ناقل) (تبلغ رسالت ٣/م ١٩١)

قادیان کی سیای نبوت نے "تبلیغ اسلام" کے بردے میں عالم اسلام میں ساز شوں کے کیا کیا جاتا ہے اسلام میں ساز شوں کے کیا کیا جاتا ہے کہ کیا جو کیا گائے کیا گائے

(۱) سب سے پہلا انکشاف

یوں تو رد قادیانیت اور تحفظ ناموس رسالت کا کام کم و بیش قریبا " تمام اسلای فرقوں نے کیا اور سمی کو کرنا بھی چاہے تھا۔ گر دار العلوم دیوبند جو حضرت عاجی صاحب کے بقول ہند دستان بیس بقائے اسلام اور تحفظ دین کی فاطر دجود بیس لایا گیا تھا اے اس سلسلہ بیس چند ایسے اتمیازات کا شرف حق تعالی نے عطا فربایا جو کی دو سرے کو نعیب شیں ہو سکا۔ سب سے پہلی بات تو بھی کہ قادیاتی فتنہ کا جرثومہ ابھی رونما شیں ہوا تھا کہ دار العلوم دیوبند کے مرشد و مربی حضرت قطب العالم عاجی ایداد الله مماجر کی قدس سرہ نے بطور کشف اس کے ظہور کی چیش گوئی فرائی اور علائے امت کو اس کی جانب متوجہ فربایا۔ " تاریخ مشاکخ چشت " بیس خطرت پیر مرعلی شاہ صاحب کولادی قدس سرہ کے " لمنو طات طیبہ " سے نقل کیا حضرت پیر مرعلی شاہ صاحب کولادی قدس سرہ کے " لمنو طات طیبہ " سے نقل کیا حضرت پیر صاحب جج پر تشریف لے گئے اور تجاز بیس قیام کا ارادہ فربایا " کم حضرت قطب عالم عاجی صاحب نے انہیں باصرار و تاکید ہند دستان کی دائی کا مشورہ دیے ہوئے فربایا:

ور بندوستان عفریب یک فتنه تلهور کند شا ضرور در ملک خود والی بردید و اگر بالفرض شا در بند فاموش نشسته با شید آبم آن فتنه ترقی نه کند در ملک آرام فلابر شود- بندوستان می عفریب ایک فتنه رونما بوگا آپ وطن دالی جائے ابافرض آپ وہان فاموش بھی بیٹے رہیں تب بھی وہ فتنہ ترقی نہیں کر سکے گا اور ملک میں سکون بو جائے گا۔

(بحواله "بيس بوك مسلمان" صفحه ٩٨ طبع سوم)

ای نوعیت کا واقعہ اس ناکارہ نے اپنے اکابر اساتدہ سے حضرت اقد س مولانا عبد الرحیم سارنیوری کے بارے میں بھی ساتھا کہ قاویا نیت کے نفس ناطقہ علیم نور الدین صاحب (قاویانی وام میں سینے سے پہلے) کسی ضرورت کے لئے ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو تحیم جی کو بطور تھیحت فرایا کہ قاویاں سے ایک مرش نبوت اٹھے گا' اس سے بحث و مناظرہ کی غرض سے بھی اس کے پاس نہ جائیو۔ (الحٰے)

(٢) حضرت نانونوي کا فتوي

حضرت امام المند شاہ ولی اللہ عدف وہلوی قدس سرہ نے کی جگہ ایک عجب مضمون تحریر فرمایا ہے۔ جس کا ظامہ ذبن میں اس قدر محفوظ ہے کہ زمانہ نبوت میں تو حق تعالی شانہ اپنی مشاکا اظہار بذریعہ وجی فرماتے سے محروجی کا سلسلہ اختصرت خاتم السمین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چو تکہ بند ہو چکا ہے اس لئے زمانہ وی کے بعد آگر کوئی معاملہ کسی پر مشتبہ ہو جائے اور اسے یہ معلوم کرنا ہو کہ اس معاملہ میں مشافد اور دی کے بعد اللہ اور عارفین کے معاملہ میں اللہ عن اللہ علیہ اللہ اور عارفین کے معاملہ میں مثان خداوندی کیا ہے تو اسے یہ ویکھنا چاہئے کہ اولیاء اللہ اور عارفین کے معاملہ میں جانب ماکل ہیں؟ جس جانب ان اکابر کا ربحان ہو اس کو مشائے اللی کے مطابق سجمنا چاہئے۔

یہ حق تعالی شانہ کی محمت بالغہ تھی کہ قادیاتی فتنہ کے ظہور سے آبل ہی اکابر اولیاء اللہ کے قلوب کو اس کے رد و تعاقب کی طرف متوجہ فرمایا۔ قادیاتی نبوت کا فتنہ معرت مولانا محمد قاسم نانوتوی (۱۲۹۱ھ) بانی وارالحلوم ویوبند کے دصال کے بعد رونما ہوا محمر حق تعالی نے ایک تقریب ایسی پیدا کر دی کہ محمرت نانوتوی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کبری پر ایک رسالہ "تحذیر نانوتی نے آنحضرت ملی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کبری پر ایک رسالہ "تحذیر الناس" تحریر فرمایا جس میں مسئلہ ختم نبوت کو اس قدر مدلل فرمایا کہ قادیاتی نادیلات کے تمام راستے مسدود ہو گئے۔ ختم نبوت پر اچھو آ استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"بالجمله رمول الله صلی الله علیه وسلم وصف نبوت بیل موصوف بالازات بیل اور موا آپ کے انبیاء موصوف بالعرض موصوف بالارش الله علیه وسلم کو (تمام انبیائے کرام کے آخر بیل نبیل بلکه ان کے) اول یا اوسط بیل رکھتے تو انبیاء متا خرین کا دین اگر مخالف دین محمی اور تا تو اعلی کا اونی سے منسوخ ہونا لازم آ تا اطلائلہ خود فرماتے ہیں ما ننسخ من اینه او ننسهانات بخیر منها او مشلها مرور ہے کہ انبیاء متا خرین کا دین اگر مخالف نہ ہوتا تو یہ بات ضرور ہے کہ انبیاء متا خرین پر وحی آتی اور افاضہ علوم کیا جا تا ورنہ نبوت کے پھر کیا معن؟ ہواس صورت بیل اگر وہی علوم میا جا تا کھری ہوتے تو بعد وعدہ محکم انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحمان کی کیا ضرورت تی اور آگر علوم انبیاء متا خرین علوم محمدی کے علاوہ ہوتے تو اس کتاب کا تبیانا الذکر و انا له علوم محمدی کے علاوہ ہوتے تو اس کتاب کا تبیانا الذکر و انا له موران علوم انبیاء متا خرین علوم محمدی کے علاوہ ہوتے تو اس کتاب کا تبیانا الذکر و انا له موران غلط ہو جا آ۔" (تخدیر الناس ص۸)

روی ہوں ہو ہوں ہو ہوں ہو ہوں ہے۔ اس کے خضرت کی خاتیت کری کی تین قسیس قرار دیتے ہیں۔ زمانی مکانی مرتی۔ ان کے زدیک آیت کریہ "خاتم النبیین" خاتیت کی تین اقسام پر حاوی ہے اپنی آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم باهتبار شرف و مخرلت کے بھی خاتم النبییین ہیں باهبار زمانہ کے بھی بااهبار مکان کے بھی۔ مخرلت کے بھی خاتم النبییین ہیں باهبار زمانہ کے بھی بااهبار مکان کے بھی۔ "سو آگر (آیت میں خاتمیت کے تیوں اقسام کا) اطلاق اور عموم (مراد) ہے تب تو جموت خاتمیت زمانی ظاہر ہے ورنہ (آگر ان تیوں اقسام میں سے مرف ایک قسم مراد ہے تو وہ خاتمیت مرتی ہو عتی ہے اندریں صورت) تعلیم لردم خاتمیت زمانی مردر خابت ہے۔ ادھر تصریحات نبوی مثل بدلالت الترای ضرور خابت ہے۔ ادھر تصریحات نبوی مثل

انت منى بمنزلة هارون من موسى الاانه لا نبى بعدى او

25 كمال قال جو بظاہر بطرز زكور اى لفظ خاتم التين سے ماخوز ہے' اس باب میں کافی ---- کیونکہ پیہ مضمون درجہ تواتر کو پنچ کیا ہے' پھر اس پر اجماع بھی منعقد ہو گیا' کو الفاظ نہ کور .سند متواتر منقول نه مون[،] سویه عدم تواتر الفاظ باوجود تواتر معنوی یهان ایبای مو گاجیها تواتر اعداد رکعات فرائض و وتر وغيره٬ باوجوديك الفاظ حديث مثعر تعداد ركعات٬ متواتر نہیں۔ جیہا اس کا منکر کافر ہے۔ ایبا ہی اس کا دیعنی ختم نبوت زماني كا) منكر بهي كافر بوگا-" (تخذير الناس من ١٠) اور "جوابات محذورات عشرہ" میں فرماتے ہیں کہ تحذیر الڑس کے "منی منم کی سطروہم سے لے کر سنجہ یا زوهم کی سطر ہفتم تک (آیت خاتم النسن) کی وہ تقریر لکھی ہے جس سے خاتمیت زمانی اور خاتیت مکانی اور خاتیت مرتی نیون بدلالت مطاحی ابت ہو جائیں۔ اور اس تقریر کو اپنا مخار قرار ویا ہے ' چنانچہ شروع تقریر سے واضح ہے ' سو پہلی مورت میں تو (جبکہ آیت كا مدلول مطابقى خاتيت مرتى كو قرار ديا جائے) تاخر زمانی بدلالت التزاى ثابت ہو آ ہے ---- اور دلالت التزاى اگر دوبارہ توجہ الی المعلوب مطابقی سے کم ہو مگر ولالت مبوت اور و تشینی میں مدلول التزای مدلول مطاعتی سے زیادہ ہو تا ہے' اس لئے کہ کی چیز کی خبر محقق اس کے برابر نہیں ہو سکتی 'کہ اس کی وجہ اور علت بھی بیان کی جائے' اگر نسمی هخص

کو کسی عمدہ پر ممتاز فرمائیں' تو اور امیدوار عمل ظہور وجہ ترجع بے شک عل مجائیں ہے۔ اور بعد وضوح وجہ و علت پھر مجال دم زن نهیں رہی۔" (ص٥٠) "الغرض معنی مخار احقرے کوئی عقیدہ باطل نہ ہو گیا' بلکہ وہ رخنه جو در صورت اختیار تاخر زمانی د انکار و منع خاتیت مرتی برتا نظر آتا تھا' بند ہو گیا' پھر تو اس پر خاتیت زمانی بھی مدلول "خاتم النیسن" ربی' البته دو شقول میں سے ایک شق پر تو مدلول الترای' اور دو سری شق پر ---- مدلول مطاعی۔" (صفحہ ۵)

حطرت نانوتوی قدس سرہ کی اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ دسلم کا خاتم السین عمنی "آخری نی" ہونا قرآن کریم' احادیث متواترہ اور اجماع امت سے خابت ہے اور اس کا محرای طرح کافر ہے۔ جس طرح تعداد رکعات کا محر کافر ہے۔ اور یہ کہ آپ کی خاتیت مرتی' خاتیت زبانی کو متلزم ہے' اگر آپ مراتب نبوت کے خاتم ہیں تو بلاشبہ زبانی نبوت کے بھی خاتم ہیں ہے' اگر آپ مراتب نبوت کے خاتم ہیں تو بلاشبہ زبانی نبوت کے بھی خاتم ہیں خاتم ہیں خاتم ہیں خاتم ہیں منطق خلط ہو جاتی ہے اور " اس تقریر سے قادیانی فقنہ پروازوں کی ساری منطق خلط ہو جاتی ہے اور " غاتم السین" میں ان کی ساری تحریفات یاور ہوا خابت ہوتی ہیں۔ اس لئے یہ کمنا علیہ وہ گا کہ حضرت مولانا محمہ قاسم نانوتوی پہلے مخص سے جنہوں نے قادیانی شاحدہ جو آخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابرائے تحریفات کا روکیا اور قادیانی ملاحدہ جو آخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابرائ نبوت کے قائل ہیں' ان کو متواترات وین کا محر قرار دے کر ان پر کفر کا فتوئی صاور فرمایا۔

(۳) فتوی تنگفیر قاریانی بر

اکار واو بند کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ انہوں نے مرزا غلام احمہ قاویانی
کا تعاقب سب سے پہلے شروع کیا اور ا• ۱۳ میں جب مرزا قاویانی نے مجدوبت کے
پروے میں اپنے المامات کو "وی الی" کی حقیت سے براہین احمد میں شائع کیا تو
لدھیانہ کے علاء (مولانا محمر مولانا عبدالله مولانا اسلیل رحمم الله) نے جو حضرات
ویو بند کے منتسبین میں سے تھ فوئ صاور فرمایا کہ یہ مخص مسلمان نہیں بلکہ
اپنے عقائد و نظریات کے اعتبار سے زندیق اور خارج از اسلام ہے۔ حضرت مولانا
رشید احمد محتوی قدس سرہ وجال قاویان کے حالات سے بوری طرح واقف نہ

تے۔ اس لئے بعض لوگوں نے جو مرزا قادیانی سے حسن عن رکھتے تے علائے لد حیانہ کی محالفت میں حضرت کنگوی سے فتوی محکوا لیا۔ ۱۲ جمادی الاول ۱۰ساھ کو علائے لد حیانہ وار العلوم دیوبند کے جلسہ سالانہ پر تشریف لے مجے اور قادیانی مسئلہ میں معرت کنگوی اور دیکر اکابرے بالشاف محکو فرائی۔ رفع نزاع کے لئے وارالعلوم دیوبند کے پہلے مدر مدرس حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتوی کوجو صاحب کشف تعے ، تھم حلیم کیا کمیا اور انہوں نے مندرجہ ذیل تحریری فیملہ دیا: "بي مخص (مرزا غلام احمد قاديانى النهب (دبريد) معلوم بو يا ہے۔ اس مخص نے اہل اللہ کی محبت میں رہ کر فیض بالمنی

حاصل نمیں کیا۔ مطوم نمیں اس کو کس کی روح سے انسیت ہے۔ (مزازیل کی روح سے ہو عتی ہے ناقل) محراس کے الهامات ادلیاء اللہ کے الهامات سے مجمد مناسبت اور علاقہ نہیں رکھے۔"

اس تتمی و تشریح کے بعد حضرت گنگوی کے بھی مرزا قادیانی اور اس کے پیرووں کو زندیق اور خارج از اسلام قرار دیا۔ حضرت محتکوی منام اکابر دیوبر كي مقداء سے ان كا فتوى كويا يورى جماعت كا متفقہ فتوى قماد يى وجہ ب مرزا غلام احمد قادیانی اس ضرب کی لیس کو آخر زندگی تک محسوس کر آراب

كتوب عربي من مرزا قادياني ن الابرامت كو مندرجد زيل الفاظ س

نوازا ہے۔

احرهم شيطان الاعمى والضول اللغوى يقال له رشيد احمد الجنجوهي وهوشقى لامروهي ومن الملعونين (انجام أتقم ٢٥٢)

ان میں سے آخری مخص دہ اندھا شیطان اور بست مراہ دیو ہے جس کو رشید احد منگوی کتے ہیں اور وہ (مولانا احد حن) امردی کی طرح شق اور لمعونوں میں ہے۔

(يه تمام تغييلات "ركيس قاديان" جلد ودم مولفه مولانا ابو القاسم رفيق

ولاوري ميں ملاحظه كى جائيں۔)

دو سرا فتوی

صغر ۱۳۳۱ء بی وارالعلوم دیوبند سے قادیاتی کے خلاف ایک اور فتوئی جاری ہوا۔ جس پر حضرت محنی المند مولانا محمود حسن رکیس المدرسین دیوبند مولانا محمود حسن رکیس المدرسین دیوبند مولانا محمد انور شاہ کشمیری اور دیگر تمام اکابر دیوبند کے علاوہ دوسرے مشاہرین علائے ہند کے دستخط ہیں۔ یہ فتوئی مولانا محمد سمول صاحب کے قلم سے ہے جس میں مرزا غلام احمد قادیاتی کے افکار و نظریات اس کی کتابوں سے نقل کرنے کے بعد تحریر فرمایا:

یہ طویل فتویٰ "القول المحی فی مکائد المسی" کے نام سے شائع ہوا۔

تيبرافتوي

۱۲ رجب ۱۳۳۱ھ کو ایک اور مبسوط فوّیٰ دارالطوم دیوبند کے مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن کے قلم سے صادر ہوا۔ اس پر بھی تمامِ مشاہیرعلمائے ہند کے دستخط ہیں اور یہ "فتویٰ تکفیر قادیاں" کے نام سے طبع ہوا۔

علائے حرمین کا فتویٰ

کمہ و مدینہ (زاد ہما اللہ شرفا" و علمتہ") اسلام کا مرکز و منبع ہیں۔ اور دہاں کے علمت کی نگاہ سے دیکھا جاتا دہاں کے علمائے کرام کے فآوی کو ہر دور میں عزت و عظمت کی نگاہ سے دیکھا جاتا رہا ہے۔ اکابر دیوبندیں مولانا رحمت اللہ کیرانوی مہاجر کمی قدس سرہ نے قادیانی کے خلاف کفرو ارتداد کا فتوی صادر فرمایا جس پر دیگر علائے حرمین کے دستخط ہیں۔ (رکیس قادیان ۲/ص ۱۱)

مرزا غلام احمد قادیانی کے خلاف جو فتوے صادر کئے گئے ان می علائے

(۷) مئلہ تکفیراور علائے دیوبند کا اقبیاز

دیوبند کا ایک اور خصوصی امتیاز بھی نمایاں ہوا۔ اور وہ تھا ان کا مسلک اعتدال۔
مسلہ کھفیر بہت بی نازک مسلہ تھا۔ ایک مسلمان کو کافر کمنا بہت بی تھین جرم ہے
اور دو سری طرف کسی کھلے کافر کو مسلمان کہنے پر اصرار کرنا بھی معمولی بات نہیں۔
بدشتی سے جس دور بیس مرزا غلام احمد قادیانی نے کافرانہ دعوے کئے۔ عام طور
سے لوگ اس مسلہ بیس افراط و تفریط کا شکار ہے۔ ایک گروہ مرزا غلام احمد قادیانی
کے صریح کفریات پر اسے کافر کہنے کو خلاف مصلحت سجھتا تھا اور دو سرا گردہ وہ تھا
جس نے گیہوں کے ساتھ کھن پینے کا مشغلہ شروع کر رکھا تھا۔

پہلے گردہ کی تفریط قادیانی تحریک کو اگیز کر رہی تھی۔ اور قادیانی ملاحدہ برے طمطرات سے ایسے لوگوں کو پیش کر دیتے تھے جو انہیں کافر نہیں سجھتے اور ور سرے گردہ کے افراط نے خود مسئلہ کھیرکی مٹی بلید کر دی تھی۔ اور قادیانی ملاحدہ ان کے کھیری نتووں کے طوار کو لوگوں کے سامنے پیش کرکے یہ کہہ دیتے سے کہ مولویوں کے پاس کفر برا ستا ہے۔ یہ ہر مخض کو جو ان کے خیالات کے خلاف کوئی بات کہہ دے فور آکفر کا تحفہ پیش کر دیا کرتے ہیں۔

ان دونوں گردہوں کا طرز عمل نہ صرف افرسناک تھا بلکہ اس سے خطرہ پیدا ہو چلا تھا کہ خدانخواستہ ان لوگوں کی بے احتیاطی ادر افراط و تفریط سے کفرو اسلام کی حدود ہی مث کر نہ رہ جائیں۔ حق تعالی شانہ علائے دیوبئد کو بہت ہی بڑائے خیرعطا فرمائے کہ انہوں نے آگے بڑھ کر اسلام ادر کفر کے حدود کو ممیز کیا ادر لوگوں کو بتایا کہ اسلام اور کفر کے ورمیان خط فاصل کیا ہے اور وہ کون می حد ہے جس کو عبور کر لینے کے بعد آدی صریح اسلام سے خارج ہو کر کفر کے خارزار میں جا لگتا ہے۔ اس موضوع پر حضرت مولانا مجمد انور شاہ کشمیری نے "اکھار

الملورین فی فی من ضروریات الدین " میں تخیق و تغیق کا حق اوا فرایا۔ حضرت مولانا مغتی محمد شخیع نے اروو میں "وصول الافکار الی اصول الافکار" نامی رسالہ تحریر فرایا اور ویکر اکار دیوبئد نے بھی اس موضوع پر رسائل تحریر فرائے۔ اس مسئلہ کو خوب مستح کر ویا۔ اصول تحفیر پر مفصل لکھنے کی ان سطور میں مخبائش نہیں۔ ظاصہ یہ ہے کہ وہ امور جن کا دین محمدی میں وافل ہونا توا تریا شرت سے قابت ہے وہ " مروریات وین "کملاتے ہیں۔ ان سب کو ایک ایک کرے تشلیم کرنا اسلام ہے اور ان میں سے کسی ایک کا انکار کر دیتا یا آویل کے ذریعہ ان میں سے کسی ایک کے منزوریات وین " کے مکر منزوریات وین " کے مکر دیا اسلام سے خارج ہیں۔ کے بیرووں کی تحریفات پیش کرے واضح کیا کہ یہ لوگ " ضروریات وین " کے مکر دیا۔ اس لئے وائرہ واسال سے خارج ہیں۔

کے پیرووں کی خریفات ہیں رکے واج لیا کہ یہ لوک "مروریات وین" کے سر
ہیں۔ اس لیے وائرہ اسلام سے فارج ہیں۔

بعض لوگوں نے اسلام اور کفر کے فیعلہ کے لئے ایک آسان سا اصول

تلاش کر لیا ہے۔ جو محض کلہ پڑھتا ہو اور اپنے آپ کو مسلمان کتا ہو' بی وہ

مسلمان ہے ورنہ کافر۔ طاہر ہے کہ یہ اصول مربحا" غلط ہے۔ فرض کیجئے ایک
مسلمان ہے ورنہ کافر وزے کا قائل اور بہت می عبادت و ریاضت ہمی کرنا

مسلمان تسلیم کیا جا سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اب ذرا خور کیجئے کہ قرآن کریم کا کلام
مسلمان تسلیم کیا جا سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اب ذرا خور کیجئے کہ قرآن کریم کا کلام
کا قرآن ہونا ہمیں کی ذریعہ سے معلوم ہوا؟ ہر محض اس کا بھاب بی وے گاکہ قرآن مسلماؤں
کا قرآن ہونا امت کے قواتر سے فارت ہے۔ چووہ سو سال سے بی قرآن مسلماؤں
کے پاس قواتر سے چلا آتا ہے۔ بی قرآن آخضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حق تعالی
شانہ کی طرف سے نازل ہوا تھا۔ اس لئے اس کے کسی ایک حرف میں بھی شک و
شبہ کی مخبائش نہیں۔ بس جی طرح قرآن کریم کے ہارے تک پینچے کا ذریعہ امت
اسلامیہ کا تواتر ہے اور اس قواتر کا مکر کا فر ہے۔ ای طرح وین محمدی (علی صاحب
اسلامیہ کا تواتر ہے اور اس قواتر کا مکر کا فر ہے۔ اس طرح وین محمدی (علی صاحب
السلامیہ کا تواتر ہے اور اس قواتر کا مکر کا فر ہے۔ اس طرح وین محمدی (علی صاحب
السلامیہ کا تواتر ہے اور اس قواتر کا مکر کا فر ہے۔ اس طرح وین محمدی (علی صاحب
کی ایک کا انکار بھی کفر ہے۔ اور پھر صرف الفاظ کے قواتر کو تسلیم کر لینا کائی نہیں

بلکه قرآن کریم کی کسی آیت یا کسی متواتر عقیده کا جو منهوم و معنی امت میں بیشہ ے مسلم رہا ہے' اس کا تنلیم کرنا ہمی ضروری ہے۔ ورنہ اس کا انکار کرے قرآن كريم يا احاديث متواتره كو في معنى بهنانا كفرى كى ايك تتم ب- مثلاً الخضرت ملى الله عليه وسلم سے لے كر آج تك تمام مسلمان يہ تسليم كرتے آئے ہيں كہ عيسىٰ بن مریم ---- جن کے آخری زمانہ میں نازل ہونے کی خروی مئی ہے۔ ان سے مراو وی اسرائیل پنیبر ہے جو انخضرت صلی علی اللہ علیہ وسلم سے قبل مبعوث ہوئے تھے۔ اس کے برعکس مرزا غلام احمد قادیانی ادر مرزائی امت کا یہ دعویٰ ہے کہ عینی بن مریم سے مراد غلام احمد ہے۔ ومشل سے مراد قاویان ہے۔ مجد اقصیٰ سے مراد قادیان کی معجد ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ ظاہر ہے کہ ان تمام مطحکہ خیز آوملوں کا مطلب اس کے سوا اور کیا ہے کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر آج تک کمی نے عیلی بن مریم کا مطلب نہیں سمجما اور نعوذ باللہ بوری کی بوری لمت اسلامیه ممراه اور کافر و مشرک ربی ---- کیا به رسول الله صلی الله علیه وسلم کی مرت کلذیب اور امت کے کرو ژوں اکابر کی محمیق و تجیل نہیں؟ اگر اس کے بعد بھی ایک مخص کو دائرہ اسلام میں پناہ سل سکتی ہے تو کمنا چاہئے کہ اسلام کا کوئی متعین مفہوم بی سرے سے موجود نہیں۔ حاصل یہ ہے کہ اسلام کے کسی ایک قطعی مئلہ کا لفظی 'معنوی انکار ورامل پورے دین کا انکار ہے۔

(۵) علمائے دیو ہند شخقیق کے میدان مرزا غلام احمہ قادمانی لے جن نظ

مرزا فلام احمد قادیانی نے جن نظریات و افکار کا اظہار کیا اور جس طرح اسلام کے مسلمہ اصولوں میں قطع و برید کی واقعہ یہ ہے کہ کوئی مخض ویانت و امانت کے ساتھ ان کی جرات نہیں کر سکا۔ اس کی توقع صرف اس مخض سے کی جا کتی ہے جو نکلی وماغ کے عارضہ میں جاتا ہو یا وین و ایمان کو غارت کرے اس نے متی ہے افراض مشومہ کی جمیل کی ٹھان لی ہو۔ اس لئے غلام احمد قاویانی اور اس کے خصوص حواریوں کے بارے میں علائے ویوبند کی قطعی رائے یہ ختی کہ یہ لوگ اس حد کو عبور کر بچے ہیں 'جس سے واپسی ناممکن ہے۔ یہ علی بروزی نبوت کا ڈرامہ حد کو عبور کر بچے ہیں 'جس سے واپسی ناممکن ہے۔ یہ علی بروزی نبوت کا ڈرامہ

اور مسیحت و مهدویت کے دعوے ایک سوچی سمجی سکیم کا نتیجہ بیں اور اس کے پروہ میں مخصوص اخراض و مقاصد کار فرما ہیں۔ البتہ عام لوگ جو کسی غلط فنی سے قادیانیت کے دام فریب کا شکار ہیں' ان کی اصلاح ضروری ہے۔ اس طرح مرزا غلام احمد قادیانی اور دیگر مرزائی لیڈرول نے جو غلط فہمیاں است میں پھیلا دی ہیں ' ان كا ازالہ بھى لازم ہے۔ اس مقصد كے لئے علائے ديوبند نے رو قاديانيت ير قلم اٹھایا اور قادیانی فتنہ پردازوں کے تمام شبہات کا جواب لکھا۔ اس موضوع پر جس قدر كتابين كسي كئي بين عالباسمي طهدانه تحريك پر انتالنزيج تيار نبين بوا مو كا-اس سلسله مين امام العصر مولانا محمد انور شاه تشميريٌّ (المتوفى ١٣٣٥هـ) ادر حضرت مولانا محمد علی مو تکیری کا کارنامہ نا قابل فراموش ہے۔ ان حضرات نے اور ان کے احباب و علانمہ نے قادیانیت سے متعلق ہر مسلم پر مرانقدر کتابیں تالف فرمائیں۔ اور امت اسلامیہ کو قادیانی و جل و فریب سے آگاہ کرنے کے لئے اپنی تمام ملاحیتی صرف کر دیں۔ یہاں اکابر دیوبند اور ان کے متوسلین کی تالیف کردہ کتابوں کی ایک مخضری فرست پیش کی جاتی ہے۔ مولانا شبيراحمه عثاتي ار الثماب مولانا ابو الحن على ندوي ۲_ القادياني و القاديانيه مفتى محمد شفيع ديوبندي سو۔ ایمان و کفر محمدعبدالرحن موتكير س- أنينه قادياني ۵۔ آئنہ کمالات مرزا ٧- المتبنئ القادياني مولانا مفتى محموو القريح بماتواتر في نزول الميح مولانا انور شاه تشمیری ّ اكفار الملحدين

سید عباس

مولانا ثناء الله امرتسري

2 3

الاسس السياسته للرسحة القاديا نيته

الاسكليز والقاديا نيته

اا۔ الهامات مرزا

١٢ - القول المحكم مولانا مجمه اورليس كاندهلوي ۱۳ اسلام اور مرزائيت كالصولي اختلاف ۱۳۰ اطلاع رحمانی مولانا محمه اسحاق رحماني مولانا عبد اللطيف رحماني ١٥ - اغلاط ماجديه مولانا محمه شريف جالندهري ١٧۔ اکھنڈ بھارت مولانا مفتى محمه شفيع ١١- اسلامي تبليني انسائيكو بيديا مولانا محمرعالم أس ١٨- الكادب على الغادب 19۔ آئمہ تلیس مولانا ابو القاسم رفق ولاوري ۲۰۔ ایمان کے ڈاکو ۲۱ - اردد ترجمهٔ اکفار الملحدین مولانا محمد او ریس میر تھی اسلام اور مرزائیت مولانا عتيق الرحمٰن _11 ۲۳- تخفه قادیانیت (اردو- انگلش) مولانا محمر يوسف لدهيانوي ۲۴۔ مرگ مرزائیت ۲۵۔ قاریانی افسانے " " " عالمی مجلس ۲۷۔ الهای گرممت ۲۷۔ غدار کی حلاش مرتضى خان ميكش ۲۸ - اسلام أور معاشى اصلاحات مولانا مرتضیٰ حسن جاند بوری ۲۹- اشد الغداب ٣٠- اول السبعين ا٣- معيفته الحق ۳۲ الم السبعين ٣٣ - قاديان من زلزله مرتضى خال ميكش ٣٣- ياكتان من مرزائيت

مولانا عبداللطيف

۳۵- پاکستان کاغدار

مولانا لال حسين اختر ترک مرزائیت ۳۷۔ تغییرد ممانی ابواحمه رحماني ۳۸- تنبیه، رحمانی مولانا محمر انور شاه تشميري وس تحتيه الاسلام مولانا كرم الدين جملمي تازیانه عبرت مختیق لاوانی محمر يعقوب سنوري چوېدري افضل حق ۳۲ منحیل دین اور ختم نبوت مولانا محمه عالم آس سس۔ چودھویں صدی کے مدعیان نبوت مولانا علم الدين ۳۳ حقیقت مرزائیت مولانا عبدالكريم حقيقت مرزائيت مولانا لال حسين اختر مسيح عليه السلام مرزا قادياني كي نظريس فرزند توحيد یانج سوالوں کا جواب -14 مولانا مجمرا دربس كاندهلوي حقيقت مرزا **-۴۸** عبدالكريم ناقد فتحقيق ناتد _179 ۋاكثر عبدالله جنونى ۵۰۔ حیات و نزول مسح مولانا لال حسين اختر ۵۱- حمل مرزا مولانا مجمراد ريس كاندهلوي حيات عيني عليه السلام علامه انور شاه تشميري خاتم النميين -02 مولانا محمه شفيع ديوبندي ختم نبوت في القرآن -01 ختم نبوت في الحديث -00 H II H H مختم نبوت في الاثار -01 مولانالال حسين اختر ختم نبوت اور بزرگان امت -04 مولانا عبدالرشيد ختم نبوت اور نزول عيسى عليه السلام -64

٥٩ ختم نبوت

مولانا حفظ الرحمان سيوباروي

	33
	۲۰ خواجه غلام فرید عارف ربانی اور مرزا غا
مولانا اشرف على فغانوي "	٣١ - الحطاب المسيح في تحقيق المهدى والمسيح
مولانا مفتى محمه شفيع	۲۲ - دعادی مرزا
مولانا الله وسايا مبكغ لا نليور	۲۳ دعادی مرزا
مولانا مرتضنی حسن جاند بوری	٦٢- دين مرزا كفرخالص
مولانا لال حسين اختر	٦٥ - احتساب قاديانيت
ابواحمه رحماني	۲۲ - دو سری شهادت آسانی
مولانا محمدا دريس كاندهلوي	۲۷- دعاوی مرزا
مولانا ابو القاسم دلاو ري	۲۸۔ رئیس قادیاں
مولا نا محمرا وریس کاندهگوی س	۲۹ شرائط نبوت
حكيم محمر يعقوب	٠٤٠ - صاعقه آسانی بر فتنه قادیانی
ابو احد رحمانی	ا۷- محیفہ رحمانی
11 N N N	۷۲- مجغه رحمانی نمبر۱۳
11 11 11 11	20- محيفه رحماني تمبر١٥
<i>H H H H</i>	۳۷- محیفه رحمانی نمبر۱۹
ابو محمود محمر اسحاق	۵۷- ملینی محربیه نبر۱۸ محیفه احدیه
ابو محود عجر اسحاق	۲۷- محیفه رحمانی نمبر۱۹
H H H H	۷۷۔ محیفہ رحمانی ۲۰
11 H H H	۷۵- نامه حقانی کذب مسیح قادیانی نمبر۲۳
<i>H H H</i>	29- محيفه نبر٢٣
حافظ محد عبدالسلام	۸۰- مولت محربیه بر فرقه ملامیه
محمراسحاق	۸۱- محیفه رحمانیه نمبر۲۱
مولانا محمد انور شاه تشمیری ً	٨٢- عقيدة الاسلام
جناب محمر لينقوب بثيالوي	۸۳- عشره کالجه

٨٣- عقيدة الامت في معنى ختم نبوت علامه خالدتمحود مولانالال حسين اختر ۸۵۔ عبرت تاک موت مولانا محمد رفيع عثاني ٨٦ علامات قيامت اور نزدل مسح عليه السلام مخلف بيانات علاء اسلام ٨٥- فتوى تحفير قاديان مولانا ابو احمه رحماني فيعله آساني حصه اول -44 ٨٩- تنه فيعله آساني حصه دوم ۹۰ فیمله آسانی حصد دوم اه فيعله آساني حصه سوم محمد اميرالزمان تشميري ۹۲ فتنه مرزائیت مولانا بنوري ٩٣٠ فتنه قاديانيت ه و . فنه مرزائيت اور مسكله ختم نبوت محداكرم زابد ابو سيف عتيق الرحلن فاردتي ۹۵_ قاریانی نبوت مولانا عتيق الرحمٰن ٩٦ - قارياني فتنه مولانا محر منظور نعماني ے 9۔ قادیا نیت پر غور کرنے کا سیدھا راستہ مفتى محرقيم لدحيانوي ۹۸ قاریانی نبوت کا خاتمه مولانالال حسين اختر 99_ قادياني مفتى كالجموث اسمال ميس وصال مولانا ابو الحن على نددي قاديا نبيت _(++ قاضي مظهر حسين جكوال ۱۰۱ - قاریانی وجل کاجواب مولانا لال حسين اختر ۱۰۲ قادیانی ریشه دوانیان مولوی محمد عمر ملتانی كثف التارعن القاديانيه فتنه الاستعار ۱۰۴- کثف تلیس حافظ محمر اسحاق ۱۰۵۔ مرزائیوں کاسیای کردار مرتب مجمر سعيد الرحمٰن علوي (مولانا محم علی جالند حری کی تقریر)

۱۰۶ کفرو آسلام کی حدود اور قادیانیت

مولاتا محمد منظور نعماني

37 ابو عبيده نظام الدين كومائي ۱۰۷ کذبات مرزا ۱۰۸ للائف الحكم في اسرار نزول عيني اين مريم سولانا عمد ادريس صاحب 104۔ مرزا غلام احمد کی تصویر کے دو رخ جانباز مرزا ۱۱۰۔ مرزائیت کا سای محاسبہ ااا۔ مرزائیت سے اسلام تک الله وسايا وُريوي مولانا محمر اوريس كاندهلوي ۱۱۲۔ 'مسلمان کون ہے اور کافرکون سيد ابو احمد رحماني ۱۱۳ معار مدانت ١١١٠ مسلك الحتام في ختم نبوت خير الانام مولاتا محمد اوريس كاندهلوي ۱۱۵ مسئله ختم نبوت علم و عقل کی روشنی میں مولانا محمد اسحاق سند ميلوي ١١٦- منكوحه آساني ابوعبيده ١١١ مولانا نانونوي بر مرزائيون كابستان مولانا مجمه اوريس كاندهلوي مرتنبه مولانا عبدالرحيم صاحب ۱۱۸۔ مرزائیوں کے خطرناک ارادے اا۔ مرزائیت عدالت کے کثرے میں جانباز مرزا ۱۲۰۔ معلمانوں کو مرازئیت سے نفرت کے اسباب حضرت مولانا احمه على لا ہو ريّ ادر مرزاکے متفاد اقوال مرتبه قاضى خليل احمد ااا۔ میں نے مرزائیت کول چھوڑی مولانا عبدالرحيم اشعر ١٣٢ مرزا غلام احمد كي آسان پهچان مجلس تحفظ ختم نبوت كوئثه مرزا قادیانی اور غیرمحرم عورتیں مسلمانوں کی نبیت مرزائیوں کاعقیدہ بلا تیمرہ مولانالال حیین اختر مرزا بشیرالدین (خلیفه قادیانی جواب دیں) مولانا محمه علی جالند هری 🕆 مولانا بدر عالم صاحب ١٢٧ نزول عيلي انجمن تائيد اسلام ١٢٧ نبوت قارياني

۱۲۸ فرت اسلام (مناظره مابين خالد محود اور قاضي نذري)

١٢٩ وزير فارجه

جانباذ مرذا

مولانا محمر عبدالغی خان مولانا مرتشنی احمد میکش مولانا منظور احمد.

۱۳۰۰ بدایت الممتری عن غواة المفتری ۱۳۱۰ مرزائی نامه ۱۳۲۷ چوده میزائیل

یہ معلوم کابوں کی فہرست ہے ورنہ تلاش د جبتی کی جائے تو بہت ی کابیں اور بھی ہوں گی، جو اب نایاب ہو چکی ہیں۔ مزید تفصیل کے لئے دیکھئے کاب " قادیانیت کے خلاف قلمی جماد کی سرگذشت" مطبوعہ عالی مجلس ملتان۔

ميدان مباحثه

مرزا غلام احمد قادیانی کی ساری تنگ و دو کاغذی پڑنگ بازی تک محدود تقید انہوں نے علائے است کو لاکارنے اور پھر قادیان کے "بیت ا نکر" کے گوشہ عافیت میں پناہ گزیں ہو جانے کا فن بطور خاص ایجاد کیا تھا۔ مرزا صاحب کی اس تحکمت عملی سے مباحثہ کی اول تو نوبت ہی نہ آتی 'اگر مرزا صاحب کی ید تشمی سے اس کا موقع آ ہی جا آتو ان کی مخلست و ناکای ہی "فتح مبین" کا بروز افتیار کر لیتی تقی ہیاں بطور مثال چند واقعات کا مختمر تذکرہ کلنی ہوگا۔

الم مک ۱۹۹۱ء کو مرزا صاحب نے علائے لدھیانہ کو منا قرہ کا چینے کیا کہ حیات میں پر جھے سے منا قرہ کر لیں۔ علاء لدھیانہ نے جواب دیا کہ ہم آج سے آٹھ مال پہلے آ نجاب کے کفراور خردج از اسلام کا فتوئی دے بی اس لئے کوئی جگہ تجویز کرکے ہمیں مطلع کیجئے۔ ہم بلا آخیر دہاں کہ پہنے جائیں گے۔ آنجاب پہلے اپنا اسلام فابت کرکے دکھائیں۔ اس کے بیخ جائیں گے۔ آنجاب پہلے اپنا اسلام فابت کرکے دکھائیں۔ اس کے بعد حیات میں اور وگر مسائل پر بھی مختلو ہو جائے گی۔ لیکن مرزا صاحب نے اس کے جواب میں "فتوثی مغنی دارد کہ در گفتن نمی آید" پر ماکس کیا۔ اور علاء لدھیانہ کا چینے آج تک قائم ہے۔ کوئی قادیانی اس کا جواب نہیں دے سکا ہے۔ (اس جواب نہیں دے سکا۔ نہ انشاء اللہ قیامت تک دے سکا ہے۔ (اس مباحثہ طلبی کی رد کداور کیمن قادیاں جلد دوم مولفہ مولانا ابو القاسم رفیق مباحثہ طلبی کی رد کداور کیمن قادیاں جلد دوم مولفہ مولانا ابو القاسم رفیق دلاوری میں طاحظہ فرمائے۔)

مرزا صاحب کے میصلے صاجزادے مرزا بیر احمد ایم۔ اے نے سرق المدی صفحہ ۲۳۸ جلد اول میں مرزا صاحب کے پانچ مباحثوں کا ذکر کیا ہے۔ ایک آریہ سے ہوا' ایک عیمائی اور بین مسلمانوں سے۔ بدقتی یہ کہ ان میں سے چار کی رو کداد پڑھ کرد کھو تو معلوم ہو گاکہ مرزا صاحب میدان چھو ڑ کر بھاگے۔ اور بعد میں ان کی یہ فلست "فتح مبین" قرار پائی ۔۔۔۔۔ اور پانچ یں مباحثہ میں تو مولانا عبدا کھیم کلانوری نے مرزا صاحب سے وعویٰ نبوت سے توبہ کرائی' اور ان سے یہ تحریر لی کہ دہ آئندہ نبوت کا لفظ استعمال نہیں کیا کریں گے۔ یہ ان کی پہلی فتح مبین تھی۔ لیکن بعد میں مرزا صاحب نے توبہ تو ڑ ڈائی۔ ادر اس تحریری توبہ تھی۔ لیکن بعد میں مرزا صاحب نے توبہ تو ڑ ڈائی۔ ادر اس تحریری توبہ نامہ سے انحاف کیا۔ یہ ان کی دو مری فتح مبین تھی۔ (اس کی تفسیل نامہ سے انحاف کیا۔ یہ ان کی دو مری فتح مبین تھی۔ (اس کی تفسیل نامہ سے انحاف کیا۔ یہ ان کی دو مری فتح مبین تھی۔ (اس کی تفسیل نامہ سے انحاف کیا۔ یہ ان کی دو مری فتح مبین تھی۔ (اس کی تفسیل مرزا صاحب کے اشتمارات میں موجود ہے)

مرزا صاحب نے جب ویکھا کہ مباطات کی دادی پرخار میں ان کے پاؤں شل ہو چکے ہیں اور مباحثوں میں ان کی ذات نما "فخ" دن بدن نمایاں ہو رہی ہے جو انہوں نے الهای اعلان کردیا کہ وہ آئندہ علاء سے مباحثہ نہیں کیا کریں ہے۔ (انجام آئتم ص ۲۸۲) یہ مرزا صاحب کی فتح کا آخری اعلان تھا۔

مرزا صاحب کے اس بماورانہ اعلان کے بعد لازم تھا کہ قادیانی صاحبان کبی مناظرہ و مباحثہ کا نام نہ لیتے "لین انہیں شاید یہ احساس تھا کہ وہ علم و فضل اور فیم و دانائی میں مرزا صاحب سے قائق ہیں "اس لئے آگر مرزا صاحب نے مناظروں اور مباحثوں سے "قوبہ" کرلی ہے قویہ علم صرف انہی کی ذاتی لیافت سے متعلق ہے۔ ان کی امت پر اس کی فتیل واجب نہیں۔ چنانچہ قاویانی صاحبان مرزا صاحب کے اس اعلان کے بعد بھی مناظرہ کے چینج کرتے رہے۔ (خود مرزا صاحب کی ذندگی میں بعد بھی مناظرہ کے چینج کرتے رہے۔ (خود مرزا صاحب کی ذندگی میں بھی "اور ان کے انتقال بمرض ہینے کے بعد بھی) مناظروں کی نوبت اکثر

پش آئی۔ بھید وہی "فتح" بصورت کلست۔ مولانا مرتضی حس

چاند پوری جو دارالعلوم دیوبند کے رکیس المناظرین تھے 'ادر جنیس قادیانی خانوادہ سے گفتگو اور مباحثہ کے بہت ہے مواقع پیش آئے تھے۔ قادیانی مباحثوں پر بلیخ تبعرہ فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

"علاء اسلام نے مرزا صاحب کی لغویات باطلہ کا پورا رو اور خود ان کا گذاب و مفتری ہونا ایبا ثابت کر دیا کہ منصف کے لئے تو کانی ہی ہے 'مرزائی ہٹ دھرموں کے بھی منہ بند کر دیے اور آن کو جواب کی تاب نہ رہی 'الغذا دیے اور ان کو جواب کی تاب نہ رہی 'الغذا اب نہ مناظرہ کی ضرورت 'نہ مبالمہ کی 'فقط جائل مریدوں کو جنم تک پنیانے کے لئے یہ راہ افتیار کی جاتی ہے کہ کمیں

مناظره کا اشتمار 'کهیں مباہلہ کا چینج ' ورنہ وہ نہ مناظرہ کر سکیں ' ملک م

نہ مبابلہ۔ نہ خنجر اٹھے گا نہ تکوار ان سے سے بازو مرے آزمائے ہوئے ہیں ہمیں عام مسلمانوں پر بیہ ظاہر کرنا ہے کہ علاء اسلام ابنا فرض ادا فرما چکے' اور نہ مانٹا اور نہ تسلیم کرنا بیہ محض ہٹ دھری اور عناد کی وجہ ہے ہے۔ ورنہ مناظرے بھی ہو چکے اور جس کو فتح مناد کی دجہ سے ہے۔ ورنہ مناظرے بھی ہو چکے اور جس کو فتح

عناوی وجہ سے ہے۔ ورنہ مناظرے بھی ہو کچے اور جس کو فتح رہی تھی اور جس کو ذلیل کرنا تھا وہ بھی ہو چکا ۔۔۔۔
سرور شاہ (قادیاتی) امیر وفد موگیر سے وریافت کر لو حافظ روشن علی صاحب' مخار احمد صاحب شاہ جمانچوری' غلام رسول بخابی (قادیاتی مناظر) ان میں سے جو زندہ ہوں ان سے وریافت کر لو ۔۔۔۔ موضع موگیر و بھا کمپور کے رہنے والوں سے دریافت کر لو ۔۔۔۔ موضع موگیر و بھا کمپور کے رہنے والوں سے دریافت کر لو ۔۔۔۔ (موگیر کے مناظرہ میں) جب ذات کی کوئی حد باتی نہ رہی تو امیروند نے فرمایا کہ "بید

بھی حضرت کی پیش گوئی پوری ہوئی کہ ایک جگہ حمیس ذات ہوگ۔ " بی ہاں! کیوں نہیں۔ اگر اس بدعقیدہ پر مرکئے جب بھی خدا چاہے' پیش گوئی ہی پوری ہوگ۔ " (محیفتہ الحق مراس)

علائے دیوبئد کے جواب میں ۱۱ جولائی ۱۹۲۵ء کے "
الفضل" میں خاص مرزا محمود صاحب کے قلم سے قرآن دانی
کے دو چینج شائع ہوئے مولانا سید مرتضیٰ حسن دیوبئدی نے "
قادیاں میں قیامت خیز بھونچال" میں اس کا جواب تحریر فرمایا۔
اس کی تمید میں لکھتے ہیں:

۵_

"دونوں پرچوں کے مضامین کے جواب کا نام واقعته الواقعه اور لقب عذاب الله الشدید علی المنکر العنید ہے ' جس میں ڈیڑھ درجن سے زائد قادیانیوں کی وہ مکتس اور علائے دیوبند کی وہ صاف اور ظاہر فتی اور قیامت خز نفرتی بیان کی گئی ہیں کہ مرزا محود صاحب توکیا اگر خود بالفرض مرزا میان کی گئی ہیں کہ مرزا محود صاحب توکیا اگر خود بالفرض مرزا صاحب بھی بروز فرمائیں تو ان کو 'خدا چاہے۔ بجر اقرار یا سکوت اور دم بخود رہنے کے کوئی چارہ ہی نہ ہوگا' چو تکہ دہ رسالہ طویل ہوگیا ہے 'طبع میں پھی دیر ہوگی' بدیں دجہ صرف طور پر شائع کیاجا ہے۔ "

اس كے بعد حضرت نے مرزا محود صاحب كے چيلنج كا ذكر كرتے ہوئے انہيں تين ہفتہ ميں اس كا جواب كھنے كى فرمائش كى اس كے بعد حضرت نے عمل كرتے ہوئے سكوت ہى اختيار فرمايا اسى رسالہ ميں خليفہ صاحب كو خطاب كرتے ہوئے فرماتے ہيں:

صاحب زاده صاحب! آپ اور معارف قرآني بيان فرمائين؟

اور وہ مجی علائے دیوبند کے سامنے؟

دعویٰ ذبان کا مکھنو داوں کے سامنے

ہوے میں فیملہ ہو آ ہے 'ہارا خیال ہے کہ معارف

قرآنیہ قو درکنار؟ آپ قو علائے محققین کے دد چار درق بھی

معی تلفظ کے ساتھ پڑھ کر ان کی عبارت کا صحیح مطلب بیان

نیس کر کتے ' بٹالہ ' لاہور ' امر تر ' لدھیانہ ' پٹاور۔ اور تہارا

ٹی چاہے تو کائل چلے چلو۔ محققین اسلام نے جو کہا بیں کھی

بیں اور جن معارف ایہ کو بیان کیا ہے۔ جو جگہ ہم تجویز

میں پڑھ کر بامحاورہ ترجمہ کرنے کے بعد مطلب صحیح بیان کردو'

میں پڑھ کر بامحاورہ ترجمہ کرنے کے بعد مطلب صحیح بیان کردو'

گر مطلب غلط بیان کیا تو ای مجمع میں آپ پر اعتراض کیا جائے

مطلب بیان کر دیا' تو ہم مجمع عام میں یہ اقرار کریں گے کہ مرزا

مطلب بیان کر دیا' تو ہم مجمع عام میں یہ اقرار کریں گے کہ مرزا

مطلب بیان کر دیا' تو ہم مجمع عام میں یہ اقرار کریں گے کہ مرزا

مطلب بیان کر دیا' تو ہم مجمع عام میں یہ اقرار کریں گے کہ مرزا

مرزا محود نے اس کے جواب میں الی چپ سادھی کہ " فبرے نیت کہ ہست" کا مضمون صادق آیا۔

_1

مولانا سید مرتضی حن صاحب نے ایک رسالہ "اول السیمن" کے نام سے تحریر فرمایا ، جس میں لاہوری جماعت کے امام مسٹر محمد علی صاحب اور قادیانی جماعت کے فلیفہ مرزا محمود صاحب سے مسئلہ نبوت کے بارے میں ان کے ذہب کی دضاحت طلب کرنے کے لئے ستر سوالات کے اور یہ بھی تحریر فرمایا کہ جواب خواہ دونوں امیر صاحبان خود لکھیں ، کے اور یہ بھی تحریر فرمایا کہ جواب خواہ دونوں صاحبوں کے ہونے یا اپنے کسی ماتحت سے تکھوائیں ، گرد سخط ان دونوں صاحبوں کے ہونے لازم ہیں۔ قادیانی امت کے ذمہ دار اس رسالہ کے جواب میں جب سے

اب تک خاموش ہیں۔

مباحثہ مو گیر کا تذکرہ مولانا مرتضیٰ حسن کی عبارت میں ابھی اور اور گذر چکا ہے جس میں قاویانوں کو ذلت آمیز محکست ہوئی اور مرزائیوں کے امیروند سرور شاہ کو بھی ذلت کا اعتراف کے بغیر چارہ نہ رہا۔ ای نوعیت کا ایک مباحثہ فیروز پور میں ہوا' جس میں قاویانوں نے من مانی شرائط پر مناظرہ کیا' لیکن علائے ویوبند کے ہاتھوں ایس محکست اٹھائی کہ انہیں مدت تک نہ بھولی۔ اس مباحثہ کا مخضر سا تذکرہ "بیں برے مسلمان " میں بالفاظ ذمل کیا گیا ہے:

" فیروزبور میں مرزائیوں کے ساتھ ایک مناظرہ طے پایا' اور عام مسلمانوں نے جو فن مناظرہ سے ناواقف تھے مرزائیوں ك ساته بعض اليي شرائط بر مناظره طے كر ليا ،جو مسلمان منا عمرین کے لئے خاصی پریشان کن ہو سکتی تھیں' دار العلوم دیوبنہ کے اس وقت کے صدر مہتم حضرت مولانا صبیب الرحنُ رحمته الله عليه اور حضرت (مولانا محمه انورٌٌ) شاه صاحب تشمیری (کے مفورے سے مناظرے کے لئے) حضرت مولانا مرتفني حسن جاند بوري عصرت مولاناً سيد محد بدر عالم مير هي" حضرت مولانا مفتى مجر شفيخ صاحب اور حضرت مولانا مجر ادريس كاند ملوي تجويز موع - يه حفرات جب فيروزيور بنيح تو مرزائیوں کی شرائظ کا علم ہوا کہ انہوں نے کس دجل سے من مانی شرائد سے مسلمانوں کو جکڑ لیا ہے۔ اب وو بی صورتیں تھیں کہ یا تو ان شرائط پر متاظرہ کیا جائے یا پھر انکار كرديا جائے " پہلي صورت مفر تھي وو سري صورت مسلمانان فیروزیور کے لئے بکی کا باعث ہو سکتی تھی کہ ویکھو تسارے مناظر بھاگ گئے۔ انجام کار انبی شرائط پر مناظرہ منظور کر لیا

کیا' اور حضرت شاہ صاحب کو تار دے دیا گیا۔ اگلے روز مقرره وتت بر مناظره شروع مو کیا اور عین ای ونت دیکها که حطرت شاہ صاحب ہر انس نئیس حضرت علامہ شبیر احمد عثانی رحمته الله عليه ك ساته تشريف لا رب بين انهول في آت ی اعلان فرما دیا کہ جائے ان لوگوں سے کمہ دیجے کہ تم نے جتنی شرائط مسلمانوں سے منوالی بین اتنی شرائط اور من مانی لگوا او۔ حاری طرف سے کوئی شرط نسی مناظرہ کرد اور خدا کی قدرت کا تماشار میمو ؛ چنانچه ای بات کا اعلان کردیا گیا اور مفتى صاحب مولانا محد ادريس كاندحلوى اور مولانا سيد بدر عالم صاحب نے مناظمہ کیا' اس میں مرزائیوں کی جو ورگت بنی' اس کی گواہی آج بھی فیروز پور کے در و دیوار دے عطتے ہیں' مناظرے کے بعد شریس جلسہ عام ہوا، جس میں شاہ صاحب ا اور مجنح الاسلام مولانا شبیر احمد عنانی نے تقریب کیں۔ یہ تقريس فيروز بوركي ماريخ من يادكار خاص كي نوعيت ركمتي ہیں۔ بہت سے لوگ جو قادیانی وجل کا شکار ہو چکے تھ اس مناظرہ اور اور جلسے کے بعد اسلام میں واپس لوث آئے۔" (صغحه ۱۳۹۳ طبع سوم)

تحریر مباحث ہوئے اور بحد الله بر موقعه پر قادیانیوں کو میدان بارنا پڑا۔ ای سلملہ میں علائے دیوبند کی جانب سے متواتر ایک سال تک اشتمارات بھی نطتے رہے مر قادیاندں نے جواب دی سے توبہ کرلی۔ عدالت کے کثرے میں مرزا غلام احمد قادیانی ایک زمانه مین سیالکوت کیری مین محرر

ظامہ یہ کہ مرزائیوں کے ساتھ علائے دیوبند کے سیکلوں تقریری و

کے فرائض انجام دیتے تھے۔ نیز ای زمانہ میں منعبی کے امتحان کی بھی

تیاری کی تھی جس میں ناکای ہوئی' اس لئے مرزا غلام احمد اور اس کی ذریت کو "مقدمہ بازی" کا خوب شوق تھا' لیکن قسمت کا پھیر پھی ایسا تھا کہ انہیں ہیشہ ناکای ہی ہوئی۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے زمانہ میں جو مقدمہ بازی ہوئی اس کا تذکرہ قادیانی لڑیکر میں بھی موجود ہے' پھی مقدموں کی رو کداد محرم مرزا جانباز کی کتاب "مرزائیت عدالت کے کشرے میں" نیز مولانا ابو القاسم رفیق دلاوری کی کتاب "رکیس قادیاں" میں طاحظہ کی جا سکتی ہے ۔۔۔۔۔ یماں صرف دو مقدموں کی جانب اشارہ کیا جاتا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی طبعی جبلت کے مطابق حضرت مولانا کرم الدین صاحب سکنہ موضع عیں جملم (حضرت مولانا قاضی مظہر حیین چکوال کے والد ماجد) کے حق بی ناشائستہ الفاظ استعال کے تئے ، مولانا نوجوان سے انہوں نے مرزا قادیانی کو عدالت کے کشرے میں لا کھڑا کیا ، اور جملم میں ازالہ حیثیت عرفی کا دعوی کر دیا۔ قادیانی گروہ نے یہ مقدمہ جملم ہے گورداسپور خطل کرا لیا ، بہرحال یہ مقدمہ ایک طویل مدت تک مرزا قادیانی اور ان کی ذریت کے لئے تماشا عبرت بنا رہا۔ بلا شرعدالت نے مرزا قادیانی کو مجرم قرار دیتے ہوئے اس پر جرمانہ عاکم اللا شرعدالت بلا میں قادیانی کو مجرم قرار دیتے ہوئے اس پر جرمانہ عاکم کیا۔ جو عدالت بلا میں قادیانی ایک پر محاف کیا گیا ۔۔۔۔ اس مقدمہ کی ولچیپ روکداو اس زمانہ میں سراج الاخبار جملم اور ویگر اخبارات کی ولچیپ روکداو اس زمانہ میں سراج الاخبار جملم اور ویگر اخبارات کی شائع ہوتی رہی۔ بعد ازاں " تازیانہ عبرت " کے نام ہے دو بار کتابی میں بھی شائع ہوتی رہی۔ جو غالبا" مولانا قاضی مظر حیین صاحب ہو سکتی ہو۔

دوسرا "مقدمه بماولور" کے نام سے مشور ہے۔ اس مقدمه کی تقریب یہ ہوئی که ایک مسلمان لؤکی مساق غلام عائشہ بنت مولوی النی بخش کا شوہر مسمی عبدالرزاق ولد جان محد اسلام سے مرتد ہو کر مرزائی بن

میا تھا' زوجہ کی طرف سے ۲۴ جولائی ۱۹۲۱ء کو اجر پور شرقیہ کی عدالت میں وعویٰ کیا گیا کہ:

> "مرعيه اب تك نابالغ ربى ہے۔ اب عرصه دو سال سے بالغ ہوئی ہے' ماع علیہ ناع مرعیہ نے ندہب المنت و الجماعت ترک کرکے قادیانی ند ب اختیار کرلیا ہے اور اس وجہ سے وہ مرتد ہو گیا ہے' اس کے مرتد ہو جانے کے باعث مدعیہ اب اس کی منکوحہ نہیں رہی ' کیونکہ وہ شرعا" کافر ہو گیا ہے ' اور بموجب احكام شرع شريف بوجه ارتداد مدعا عليه عميه مستق انفراق زوجیت ہے اس لئے ڈگری تمنیخ تکاح بی مدعیه صاور کی جاوے' اور یہ قرار دیا جاوے کہ مدعیہ بوجہ مرزائی ہو جانے مرعا علیہ کے اس کی منکوحہ جائز نہیں رہی ' اور نکاح بوجہ ارتداد مدعا عليه قائم نهيل ربا-" (فيعلم مقدمه بهادلور ص٥ طبع ادل)

یہ مقدمہ ابتدائی عدالت سے دربار معلی تک پنچا اور وہاں سے بایں تھم ڈسٹرکٹ بچ کی عدالت میں واپس کر دیا گیا کہ "متند مشاہیر علمائے ہند کی شهادت لے کر بروئے احکام شرع شریف فیعلد کیا جاوے۔"

اکرچہ بیہ مقدمہ سات سال سے چل رہا تھا اور مدعا علیہ قادیانی بوے فخر ے اعلانیہ کمتا تھا کہ قادیان کا فزانہ اور مظلم جماعت اس کی پشت بر ہے ، مگر مسلمانوں نے اسے ایک فخص کا مقدمہ سمجما اور مرعیہ کی مالی ارداد کی طرف ہمی توجہ نہ کی الیکن ڈسٹرکٹ عدالت نے جو اس مقدمہ کی ساعت کے لئے ریاست کے سربراہ نے بطور کمیشن مقرر کی تھی' فریقین کو اپنے اپنے مسلک کے متند اور مشاہیر علاء کو بغرض شادت پیش کرنے کا تھم دیا تو مسلمانان بمادلپور کا احساس بیدار ہوا کہ کہیں مدعیہ کی تسمیری و ناداری اسے شمادت شرعی پیش کرنے سے قاصرنہ رکھے۔ چانچہ انجمن موید الاسلام بمادلور نے مرعیہ کی جانب سے اس مقدمہ کی پیروی شروع كردى - بالاخردو سال كى كائل تحقيق و تسقيح كے بعد 2 فرورى ١٩٣٥ء كو عالى جناب محمد اكبر وسئركث جج بمادليور نے اس مقدمه كا تاريخي فيصله مدعيه كے حق ميں صادر كرتے ہوئے قرار دياكہ:

"دعیه کی جانب سے یہ فاہت کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب کاذب مری نبوت ہیں اس لئے معاعلیہ (عبدالرزاق قادیانی) بھی مرزا صاحب کو نبی تنلیم کرنے سے مرتد قرار دیا جائے گا ---- فلذا ڈگری بدیں مضمون بحق مدعیہ جاری کی جاتی ہے کہ وہ ناریخ ارتداد معاعلیہ سے اس کی ذوجہ نہیں رہی ' مدعیہ خرچہ مقدمہ بھی ازاں معاعلیہ لینے کی حقدار ہوگ۔"

(فیصله مقدمه بهادلپور م ۱۴۹)

یہ ایک مسلمان ریاست کے مسلمان بچ کا تاریخی فیصلہ تھا جو اسلام اور مرزائیت کی پوری مختیق کے بعد صادر کیا گیا۔ اور پھر ایک ایسی عدالت کی جانب سے تھا جس کی حیثیت عدالت خاص کی تھی اس لئے یہ فیصلہ آئندہ کے لئے نشان راہ خابت ہوا' اور بحد للہ آئندہ اس قتم کے تمام فیصلے ای کے مطابق ہوئے۔ حضرات اکابر دیوبئر نے اس مقدمہ میں جو کارنامہ انجام دیا اس کا تعارف کرائے ہوئ مولانا ابو العباس محمد صادق نعمانی' جن کی وساطت سے یہ فیصلہ شائع ہوا' تحریر فرائے ہیں:

"دعیه کی طرف سے شمادت کے لئے فیخ الاسلام حصرت مولانا مید محمد الله علیه) حضرت مولانا سید محمد مرتمنی حسن چاند پوری" حضرت مولانا محمد نجم الدین صاحب بدوفیسر لوریشنشل کالج لاہور اور مولانا محمد شفیع صاحب مفتی دارالعلوم دیوبئد پیش ہوئے۔ حضرت شاہ صاحب رحمتہ الله علیه کی تشریف آوری نے تمام ہندوستان کی توجہ کے لئے جذب مقاطیمی کا کام کیا' اسلامی ہند میں اس مقدمہ کو غیرفانی جذب مقاطیمی کا کام کیا' اسلامی ہند میں اس مقدمہ کو غیرفانی

شرت حاصل ہو گئ عفرات علائے كرام نے اپنى ابنى شاوتوں میں علم و عرفان کے دریا بہا دیئے اور فرقہ منالہ مرزائیہ کا کفرو آرتداد روز روش کی طرح ظامر کردیا اور فریق مخالف کی

جرح کے نمایت مسکت جواب دیئے۔ خصوصا" حفرت شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی شادت مِين ايمان' كفر' نفاق' زندقه' ارتداو' ختم نبوت' اجماع' تواتر' متواترات کے اقسام' وحی' کشف' الهام کی تعریفات اور ایسے اصول و قواعد بیان کے جن کے مطالعہ سے ہرایک انسان علی وجه البعيرت بطلان مرزائيت كالتعين كامل حاصل كرسكتا ہے۔ پر فریق ٹانی کی شمادت شروع ہوئی۔ مقدمہ کی پیروی اور شادت پر جرح کرنے اور قاریانی دجل و تزویر کو آشکارا کرنے کے لئے شرو آفاق مناظر حضرت مولانا ابو الوفاء صاحب نعمانی شابجهان يوري تشريف لائے مولانا موصوف محار مدعيه كو موكر تقریبا" ویرده سال مقدمه کی پیروی فرماتے رہے 'فریق ان کی شادت پر باطل حکن جرح فرمائی جس نے مرزائیت کی بنیادوں کو کھو کھلا اور مرزائی وجل و فریب کے تمام پرووں کو پارہ پارہ كرك فرقد مرزائيه ضاله كا ارتداد آشكارا كرويات فريقين كي شادت کے ختم ہونے کے بعد مولانا موصوف نے مقدمہ پر بحث کی' اور فریق ٹانی کی تحریری بحث کا تحریری جواب الجواب نمایت مفصل اور جامع پیش کیا-" (مقدمه نیمله بهادلور)

تحفظ ختم نبوت کے سلملہ میں اکابر ویوبند کا ایک خصوصی اتمیازیہ ہے کہ انہوں نے قادیانی فتنہ کے آغاز ہے لے کر آج تک ان کا تعاقب جاری رکھا' مند احمد (٢/ص ٢٣٠) مين بروايت ابو جريره رضي ألله عنه آتخضرت صلى الله عليه وسلم

کا ارشاد مردی ہے:

" ماسالماهن منذ حاربناهن یعنی الحیات ہم نے ان مانوں سے جب سے جنگ شردع کی ہے تب سے مجھی ان کے مانٹہ صلح نہیں کی۔

قادیانی ٹولہ اسلام کے لئے مار آسٹین کی حیثیت رکھتا تھا' اس لئے ارشاد نبوی کے مطابق اکار دیوبئد جب سے مرزائی ٹولے کے خلاف نبرد آزما ہوئے' آج تک نہ صلح کی جانب ماکل ہوئے اور نہ ہتھیار اٹارے۔ بلکہ وہ پہلے دن سے لے کر آج تک بدستور محاذ پر ڈٹے ہوئے ہیں' اور جب تک یہ قرا قان ناموس رسالت ایخ کر کردار کو نہیں پہنچ جائے انشاء اللہ محاذ آرائی جاری رہے گی۔

خوش قسمتی سے اکابر دیوبرئد ہیں کوئی نہ کوئی الی فخصیت موجود رہی جو اپنے دور ہیں مرجع خلائق تھی' جس کے دل کی دھڑکئیں امت مسلمہ کے جذبہ جماد کو بیدار رکھتی تھیں' جے علاء د مشائخ ہیں قطبیت کبریٰ کا مقام حاصل تھا' جس کا سینہ عشق رسالت کے نور سے منور تھا' اور جس کے انھاس قدسیہ زندیقان قادیاں کے کفرو ارتداد کے لئے آتش سوزاں کا تھم رکھتے تھے۔

۔ مرد مرد روں کے بیٹ کورٹ کی ہے۔ محذشتہ سلور میں قطب عالم حضرت حاجی امداد اللہ قدس سرہ اور ان کے غیہ ارشد حضرت قطب الارشاد مولانا رشید احمہ محنگوی کی مساعی جبلہ کا تذکرہ گذر

ظیفہ ارشد حضرت قطب الارشاد مولانا رشید احمد منگوی کی مسامی جمیلہ کا تذکرہ گذر چکا ہے۔ حضرت منگوئی کے بعدیہ قیادت و سیادت پیخ العالم حضرت مولانا محمود حسن دیوبندی کے حصہ میں آئی جن کا وجود ہی انگریز اور انگریزی نبوت سے بغاوت کانام تھا'یو پی کے انگریز گور نر سرجیس اسٹن کے بقول:

"اُگرچہ اس مخض کو جلا کر خاک بھی کر دیا جائے تب بھی وہ اس کوچہ سے نمیں اڑے گی جس میں کوئی انگریز رہتا ہو۔" "اگر اس مخض کی بوٹی بوٹی بھی کر دی جائے تو ہر بوٹی سے انگریزدں کے خلاف عدادت میکے گ۔"

(بحواله "بين بزے مسلمان" منحه ۱۲۲ طبع سوم)

اور "ریشی خطوط" سازش کیس کے مرتین کے الفاظ میں (حطرت فيخ الند كو) "حطرت مولانا" بمي كما جا ما بهدر ريثي خطوط کے مکتوب البیہ ' مدرسہ اسلامیہ دیوبند کے صدر مدرس' یارسائی اور نقدس کے لئے مشہور ان کے مرید 'جن میں سر کروه مسلمان بھی ہیں' ہندوستان بھر میں ہیں ----

ہندوستان میں "اتحاد اسلای کی سازش" میں مولانا کی سیہ ر ہنمایانہ قائدانہ مخصیت بوی سرکردہ ہے۔" (تحریک ہخ المندّ : امحریزی سرکار کی زبان مین ص ۱۳۳ شائع کرده مکتبه رشیدبیه

لینڈ ۳۲ اے شاہ عالم مارکیٹ لاہور)

حعرت میخ الند قدس سرہ اگرچہ انگریز کی ذریت (قادیانی ٹولہ) ہے نہیں

بلکہ براہ راست قادیانی نبوت کے خالق (اگریز بمادر) سے کرا رہے تھے۔ لیکن انہوں نے ذریت برطامیہ کو بھی نظرانداز نہیں کیا۔ "القول النعیج فی مکائد المسیح"

نای فتوئی کا تذکرہ اوپر کرچکا موں 'جس میں کذاب قادیان کی عبار تیں درج کرکے اس کے کفرو ارتداد کا فتوی علاء دیوبند کی جانب سے مرتب کیا گیا ہے ، حضرت مختخ الند اس پر تحریه فراتے ہیں: (كل جوايات معجع بين)

«مرزا ____ عليه ما يستحقه ____ کے عقائد و اقوال کا

کفریہ ہوتا ایبا بدیمی مضمون ہے کہ جس کا اٹکار کوئی منصف

فنیم نئیں کر سکتا۔ جن کی تفصیل جواب میں موجود ہے۔" (مر) (بنده محود عفی عنه ویوبندی (صدر المدرسین دارالعلوم

حضرت مج الهند ك بعد آپ ك تلانده في جو آسان علم و فضل اور

تقدس و تقویٰ کے مرو ماہ تھے واویانی نبوت کا تعاقب کیا مولانا محد انور شاہ کشمیری " مولانا شبیر احمہ عثانیؓ ، مولانا مفتی کفایت اللہ وہلویؓ ، مولانا مرتضیٰ حسن جاند یوریؓ

اور دیگر اکابر نے اس تحریک کاعلم بلند کیا۔

اس دور کے امام و مقتداء حضرت العلامه مولانا محمد انور شاہ تشمیری نور الله مرقدہ تھ 'فتنہ قادیانیت کی شدت نے حضرت کشمیری کو مائی بے آب کی طرح بے چين اور مضطرب كرديا تفا عضرت العلامه مولانا سيد محر بوسف نبوري نفتحه العنبر في ہری الثیخ الانور" میں معرت تشمیری کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں:

> "جب بير تاريك فتنه كهيلاتو معيبت عظلي سے غم اور اضطراب کی ایک الی کیفیت طاری ہوئی کہ کسی کروٹ چین نہ آ یا تھا' رات کی نیند حرام ہو گئ مجھے قلق تھا کہ قادیانی نبوت سے دین میں ایبا رخنہ واقع ہو جائے گا جس کو بند کرنا دشوار ہو گا' ای قلق و اضطراب اور بے چینی میں چھ مینے گذر کئے ' تا آئکہ اللہ تعالی نے میرے ول میں القاء کیا کہ عظریب اس فتنہ کا شور و شغب انشاء الله جاتا رہے گا' اور اس کی قوت و شوکت نوٹ جائے گی' چنانچہ ایک طویل مدت کے بعد میرا اضطراب رفع موا اور سكون قلب نصيب موا-"

(ص ۲۰۳ طبع جدید)

حضرت تشمیری نے اس اضطراب و بے چینی کا اظهار اپنے بعض قصا کد میں بھی کیا ہے' ایک طویل عربی قصیدہ میں جو "اکفار الملحدین" میں طبع ہوا ہے' آپ نے قادیانی فتنہ کی شدت و مرائی کی طرف امت اسلامیہ کو متوجہ فرمایا ہے۔ اس قسیده کا زور بیان کتل و اضطراب آج بھی امت اسلامیہ کا خون کرما دیے کی ملاحیت رکھتا ہے:

> "الا يا عباد الله قو مواوقو مواخطوبا" المت مالهن اے اللہ کے بندو! اٹھو اور ان فتوں کے کس بل نکال وو ، جو

> ہر جگہ چما رہے ہیں اور جن کے برواشت کرنے کی تب و ناب

ئىيں رہی۔

و قد کادینقض الهدی و مناره و زرز ح خیر ما لذاک تمان

ان فتوں کی شدت سے ہدایت کے نشانات منا چاہتے ہیں 'خیرو صلاح سمٹ رہی ہے اور پھراس کے تدارک کی کوئی صورت نہیں بن بڑے گی۔

يسبرسول من اولى العزم فيكم تكاد السماء و الارض تنفطر ان

ایک اولو العزم رسول (سیدنا عیلی علیه السلام) کو تهمارے سامنے گالیاں وی جا رہی ہیں قریب ہے کہ قبراللی سے زمین و آسان پھٹ بڑیں۔

وحارب قوم ربھم و نبیہ فقو موالنصر اللّه اذھودان ایک تا نجار قوم (مرزائیوں) نے اپنے رب اور اس کے نی صلی الله علیہ وسلم سے اڑائی چیٹر رکمی ہے ' پس اللہ کی مدد کے محروسے اٹھو 'کہ وہ بہت ہی قریب ہے۔

و قد عیل صبری فی انتهاک حدوده فهل ثم داع او مجیباذاتی

صدود الله كو تو رقع و كي كر مبركا دامن مير، باتد سے چھوٹ چكا ہے ، پس كيا اس بحرى دنيا بيس كوئى صدود اللى كے تحفظ كے لئے يكارنے والا يا ميرى دعوت ير لبيك كينے والا ہے ؟

وادعز خطب حبت مستنصراً بكم فهل ثم غوث يالقوم يداني

اور جب معیبت حد برداشت سے کل منی تب میں نے مدد کیلئے تممارے دروازے پردستک دی کی اے قوم! کیا کوئی

فریادرس ہے جو آمے بوس کر میرے دکھ ورو میں شرک ہو

لعمرى لقدنبهت من كاناثما واسمعت من كانت له ادنان بخدا! میں ان لوگوں کو جو خواب غفلت میں مست تھے۔ بیدار كر چكا موں اور ہر ايے فض كو عن قدرت نے سنے كى

ملاحیت عطا فرمائی ہے ' سنا چکا ہوں۔

وناديت قوما في فريضته ربهم فهل من نصير لي من اهل زمان

اور میں قوم مسلم کو ان کے رب کے جانب سے عاکد شدہ فریشہ کے سلسلہ میں بکار چکا ہوں کی کیا اہل خانہ میں کوئی

مخص میری مدد کو اٹھے گا۔؟

دعراكل امروا سقميموالعادهي وقدعا فرض العين عندعيان

سب کچھ چھوڑ کر اس فتنہ عظمی کے مقابلہ میں کمربستہ ہو جاؤ' اس لیے کہ اس فتنہ کا مثلدہ ہو جانے کے بعد اس کا استیمال

ہر مخص پر فرض عین ہو کیا ہے۔

الا فاستقيموا واستهيموا لدينكم فموت عليه أكبر الحيوان

ہاں اٹھو! اور این دین کی حفاظت کے لیے دیوانہ وار جان کی بازی لگا دو۔ بخد ا! دین کی خاطر جان دے دیا بی سب سے اعلیٰ و اشرف زندگی ہے۔ ·

وعند دعاء المرب قوموا وشهروا حنانا عليكم فيه اثر خنان

اور جب تحفظ دین کیلئے رب تعالی کی طرف سے بکارا جا رہا ہے

تو دیر کیوں کرتے ہو اٹھو اور کمر ہمت چست باندھ لو' اس رائے میں تم رحموں پر رحمتیں نازل ہوں گی۔

حضرت تشمیری کے قلب صافی بر اس فتنہ کی شدت کا جو اثر تھا وہ ان اشعار سے نمایاں ہے۔ ایبا معلوم ہو تا ہے کہ وہ اس فتنہ کے استیمال کے لیے مامور من الله تھے۔ اور ان کی تمام صلاحتیں اس پر کی ہوئی تھیں کہ وہ قادیانیت کے قصرالحاد کو پھونک ڈالیں۔ معرت اہام العصر نے قادیانی الحادیر تابوتو و حلے کئے اور ان کے کفروارد تداد کو عالم آشکار کرنے کیلئے قلم اٹھایا مضرت عیلی علیہ السلام ' قادیانی قذاقوں کے سب سے بوے حریف تھے۔ مرزا اور مرزائی امت نے حطرت عیلی علیہ السلام کے بارے میں جس وریدہ وہنی کا مظاہرہ کیا ہے اس سے ایک باغیرت و حیت مسلمان کا خون کھول جاتا ہے اور جو مخص اس کے بعد بھی قادیاندوں کے بارے میں کمی زی یا مصالحت کا رویہ رکھتا ہے اس کے بارے میں یمی کما جا سكا بے كه وه يا تو دين و ايمان سے محروم بے يا پھراس كى غيرت و حميت كو مصلحت كى ديمك چائمى ب- امام العصر فرات بن:

> فشانى شان الانبياء مكفر ومن شكقل هذا الاول شان انبیاء علیم السلام کی شان میں گتافی کرنے والا قطعا" کافر ہے اور جو مخض اس کے کفریس شک کرے تو صاف کمدو کہ بیہ بھی پہلے کا دو سرا ہے۔

حضرت المم العصر في قاديانيت كے تعاقب ميں جو كارناني انجام وي اس کی تفصیل کے لیے مقالہ کافی سیس مخضرب کہ:

الف: حضرت نے خود بھی ان تمام مسائل پر قلم اٹھایا جو اسلام اور قادیانیت کے ورمیان زیر بحث تھے۔ مثلاً حیات عیلی علیہ السلام پر تین کتابیں تاليف فرمائين

"التصريح بما تواتر في نزول المسيح-"

. عقيدة الاسلام في حياث عيني عليه السلام"

"تحيته الاسلام في حياة عيسى عليه السلام"

یہ متیوں کتامیں اپنے رنگ میں بے نظیر ہیں۔ ن

ختم نبوت کے موضوع پر فارس میں رسالہ "خاتم النبین" تالیف فرمایا۔ (جس کا اردو ترجمہ عالمی مجلس ملتان نے شائع کیا ہے) جو آیت ختم نبوت کی تغییر میں دقیق معارف کا ذخیرہ ہے۔ ان تمام رسائل میں قادیانی دجل و فریب سے نقاب کشائی فرمائی اور قادیانیوں کے کفرو ارتد کو فایت کرنے کے لیے "اکفار الملحدین" تالیف فرمائی۔

ب: حضرت شاہ صاحب کے تلانہ میں مولانا سید بدر عالم میر کھی"، مولانا میر شخیج صاحب دیو بدی، مراتی حسن چاند پوری"، مولانا می جالی میں مولانا می شخیج صاحب دیو بدی، مولانا می ادریس کاند حلوی"، مولانا می جالتی اور مولانا می یوسف بنوری مولانا می مولانا شاہ اور دیگر بست می الی نا منہ شخصیتیں موجود تھیں، جن کو حضرت شاہ صاحب نے رد قادیا نیت پر مامور فرمایا۔ حضرت شاہ صاحب اپنے تلانہ ہو عقیدہ و ختم نبوت کے تحفظ اور رد قادیا نیت کے لیے کام کرنے کا عمد لیتے تھے۔ اور ارشاد فرماتے تھے کہ جو محض قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن شفاعت سے دابستہ ہونا چاہتا ہے دہ قادیانی در ندول سے ناموس رسالت کو دامن شفاعت نے دابستہ ہونا چاہتا ہے دہ قادیانی در ندول سے ناموس رسالت کو دامن شفاعت نے دابستہ ہونا چاہتا ہے دہ قادیانی در ندول سے ناموس رسالت کو دامن شفاعت نے دابستہ ہونا چاہتا ہے دہ قادیانی در ندول سے ناموس رسالت کو دامن شفاعت نے دابستہ ہونا چاہتا ہے دہ قادیانی در ندول سے ناموس رسالت کو دائی زندگی کا مشن بنا لیا۔

ج: قادیانی امت کا فدہی و دین سطح پر محاسبہ تو علائے امت شردع ہے کرتے آ رہے تھے۔ لیکن جدید طبقہ میں قادیانیوں سے روا داری کا مرض سرایت کے ہوئے تھا۔ وہ سجھتے تھے کہ قادیانیوں کے خلاف جو پچھ فدہی اسٹیج سے کما جا رہا ہے وہ صوف طلوں کی افراد طبع کا تیجہ ہے۔ حضرت امام العصر نے قادیا نبیت کے خلاف جدید طبقہ تک اپنی آواز پنچانے کے لیے مولانا ظفر علی خان ایڈیٹر "زمیندار" اور شاعر مشرق علامہ محمد اقبال مرحوم کو آمادہ کیا۔ مولانا سعید احمد اکبر آبادی کھتے

יט

۔ "باخر حضرات جانتے ہیں کہ بنجاب کے خصوصا" اور ہندوستان کے عموا" اگریزی الجر حضرات جانتے ہیں کہ بنجاب کے خصوصا" اور ہندوستان کے عموا" اگریزی تعلیم یافتہ حضرات میں قادیائی فتنہ کی شرا گیزی اور اسلام کشی کا جو احساس پایا جا آ ہے اس میں بدا دخل و اکثر اقبال مرحوم" کے اس لکچر کا ہے جو ختم نبوت پر ہے اور ساتھ ہی اس مقالے کا ہے ہو اگریزی میں قادیائی تحریک کے خلاف شائع ہوا تھا۔ لیکن یہ شاید بہت کم لوگوں کو معلوم ہے کہ دونوں تحریوں کا اصل باعث حضر تا الاستاذ مولانا سید محمو انور شاہ ہی تھے۔" (ہیں برے سلمان می سے)

علامہ اقبال مرحوم نے اپنے خطبات و مقالات اور محقطوے مجالس میں قادیانیت کا فلنی اور فلنیاتی رنگ میں تجزیہ کیا، جس سے جدید طبقہ کو یہ سیجھنے میں مدد ملی کہ قادیانیت کا اس منظر کیا ہے۔ اور امت مسلمہ کے حق میں اس کے سائج کسی قدر مملک ہوں گے؟ ڈاکٹر صاحب کے ان مقالات کا اردو ترجمہ حرف اقبال، اقبال اور وگر کتب و رسائل میں شائع ہو جکا ہے۔

مولانا ظفر علی خان مرحوم علی گڑھ کے گر بجویٹ تھے۔ گر اکابر دیو بند سے تعلق و وابنگل نے انہیں واقعی "مولانا" بنا ویا تھا۔ موصوف نے ۱۹۱۰ء سے " زمیندار" کی اوارت سنبھالی اور نازک ترین دور میں قادیا نیبت کے خلاف نبرد آزما ہوئے اور جب تک جسم میں توانائی رہی وہ اس محاذ پر لڑتے رہے۔ آغا شورش کاشمیری مرحوم نے "تحریک فتم نبوت" کے صفحہ ۱۱ سے صفحہ ۲۵ تک مولانا ظفر علی کی اس داستان وفاکی تغییلات قلم بندکی ہیں۔ ۱۹۳۳ء کے ایک مقدمہ کے سلسلہ علی ذکر کیا ہے کہ:

"عدالت نے وہ نوٹس پڑھ کرسنایا 'جو اس مقدمہ کی بنیاد تھاکہ " "تمہارے اور احمدی جماعت کے درمیان اختلاف ہے تم نے اس کے عقائد اور اس کے ذہبی پیشوا پر حملے کئے ہیں۔ جس سے نقص امن کا اندیشہ ہو گیا ہے۔ وجہ بیان کرو کہ تم سے کیوں نہ نیک چلنی کی منانت طلب کی جائے۔" مولانا نے عدالت کو جواب دیتے ہوئے کما:

"دین آپ کو لیتین دلا آ ہوں کہ مسلمانوں کے ہاتھوں مرزائیوں کو کئی تتم کا گزند نہ بنچے گا۔ لیکن جمال تک مرزا فلام احمہ کا تعلق ہے ہم اس کو ایک بار نہیں ہزار بار دجال کہیں گے 'اس نے حفور' کی فتم المرسلینی ہیں اپنی نبوت کا ناپاک پوند جو ژکر ناموس رسالت پر کھلم کھلا حملہ کیا ہے۔ اپنے اس عقیدے ہم میں ایک منٹ کے کرو ژویس جھے کے لیے بھی دسکش ہونے کو تیار نہیں' اور مجھے یہ کنے میں کوئی باک نہیں کہ مرزا فلام احمد دجال تھا' دجال تھا۔ دجال تھا' میں اس سلسلہ میں قانون محمدی کا پابند ہوں۔'' قانون اگریزی کا پابند نہیں' میں قانون محمدی کا پابند ہوں۔''

د: حضرت امام العصر مولانا محمد انور شاه تشمیری نے تحریک ختم نبوت کو باقاعده متلم کرنے کے لیے خطیب الامت حضرت مولانا سید عطاء الله شاه بخاری کو امیر شریعت مقرر کیا اور انجمن خدام الدین کے ایک عظیم الشان اجلاس منعقده مارچ ۱۹۳۰ء میں ان کے باتھ میں باتھ دے کر ہندوستان کے ممتاز ترین پانچ سو علاء کی بیعت ان کے باتھ میں کرائی ' ظاہر بین نظریں یہ دکھے رہی تھیں دار العلوم ویو بھکا صدر المدرسین جحبۃ الاسلام علامہ محمد انور شاہ تشمیری "امیر شریعت" کے باتھ پر بعت کر رہا تھا ' نیکن خود "امیر شریعت "کے باتھ پر بیعت کر رہا تھا ' نیکن خود "امیر شریعت "کا آثر یہ تھاکہ:

"آپ یہ نہ سمجمیں کہ حضرت (مولانا سید محمد انور شاہ) نے میرے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ بلکہ حضرت نے مجمعے اپنی غلامی میرے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ بلکہ حضرت نے مجمعے اپنی غلامی میں قبول فرمایا ہے۔ " یہ کرہ کر شاہ بی ؓ زار و قطار ردنے لگے اور ان کا سارا جسم کانپنے لگا۔ "

(حیات امیر شریعت مولغه محرّم مرزا جانباز ص ۱۵۵)

برحال بیہ بحث تو اپنی جگہ ہے کہ حضرت امام العصر کشیری حضرت امیر شریعت کے استیصال کا امیر شریعت کے ہاتھ پر بیعت کر رہے تھے؟ ان سے فتنہ قادیانیت کے استیصال کا عمد لے رہے تھے؟ گر اس میں کیا شک ہے؟ کہ حضرت امیر شریعت اور ان کی جماعت نے قادیانیت کے محاذ پر جو کام کیا وہ حضرت امام العصر کی باطنی توجہ اور دعا بائے کا سحری شرقا۔

حضرت ایام العصر کے وصال کے بعد امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری المحضر کے حضرت کیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی کی فدمت میں حاضر ہوئے حضرت تھانوی کے نمایت شفقت سے حالات سے اور تشریف آوری کی غرض دریافت فرائی شاہ بی نے بے تکلفی سے عرض کیا کہ حضرت العلامہ مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری ہمارے روحانی پیٹوا تھے۔ انہوں نے ہمیں رد قادیانیت کے کام پر لگا دیا پہنانچہ مجلس احرار اسلام کا شعبہ تبلیخ اس کے لیے دقف ہے۔ حضرت کشمیری کے بنانچہ مجلس احرار اسلام کا شعبہ تبلیخ اس کے لیے دقف ہے۔ حضرت کشمیری کے سانحہ ارشحال کے بعد آپ سے دعائیں لینے کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ حضرت کیم الامت نے دریافت کیا کہ آپ کی جماعت کار کن بننے کے لیے کیا کوئی شرط بھی الامت نے دریافت کیا کہ آپ کی جماعت کار کن بن سکتا ہے ، حضرت نے ارشاد قربایا کہ یہ تو معلوم نہیں کہ زندگی کے کتنے دن باتی ہیں ' تاہم مجھے پہنیس سال کے لیے اپنی جماعت کار کن بنا لیجے اور اگر اس سے زیادہ جیتا رہا تو پھر رکنیت تجول قربائی۔ (روایت مولانا محم علی جائد ہمری ' اور گئیس سال کے لیے رکنیت تجول قربائی۔ (روایت مولانا محم علی جائد ہمری ' اور گئیس سال کے لیے اپنی جماعت کار کن بنا لیجے اور اگر اس سے زیادہ جیتا رہا تو پھر رکنیت تجول قربائی۔ (روایت مولانا محم علی جائد ہمری ' اور گئیس سال کے لیے رکنیت تجول قربائی۔ (روایت مولانا محم علی جائد ہمری ' اور گئیس سال کے لیے رکنیت تجول قربائی۔ (روایت مولانا محم علی جائد ہمری ' اور گئیس سال کے لیے رکنیت تجول قربائی۔ (روایت مولانا محم علی جائد ہمری ' اور گئیس سال کے لیے رکنیت تجول قربائی۔ (روایت مولانا محم علی جائد ہمری ' اور گئیس سال کے لیے رکنیت تجول قربائی۔ (روایت مولانا محم علی جائد ہمری ' اور گئیس سال کے لیے رکنیت تجول قربائی۔ (روایت مولانا محم علی جائد ہمری ' اور گئیس سال کے لیے رکنیت تجول قربائی۔ (روایت مولانا محم علی جائد ہمری ' اور گئیس سال کے لیے رکنیت تجول قربائی کی سال کے لیے رکنیت تجول قربائی کے دور اس کیس سال کے لیے رکنیت تجول قربائی کی سال کے لیے رکنیت تجول قربائی کی دور اس کیس سال کے دور اس کی سال کے دور کیس سال کے لیے دور کئیس سال کے دور اس کر سال کے دور کیس سال کے دور کئیس سال کے دور کیس سال کے دور کئیس سال کے دور کئیس

بظاہریہ ایک معمولی نوعیت کا واقعہ ہے 'لیکن اس سے مسلم ختم نبوت کے ساتھ علائے دیو بند کے غیر معمولی شغف کا اندازہ ہوتا ہے۔ حضرت الم العصر مولانا سید انور شاہ کشیری ' مجلس احرار اسلام کا رخ فتنہ قادیانیت کی طرف موڑنے کے لیے سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو امیر شریعت ' کے منصب پر کھڑا کرتے ہیں۔ اور فود بنفس نفیس ان کے ہاتھ پر بیعت کر کے ان پر کامل اعتاد کا اظہار فراتے ہیں ' ادھر حضرت محیم الامت تھانوی'' مجلس احرار اسلام کے شعبہ تبلیغ کی رکنیت قبول ادھر حضرت محیم الامت تھانوی'' مجلس احرار اسلام کے شعبہ تبلیغ کی رکنیت قبول

فرما کر گویا امیر شریعت کی اس جهادیس قیادت کو قبول فرماتے ہیں۔

حضرت تمانوی جب تک حیات رہے ان کی توجہ اور دعاء اور ہر فتم کی اعانت مجابدین ختم نبوت کے شامل حال رہی' ان کے وصال کے بعد قطب العالم حضرت مولانا عبدالقاور رائع بوري اس قافله کے سالار بن محے ' "احرار اسلام" کے اکابر حضرت رائے بوری کے حلقہ ارادت میں نسلک اور حضرت کی عنایات و توجهات سے مستفید تھے 'جن لوگوں کو حضرت رائے پوری کی محبت میں بیضنے کا اتفاق ہوا انسی علم ہے کہ حضرت قادیانی فتنہ کے بارے میں کس قدر مرا احساس ر کھتے تھے ' ایبا معلوم ہو یا تھا کہ حضرت مولانا محد انور شاہ کشمیری کی نبست حضرت رائے پوری کی طرف خفل ہو گئی ہے۔ حضرت " عابدین ختم نبوت کی سربر سی فرماتے' ان کی مالی خدمت کرتے' انسی مفید مشورے ویتے۔ ان سے کارگزاری کی با قاعدہ رپورٹ سنتے 'اور ان حضرات کی بید قدروانی اور حوصلہ افزائی فرماتے۔ حطرت رائے یوری کے علم سے مولانا ابوالحن علی ندوی مدخلہ نے اپی شره آفال كتاب "القادياني والقاديانينه" عربي من تالف فرمائي اور پر معرت ك حرر تهم سے اس كا ارود الديشن " قاديانيت " كے نام سے مرتب فرمايا۔ وونول کتابوں کا ایک ایک حرف حضرت نے سنا مولانا محمد ابراہیم میرسیالکوٹی کی کتاب " شهادة القرآن" كو بهي حرفا" حرفا" من كر اس كي اشاعت كا (عالمي مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان کو) تھم فرمایا۔ اس سلسلہ میں حضرت رائے پوری کے عجیب و غریب واقعات ایسے میں جن کو یمال ذکر کرنا انشائے راز کے زمرہ میں آئے گا۔

٩- تنظيم ملت اور علمائے ديوبند

علائے امت قادیانی فتنہ کا مقابلہ انفرادی طور پر اپنے اپنے رنگ میں شردع ہی ہے کر رہے تھے۔ گر علائے دیو بند نے محسوس کیا کہ "تحفظ ختم نبوت" کے لیے مسلمانوں کو منظم کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے لیے ایک الی مضبوط جماعت ہونی چاہیے جو ناموس رسالت کی فاطر کسی قربانی سے درایخ نہ کرے' اور دہ فتنہ قادیانیت کے استیصال کو اپنا مشن بنا لے۔ اس کے لیے حضرت مولانا محمد انور

شاہ کشمیری کی نظر انتخاب "مجلس احرار اسلام" پر پڑی اور فتنہ قادیا نیت کا منظم مقابلہ کرنے کے لیے "احرار اسلام" کے قائد حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو "امیر شریعت" مقرر فرمایا۔

"احرار اسلام" کے سرفردش فرگی اقتدار سے نبرد آزما ہے۔ ادھر قادیانی نبوت فرگی اقتدار کی سیاس شطرنج کا نہ ہی مرہ تھی۔ اس لیے "احرار اسلام" کو جس قدر نفرت اگریز ادر اگریزی اقتدار سے تھی ادر اس سے کی سوگنا ذیادہ قادیانی کی سیاس نبوت سے تھی' جس نے اسلام کی تحریف د محمدیب ادر برطانیہ کی خوشا لم سیاسی نبوت سے تھی' جس نے اسلام گی تحریف د محمدیب ادر برطانیہ میں جو پھے چالجوس کو اپنا شعار بنا رکھا تھا "احرار اسلام" نے قادیانی نبوت کے مقابلہ میں جو پھے کیا اس کا تذکرہ' آریخ احرار' حیات امیر شریعت' ادر تحریک ختم نبوت میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔ مختمرا "چند امور کی جانب یماں اشارہ کر دیتا مناسب ہوگا۔

تحريك تشمير

ا ۱۹۳۱ء بی کھیر کی ڈوگرہ کومت کے خلاف مسلمانان کھیر کے علم حمت بند کیا ، قادیانی خلیفہ مرزا محبود نے موقعہ کو غنیمت سمجھ کر "آل انڈیا کھیر کیٹی "کی کا خلیل کی 'جس کا صدر خود مرزا محبود قادیانی تھا ادر سیرٹری شپ بھی قادیانیوں کے ہاتھ بیل تھی 'ہدوستان کے بڑے نام آور لوگ اس کمیٹی کے رکن تھے۔ اس کمیٹی کا مقصد مسلمانان کھیر کی واو رسی فلاہر کیا گیا' لیکن اندرونی مقاصد پچھ اور تھے۔ ان بیل سب سے بڑا مقصد سے فلاہر کرنا تھا کہ ہندوستان کے چوٹی کے لیڈر مرزا محبود کی قاوت میں سب سے بڑا مقصد سے فلاہر کرنا تھا کہ ہندوستان کے چوٹی کے لیڈر مرزا محبود کی قاوت میں متحد ہیں۔ اور وہ انہیں اپنا قائد اور پیٹوا تشلیم کرتے ہیں۔ یہ کویا ان ذبہی فتوں کا جواب تھا جو علائے امت کی جانب سے قادیانیوں کے خلاف صاور ہو دبی کو خلاف صاور ہو دبرائم کو طشت از بام کیا' نتیجہ "آل انڈیا کھیر کمیٹی" اپنی موت آپ مرگئی اور علامہ محبر اقبال مرحوم نے اپنے بیانات میں قادیانی ذہنیت کو جو اس کمیٹی کے قیام میں کار فرما تھی' عالم آھکارا کرویا۔

قادیاں میں داخلہ

قادیاتی ظیفہ (میرزا محود) قادیاں کی آبائی دیاست میں کوس"

اسن السلک البوم" بجا رہا تھا، قادیاں میں مرزائی جماعت کے علاوہ نہ کی کی جان محفوظ تھی، نہ عزت د آبرو کا لحاظ تھا، دن دہاڑے قتل ہو جاتے اور کوئی باز پرس نہ مطوموں کا بایکاٹ کر دیا جا یا دکانداروں سے عمد لیا جا آکہ وہ ظیفہ صاحب کے ظاف خشا کی کے پاس خورد و نوش کی کوئی چیز فروخت نہیں کریں گے۔ "احرار اسلام" نے قادیاں کے حسن بن صباحی طلسم کو تو ژ نے کے لیے ۱۹۳۳ء میں قادیاں میں اپنا دفتر قائم کر دیا، اور مظلومان قادیاں کی داد رسی کے لیے ایک ڈینس کمیٹی بنا دی گئی۔ "احرار اسلام" کی اس جرات نے ظیفہ قادیاں کو چراغ پاکر دیا، اور ظلم و ستم میں اضافہ ہونے لگا، لیکن تا کے ؟ بالا خردہ وقت آبا کہ ظیفہ قادیان کے "خیفہ امرار" کی شمادت دینے کے لیے پردہ نشیان قادیاں عدالت میں پنج کمیں۔ قادیاں میں کیا کچھ ہو تا تھا؟ اور "احرار اسلام" کے جانفروشوں نے قادیان میں کیا کچھ ہو تا تھا؟ اور "احرار اسلام" کے جانفروشوں نے قادیان میں کیا بھی ہو تا تھا؟ اور "احرار اسلام" کے جانفروشوں نے قادیان میں کیا بھی ہو تا تھا؟ اور "احرار اسلام" کے جانفروشوں نے تادیان ہے جو درد ناک میں ہی ہے اور عبرت آموز بھی۔۔۔۔۔۔۔ گر افسوس ہے کہ یہ فرصت اس کے لیے میں دند نہیں ہیں۔۔۔۔۔۔۔ گر افسوس ہے کہ یہ فرصت اس کے لیے میں دند نہیں

احرار تبليغ كانفرنس

قادیان کی علینی توڑنے کے لیے "احرار اسلام" نے ۲۱' ۲۲' ۲۳ اکتوبر ۱۹۳۴ء کی تاریخوں میں "قادیاں تبلیخ کانفرنس" منعقد کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ اس فیصلے کا اعلان ہونا تھا کہ قادیاں میں صف ماتم بچھ گئی۔ آقایان فرنگ کے ور دولت پر دستک دی گئی کہ "احرار" ہمارے مقدس شمریہ چھائی کر رہے ہیں 'فلیفہ محمود نے ہروقت صورت حال کا جائزہ لینے کے لیے ایک محکمہ قائم کر دیا' ادھر میرزا محمود نے ایک طول طویل خطبوں میں اپنی مظلومیت و بے لی اور خوف و ہراس کا صور پونکنا شردع کیا' حکومت برطانیہ کب برداشت کر سکتی تھی کہ اس کے چینے فاندان اور ان کی سیاس نبوت کو کوئی آجے آئے' نتیجہ" قادیاں کے صوو میں دفعہ ۱۳۳ نافذ

کر دی گئی۔

مجورا" احرار کو " تبلیخ کانفرنس" قادیاں کے حدود کے متصل موضع رجادہ میں منعقد کرنا پڑی کانفرنس کی صدارت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے فرمائی۔ اور ہندوستان کے اطراف و اکناف سے مسلمانان ہند " تبلیخ کانفرنس" میں شرکت کے لیے پہنچ گئے۔ شاہ جی نے اس موقعہ پر صدارتی تقریر فرمائی جو عشاء کے بعد سے شروع ہو کر اذان فجر تک جاری رہی۔ اس میں قادیانیت کا اپنی مخصوص انداز میں ایبا تجزیہ کیا کہ قادیاں میں کھلیل مچ گئی۔ مرزائی گور نمنٹ کے دروازے پر فریاد لے کر پنچ اور گور نمنٹ نے شاہ جی پر ساما الف کے تحت مقدمہ کی ساعت دیوان سکھا آنڈ سیش مجسٹریٹ گورداسپور نے کی۔ مقدمہ بنا دیا۔ مقدمہ کی ساعت دیوان سکھا آنڈ سیش مجسٹریٹ گورداسپور نے کی۔ شاہ جی نے شاہ جی نے شاہ جی نے شاہ جی کی درخواست کی بینا نچہ میرزا محمود کی شمادت تین دن مجمود کو بھی عدالت میں طلب کرنے کی درخواست کی بینا نچہ میرزا محمود کی شمادت تین دن کے جاری رہی۔ بالا خر عدالت نے شاہ جی کو چھ ماہ قید بامشقت کی سزا دی اس فیصلہ کے خلاف مسٹر ج ' ڈی کھوسلہ سیشن جج گورداسپور میں انبیل کی گئی۔ مسٹر فیصلہ کے خلاف مسٹر ج ' ڈی کھوسلہ سیشن جج گورداسپور میں انبیل کی گئی۔ مسٹر فیصلہ نے طرم کے جرم کو محض اصطلاحی قرار دیتے ہوئے تابرخاست عدالت سزا دی ' اور ایک تاریخ ساذ فیصلہ کھا۔

مسثر كھوسلە كافيصلە

مرزائیوں نے "احرار" کی گوشالی کے لیے شاہ جی پر مقدمہ بنوایا تھا۔ لیکن خدا کی قدرت انہیں لینے کے دینے پڑ گئے۔ شاہ جی کی تبلیخ کانفرنس کی تقریر سے مرزائیت کی ہواکیا اکھڑی تھی جو اس مقدے سے اکھڑی مسٹر کھوسلہ کا یہ تاریخی فیصلہ جو تاویا نیت کے لیے پیغام موت کی حیثیت رکھتا ہے طبع ہو چکا ہے۔ اس کے چند اقتباسات ملاحظہ فرمائیں:

"مرافعہ گذار کے ظاف جو الزام عائد کیا گیا ہے۔ اس پر غور و خوض کرنے سے قبل چند ایسے حقائق و واقعات بیان کر دینا ضروری معلوم ہو تا ہے جن کا تعلق امور زیر بحث سے ہے' آج سے تقریبا" پچاس سال قبل قادیاں کے ایک باشدے مسی غلام احمد نے دنیا کے سامنے یہ دعوی پیش کیا کہ بیل می موجود ہوں۔ اس کے اعلان کے ساتھ ہی اس نے "لاث پاوری" کی حیثیت بھی اختیار کرلی اور ایک نئے فرقے کی بنا والی 'جس کے ارکان اگرچہ مسلمان ہونے کے مدی ہے۔ لیکن ان کے بعض عقائد واصول عام عقائد اسلامی سے بالکل متبائن سے۔ اس فرقہ بیس شامل ہونے والے لوگ قادیانی یا مرزائی یا احمدی کملاتے ہیں اور ان کا ماب الاخیاز یہ ہے کہ یہ لوگ فرقہ مرزائی کے بانی (میرزا غلام احمد) کی نبوت پر ایمان رکھتے مرزائی کے این (میرزا غلام احمد) کی نبوت پر ایمان رکھتے

"مسلمانوں کی اکثریت نے مرزائیوں کو بلند باتک دعا دی خصوصا" اس کے دینی تفوق کے دعود س پر بہت ناک منہ چڑھایا اور مرزانے ان پر کفر کا الزّام لگایا اسکے جواب میں ان لوگوں نے بھی سخت لجہ افتیار کیا۔ گر قادیانی حصار میں رہنے والے اس سے کچھ بھی متاثر نہ ہوئے۔"

"قادیانی مقابلاً" محفوظ ہے۔ اس حالت نے ان میں متردانہ فرور پیدا کر دیا۔ انہوں نے اپنے دلائل دو سرے سے منوانے اور اپنی جماعت کو ترقی دینے کے لیے ایسے حربوں کا استعال شروع کر دیا جنیس ٹاپندیدہ کما جائے گا۔ جن لوگوں نے قادیانوں کی جماعت میں شامل ہونے سے انکار کیا انہیں بائیکائ قادیاں سے اخراج اور بعض اوقات اس سے بھی کموہ ترمصائب کی وحمکیاں دے کر دہشت انگیزی کی فضا پیدا کی بلکہ بنا اوقات انہوں نے ان دھکیوں کو عملی جامہ پہنا کر اپنی جماعت کے استحام کی کوشش کی قادیاں میں رضا کاروں اپنی جماعت کے استحام کی کوشش کی قادیاں میں رضا کاروں

کا ایک دستہ مرتب ہوا اور اس کی ترتیب کا مقصد عالبا سے تھا کہ تاویاں میں "لمن الملک الیوم" کا نعرہ بلند کرنے کے لیے طاقت پیرا کی جائے۔"

"انہوں نے عدالتی انقیارات بھی اپنے ہاتھ میں لے
نے دیوانی اور فوجداری مقدمات کی ساعت کی دیوانی
مقدمات میں وگریاں صادر کیں اور ان کی تقیل کرائی گئی کی
اشخاص کو قادیاں سے نکالا گیا۔ یہ قصہ بھیں نہیں ختم ہو تا کیکہ
قادیا نیول کے خلاف کھلے طور پر الزام لگایا گیا کہ انہوں نے
مکانوں کو عاد کیا طاف کھلے طور پر الزام لگایا گیا کہ انہوں نے

"کم از کم دو افخاص کو قادیاں سے اخراج کی سزا دی
می اس لیے کہ ان کے عقائد مرزا کے عقائد سے متفاوت
سے۔ یہ افخاص حبیب الر ممن گواہ صفائی نمبر ۲۸ اور مسی
اساعیل ہیں۔" "کی اور گواہوں نے قادیانیوں کے تشدو و ظلم
کی عجیب و خریب داستانیں بیان کی ہیں۔" بمگت سکھ گواہ
صفائی نے بیان کیا کہ قادیانیوں نے اس پر حملہ کیا۔ ایک فخص
مسی خریب شاہ کو قادیانیوں نے زور و کوب کیا۔ لیک فخص
اس نے عدالت میں استغاث کرنا چاہا تو کوئی اس کی شمادت
دینے کے لیے سامنے نہ آیا۔"

سب سے تھین معاملہ عبدالکریم اؤیٹر "مباہلہ" کا ہے۔ جس کی داستان واستان ورو ہے۔ یہ فضص مرزا کے مقلدین میں شامل ہوا اور قادیان میں جاکر مقیم ہوگیا دہاں اس کے دل میں فکوک پیدا ہوئے اور وہ مرزائیت سے تائب ہو گیا۔ اس کے بعد اس پر ظلم و ستم ہوا۔ اس نے قادیانی معقدات پر تبعرہ کرنے کے لیے "مباہلہ" نای اخبار جاری کیا۔

مرزا بیر الدین نے ایک تقریر میں "مبالم" والوں کی موت کی میں گئی کہ اس تقریر میں ان لوگوں کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ جو میں کہ اس تقریر میں ان لوگوں کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ جو فر مبت کے لیے ار لکاب قتل پر بھی تیار ہو جاتے ہیں۔ اس تقریر کے بعد جلد می عبد الکریم پر قاطانہ حملہ کیا گیا۔ مگر وہ چکا میں۔ لیکن اس کا سائقی قتل کر دیا گیا۔"

(مولانا عبدالكريم كو مرزا محود كے كيركثر پر اعتراض تھا وہ مرزا محود الله عبدالكريم كو مرزا محود الله عبدالكريم كو مرزا محود الله الله علا بين تو آيك "مبائله" كر ليجئه اخبار "مبائله" بين انهوں نے مرزا محود كو بار بار مبائله كا چينج ديا۔ اس كے جواب بين مرزائي جاعت كى جانب سے انسين وہ سزا دى مى جن كا تذكرہ فاضل جج نے كيا ہے۔)

"محمد البن ایک مرزائی تھا اور جماعت مرزائیہ کا مبلغ تھا۔ اس کو تبلغ کے لیے بخارا بھیجا گیا۔ لین کی وجہ سے بعد بیں اسے اس خدمت سے علیمدہ کر دیا گیا۔ اس کی موت کلماڑی کی ایک ضرب سے ہوئی جو چود هری وقع محمد گواہ صفائی نبرا ۲ نے لگائی۔ محمد البن پر مرزا کا عماب نازل ہو چکا تھا۔ محمد البن تشدد کا شکار ہوا اور کلماڑی کی ضرب سے قتل کیا گیا۔ پولیس میں وقوعہ کی اطلاع پنجی لین کوئی کارروائی عمل میں نہ آئی۔ چوہری وقعہ کی اطلاع پنجی لین کوئی کارروائی عمل میں نہ آئی۔ چوہری وقعہ کی اطلاع پنجی لین کوئی کارروائی عمل میں نہ آئی۔ چوہری وقعہ کی اطلاع پنجی لین کو قتل کیا محر پولیس اس تجب الکیز ہے کہ اس نے محمد المین کو قتل کیا محر پولیس اس معالمہ میں پکھے نہ کر سکی ، جس کی وجہ سے بیان کی گئی کہ مرزائیوں کی طاقت اس صد تک بڑھ چکی تھی کہ مواہ سامنے آ

"ہمارے سامنے عبد الکریم کے مکان کا واقعہ بھی ہے کہ عبد الکریم کو قادیاں سے خارج کرنے کے بعد اس کا مکان نذر آتش کر دیا گیا اور قادیاں کی سال ٹاؤن کمیٹی سے تھم مامل کر کے نیم قانونی طریقے پر اسے کرانے کی کوشش کی میں۔"

"بید افسوسناک ، اقعات اس بات کی مند بولتی شماوت بین که قادیان بین قانون کا احرام بالکل انهر کیا تھا۔ آئش زنی اور قتل کے دافعات ہوئے تھے۔ مرزائے کرو ژوں مسلمانوں کو 'جو اس کے ہم عقیدہ نہ تھے شدید و شنام طرازی کا نشانہ بنایا' اس کی تسانیف ایک لاٹ پادری کے اظلاق کا انوکھا مظاہرہ ہیں' جو صرف نبوت کا مدمی نہ تھا' بلکہ خدا کا برگزیدہ انسان اور مسے ٹانی ہونے کا مرمی بھی تھا۔"

انسان اور می ان ہونے کا دی بھی تھا۔ "

دمعلوم ہو آ ہے کہ دکام غیر معمولی حد تک مفلوج ہو چھے تھے۔ دینی و دنیاوی معاملت میں مرزا کے تھم کے خلاف کبھی آواز بلند نہیں ہوئی' مقامی افسروں کے پاس کئی مرتبہ شکایت پیش ہوئی لیکن وہ اس کے انسداو سے قاصر رہے۔ مسل پر پچھ اور شکایات بھی ہیں لیکن یماں ان کے مضمون کا حوالہ دینا غیر ضروری ہے۔ اس مقدمہ کے سلسلہ میں صرف یہ بیان کر دینا کائی ہے کہ قادیاں میں جور و ستم رانی کا دور دورہ ہونے کے متعلق نمایت واضح الزابات عائد کئے گئے ہیں۔ لیکن معلوم ہو آ ہے کہ (حکومت کی طرف سے اس صورت حال کے انسداد کے لیے) کوئی توجہ نہ ہوئی۔ ان کارروائیوں کے سدباب کے لیے اور مسلمانوں میں زندگی کی روح پیدا کرنے سے تبیغ کانفرنس منعقد کی گئے۔"

اس کے بعد فاضل جج نے تفصیل سے مقدمہ پر بحث کی ہے۔ ان اقتباسات سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ قادیان کے فیر مرزائی افراد کس قتم کی حالت ے دوجار تے اور "احرار اسلام" نے کتنی سنگلاخ زین بی ابنا کام شروع کیا تھا۔ مبابلہ کا چیلنج

مرزا غلام احمد قادیانی کے زمانہ سے مرزائی امت کی بیہ عادت چلی آتی ہے کہ بلند بانک وعووں کے زریعہ لوگوں پر رعب جمایا جائے اور جب امتحان کا وقت آئے تو کوئی نہ کوئی حلد کر کے بلائے ناگمانی کو ٹالنے کی کوشش کی جائے۔ ۳۵ء میں "احرار" کی پورش سے تک آکر میرزا محود نے "احرار" کو مباہر کی دعوت دی " ائی طرف سے شرائط مقرر کر کے اعلان کر دیا کہ "احرار" ہارے ساتھ مبالمہ ک شرائط طے کرلیں "احرار" تو میرزا محمود کے رخ زیبا کے عاشق تھے۔ انہوں نے فی الفور اعلان كردياكه جارى طرف سے كوئى شرط نہيں جم فلال تاريخ كو قاديان عاضر ہو جائیں گے۔ یہ خراخبار "عبابہ" میں چھی تو مرزا محود کے باتھ کے طوطے اڑ مع - فورا" وادیلاکیاکه "احرار" شرائط مبالمه طے کے بغیر قادیان پر چرهائی کرنا چاہتے ہیں ان کو روکا جائے۔۔۔۔ احرار کا موقف یہ تھا کہ مبالم کی وعوت آپ نے وی ہے۔ شرائط آپ نے پیش کی ہیں ہاری طرف سے کوئی شرط نہیں عائد کی گئ۔ بس ذرا آنے کی اجازت ہو جائے۔ مر میرزا محمود صاحب تو مرف اعلان کی صد تک مبالم کا رعب والنا جائے تھے۔ انسی کیا خرتھی کہ "احرار" سیج مج قادیان میں آوسمکیں گے۔ چنانچہ پھر حکومت عالیہ کے دربار میں درخواست کی گئی کہ " احرار" قادیان میں فلال تاریخ کو آلے کا اعلان کر کیے ہیں۔ اشیں حکما" روکا جائے و حکومت نے ۱۳۳ نافذ کر دی اور مرزا صاحب کی جان میں جان آئی۔

مبائله كانتيجه

یماں اس امر کا ذکر دلچیں سے خالی نہ ہو گاکہ ایک طرف تو حکومت کو " احرار" کے قادیاں آنے سے ردکنے پر مجبور کیا جا رہا تھا اور دو سری طرف شخ عبدالر عمن معری کو (جو اس زمانہ میں مرزا محمود کے بہت برے معتد ہے) احرار کو شرائط کے جال میں الجھانے کے لیے لاہور روانہ کر دیا گیا۔ ہدایت سے تھی کہ جب تک حکومت کا تھم "احرار" کو روکنے کے لیے جاری نہیں ہو جاتا اس وقت تک شرائط کا عقدہ حل نہ ہونے دیا جائے چنانچہ جوں بی حکومت نے "احرار" کے داخلہ قادیان پر پابندی عائد کی وراس سیخ عبدالرحمان معری کو بار اور خط کے ذرایعہ اطلاع دی می که اب "احرار" سے شرائط طے کرنے کی ضرورت نہیں۔ فورا" والی ملے آؤ'اس خط اور بار کی مصدقہ لقل جارے پاس موجود ہے۔

لیکن اس مبالمه کا اثریه بوا که بمی شخ عبدالر عمن معری جن کو نومبر۳۵ء میں اورار سے شرائط مے کرنے کے لیے بھیا گیا۔ ہس خود عی مباہم ک میدان میں مرزا محمود کو چلنے کرنے لگا او رجب مرزا صاحب اپنی مفائی پیش کرنے ے کنی کترا کئے تو اس نے عدالت کا دروازہ کھٹھٹایا عدالت میں شیخ معری نے جو

طیفہ بیان مرزا محود کے بارے میں دیا وہ یہ تھا:

"موجودہ ظیفہ (مرزا محمود) سخت بدچلن ہے ' بیہ نقدس کے ردے میں عورتوں کا شکار کھیا ہے اس کام کے لیے اس نے بعض مردول اور بعض عورتول کو بطور ایجنٹ رکھا ہوا ہے۔ ان کے ذریعہ یہ معموم لڑکوں او لڑکوں کو قابو کر تا ہے۔ اس نے ایک سوسائی بنائی ہوئی ہے جس میں مرد اور عور تیں شال ہیں ادر اس سوسائٹی میں زنا ہو آہے۔"

(فتح حق ص اهم شائع كرده: احمريه انجن اشاعت اسلام لاجور) من معرى كابير بيان ذہي تاريخ من انوكى مثال ہے كه ايك مريد اين واجب الاطاعت ظیفہ کے بارے میں طفیہ طور پر اپنی رائے کا اظمار عدالت عیل اتے عمین الفاظ میں کرے---- اگر شخ مصری کے اس بیان کو احرار سے مباہلہ كانتيجه كما جائة توكيايه ب جامو كا؟

احرار کی تنفیری مهم

"احرار" کے نزدیک قادیانی ناموس رسالت کے قراق اور اگریز کے وفادار پالتو تھے' قادیانی نبوت' سراسر مکاری و عیاری اور دجل و تلیس کا دام

69 فریب تھا۔ قادیانیوں کی حکومت کے لیے جاسوی اور خوشام اسلام اور مسلمانوں ہے غداری کے حرادف متی۔ اس لیے احرار کے نمی موشہ دل میں مزرائیت اور مرزائیوں کی مزت و احرام کے لیے کوئی جگہ نہیں تھی۔ وہ قادیانیت کو کسی سجیدہ بحث و تجویه کا مستق نہیں سجھتے تھے۔ ان کے خیال میں مرزائیت ' اسلام اور پینمبر اسلام (ملی الله علیه وسلم) سے ایک زال کی حیثیت رکھتی تھی اور مرزائی جماعت ایک مخروں کا ٹولہ تھا۔ اس لیے احرار نے علی بحوں سے بث کر مسلمانوں کو قادیا نیوں سے نفرت ولانے پر توجہ کی اور اسے اپنے ندہمی فرائض میں شامل کر لیا۔ احرار کی تنفیری مم کے کئی پہلو تھے۔ ان میں سب سے اہم پہلوب تفاکہ مرزا فلام احد اور ان کے حواریوں کے اخلاق کردار کو ان کی کابوں سے پیش کیا جانا اور مسلمانوں کو توجہ ولائی جاتی کہ جن لوگوں کی میہ حالت ہو کیا وہ نمی مسلم موعود یا نہیں پیٹوا ہو کتے ہیں احزار جکہ جلہ جلے کرتے اور مرزائی لڑیج سے وہ مواد پیش کرتے جس سے مرزائیت ایک اضحوکہ بن کر رہ جائے ' مرزائیوں کو شکایت موتی که "احرار" ان کے "میح موعود" کو گالیاں نکالتے ہیں۔ ان کے ظیغہ صاحب كى بے اولى كرتے بيں ليكن يد شكايت بے جا تھى۔ احرار كا جرم أكر تعاتويد تعاكدوه مرزائی لڑی کے آئیے میں مرزائیت کا بھیاتک چرہ لوگوں کے سامنے چی کردیت تے۔ شام سرة المدى ميں صاجزاده مرزا بثير قاديانى نے بهت سے دافعات درج كے كہ مرزا فلام احمد نامحرم عورتوں سے ربط ركھتے تھے۔ نامحرم جوان لڑكيال شب تنائی میں ان کی "خدمت" کیا کرتی تھیں ان کے کرہ خاص میں ان کے سامنے غیر عورتیں بلا کلف برہنہ هسل فرمایا کرتی تھیں اور اس فتم کے بے شار واقعات احرار بیان کرتے تو لوگ س کر کانوں بر ہاتھ رکھ لیتے اور مرزائیوں کی طرف سے واويلاكيا جاتاكه احرار بمين كاليان ويت بين يمان بطور مثال ايك "مرزاكي فتوى" درج کیا جاتا ہے جس سے انسانی ذہنیت کا انداز ہو سکے گا۔ مرزا صاحب کے خاص اخبار "الحكم قاديان" شاره ١٣ جلداا مورخه ١٤ ابريل ١٩٠٤ء بين "استفسار اوران کے جواب" کے زیر عنوان کمی محمد حین نامی مرزائی کے چد سوالات کا جواب

شائع ہوا۔ ان کا چھٹا سوال میہ تھا: "سوال ششم حضرت اقدس (مرزا غلام احمہ) غیر عورت الدس (مرزا غلام احمہ) غیر عورت سے ہاتھ پاؤں کیوں دیواتے ہیں؟" اس کے جواب میں مرزائیوں کے مفتی صاحبان نے علم و فقاہت کے پر نوچتے ہوئے جو دل چپ جواب دیا وہ یہ تھا:

"جواب: وہ نی معصوم ہیں ان سے مس کرنا اور اختلاط منع سیں۔ بلکہ موجب رحمت و برکات ہے اور یہ لوگ احکام جاب سے مشتنیٰ ہیں۔ دیکھو سوالات دوم آ پنجم کے جوابات۔ (۲) امت اپنے نمی کی روحانی اولاد ہوتی ہے اس لیے وہاں زنا اور شمت زنا کا احمال نہیں۔"

ساتواں سوال مرزا صاحب کے صاجزادوں سے متعلق تھا کہ وہ ہمی نامحرم عورتوں سے اختلاط رکھتے ہیں۔ ایما کیوں ہے؟ اس کا جواب اس سے ہمی زیادہ دلچیپ ہے:

"سوال ہفتم: حرت کے صاحبزادے غیر عورتوں میں بلا تکلف اندر کیوں جاتے ہیں۔ کیا ان سے پردہ درست نہیں۔؟"
جواب: آپ نے اس سوال کے وقت جلدی سے کام لیا اور غور نہیں کیا کہ پردہ کرنے کی پابند عور تیں ہیں۔ یا عورتوں کے پردہ کرانے کے بھی پابند مرد ہی ہیں؟ غرض مردوں کو حکم ہے۔ یغضوا من ابصارهم ۱۸/۳ لینی مرد اپی آئھیں نیچ رکھیں۔ اگر آپ یہ اعتباض کرتے کہ صاجبزادے غیر عورتوں کی طرف دیکھتے ہیں اور غض بھر نہیں کرتے اور اس کا کوئی جوت بھی آپ پیش کرتے تو اس کے جواب کی ضرورت بھی ہوتی۔ اللہ تعالی تو فرما تا ہے لست علیهم بمصیطر یعنی تو ہوتی۔ اللہ تعالی تو فرما تا ہے لست علیهم بمصیطر یعنی تو اس پر دارد فیہ نہیں کہ ان سے عمل در آمد کرا دے اور منوا دے یورتوں اس کے جوب کا مارو نے نہیں تو کیا صاحبزادے عورتوں دے یہ بیردہ کرانے کے ذمہ دار ہیں؟ مشتنیات کے ذکر میں اور

قانون کے وجوہ اور خشا بیان کرتے ہوئے میں نے لکھ دیا ہے کہ ضرورت مجاب مرف اختال زنا کے لیے ہے، جمال ان کے وقوع کا اختال کم ہو ان کو اللہ تعالی نے مشتنیٰ کر دیا ہے۔ اس واسطے انبیاء اور اتنیاء لوگ مشتنیٰ بلکہ بطریق اولے مشتنیٰ بیس۔ پس حضرت کے صاجزادے اللہ تعالیٰ کے فضل سے متی بیں۔ ان سے اگر مجاب نہ کریں تو اعتراض کی بات نہیں۔" بیں۔ ان سے اگر مجاب نہ کریں تو اعتراض کی بات نہیں۔" (الحم ۱۵ اربیل ۱۲۰۵ء صفہ ۱۳)

اس سوال اور جواب کو بار بار پڑھے' قادیانی مفتی ہے تسلیم کرتا ہے کہ حضرت صاحب نامحرم عورتوں سے ہاتھ پاؤں دبوانے کی خدمت لیا کرتے تھے اور ان کے صاحبزادگان گرای قدر بھی "بلا تکلف" نامحرم عورتوں کے مجمع میں تشریف لے جانے کے خوگر تھے۔ مگر مرزائی مفتی کی منطق ہے ہے کہ وہ چونکہ نی اور نی زادے ہیں اس لیے پروہ کا عظم الئی ان پر لاگو نہیں ہوتا۔ عظم احکام ہے تو استیوں کے لیے ہیں۔ قادیان کا خانوادہ نبوت تو اتنا مقدس ہے کہ غیر محرم عورتی اس سے جس قدر مس و اختلاط زیادہ کریں گی اتنی ہی رحیس اور برکتیں ان پر نازل ہوں گی جس قدر مس و اختلاط زیادہ کریں گی اتنی ہی رحیس اور برکتیں ان پر نازل ہوں گی لاحول ولا قوۃ الا باللّه۔

اب خور فرمائے کیا ہے فتو کی اور سے منطق سنجیدہ بحث و نظر کی مستق ہے؟

یہ صرف ایک مثال عرض کی گئی ہے۔ ورنہ قاویانی لٹریچر اس ہم کے بڑلیات و

ہنوات کے لففن سے بھرا ہوا ہے۔ جس کی خصوصیت سے ہے کہ وہ جب تک مرزائی
طلقوں تک محدود رہے تب تک وہ "اسرار و معارف" کے نام سے یاد کیا جا آ ہے
اور جب اسے پابک اسٹیج پر پیش کیا جائے تو لکا یک وہ گالی بن جا آ ہے چنانچہ احرار
جب اپنی تقریر میں ان قاویانی "اسرار و معارف" کو پیش کرتے تو مرزائی چلا اٹھے
کہ ہمیں گندی گالیاں دی جا رہی ہیں۔ کاش! ان بھلے لوگوں سے کوئی کہتا کہ اگر
تہمارے لٹریچر کا مواو پیش کر دینا ہی "گندی گالی" ہے تو اس میں مجرم "احرار" ہیں
یا تہمارے حضرت صاحب؟ عاصل ہے کہ احرار نے مرزائیوں کے خلاف اس قدر

نفرت پھیلائی کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے یہ البیلے قصے کل کل پہنچ گئے۔ اور مرزائی کا لفظ خود مرزائیوں کے نزدیک بھی وا تعند "گال بن کررہ گیا۔۔۔۔ قادیانیوں سے یہ عموی نفرت نہ سنجیدہ مقالات سے پیدا ہو سکتی نقی۔ نہ عالمانہ بحوں سے ننہ دارالاقا کے فودل سے۔۔۔۔۔

احرار کے تغیری کارنامہ کا ایک پہلویہ تھا کہ وہ مرزائیوں کی اگریز پر تن اور اسلام دھنی کو اس انداز سے بیان کرتے کہ اگریز اور قاویاتی بیک وقت دونوں تملا اضحے 'مرزائیوں کی آریخ کا سب سے بدترین باب یہ ہے کہ اس نے ایک طرف تمام عالم اسلام کو کافر گردانا 'اور دو سری طرف ہر ایسے موقعہ پر جمال اسلام اور اگریز کے مفاد کے درمیان کراؤ ہوا وہال اسلام کے بجائے کافر افرنگ سے وفاداری کا مظاہرہ کیا۔۔۔۔۔ ترکی ظافت کو آخت و آراج کیا جا رہا تھا۔ پوراعالم اسلام خون کے آنو رو رہا تھا۔ لیکن مرزائی ٹولہ بڑی ڈھنائی سے اگریز کی مرح و ستائش اور مسلمانوں کی خرمت میں مشغول تھا۔ جسٹس منیر نے اپنی مرزائیت نوازی کے بادجود یہ تنایم کیا ہے کہ:

"فیراحدیوں کو تحریک احمدیہ کے بانی اور اس کے لیڈروں کے طاف جو بدی بدی شکایات تھیں ان میں ایک یہ بھی تھی کہ وہ اگریزوں کے "دلیل خوشامدی" ہیں۔

"جب انهوں نے (مرزا غلام احمد) عقیدہ جماد کی تاویل میں "
مریان اگریزی گورنمنٹ" اور اس کی تدہی روا داری کی
تریف نمایت خوشا دانہ لیج میں کرنی شروع کی تو اس تاویل پر
چد ور چد شبمات پیدا ہونے گئے پھر جب مرزا صاحب نے
ممالک اسلامی کی عدم روا واری اور اگریزوں کی فراخ ولانہ
نہ ہی پالیسی کا موازنہ و مقابلہ تو بین آمیز انداز میں کیا تو
مسلمانوں کا غیض و غضب اور بھی زیاوہ مشتعل ہو گیا۔ احمدی
جانخ سے کہ ان کے عقائد ود مرے مسلم ممالک میں اشاعت

ار تداو پر محمول کے جائیں کے اور ان کا یہ خیال اس وقت اور بھی پختہ ہو گیا جب افغانستان میں عبدالطیف (احمدی) کو سکتار کیا گیا۔ جب پہلی جنگ عظیم میں (جس میں ترکوں کو فکست ہو گئ تھی) بغداو پر ۱۹۱۸ء میں اگریزوں کا قبضہ ہو گیا اور قادیاں میں اس دفع" پر جشن مسرت منایا گیا تو مسلمانوں میں برجی پیدا ہوئی اور احمدی اگریزوں کے پھو سمجھ جانے میں برجی پیدا ہوئی اور احمدی اگریزوں کے پھو سمجھ جانے گئے۔" (رپورٹ تحقیقاتی عدالت ۲۰۸)

احرار جنگ آزادی کے مجاہد تنے وہ اپنے دین و ندہب اور قوم و وطن کی آزادی کے لیے اگریزی حکومت کی آبنی دیوار سے کرا رہے تھے۔ اس لیے مرزائیت سے نفرت کرنا اور نفرت ولانا احرار کے دگ و ریشہ میں سرایت کئے ہوئے تھا۔ احرار کا کوئی جلسہ اور ان کی کوئی تقریر اس سے خالی نہیں رہ سمی تھی۔ احرار نے اگریز کی خوشامد پر اس شدت سے نفرت و بیزاری کا اظہار کیا کہ خود قادیا نیوں کو اپنی روش سے نفرت ہونے گی۔ کی زمانہ میں وہ برے تخرسے اگریز پرسی کو اپنا فائدانی پیشہ فاہر کیا کرتا تھا۔ لیکن احرار کی بیغار کے بعد انہیں اگریز پرست کا لفظ گائی نظر آنے لگا۔ مرزائیوں کے بس میں ہوتا تو مرزا غلام احمد کی وہ پرست کا لفظ گائی نظر آنے لگا۔ مرزائیوں کے بس میں ہوتا تو مرزا غلام احمد کی وہ پرست کا لفظ گائی نظر آنے لگا۔ مرزائیوں کے بس میں ہوتا تو مرزا غلام احمد کی وہ پرست کا لفظ گائی نظر آنے لگا۔ مرزائیوں کے بس میں ہوتا تو مرزا غلام احمد کی وہ پرطانیہ کو شفدا کا نور "قرار دیا گیا ہے۔

ا قلیت قرار دینے کامطالبہ

قادیانی اپنے عقائد و نظریات کے لحاظ سے کی دفت بھی مسلمانوں کی صف میں شار نہیں کئے گئے۔ لیکن اگریزی سیاست انہیں مسلمانوں میں شامل رکھنے پر بعند تنے۔ مسلمانوں کی جانب سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ سب سے پہلے علامہ اقبال مرحوم نے اٹھایا۔ اس کے بعد احرار نے اس کو مستقل مشن بنا لیا۔ مرزا غلام احمہ اور مرزائی جماعت کی کفریات کو پیش کر کے انہیں مشن بنا لیا۔ مرزا غلام احمہ اور مرزائی جماعت کی کفریات کو پیش کر کے انہیں

مسلمانوں سے جداگانہ اقلیت قرار دینے کا مطالبہ تقریبا" ہر بڑے جلے میں کیا جا آ۔
اگرچہ تقتیم سے پہلے اور قیام پاکستان کے بعد بھی (۱۹۷۳ء تک) ارباب اقتدار نے
احرار کے اس مطالبہ کو درخور اعتزاء نہ سمجھا۔ لیکن اس مطالبہ کو بار بار دہرانے کا
سے فائدہ ضرور ہوا کہ مسلمانوں کے ذہن میں سے مطالبہ راسخ ہوتا چلاگیا اور عملی طور
برعام مسلمانوں نے قادیانیوں کو بھی اپنی صف میں جگہ نہیں دی۔

مرزائیوں کے خلاف احرار کی مہم کا ایک پہلو سے تھا کہ الیکن میں کی مرزائی کو کامیاب نہ ہونے دیا جائے۔ مرزائی مسلمانوں کی سیٹ پر مسلمانوں کے فار دی حیثیت سے کورے ہوتے اور ارباب اقتدار کے ساتھ اپنے غیر معمولی اثر و رسوخ اور زر و دولت کے بل ہوتے پر کامیاب ہونے کی کوشش کرتے۔ لیکن احرار کو جمال پنہ چل جاتا کہ فلال سیٹ پر مرزائی امیدوار مسلمانوں کے دوث سے احرار کو جمال پنہ چل جاتا کہ فلال سیٹ پر مرزائی امیدوار مسلمانوں کے دوث سے آگے جانے کی تیاری کر رہا ہے۔ یہ فورا" وہاں پہنچ جاتے اور پوری قوت سے مرزائیوں کی مزاحمت کرتے۔ اکثر و بیشتر مرزائیوں کو ناکای کا منہ دیکھنا پڑتا۔ واقعہ سے کہ اس محذون کو مشرجشس میزائیوں کو ناکای کا منہ دیکھنا پر تا۔ واقعہ سے کہ اس محذون کو مشرجشس منیر کے ایک اقتباس پر ختم کرتا ہوں۔ موصوف لکھتے ہیں:

"احرار کی بری بری سرگرمیوں میں ایک بیہ تھی کہ وہ کی نہ کی شکی میں احمدیوں کی خالفت کرتے رہتے تھے۔ بیہ کمنا بالکل صحح ہے کہ احرار کی پیدائش ہی احمدیوں کی نفرت سے ہوئی ہے۔ ابھی مجلس احرار کی تاسیس پر دو ہی سال گزرے تھے کہ انہوں نے ایک قرار داو منظور کی جس کا خشا بیر تھا کہ کوئی قادیانی کسی مجلس عالمہ کا ممبر ختیب نہ کیا جائے۔ قادیاں تھیم سے پہلے تقریبا" خالص احمدی قصبہ تھا۔ ۱۹۳۳ء میں احرار نے قادیاں میں ایک کانفرنس کے انعقاد کا فیملہ کیا۔ لیکن جب اس جلے کو ممنوع قرار دیا گیا تو انہوں نے اس سال الا اکور کو قادیاں سے صرف ایک میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں

رجادہ کے دیانند ایگوویدک ہائی سکول کی مراؤنڈ میں کانفرنس منعقد کرلی جس میں حاضرین کی قعداد ہزار دں تک تھی۔ اس کانفرنس میں احرار کے مقبول عام خطیب سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے احمدیوں کے خلاف بانچ مکھنے کی ایک نفرت آمیز تقریر کی جس میں انہوں نے الی باتیں کمیں جن سے مرف ب متصود تماکہ سننے والوں کے ولول میں احمدیوں کے خلاف نفرت كى آگ بحرث المص انبول نے ابن تقرير على امن و امان کے دعا دی کے ساتھ نمایت پست قتم کی وشتام طرازی اور منزگ (۱) سے کام لیا۔ اس تقریر کی بناء پر بخاری کے ظاف مقدمہ چلایا گیا جس کی ساعت کے دوران اتنی سننی بیدا ہوئی اور احمیوں کے ظاف جذبات اٹے برانگیخته ہوئے کہ خود تقریر سے بھی نہ ہوئے ہول گے۔(۲) اس مقدمے میں عاری کو سزا دی گی۔ وہ دن اور یہ رات۔ ہر قابل ذکر احراری مقرر' احمیوں' ان کے راہ نماؤں اور ان کے عقیدوں کے ظاف ہر فتم کی باتیں کتا رہا ہے۔ (تحقیقاتی ريورث منحہ اا)

((۱) جنس صاحب کو غلا فنی ہوئی ہے' قادیانی کتابوں کے حوالوں کو دہ "پیت قسم کی و شنام طرازی اور مسخری" سے تعبیر فرما رہے ہیں جو ہخس ناموس رسالت کے ساتھ مسخرہ بن کا مظاہرہ کرے دہ مسلمانوں کے زدیک تو ای کا مستحق ہے۔)

(٢) كويا شاعر كى زبان من:

نه تم مدے ہمیں دیتے؛ نه ہم فریاد ہوں کرتے نه کملتے راز سریست نه بوں رسوائیاں ہوتیں۔ آخر میں اس میں غریب بخاری کا یا احرار کا کیا قصور تھا؟

جسس منیر صاحب نے اور بھی بیسیوں جگہ قادیا نیت کی خالفت پر "احرار

اسلام "کو " فراج خین" پیش کیا ہے اور احرار رہماؤں بی سے ایک ایک کا نام لے کے کر بھی ریمار کس دیتے ہیں۔ قاضی احسان احمد شجاع آبادی کے بارے بیں لکھتے ہیں۔

"پہلا ہخص جس نے خواجہ ناخم الدین وزیراعظم کی توجہ قاویانی تحریک کی علینی کی طرف مبذول کرائی وہ قاضی احمان احمد شجاع آبادی تھا۔ قادیانیت کی مخالفت اس مخص کی زندگی کا واحد متعمد معلوم ہو آ ہے اور وہ جمال کمیں جا آ اپنے ساتھ ایک بڑا چوبی صندوق لے جا آ ہے جس میں احمدیوں کا اور احمدیوں کے خلاف لڑ پکر بھرا ہو آ۔ زیادہ اہم سیاسی واقعات کا ذکر تو درکنار؟ پاکتان یا کسی اور هخص کو کوئی آفت پیش آ جائے۔ کوئی افسوسناک واقعہ رونما ہو جائے۔ قائد ملت قل کر وئے جائیں یا ہوائی جماز کر پڑیں قاضی احمان احمد شجاع دیئے جائیں یا ہوائی جماز کر پڑیں قاضی احمان احمد شجاع آباوی کے نزدیک وہ بھیشہ احمدیوں کی سازش بی کا نتیجہ ہو آ

ہم اس پر مرف انتا اضافہ کرنا چاہتے ہیں کہ بد نظریہ مرف قاضی صاحب مرحوم کا نہیں تھا۔ بلکہ تمام احرار کا تھا اور اب پاکستان اور عالم اسلام کے تمام مسلمانوں کا ہے۔

قادیاں سے ربوہ تک

مخفرید که ان کی اکابر کی قیادت میں امیر شریعت مولانا سید عطا الله شاہ بخاری اور "مجلس احرار اسلام" کے سرفروشوں نے اپنی شعلہ بار خطابت کے ذریعے اگریز اور اگریز کی ساختہ پرواختہ قادیاتی نبوت کے خرمن امن کو پھو تک ڈالا۔ آ آ تکہ ۱۹۳۷ء میں اگریزی افتدار رخت سفرہاندھ کر رخصت ہوا تو برصغیر کی تقسیم ہوئی اور پاکستان منصہ وجود پر جلوہ کر ہوا۔ اس تقسیم کے نتیجہ میں قادیانی نبوت کا منبح خلک ہو گیا اور قادیان کی منحوس بہتی دار ا کھر اور دار الحرب

ہندوستان کے حصہ میں آئی۔

قادیانی خلیفہ اپنی "ارض حرم" اور " کتہ المسی" (قادیاں) سے برقعہ پہن کر فرار ہوا۔ اور پاکتان ہیں رہوہ کے نام سے نیا دارا کفر تغیر کرنے کے بعد شاہوار نبوت کی ترکنازیاں دکھانے اور پورے ملک کو مرتد کرنے کا اعلان کرنے لگا۔

قیام یاکستان کے بعد

قادیا نیوں کو یہ غلط فنی نئی کہ پاکتان کے ارباب اقدار پر ان کا تبلط ہے۔ ملک کے کلیدی مناصب ان کے قیفے میں ہیں پاکتان کا وزیر فارجہ ظفر اللہ فال فلیفہ قادیاں (حال ربوہ) کا اونی مرید ہے اس لیے پاکتان میں مرزا غلام احمہ قادیانی کی نبوت کا جعل سکہ رائج کرنے میں انہیں کوئی وقت پیش نہیں آئے گ۔ ان کی امیدافزائی کا خاص پہلو یہ بھی تھا کہ "احرار اسلام" کا قاظم تقیم ملک کی وجہ سے لئ چکا تھا۔ شظیم اور شظیمی وسائل کا فقدان تھا اور پھر "احرار اسلام" فافدایان پاکتان کے دربار میں محتوب تھے۔ اس لیے قادیا نبول کو غرہ تھا کہ اب حریم نبوت کی پاسبانی کے فرائض انجام دینے کی کمی کو جمت نہیں ہوگی لیکن وہ یہ بمول کے تھے کہ مفاظمت دین اور "تحفظ ختم نبوت" کا کام انسان نہیں کرتے فدا کرتا ہے اور وہ اس کام کے لیے خود بی رجال کار بھی پیدا فرما دیتا ہے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت

امیر شرعیت سید عطا الد شاہ بخاری اور ان کے رفقاء قادیانیوں کے عزائم سے بے خرنمیں شے۔ چنانچہ جدید حالات میں قادیانیت کے خلاف کام کرنے کا لائحہ عمل مرتب کرنے کے لیے ملکان کی ایک چھوٹی می مجد "مجد سراجال" (۱۹۳۹ء) میں ایک مجلس مشادرت ہوئی۔ جس میں امیر شریعت کے علاوہ مجاہد ملت محفرت مولانا محمد علی جائد ہری 'خطیب پاکستان مولانا قاضی احمان احمد شجاع آبادی'' مولانا عبدالر عمن میانوی' مولانا آج محمود لاکل پوری اور مولانا محمد شریف

جالندهری شریک ہوئے۔ خور و فکر کے بعد ایک غیرسیای تبلینی سطیم "مجلس تحفظ خم نبوت" کی بنیاد رکھی گئی اور اس کا ابتدائی میزانیہ ایک روپیہ یومیہ تجویز کیا گیا۔ چنانچہ صدر المبلغین کی حیثیت سے فاتح قادیاں حضرت مولانا محمد حیات صاحب رحمتہ اللہ علیہ جو قادیاں میں شعبہ تبلیخ احزار اسلام کے صدر سے ملکان طلب کیا گیا۔ ان دنوں مید سراجاں ملکان کا چھوٹا سا جمرہ مجلس تحفظ ختم نبوت کا مرکزی دفتر تھا۔ دبی واراله تامہ تھا وہی مشاورت گاہ تھی اور کی چھوٹی سی مبداس عالمی تحریک "مجلس تحفظ ختم نبوت" کا ابتدائی کشرول آفس تھا۔ شہید اسلام حضرت نبید رمنی اللہ عنہ کے بقول

واذلک فی ذات الاله وان یشاء یبارک علی اوصال شلو ممزع حن تعالی شانه نے اپنی قدرت کالمہ سے اس نحف و منعف

من تعالی شانہ کے آپی قدرت کالمہ سے اس حیف و سیعف تحریک میں الیم برکت ڈالی کہ آج اس کی شاخیں اقطار عالم میں مچیل چکی میں اور اس کا مجموعی میزانیہ لاکھوں سے متجاوز ہے۔

قياوت بإسعادت

"مجلس تحفظ ختم نبوت" کو بیہ سعادت بیشہ حاصل رہی ہے کہ اکابر اولیاء اللہ کی قیادت و سربرسی اور دعائیں اے حاصل رہی ہیں حضرت اقدس رائے پوری ؓ آخری دم تک اس تحریک کے قائد و سربرست رہے۔ ان کے وصال کے بعد حضرت مولانا خیر محمد جالند هری خضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری ؓ حضرت مولانا عبد عبد اللہ درخواسی ؓ اور حضرت مولانا خان محمد صاحب یہ ظلمہ خانقاہ سراجیہ کندیاں ' اس کے سربرست ہیں "مجلس تحفظ ختم نبوت " کے بانی اور امیر اول امیر شریعت سید عطا اللہ شاہ بخاری ؓ تھے۔ امیر شریعت کی وفات ۱۹۹۱ء میں ہوئی اور خطیب پاکستان مولانا کا بعد قاضی احسان احمد شجاع آبادی ؓ ان کے جانشین مقرر ہوے ان کے وصال کے بعد حضرت مجابد ملت مولانا محمد علی صاحب ؓ جاندهری کو امارت سیرد کی گئی۔ ان کے حضرت مجابد ملت مولانا محمد علی صاحب ؓ جاندهری کو امارت سیرد کی گئی۔ ان کے حضرت مجابد ملت مولانا محمد علی صاحب ؓ جاندهری کو امارت سیرد کی گئی۔ ان کے حضرت مجابد ملت مولانا محمد علی صاحب ؓ جاندهری کو امارت سیرد کی گئی۔ ان کے حضرت مجابد ملت مولانا محمد علی صاحب ؓ جاندهری کو امارت سیرد کی گئی۔ ان کے حضرت مجابد ملت مولانا محمد علی صاحب ؓ جاندهری کو امارت سیرد کی گئی۔ ان کے حضرت مجابد ملت مولانا محمد علی صاحب ؓ جاندهری کو امارت سیرد کی گئی۔ ان کے حضرت مجابد ملت مولانا محمد علی صاحب ؓ جاندهری کو امارت سیرد کی گئی۔ ان کے حضرت مجابد ملت مولانا محمد علی صاحب ؓ جاندهری کو امارت سیرد کی گئی۔ ان کے حضرت محمد میں مولانا محمد علی صاحب ؓ جاندهری کو امارت سیرد کی گئی۔

وصال کے بعد مناظر اسلام مولانا لال حسین اخر امیر مجل ہوئے۔ مولانا لال حسین اخر کے بعد عارضی طور پر فاتح قاویاں حضرت مولانا محد حیات صاحب کو مند امارت تنویش ہوئی گر اپنے ضعف و عوارض کی بنا پر انہوں نے اس گرال باری سے معذرت کا اظمار فرمایا۔ یہ ایک ایبا بحران تھا کہ جس سے اس عظیم الشان تحریک کی چیش قدی رک جانے کا اندیشہ لاحق ہو گیا تھا۔ لیکن حق تعالی شانہ کا دعدہ حفاظت وین لکا کی ایک ہستی کو اس منصب عالی کے لیے تحییج لایا جو اپنے اسلاف کے علوم و روایات کی ایمن تھی اور جس پر ملت اسلامیہ کو بجا طور پر فخر حاصل تھا۔ میری مراد شخ الاسلام حضرت العلامہ مولانا سید محمد یوسف بنوری سے ہے۔

تحفظ خم نبوت اور رو قاویانیت امام العصر حضرت مولانا محمد انور شاه کشیری کی وراث و امانت نقی اور اس کا اہل علوم انوری کے وارث حضرت مختی بنوری سے بهتر اور کون ہو سک تھا؟ چنانچہ حضرت امیر شریعت قدس سره کی امارت خطیب پاکستان مولانا قاضی احمان احمد رحمته الله کی خطابت کابد لمت مولانا محمد علی جالندهری نور الله مرقده کی ذہانت مناظر اسلام مولانا لال حسین اخر رحمته الله علیه کی رفاقت کو حضرت محتی الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوری کی بلندی عزم نے نہ مرف مجلس تحفظ خم نبوت کی عزت و شرت کو چارچاند لگائے بلکه ان حصرات کی مرف قاویانی پر اتنی ضرب کاری لگائی کہ قادیانی تحریک کے بانی مرزا غلام احمد قاویانی کی نبوت پر کذب و افتراکی آئین مردگ گئی۔

غيرسياسي جماعت

Ì

"مجلس تحفظ خم نبوت" کا مقعد تاسیس' عقیده خم نبوت کی حفاظت اور است مسلمہ کو قادیانی الحاد سے بچانا تھا۔ اس کے لیے ضرورت تھی کہ جماعت فارزار سیاست میں الجھ کرنہ رہ جائے چنانچہ جماعت کے دستور میں تصریح کروی گئی کہ جماعت کے زمہ دار ارکان سیاسی معرکوں میں حصہ نہیں لیں گے۔ کیوں کہ سیاسی میدان میں کام کرنے کے لیے وو سرے حضرات موجود ہیں۔ اس لیے "مجلس سیاسی میدان میں کام کرنے کے لیے وو سرے حضرات موجود ہیں۔ اس لیے "مجلس تحفظ خم نبوت" کا دائرہ عمل دعوت و ارشاد' اصلاح و تبلیخ اور رو قادیانیت سک

محدود رہے گا۔ اس فیلے سے دو فائدے متعور تھے۔ ایک یہ کہ "جماعت تحفظ خم نبوت نبوت کا پلیٹ فارم رہے گا اور عقیدہ خم نبوت کا جذبہ اہل اسلام کے اتحاد و اتفاق اور ان کے باہمی ربط تعلق کا بہترین ذریعہ ابت ہو گا۔ دوم یہ کہ "مجلس تحفظ خم نبوت" کا ارباب اقدار سے یا کمی اور سای جماعت سے تعادم نہیں ہو گا۔ اور امت مسلمہ کا اجمامی عقیدہ خم نبوت اطفال سیاست کا محلونا بنے سے محفوظ رہے گا۔

مشكلات وموانع

حق تعالی نے اس کزور ترین جماعت کو جن دینی خدمات سے سرفراز فرمایا ان کی تفصیل معلوم کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ ان مشکلات کا ابھی ایک نظر مطالعہ کیا جائے جو اس کے راستہ میں کوہ گراں کی طرح حاکل رہیں۔

قیام پاکستان کے بعد اس نوزائیدہ ممکت میں قادیاتی مرتدین کا اڑ و رسوخ خوفناک حد تک بڑھ کیا تھا، مسٹر ظفر اللہ خال قادیاتی پاکستان کے پہلے و زیر خارجہ اور کملی پالیسی کے خالق تھے۔ مسٹر ایم ایم احمد سیالکوٹ کے ڈپٹی کمشز تھے۔ فوج، پولیس، عدلیہ، انظامیہ اور قانون سروس کے اہم اور حبرک ترین کلیدی مناصب پر چن جن کر قادیاتی افراد کو مقرر کیا گیا۔ یہ تمام لوگ جن کے ہاتھوں میں ملک کے نظم و نسق کی کلید تھی خلیفہ رہوہ کے مرید و مطبع تھے ان کاہر اقدام خلیفہ کے اشارہ چھم و ابرو کا رہین منت تھا۔ گویا قادیاتی خلیفہ صرف اپی "مرید جماعت" کا ہی امیر المومنین نہیں تھا۔ بلکہ اپنے مریدوں کی وساطت سے نظم مملکت میں براہ راست و خیل تھا اور مسلمانوں پر خلافت و حکرانی کر رہا تھا اور ملک کی قسمت کے فیلے " ربوہ" کے "وارلندہ" میں کئے جاتے تھے۔

ان طالات میں خلیفہ قاویانی کے باپ مرزا غلام احمد قادیانی کی جموثی نبوت کے خلاف لب کشائی کی اجازت کیوں کر ہو سکتی متنی؟ کمی وجہ ہے کہ "مجلس تحفظ ختم نبوت" کے کارکنوں کی زبان بری کی نظر بندی اور پابندی روز کا معمول بن چکی تتی ۔ ان جرم نا آشناؤں کا "جرم ہے گناہی" یہ تھا کہ کذاب قادیاں مرزا غلام احمد

کی نبوت کو غلط اور اس جھوٹی نبوت کے پرستاروں کو "کافر" کنے کی "غلطی" کیوں کی جاتی ہے۔ ختم نبوت کے جاہدین کہیں قادیاں کی بزلیاتی نبوت پر لب کشائی کرتے قانون فورا" وہاں ہھکڑی لے کر پہنچ جاتا۔ گر فاری مقدمہ 'پیٹی' سزا اور بالا فرجیل مجاہدین ختم نبوت کا سخفہ تھا جو انہیں قادیانی گاشتوں کی جانب سے عطاکیا جاتا۔ بلامبالفہ ایک ایک کارکن پر ہیں ہیں مقدموں کا تنانا بندھا رہتا اور پھریہ غیر مختم سلملہ کہیں تھنے کا نام نہ لیتا۔ اس جبو تشدو اور ان ستم رانیوں کے باوجود مجاہدین ختم نبوت نے ہمت نہ ہاری بلکہ ان کے کیف و سرمستی میں اضافہ ہی ہوتا چلا گیا اور جورو ستم کے طوفان قید و سلاسل کا خوف اور وار و رس کے اندیشے ان کا راستہ نہ روک سکے۔ بلکہ اس سنگلاخ ذمیں میں بھی "مجلس شخط ختم نبوت" کے راستہ نہ روک سکے۔ بلکہ اس سنگلاخ ذمیں میں بھی "مجلس شخط ختم نبوت" کے عالم میں "مجلس شخط ختم نبوت" نے جن شعبوں میں کام کیا ان کا مختمر جائزہ پیش خدمت ہے۔ مجلس شخط ختم نبوت" نے جن شعبوں میں کام کیا ان کا مختمر جائزہ پیش خدمت ہے۔

شعبه تبليغ

"مجلس تحفظ ختم نبوت" نے ملک میں ایبا مخصوص تبلیغی نظام رائج کیا ہو اپنی نوعیت کا منفرو "تبلیغی نظام" ہے۔ مجلس نے تدریجا" ایسے مبلخین کی مضبوط جماعت تیار کی جو ہرعلاقہ میں بلامعاوضہ وعوت و تبلیغ کا کام انجام ویں اور "مجلس تحفظ ختم نبوت" ان کے مصارف کی کفیل ہو۔

ملک کے کمی حصے میں وعوت و تبلیغ اور رو قاویانیت کی ضرورت ہو مجلس کے مرکزی دفتر کو ایک کارڈ لکھ کر وقت طے کر لیجئے۔ مجلس کا مبلغ ٹھیک وقت پر وہاں پہنچ جائے گا۔ واعی اگر پچھ خدمت کرے تو وہ مجلس کے بیت المال میں جمع کر ویا جائے گا۔

اس نظام تبلیغ کاب فائدہ ہواکہ لاہور سے کوئٹہ اور کراچی سے پیاور تک ہر طرف سے «مجلس تحفظ ختم نبوت» کو جلسوں کی وعوثیں آنے لگیں۔ مبلنین کو ختم نبوت اور رو قادیانیت پر اظمار خیال کرنے کے لیے وسیع میدان ہاتھ آیا اور انہوں نے ملک کے چچے چچے اور قریہ قریہ میں ختم نبوت کی تبلیغ کی۔

مجلس کے تبلیٰ اثرات کا اندازہ صرف ایک معمولی سے واقعہ سے کیا جا
سکتا ہے کہ ربوہ کی گری سے گھرا کر قادیانی غلیفہ نے اپنے گرمائی ہیڈکوارٹر کے لیے
ضلع سرگودھا کے ایک سرد مقام وادی سون کو ختنب کیا اور "الخلہ" کے نام سے
دہاں ایک قادیانی مرکز تغیر کیا گیا۔ پانی کے لیے ٹیوب ویل اور بکل پیدا کرنے کے
لیے ایک اعلی درج کا جزیئر لگایا گیا۔ قادیانی غلیفہ اور اس کے حواریوں کے لیے
نفیس ترین بنگلے نغیر کئے گئے۔ ختم نبوت کے کارکنوں نے مجلس تخفظ ختم نبوت کے
مرکز کو اطلاع کی "مرکز نے "الخلہ" کے متصل موضع "جابہ" میں ایک "ختم نبوت
کانفرنس" منعقد کرانے کا اعلان کرایا۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے۔ امیر
شریعت نے اس علاقہ کے مسلمانوں کو فقنہ قادیا نیت کے خدد خال سے آگاہ کیا۔ اس
کا ختیجہ یہ ہوا کہ آئندہ قادیانی مرتدین کو "الخلہ" جانے کی ہمت نہ ہوئی آج "
کا ختیجہ یہ ہوا کہ آئندہ قادیانی مرتدین کو "الخلہ" جانے کی ہمت نہ ہوئی آج "

ختم نبوت چنیوث کانفرنس اور جابه کانفرنس

"مجلس تحفظ خم نبوت" نے اپنے تبلینی نظام کو مزید وسعت دینے کے لیے
ایک خاص انتظام یہ کیا کہ جن علاقوں میں قادیانیوں کا زدر تھا دہاں خود اپ
مصارف سے جلے اور کانفرنسیں منعقد کرنے کا اہتمام کیا اور قادیانیوں کو خود ان کے
علاقوں میں للکارا' اس قتم کی بے شار کانفرنسیں منعقد کی گئیں ان میں "چنیوٹ خم
نبوت کانفرنس" اور "جابہ ختم نبوت کانفرنس" کا ذکر خاص اہمیت رکھتا ہے۔ مرزا
غلام احمد قادیانی چونکد مسیحت کا بدی اور جدید عیمائیت کا بانی تھا۔ اس لیے
عیمائیوں کے تبوار کے دنوں میں ۲۵ '۲۲ '۲۲ و ممبر کو ان کی جماعت کا علی مرکز
ار تداد جج کے نام سے تقیم سے قبل مرکز کفر قادیاں میں ہوتا تھا اور تقیم کے بعد
شرکز ارتداد رہوہ میں ہونے لگا۔ اس لیے قادیان میں ہوتا تھا اور تقیم کے بعد
عائب سے ختم نبوت کانفرنس ان ہی تاریخوں میں پہلے قادیان میں ہوتی تھی اور اب
دبوہ کے مقال چنیوٹ (اور اب مسلم کالونی ربوہ) میں ہوتی ہے۔ اس عظیم الثان

کانفرنس کا انتظام "مجلس شحفظ ختم نبوت" کی طرف سے کیا جاتا ہے جس میں تمام اسلای کتب فکر کے زید کرتے ہیں۔ اس اسلای کتب فکر کے زید کرتے ہیں۔ اس طرح "الخلا" کے قریب موضع "جابہ" میں بھی ہر سال با قاعدگی سے ختم نبوت کا نفرنس منعقد ہوتی ہے اور وہاں جماعت کا دفتر اور درسہ بھی کام کر رہا ہے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کے ذیلی مراکز

تحریک خم نبوت کی دعوت کو مزید و سعت دینے کے لیے " مجلس تحفظ خم نبوت" کی جانب سے ایک خاص اہتمام کیا گیا کہ ہر برے شر میں جماعت کا دفتر قائم کر کے وہاں دیگر عملہ کے علاوہ ایک ایسے عالم کو مبلغ کی حیثیت سے مقرر کیا گیا ہو قادیانیت کے اسرار درموز پر ماہرانہ دسترس رکھتا ہو آکہ مسلمانوں کا رابطہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ قوی اور مضوط بنیادوں پر استوار ہو اور قادیانیوں کی مرتدانہ سرگرمیوں پر ہر لحمہ کڑی نگاہ رکھی جا سکے۔ یہ کام خاصا مشکل تھا لیکن بجر اللہ جماعت کو اس میں بوی کامیابی ہوئی۔ اب خدانحالی کے فضل و کرم سے مجلس تحفظ ختم نبوت کی ذیلی شاخیں چھوٹے چھوٹے قصبات میں بھی موجود ہیں اور جماعت کے ضلعی دفاتر ان کا نظم و نسق چلا رہے ہیں۔ یکی انتظام بیرونی ممالک میں جمال تعدیا کی انتظام بیرونی ممالک میں جمال تادیانی ارتداد کا فقتہ موجود ہے۔ "مجلس تحفظ ختم نبوت" کے مراکز قائم کر دیئے گئے ہیں۔ اور اب حک قریبا" ایک در جن ممالک میں جماک مراکز قائم کر دیئے گئے ہیں۔ اور اب حک قریبا" ایک در جن ممالک میں جماعت کی شاخیں قائم ہو چکی ہیں۔

مركزي دارا لمبلغين

"جماعت تحفظ ختم نبوت" کے پیش نظر ایک اہم ترین فریضہ دینی و دنیادی علوم کے ماہر نوجوانوں کو قادیا نیت کی تعلیم دی جائے تاکہ انہیں قادیا نیوں سے تعلیکو کرنے کا موقع ملے تو وہ پوری طرح بصیرت اور شرح صدر کے ساتھ قادیا نیوں سے بحث و مفتلکو کر سکیں۔ اس مقصد کے لیے مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر میں ایک دارا لمبلغین قائم ہوا اور نوجوانوں کی تعلیم د تربیت کے لیے دو صور تیں تجویز

کی گئیں اول وہ نوجوان جو اس کے لیے کانی وقت نہیں وے سکتے انہیں تنظیلات کے زمانے میں وارا المبلغین میں رکھا جائے اور ان کی رہائش و دیگر اخراجات کا انظام جماعت کی جانب سے کیا جائے۔ دوم یہ کہ جو حضرات اس کے لیے معتربہ وقت وے سکیں انہیں مجلس تحفظ ختم نبوت کے رفیق کی حیثیت سے ہا قاعدہ وظیفہ ویا جائے اور قادیا نیت کے مقابلہ میں اسلحہ سے بوری طرح مسلح کیا جائے۔

اس کے علاوہ ایک خصوصی انظام یہ کیا گیا کہ ملک کے بڑے برے دینی مدارس میں وارا لمبلنین کے نمائندے کچھ مدت قیام کریں اور فارغ التحسیل یا منتی طلبہ کو رو قادیانیت کی تربیت وی جائے۔ بحداللہ مبلنین کے اس تربی نظام کے تحت ہر سال مبلنین کی ایک ایس جماعت تیار ہو جاتی ہے جو اپنی اپنی جگہ تبلیغ ختم نبوت اور رو قادیانیت کے فرائض انجام دیتی ہے اب تک ہزاروں کی تعداد میں ایسے مبلنین تیار ہو چکے ہیں جن میں سے بعض حصرات بیرونی ممالک میں بھی کام کر رہے ہیں۔ حال بی (۱۹۷۵ء) میں مرکزی جماعت کے رہنما مولانا عبدالرحیم اشعر اور مولانا اللہ وسایا المجلس الاعلی لئون الاسلامیہ کے صدر حسین الجئی کی وعوت پر اور مولانا اللہ وسایا المجلس الاعلی لئون الاسلامیہ کے صدر حسین الجئی کی وعوت پر اندو نیشیا تشریف لے گئے اور مہد الاسلای اور دیگر اواروں کے طلبا کو قادیا نیت پر تیاری مکمل کرائی۔

مناظرے اور مباحث

قادیانی مرتدین مناظروں اور مباحثوں کے مریش ہیں۔ ایک زمانے میں وہ ہندہ پاک میں ہر جگہ بھولے بھالے مسلمانوں کو پکڑ پکڑ کر ان سے "حیات و وفات مسح" اور "اجرائے نبوت" کے موضوع پر بحث چیٹر لیا کرتے تھے۔ "مجلس تحفظ ختم نبوت" کو قادیانی مرتدین کی اس جارحیت کا نوٹس لیما ضروری تھا۔ چنانچہ ختم نبوت کے مبلنین کو سینکٹوں مرتبہ قادیانیوں سے مختگو اور مناظرہ و مباحث کی نوبت آئی۔ خدا تعالی کے فضل و کرم سے ہر جگہ مرتدین کو ذلت آمیز کلست کا منہ دیکھنا پڑا۔ اور قادیانی ٹولہ "مجلس کے مبلنین سے اس قدر زج ہوا کہ قادیانی خلیفہ کو باقاعدہ اعلان کرنا پڑا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے کسی مبلغ سے مناظرہ نہ کیا جائے۔

با اوقات ایا بھی ہوا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر کو اطلاع ہوئی کہ فلاں جگہ مرتدین ' مسلمانوں کو گراہ کر رہے ہیں۔ جماعت کا فاضل مبلغ کابوں کا مندوق لے کر سینکٹوں کمیل کی مساخت طے کر کے وہاں پنچا تو قادیانی مرتدین نے وہاں سے راہ فرار افتیار کرنے کو سب سے بدی فتح سمجما۔ پورے ملک کے لیے " مجلس تحفظ ختم نبوت" کا اعلان تھا (اور اب یہ اعلان پوری دنیا کے لیے ہے) کہ کی جگہ بھی قادیانی مرتدین مسلمانوں کو پریٹان کر رہے ہوں تو مجلس کے مرکزی دفتر کو "مجلس تحفظ ختم نبوت" حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان کے پہ پر ایک اطلاع نامہ لکھ دیجئے۔ ختم نبوت کے مجابرین انشاء اللہ فورا" اس محاذیر بھیج دیئے جائیں گے۔ اور قادیانی مرتدین سے نمٹ لیس کے انشاء اللہ فورا" اس محاذیر بھیج دیئے جائیں گے۔ اور قادیانی مرتدین سے نمٹ لیس کے انشاء اللہ ورا" اس محاذیر بھیج دیئے جائیں گے۔ اور قادیانی مرتدین سے نمٹ لیس کے انشاء اللہ ورا" اس محاذیر بھیج دیئے جائیں گے۔

مجاہد ملت حضرت مولانا مجمد علی جالند حری صاحب ہے واقعہ سایا کرتے تھے

کہ کی سفر ہیں وہ اسٹیٹن پر ایسے وقت پر پنچ کہ ریل کے آنے ہیں کچھ وقت تھا۔

فور کیا کہ اس مخضر سے فارغ وقت کو کیسے کام ہیں لایا جائے ' چائے کے اسٹال پر گئے چائے نوش کی ' پنے اوا کے اور چائے والے سے کما۔ میرا نام مجمد علی جالند حری کے جی شمر مخطل تحقظ ختم نبوت " کا نمائندہ ہوں میرا پت سے ہے اگر فدا نہ کرے کی وقت کوئی مرزائی تمہارے علاقے ہیں شرارت کرے تو ججھے خط لکھ دینا' مولانا مرحوم فرماتے تھے کہ سات برس بعد اس مخص کا خط آیا کہ ہمارے قصبے ہیں مرزائی سبانین قادیا نیت کی تبلیغ کر رہے ہیں اور انہوں نے ایک خاندان کو مرتد کر لیا ہے سبانین قادیا نیت کی تبلیغ کر رہے ہیں اور انہوں نے ایک خاندان کو مرتد کر لیا ہے سبانین قادیا نیت کی حقیقت سمجمائی تو وہ دوبارہ مشرف یا اسلام ہوا۔ اس کے بعد گرانے کو قادیا نیت کی حقیقت سمجمائی تو وہ دوبارہ مشرف یا اسلام ہوا۔ اس کے بعد قادیا نیوں کو اس قصبے کا رخ کرنے کی جرات نہ ہوئی۔ سیکٹوں واقعات ہیں سے قادیا نیوں کو اس قصبے کا رخ کرنے کی جرات نہ ہوئی۔ سیکٹوں واقعات ہیں سے فیم و تدیر کی ٹمیک ٹھیک محکاک کرتا ہے۔

مسكم ' قاديانی مقدمات

مجلس تحفظ خم نبوت كو قاديانيت كے خلاف مد كير مسائل ب واسط تما

اور اس کے رہنماؤں کو "قادیانی مسلم" کے ہر پہلو پر مسلمانوں کی اعانت اور رہنمائی کی ضرورت لاحق رہتی تھی۔ چنانچہ مجلس نے ایک اہم خدمت اپنے ذہ یہ لیے رکھی تھی (اور ابھی تک اس کے ذہ ہے) کہ اسلام اور قادیانیت کے نقابل کے سلمہ بی جس قدر مقدمات عدالتوں بیں جائیں' ان بیں نہ صرف مسلمانوں کی اطابق و قانونی مدد کی جائے بلکہ حسب ضرورت مقدمہ کے مصارف کا تکفل بھی کیا جائے۔ اس قدم کے مقدمات کو ہم تین قدموں بیں تقیم کر سکتے ہیں۔

پہلی حم ان مقدمات کی ہے جو انظامیہ کی جانب سے مجابدین ختم نبوت اور ویکر علاء امت پر محض اس "جرم" میں وائر کئے گئے کہ انہوں نے مرزا غلام احمہ قادیانی اور اس کی جماعت کے خلاف لب کشائی کی گتاخی کیوں کی؟ اس حم کے مقدمات روز مرہ کا معمول سے اور ان کے مصارف کا بہت سا بار گراں "مجلس شحفظ ختم نبوت "کو برداشت کرنا ہو۔ آن تھا' تحریک ختم نبوت "۵ء سے ۱۷ء تک کے دوران میں بہت سے ایسے حصرات بھی شے جن کے نان و نفقہ کی جانب بھی مجلس حفظ ختم نبوت کو توجہ کرنا ہو۔ گ

دوسری قتم ان فوجداری مقدمات کی تھی جو مسلم ، قاویانی نزع کی صورت میں رونما ہوتے رہے۔ قادیانیوں کی بھیشہ یہ عادت رہی ہے جس جگہ انہیں اپنی قوت کا مظاہرہ کرنے کے مواقع میسر آئیں اور حکام بالا سے اثر و رسوخ ہو ، وہاں وہ مسلمانوں کی اذبت اور دنگا فساد کی کوئی نہ کوئی شکل پیدا کر لیتے ہیں۔ اور بعض او قات کزور مسلمانوں کو مار پیٹ کر تھانے میں اپنی مظلومیت کی واستان سرائی بھی کیا کرتے ہیں کہ آج فلاں جگہ ہم پر مسلمانوں نے "مسلح عملہ" کر ڈالا۔ "مجلس تخفظ ختم نبوت" کے رہنماؤں کو جمال کمیں ایسے فساد کی اطلاع ہوئی ، فورا وہاں پنچ تو مسلمانوں کی طرف سے مقدمہ کی مربرستی کی ، اور مسلمانوں کو ہر طرح قانونی ، اظاتی اور مالی مدد بہم پنچائی۔

تیسری هم ان دیوانی مقدمات کی تھی جومسلم ' قادیانی قضیہ کے سلسلہ میں عدالت میں دائر ہوئے تھے اور جن میں بنیادی طور پر تصفیہ طلب یہ نکتہ ہو تا تھاکہ

آیا قادیانی مسلمان ہیں ' یا فارج از اسلام؟ مثلاً کسی قادیانی نے دھوکہ دے کر کسی مسلمان فاتون سے شادی کر لی۔ یا شادی کے بعد معاذ اللہ اسلام سے مرتد ہو کر قادیانی بن گیا۔ اس صورت میں بھی قادیانیوں کی جانب سے فانہ آبادی کا دعوی ہو جاتا اور بھی مسلمانوں کی جانب سے اس ثکاح کو کالعدم قرار دینے گا۔ اس نوعیت کے مقدمات کا سلسلہ دقا " فوقا " جاری رہتا تھا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کو ملک کے مقدمات کا سلسلہ دقا " فوقا " جاری رہتا تھا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کو ملک کسی حصہ میں اس ضم کے مقدمہ کی اطلاع ہوئی تو مجلس نے نمایت فراخ دلی سے ان کا کشرو ارتداد فابت کر کے عدالت کو صحیح نتیجہ پر پہنچنے میں مدد دی۔ چنانچہ اس نوعیت کفرو ارتداد فابت کر کے عدالتوں نے قادیانیوں کے کفر د ارتداد کا فیصلہ کرتے کہا مقدمات کی مختلف عدالتوں نے قادیانیوں کے کفر د ارتداد کا فیصلہ کرتے معالمہ میں قادیانیوں کے کفر اور اسلام کا نکتہ عدالتوں میں ذیر بحث آیا۔ اور بھی معالمہ میں قادیانیوں کے کفر اور اسلام کا نکتہ عدالتوں میں ذیر بحث آیا۔ اور بھی معالمہ میں قادیانیوں کے کفر اور اسلام کا نکتہ عدالتوں میں ذیر بحث آیا۔ اور بھی مسلمانوں کی دکالت کے فرائض انجام دیئے اور عدالتوں نے قادیانیوں کو غیر مسلم مسلمانوں کی دکالت کے فرائض انجام دیئے اور عدالتوں نے قادیانیوں کو فیر مسلم مسلمانوں کی دکالت کے فرائض انجام دیئے اور عدالتوں نے قادیانیوں کو فیر مسلم مسلمانوں کی دکالت کے فرائض انجام دیئے اور عدالتوں نے قادیانیوں کو فیر مسلم مسلمانوں کی دکالت کے فرائض انجام دیئے اور عدالتوں نے قادیانیوں کو فیر مسلم

مجلس تحفظ ختم نبوت اور مدارس عربيه

"مجلس تحفظ ختم نبوت" کا اصل موضوع قادیانی ار تداد کا استیصال تھا۔
لیکن اس تنظیم کے اکار نے دینی تعلیم کی اہمیت کو داضح کرنے میں بھی نمایاں کردار
اواکیا'کیونکہ دینی ہدارس بی دین کے قلعے اور علم دین کے سرچشے ہیں۔ اور بہیں
سے اسلام کے سپابی تیار ہو کر کفرو ار تداو کو للکارتے ہیں۔ چنانچہ اکثر و بیشتر دیئی
ہدارس کے جلسوں میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے خطیب اور مبلغ قوم سے خطاب
کرتے اور مسلمانوں کو دینی ہدارس کے قیام و استحکام کی ترغیب دیے' بالحضوص
امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری جاہد ملت مولانا محمد علی جالند هری خطیب
پاکستان قاضی احمان احمد شجاع آباوی و دینی ہدارس کے نقیب تھے۔ شاہ جی فرمایا
کرتے ہے کہ "اپنے گاؤں میں دینی ہدرسہ قائم کر لو۔ اور پھر مجھے کار ڈکھھ دو۔ میں

اس کے جلسہ بیں تقریر کرنے چلا آؤں گا۔ "چنانچہ ان حفرات کی دعوت و ترغیب سے سینکڑوں مکاتب وجود بیں آئے اور بعض جگہ خود "مجلس شحفظ ختم نبوت" کے زیر اہتمام بھی دیلی مدارس جاری کئے گئے، خصوصا "ایے علاقے جمال قادیانیوں کا اثر تھا، دہاں مجلس نے خود دیلی مدارس جاری کئے۔ چنانچہ ملکان، بمادلپور، سکھر، جابہ، سرگودھا، پرمٹ (ضلع مظفر گڑھ) کنری (ضلع تحریارکر) ربوہ کراچی بیں مجلس جفظ کے زیر اہتمام دیلی مدارس جل رہے ہیں، جن کے جملہ مصارف مرکزی مجلس شحفظ ختم نبوت اداکرتی ہے۔

شعبه نشرو اشاعت

مجلس نے تبلغ اسلام اور رو قادیانیت کے لئے نشرو اشاعت کے شعبہ پر بھی خصوصی توجہ وی اور مجلس کے شعبہ نشر و اشاعت نے عربی 'اروو'اگریزی' سندھی' پہتو اور بنگلہ بیں بھی بہت ہی کتابیں' پمفلٹ اور اشتمارات لاکھوں کی تعداد بیں شائع کے ہیں۔ مجلس کے اشاعتی کارنامہ سے تعارف کے لئے مندرجہ ذیل مختمری فرست پر ایک نظروال لینا ضروری ہوگا۔

🖈 حیات مسیح

🖈 فيمله كمشنر بماوليور

🖈 نزول ک

🖈 القريح في بماتواتر في نزول المسيح

🕁 القادياني د القاديانيه

🖈 قادیانیت' مرزائیت کے عقیدے و ارادے

🕁 نيمله مقدمه بمادلپور

🕁 فیمله مقدمه راولپندی

🖈 فيمله مقدمه جيس آباد

🕁 فیعلہ مقدمہ کھوسلہ

🕁 فیعلم مقدمه رحیم بار خال

ترک مرزائیت ☆ 🖈 اندنی نی ابو ملمي مي مجل تحفظ ختم نبوت كي عظيم كاميالي ☆ قادیانی ند جب و سیاست ☆ عالم اسلام کے مسلمان مرزاک نظریس ☆ محمه قادمانی ☆ دعاوی مرزا ☆ موجوده بحران كا ذمه دار كون؟ ☆ غدار دل کی نشان وہی ☆ 🕁 اربعین ختم نبوت

🖈 شرائط نبوت

ربوه ٹانی جو نہ بن سکا ☆

غواجه غلام فريد اور مرزا قادياني ☆

لمت اسلامیه کاموقف (اردو- عربی- انگش) ☆ مرزائيت كااملي چره

☆ حکومت کے باپنج سوالوں کا جواب ☆

مرزا کی عبرت تأک موت ☆

حضرت مسیح مرزا قادیانی کی نظرمیں ☆

قادیا نوں کی پیاس الماریوں سے دو خط ☆

قادیا نیت علامه اقبال کی نظر میں ☆

فتنه قاديانيت اوربيام اتبال ☆

ربوہ سے تل ابیب تک ☆ بیناجس نے باپ کا جنازہ نہ یراحا ☆

قادیانوں سے سر سوالات ☆

90 خواجه ناظم الدين محضرنامه بخدمت ايوب خال ☆ يجي خاں ☆ مسترذوالفقار على بهثو ☆ برائے وفاتی مجلس شوری ☆ اركان اسمبلي ☆ اركان صوبائي اسمبلي ☆ عرضداشت برائے وزیر قانون پاکتان ☆ عرضداشت برائے جزل میاء الحق ☆ مرزائیوں کی خوفتاک چالیں ☆ قادیانی ملک اور ملت کے غدار ہیں ☆ 🕁 نوادرات امیر شریعت 🖈 فتوى تكفير قاديان 🖈 انگستان میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی کامیانی دعاوى مرزا قارباني ☆ قادیانیت نے عالم اسلام کو کیا دیا؟ ☆ 🖈 شادت القرآن انگریزی نی ☆ زک مردائیت ☆

☆ سوچنے کی بات

🖈 حيات عيسىٰ عليه السلام 🕁 ننحات ختم نبوت

قادیانیت کے ظاف اعلی عدالتوں کے فیلے تاریخی فیلے

قادیانیت هاری نظریس ☆

🖈 تخفه قادیانیت (اردو اور انگش) اركيس قاديال 🖈 قاریانی ند مب 🖈 قادیانیت کاسیاس تجزیه 🖈 مرگ مرزائیت 🖈 قاريانيت شكن 🖈 قاریانی افسانے أصباب قاديانيت المساب قاديانيت 🖈 تادیانیت کاعملی ریماند 🖈 🖈 قادياني وين "كفرخالص 🖈 المتبنى القادياني 🖈 اعداء المسلمين في العالم 🖈 مرزائی یمودی فوج یس ☆ القاديانيه ماي 🖈 الهای گرکمت 🖈 ایک نه بی غوار

ہے ذہی غدار
 ہے آئینہ مرزائیت
 ہے شرعیہ

شرممالک میں قادیاندں کی تبلیغ کی حقیقت
 ۵ قادیاندں کی سیاسی چالیں
 مرزاجی کی ایک پیش گوئی

یک تقاریر مجابد لمت نه قاریا نیت نه قاریا نیت

۵ فتنه قادیانیه ۲ قاریانی ازم

ا كغرو الايمان 🕁

م الله مخریک تشمیر اور قادیانی الله

🖈 مئلہ ختم نبوت اور ہمارے اکابر

🖈 مرزا فلام احمد کی آسان پیچان

🖈 قادیانیت ایک نظرناک تحریک

ا مرزائیوں کے خطرناک عزائم

🕁 خدارا پاکتان کو بچایئے

🖈 🕏 قادیانی کا فر کیوں

🖈 تحريك ختم نبوت ١٩٥٣ء

🖈 تحريك ختم نبوت ١٩٧٣ء (تمن جلدين)

ا تادیانیت کے خلاف قلمی جماد کی سرگذشت

🖈 تذكره مجابدين ختم نبوت

🖈 ايان پرورياويس

🖈 تخفظ ناموس رسالت اور گنتاخ رسول کی سزا

🖈 تخفط ختم نبوت

🕁 کله فغل رحمانی

اور ان کے علاوہ سیکٹروں مخلف اشتمارات جو مخلف مقابات میں لاکھوں کی تعداد میں شائع کئے میں۔

مخضریہ کہ مجلس تحفظ خم نبوت ونیا کی مخلف زبانوں میں مسلمانوں کو فتنہ قادیانیت سے آگاہ کرنے کے لئے لاکھوں روپے کا لٹریچر چھاپ کر تقیم کر چکل ہے اور ان کے علاوہ مجلس تحفظ خم نبوت کا ترجمان ہفت روزہ "لولاک" فیمل آباو اور ہفتہ وار خم نبوت کراچی قاویانیت کے مروج رسے قوم کو آگاہ رکھتے ہیں۔ ان کے مصارف مجلس تحفظ خم نبوت کا صدر وفتر اواکر تا ہے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت اور تنظيم ملت

الل اسلام ، قادیانی فتنہ سے بھی غافل نہیں ہوئے۔ لیکن قادیانیت کے فلاف بیشتر کام غیر منظم شکل میں ہوا۔ "مجل تحفظ ختم نبوت" کی تاسیس کا ایک اہم مقصد یہ تھا کہ قادیانیت کے فلاف امت مسلمہ کو رشتہ تنظیم عطاکیا جائے۔ اور پوری امت کو قادیانیوں کے فلاف " بنیان مرصوص" بنا دیا جائے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے مجلس نے دو عظیم ترکارنامے انجام دیئے۔

ادل یہ کہ ملک کے ہر شر' ہر محلّہ' ہر قصبہ ادر ہر قربیہ ہیں مسلمانوں کو دعوت دی گئی۔ کہ دہ مجلس تحفظ جُتم نبوت کی تنظیم ہیں شامل ہو کر ہر جگہ اس کی شاخیں قائم کریں اور قادیانیوں کی دست برد سے ناموس رسالت کو بچانے کے لئے رشتہ وحدت ہیں مسلک ہو جائیں۔ بحم اللہ "مجلس تحفظ ختم نبوت" کی یہ پر خلوص دعوت رائیگاں نہیں گئ بلکہ مسلمانوں نے فراخ قلبی سے اس پر لبیک کی اور ملک میں مجلس کی ہزاروں شاخیں قائم ہوئیں۔

علادہ ازیں جو حفرات اپنے مخصوص اعذار کی بنا پر مجلس تحفظ ختم نبوت کے باقاعدہ نہیں بن سکتے تھے' انہوں نے مجلس کی دعوت سے ہدردی و خیرخواہی اور بری حد تک سرپرستی کا الزام فرمایا اور مسئلہ ختم نبوت کے بیان میں کسی خوف و ملامت کی پروا نہیں کی' بالخصوص آئمہ مساجد اور خطیب حضرات نے اس سلسلہ میں بہت ہی اہم خدمت انجام دی۔ حق تعالی شانہ ان سب کو بڑائے خیروے۔

آج ہم کمہ سکتے ہیں کہ مسلمانوں کی ہر مجد 'خواہ اس کا تعلق کی ہمی کمتب فکر سے ہو۔ قادیانیت کے خلاف ایک "اسلامک سنٹر" ہے۔ اس طرح مجلس تخط ختم نبوت کی تنظیم ہر مسلمان کو جس کے دل میں قادیانیت کے خلاف ذرا بھی نفرت ہے ' تخط ختم نبوت کا سیائی سجھتی ہے اور اس کا نعرہ ہے کہ ہم اولیائی من کانوا و اینماکانوا۔

تمام امت مسلمہ ایک اسٹیج پر

مجلس تحفظ ختم نبوت نے ود مرا کارنامہ یہ انجام ویا کہ امت مسلمہ کے

عقف فرقوں کو ختم نبوت کے اسیج پر جمع کیا۔ اگریز نے اپنے دور اقدار میں لڑاؤ اور حکومت کو کی حکمت عمل کے اتحت عقف اسلامی فرقوں کے درمیان شدید تغیوں کا زہر کچھ ایبا محول دیا تھا کہ ان کا آپس میں کی مسئلہ پر مل بیشنا قادیا نیوں کے نزدیک ناممکن تھا۔ مرتدین اور زنادقہ نے اس افتراق و تساوم سے خوب فائدہ اٹھایا۔ قیام پاکستان کے بعد یہ صورت حال نہ صرف قائم رہی۔ بلکہ قادیا نی سازشوں نے اس میں مزید اضافہ کردیا اور مسلمانوں کی اس کردری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس میں مزید اضافہ کردیا اور مسلمانوں کی اس کردری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اور مسلمانوں کے سرکاری آرگن "الفضل" نے مسلمانوں کو یمال تک دھمکی دے ڈائی کہ:

"ہم فتح یاب ہوں گے۔ ضرور تم مجرموں کی طرح ہمارے سامنے پیش ہو گے۔ اس وقت تمهارا بھی وہی حشر ہو گا جو فتح کمد کے دن ابوجمل اور اس کی پارٹی کا ہوا۔" (الفضل سم جنوری ۱۹۵۲ء)

مجلس تحفظ خم نبوت کے رہنماؤں نے 'جو پیشہ قادیانیت کی نبض پر ہاتھ رکھنے کے خوگر سے 'بجا طور پر یہ محسوس کیا کہ اگر اس نازک موقع پر است اسلامیہ کو قادیانیوں کے کروہ عزائم اور اس کی لن ترانیوں سے آگاہ کرکے تمام فرقوں اور جماعتوں کو ایک متحدہ پلیٹ فارم پر جمع نہ کیا گیا۔ تو چند دن بعد زمین مسلمانوں کے پاؤں سلے سے نکل چکی ہوگی اور مسلمانوں کو اگریز کے بعد قادیانی مرتدین کی غلامی کا روز بد ویکھنا نصیب ہو گا۔ اس اصاس نے رہنمایان مجلس شخط ختم نبوت کو بے چین اور مضطرب کر ڈالا۔ اور وہ مائی بے آب کا منظر پیش کرنے گے۔ انہوں نے ایک طرف تو ملک کا طوفانی دورہ کرکے جگہ جگہ جلے منعقد کئے۔ قادیانی سازشوں کو بے نقاب کیا۔ ان کے عزائم سے مثنبہ کیا اور پورے ملک کو قادیانیوں کے خلاف آئش بناکر رکھ دیا۔

ووسری طرف انہوں نے اسلامی فرقوں کے متاز رہنماؤں کو وقت کی

نزاکت کا اصاس دلایا اور اتخاد لمت کا صور پھونکا۔ اس سلسلہ میں مجلس تحفظ خم نبوت کے عظیم رہنما مجاہد لمت مولانا محمد علی صاحب جالند هری کا کارنامہ نا قابل فراموش ہے۔ موصوف نے اپنی ذہانت و خطابت کا سارا زور امت مسلمہ کے فرقوں کو متحد کرنے پر صرف کر دیا۔ انہوں نے ایک ایک دروزاے پر وستک دی۔ اپنے دل کی بے چینی کا اظمار کیا۔ ناموس رسالت کا واسطہ دیا اور مسلمانوں کو اس آفت کبری ہے بچانے کا لائحہ عمل ان کے سامنے رکھا۔ بات دل سے نکلی تھی اور دوں تک پنجی۔ تمام اسلامی فرقے "تحفظ خم نبوت" کے اسلیج پر متحد ہو گئے اور مسلمانوں کی متفقہ مجلس عمل تحفظ خم نبوت وجود میں آئی۔

۵۳ء کی تحریک ختم نبوت

مجلس عمل کی قیادت 'جس کے صدر حضرت مولانا سید ابو الحسنات قادری اور سیرٹری جزل جناب سید مظفر علی سٹسی۔ حضرت امیر شریعت کی تجویز اور مولانا جالند حری کی آئید سے مقرر کئے گئے تھے۔ ۵۳ء کی تحریک ختم نبوت چلی۔ قادیانیوں کے بارے میں مسلمانوں کے متفقہ مطالبات ارباب اقتدار کی خدمت میں پیش کئے گئے۔ لیکن اس وقت اقتدار قادیانیوں کے محنجہ میں تھا۔ اس اپانچ اقتدار نے اسلامی مطالبات کا جواب کولی سے دیا۔ مجلس عمل کے معزز رہنما جیلوں کی زینت بنے۔ براروں مسلمانوں کو بھون ڈالا گیا اور لاکھوں پس دیوار زنداں بھیج دیئے گئے۔ جو مینوں نہیں سالوں تک "جرم بے گناہی" کی سزائیس کا شخ رہے۔

۵۳ء کی تحریک ختم نبوت بظاہر ناکای سے ہمکنار اور تشدد کا شکار ہوئی۔گر واقعہ یہ ہے کہ یہ تحریک اپنے مقدس مقاصد میں پورے طور پر کامیاب رہی۔ تفصیل کی مخواکش نہیں۔ البتہ چند اہم امور کی جانب اشارہ ضروری ہے۔

اول —— تحریک کاسب سے اہم مطالبہ یہ تھاکہ قادیانی وزیر خارجہ مسئر ظفر اللہ خال کو برطرف کیا جائے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ تحریک کا سیلاب نہ صرف مسئر ظفر اللہ خال کی وزارت خارجہ کو بہا کر لے گیا بلکہ اس کے تمام محافظ بھی "خدا کی بے آواز لاٹھی" کا نشانہ بن گئے۔ خواجہ ناظم الدین سے جزل اعظم تک کا جو حشر

ہوا وہ کس کو معلوم نہیں؟

دوم —— تحریک ختم نبوت کا دو سرا اہم مطالبہ یہ تھا کہ قادیاندل کو غیر مسلم تسلیم کیا جائے۔ بلاشبہ یہ مطالبہ افتدار کی عدالت میں ساعت نہ ہوا۔ لیکن تحریک کے بعد عوام کی عدالت نے قادیانیوں سے وہی سلوک کیا۔ جو ایک سازشی کافر ٹولے سے کیاجانا چاہئے۔

سوم _____ تحریک کا اہم مقدد پاکتان کو قادیانی سازش سے محفوظ کرنا تھا۔ بھد اللہ یہ مقدد بھی پوری طرح حاصل ہوا۔ ۵۳ء کی تحریک نے قادیانیوں کی تمام سازشوں کو ناکام بنا دیا۔ وہ سازشی خلیفہ جو برے طنطنہ سے بلوچتان کو مرتد کرنے کا اعلان کر رہا تھا ____ سب نے ویکھاکہ وہ تحریک کے بعد تحقیقات عدالت کے کثرے میں اپنے بیانات کا صاب چکا رہا ہے۔

چہارم — قاویانیوں کے نزدیک مسلمانوں کا اتحاد ناممکن تھا۔
لیکن ۵۰ کی تحریک جتم نبوت نے اس کو نہ صرف «ممکن» بلکہ ایک امرواقتی بناکر
دکھایا اور قادیانیوں کو اپنی لفت سے «ناممکن» کا یہ لفظ حذف کر دینا پڑا۔ بھر اللہ
جب سے اب تک مسلمان قاویانیوں کے خلاف متحد ہیں اور اس "اسلامی اتحاد" کا
مظاہرہ ہرسال "ختم نبوت ربوہ کانفرنس" میں ہو تا ہے۔
مظاہرہ ہرسال "ختم نبوت ربوہ کانفرنس" میں ہو تا ہے۔

۲۹ مئی ۷۴ء سے سات ستمبر تک

۵۳ کی تحریک ختم نبوت کے بعد ایک سرکاری افسر نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر' امیر شریعت سید عطاء الله شاہ بخاری سے طغزا "کما "شاہ بی اوہ آپ کی تحریک کا کیا ہوا؟ " فرمایا "میں نے اس تحریک کے ذریعہ ایک "ٹائم بم" مسلمانوں کے ولوں کی زمین میں چھپا دیا ہے۔ جب وہ اپنے وقت پر چھٹے گا۔ تو تاویانیوں کو اقدار کی کوئی طاقت تباہی و بربادی سے نہیں بچا سکے گی۔ "

ہم رکھتے ہیں کہ ۲۹ مئی ۲۷ء کو یہ "ٹائم بم" خود قادیانیوں کے ہاتھوں ربوہ ریلوے اسٹیش پر پھٹا۔ جس سے قادیانیت کو زلزلہ آیا۔ قادیانیوں کے قصر ظافت ربوہ پر مایوسیوں کے باول منڈلاتے رہے اور سات سمبر ١٩٧٨ء كو جب مطلع صاف ہوا تو یوری دنیا نے دیکھا کہ قادیانیت کا مصنوعی سورج اسلامی افق سے غردب ہو چکا ہے اور آئین پاکتان میں قادیانیوں کا نام غیرمسلم اقلیتوں کی فرست میں سکھوں' ہندوؤں اور اچھوتوں کے ساتھ ورج ہے اور دنیا نے بیہ بھی ویکھا کہ نہ تو امریکہ سے برطانیہ تک اقتدار کی کوئی طاقت قادیانیوں کو اس انجام بد سے بچاسکی نہ یمودیوں کا سرمایہ ان کی ذات و رسوائی کے واغ مٹا سکا۔ پیج ہے۔ " قلندر ہر چہ کوید دیده کوید- " ۵۳ء کی طرح ۲۷ء کی تحریک بین بھی مسلمانوں نے "مجلس عمل تحفظ ختم نبوت " کے پلیٹ فارم پر جمع ہو کر بے مثال اتحاد و تنظیم کا مظاہرہ کیا اور ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے قربانیاں پیش کیں۔" مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے صدر حضرت مولانا سید محمد یوسف ہوری نے اپنے امراض و اشغال اور ضعف و كبرسى كے باوجود جوانمروى و اولو العزى سے مسلمانوں كى قيادت كى۔ معزز اركان اسمبلی نے قوی اسمبلی میں اہل اسلام کی ترجمانی کے فرائض انجام دیے اور ملت اسلامیہ کے تمام اکابر و اصافرنے اپی ہمت و بساط سے بدھ چڑھ کر ناموس رسالت ر جاناری کا نمونہ پیش کیا۔ اس مے گذرے زمانے میں یہ اتحاد ، یہ عظیم ، یہ اولو العزى اوريه برخلوص قربانيال حضرت خاتم التسين صلى الله عليه وسلم كى ختم نبوت كا ہی معجزہ تھا۔ اس موقع پر مجلس تحفظ ختم نبوت نے ویکر ضدمات کے علاوہ مجلس عمل کے مصارف کا بار برواشت کیا اور قومی اسمبلی پر قادیانیت کی حقیقت واضح کرنے ك لئ " الله اللهميه كا موقف" نامى كتاب شائع كى - ظاصه بيك ساء كى تحريك کی کامیابی وراصل ۵۳ء کی تحریک کا نتیجہ مقی۔ جب سے اب تک "مجلس تحفظ ختم نبوت" نے سلمانوں کو ختم نبوت کے پلیٹ فارم پر متحد رکھنے کے لئے نمایت جانفشانی اور خلوص سے کام کیا۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۸۴ء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی قیاوت میں چلی جس

کے بتیجہ میں قادیانی گروہ کے خلاف اختاع قادیا نیت آرڈینس جاری ہوا اور قادیانی سربراہ کو ملک چھوڑتا بڑا۔ عالمی مجلس نے بیرون ملک کے کام کو وسیع سے وسیع ترکر دیا۔ جس کی تفصیلات مستقل کتاب کی متقاضی ہیں۔

ختم نبوت کا پیام! ایک عالمی پیام

" مجلس تحفظ ختم نبوت" کے وسائل نمایت محدود تھے۔ اس کا ضعف و ناتوانی اندرون ملک بھی کام پر قابو پانے کی استطاعت سیں رکھتی تھی۔ لیکن مجلس کے رہنماؤں کی اولو العزی اسباب و وسائل سے زیاوہ مسبب الاسباب پر نظر رکھ کر چلنے کی خوگر تھی۔ وہ ختم نبوت کی دعوت دنیا کے ہر اس خطے میں پھیلانا چاہجے

تھے۔ جس میں کوئی انسانی آبادی موجود ہو۔ "مجلس تحفظ ختم نبوت" کے میر محفل مولانا محمد علی جالند هری کی تقریروں کا بیہ فقرہ بہت سے لوگوں کے حافظہ میں محفوظ ہو

گاك:

"آج کل امریکہ چاند پر پہنچنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اگر کسی وقت چاند پر انسان آباد ہوں' اور اگر زمین سے کوئی انسانی قاظم جاند پر منقل ہوا تو جو سارہ انسانی آبادی کے سب سے پہلے قافلے کو لے کر جائے گا۔ اس میں انشاء اللہ ہماری کوشش

ہوگی کہ «مجلس تحفظ ختم نبوت» کا نمائندہ بھی ہو۔» اس لئے مجلس نے قلت وسائل کے باوجود فتنہ قادیانیت کے تعاقب کو اندرون ملك تك محدود نبيس ركھا۔ بلكه عالم اسلام كو بھي مسلسل اس فتند سے آگاه

ركعاب مثلأ (الف) باہرے آنے والے اسلای ممالک کے وفود سے لما قاتیں کی حمیں

اور فتنه قادیانیت کی طرف توجه دلائی گئی۔ چنانچه جشن قرآن کریم راولپنڈی اسلامی سربرای کانفرنس لاہور اور اسلامی وزراء خارجہ کانفرنس کرا چی کے موقعہ پر مجلس تحفظ خم نبوت نے عالم اسلام کے ان معزز ممانوں سے رابطہ قائم کیا۔ انہیں قادیاندں کی سازشوں سے باخرکیا اور اس سلسله میں ضروری لٹریچر فراہم کیا گیا۔

(ب) مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر شخ الاسلام مولانا محمد یوسف بنوری نے جن کا عالم اسلای کی ممتاز علمی شخصیتوں سے درینہ تعارف اور ووستانہ تعلقات تھے۔ عالم اسلام کے چیدہ افراد کو اس فتنہ کے استیصال کی طرف متوجہ کیا۔

(ج) جامعہ اسلامیہ بدینہ منورہ رابطہ عالم اسلامی (سعودی عرب) الجلس العلی الشون الاسلامیہ (معر) اور دیگر اسلامی اواروں کو توجہ ولائی اور ان سے قرار وادیں منظور کروائیں۔

متعدد موقعوں پر عالم اسلام کے قائد شاہ فیمل شہید اور ویکر سربراہوں سے ملاقات کی اور انہیں اس فتنہ کی سرگر میوں سے آگاہ کیا۔

ہرسال جماعت کے نمائندے جج پر تشریف لے جاتے ہیں۔ اور دنیا بھرکے جاج کرام سے رابطہ قائم کرکے ان کو قادیاندں کی تحریک ارتداد سے متنبہ کرتے ہیں۔

یورپ کے مسلمانوں کی وعوت پر متاظر اسلام مولانا لال حسین اخر مرحوم نے انگلینڈ ' جرمنی ' آسریلیا ' امریکہ اور جزائر بھی آئرلینڈ کا دورہ کیا۔ جس سے لاکھوں مسلمان قاویا نیوں کے ارتداد سے محفوظ ہو گئے۔ مولانا مرحوم کا قیام ان ممالک بیں قربیا '' تین سال رہا۔ قاویا نیوں کے خلاف وہاں خوب کام ہوا۔ انگلینڈ بیں مجلس تحفظ ختم نبوت کے لئے ایک عمدہ بلڈنگ خریدی گئی اور اس بیس مجلس کا مرکز قائم ہوا۔ ''دوکگ مہیر'' جو قاویا نیوں کا مشہور اؤا تھا۔ ان سے واگذار کرا کر مسلمانوں کی تحویل بیں دی گئی۔ جزائر بنی بیں تعلیم قرآن کا مدرسہ حاری ہوا۔ جو '' بنی مسلم لیگ'' کے زیر اہتمام بحس و خوبی چل رہا ہے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کے متاز رہنما مولانا سید منظور احمد شاہ تجازی نے وو مرتبہ متحدہ عرب امارات کا وورہ کیا۔ وہاں کی عدالت عالیہ اور دیگر متاز شخصیتوں کو قاویانی لٹریچر سے ان کی کفریہ عبارتیں پڑھ کر سائیں۔ اور ان کے عقائد و نظریات کی تفصیل پیش ک۔ جس کے نتیجہ میں وہاں کی عدالت عالیہ نے ان کو خارج از اسلام اور سازشی محروه قرار ویا۔

مولانا سید منظور احمد شاہ مجازی نے بحرین کا دورہ کیا اور دہاں "مجلس تحفظ ختم نبوت" کی شاخ قائم کی مئی۔ بھر اللہ تمام عرب امارتوں میں قاویانی دجل و فریب کمل چکا ہے اور قادیانیوں کے خلاف موثر کارروائی شروع ہو چکی ہے۔

ع عمر مدء کے فور ابعد حضرت مولانا سید محمد بوسف بنوری نے الگلینڈ کا وورہ کیا اور وہاں قادیانیت کے خلاف کام کو مزید موثر و منظم کیا گیا۔

مجلس تحفظ خم نبوت کے امیر حضرت مولانا سید محد یوسف بنوری ؓ نے مولانا عبدالرزاق اسکندر کی معیت میں مشرقی افریقہ کے متعدد ممالک کا دورہ کیا۔ ان تمام ممالک میں "مجلس تحفظ ختم نبوت" کی شاخیں قائم کی سمئیں اور مسلمانوں کو قادیانوں کے خلاف منظم کیا گیا۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کے عظیم رہنما مولانا عبدالرحیم اشعر' مولانا اللہ وسایا كى معيت ميں "الحبلس الاعلى" كے مدر جناب الشيخ حيين الجشي كى وعوت بر اندونیشیا تشریف لے گئے۔ وہاں "مجلس تحفظ ختم نبوت" کا مرکز قائم ہو چکا ہے۔ وہاں بھی انشاء اللہ عقریب قاویا نیوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دے دیا جائے گا۔

نائیجریا اور ویکر مغربی افریقی ممالک میں بھی "مجلس تحفظ ختم نبوت" کے نمائندے پہنچ چکے ہیں۔ اور الحمد للہ وہ قادیانیت کے خلاف خوب کام کر رہے ہیں۔ اندن میں عالمی مجلس کا اپنا وفتر قائم ہے۔ اور ہر سال قادیانیت کے خلاف عظیم الثان کانفرنس منعقد ہوتی ہے۔

آثارومتائج

اکابر دیوبند کی مساعی اور "مجلس تحفظ ختم نبوت" کے مقاصد و خدمات کا مخترسا خاکہ آپ کے سامنے آ چکا ہے۔ اب ایک نظران آثار و نتائج پر بھی ڈال لیما چاہئے۔ جو جماعت کی جد مسلسل اور امت اسلامیہ کے انفاق و تعاون کے متیجہ من وقوع پذر ہوئے۔ اول ______ پاکتان کی قوی اسمبلی نے قادیاندں کو غیر مسلم قرار دیا۔ دیا۔ ملاوہ ازیں قریا " تیس اسلام ممالک قادیاندں کو کافر' مرتد' دائرہ اسلام سے خارج ادر خلاف قانون قرار دے چکے ہیں۔

دوم ----- ختم نبوت کی تحریک پاکتان میں کامیاب ہوئی۔ تو پوری دنیا پر قادیاندں کا کفرو نفاق داختے ہو گیا۔ ادر دنیا کے بعید ترین ممالک کے مسلمان بھی قادیاندں کے بدترین کفرسے واقف ہو گئے۔

سوم ---- بمادلور سے ماریشش جوہانبرگ تک کی بہت می عدالتوں فی ایون کی فیرمسلم حیثیت کی بنا بر فیلے دیئے۔

چمارم برف پاکتان کو ہلکہ دیگر اسلام ممالک کو قادیانیوں کے فلم خفظ ختم نبوت کی تحریک نے نہ صرف پاکتان کو ہلکہ دیگر اسلامی ممالک کو قادیانیوں کے فلبہ تسلط سے محفوظ کر دیا اور تمام دنیا کے مسلمان قادیانیوں کو ایک سازشی اور مرتد ٹولہ سجھ کر ان سے مخاط اور چوکنا رہنے گئے۔

بنجم ---- بشار لوگ جو قادیانیوں کے دام ہمرنگ زمین کا شکار مورکہ ہو گئے دمن کا شکار مورکہ ہو گئے تھے۔ جب ان پر قادیا نیت کا کفر کھل کیا تو وہ قادیا نیت کو چھو ڑ کر دوبارہ دامن اسلام سے دابستہ ہو گئے۔

کو ان کی حصہ رسدی سے زیادہ کمی ادارے میں تشتیں نہ دی جائیں۔

ہفتم ۔۔۔۔ قیام پاکتان سے ۱۹۷۴ء تک "ربوہ" مسلمانوں کے لئے ایک ممنوعہ قصبہ تھا۔ دہاں مسلمانوں کے داخلہ کی اجازت نہیں تھی۔ حتیٰ کہ ریلوے اور ڈاک خانہ کے سرکاری ملازموں کے لئے قادیانی ہونے کی شرط تھی۔ لیکن اب "ربوہ" کی سطینی ٹوٹ چکی ہے۔ وہاں اکثر سرکاری ملازم مسلمان ہیں۔ داور مجلس تحفظ ختم نبوت کے مدارس و مساجد دفتر ولا برری کا تم ہیں۔

ہفتم بیست الدیانی اپنے مرووں کو مسلمانوں کے قبرستان میں وفن کرنے پر اصرار کیا کرتے تھے۔ لیکن اب مسلمانوں کے قبرستان میں ان کا وفن کیا جانا ممنوع ہے۔

سنم سے فارموں میں کارڈ اور فوجی ملازمتوں کے فارموں میں تادیا نیوں کو اپنے ند مب کی تصریح کرنا ہوئی ہے۔

وهم بسب پاکستان میں ختم نبوت کے خلاف کمنا یا لکمنا قابل تعزیر جرم دیا جاچکا ہے۔

یاز دھم — سعودی عرب' لیبیا اور دیگر اسلای ممالک میں قادیانیوں کا داخلہ ممنوع ہے۔ اور انہیں "اسلام کے جاسوس" قرار دیا جا چکا ہے۔
دو از دھم — مرزا قلام احمد قادیانی کی نبوت کے خلاف لب کشان میں اجازت نہیں تھی۔ گراب صورت حال یہ ہے کہ قادیانی اپنے آپ کو مسلمان نہیں کمہ سکتے۔

پنروهم ---- قادیانی جو بیردنی ممالک بین به پردپیگنده کیا کرتے میے - که پاکستان بین قادیانیوں کی حکومت ہے اور دارالخلافه "ربوه" ہے - ده اس جھوٹ پر نہ صرف بوری دنیا بین ذلیل ہو چکے بین بلکہ خدا کی زمین اپنی فراخی کے بادجود ان پر نگف ہو ربی ہے - حتی کہ قادیانی سربراہ کو لندن میں بھی چین نصیب بادجود ان پر نگف ہو ربی ہے - حتی کہ قادیانی سربراہ کو لندن میں بھی چین نصیب نہیں -

مجلس تحفظ ختم نبوت اوربيت المال

"مجلس تحفظ ختم نبوت" کے وسیع ترین تبلیق نظام کا ایک مخفر فاکہ آپ

کے سامنے آ چکا ہے۔ البتہ اس امرکی وضاحت ضروری ہے کہ جماعت کے لاکھوں
روپے کے مصارف کا انظام کیے ہو آ ہے۔ جماعت کے بیت المال کے لئے کوئی
مستقل ذریعہ محاصل نہیں۔ اس نے محض حق تعالی شانہ کے فزانہ عامرہ پر توکل
کرتے ہوئے ایک روپیہ یومیہ کے میزانیہ سے اپنا کام شروع کیا اور جوں جوں
جماعت کا ٹھوس کام سامنے آ آگیا۔ حق تعالی شانہ نے عام مسلمانوں کو خدمت و
تعاون کی طرف متوجہ فرمایا اور وہ تمام حضرات جن کو مسئلہ ختم نبوت اور تحفظ
ناموس رسالت سے دلچی تھی۔ انہوں نے اپنے صد قات جماعت کے بیت المال
میں جمع کرانے شروع کئے۔ گویا جماعت کا کل سرمایہ تو کل علی اللہ اور مسلمانوں کا

جماعت نے بیت المال کے نظام میں جن امور کو ملحوظ رکھا ان کا خلاصہ یہ

-4

مجلس تحفظ خم نبوت میں جس قدر کارکن کام کرتے ہیں ان کے قوت لا کموت کا انظام جماعت کرتی ہے اور ان پر پابندی عائد ہے۔ کہ کمی مسلمان کی جانب سے ایک بیبہ بھی انہیں ویا جائے۔ وہ جماعت کے بیت المال کی رسید ویں اور وہ بیبہ بیت المال میں جمع کرائمیں۔ جماعت کے مبلغین اور کارکنوں نے اس اسلمہ میں جس بے مثال قربانی اور لظم و ضبط کا مظاہرہ کیا۔ اس کی نظیر موجودہ دور میں مشکل سے طے گی۔

الل اسلام کی جانب سے ذکوۃ' صدقات' صدقہ' فطر' جرم قربانی اور دیگر عطیات کی شکل میں جو امداو جس مدمیں وی جاتی ہے۔ بیت المال کی جانب سے اس کا اہتمام کیا جاتا ہے کہ وہ احتیاط کے ساتھ اس مدمیں خرج کی جائے۔

چنانچہ اس بیت المال ہے مبلغین کے مشاہرات وفاتر کے اخراجات' مدارس اور طلبہ کی ضروریات' اندرون و بیرون ملک کا تبلینی نظام' دنیا کی مختلف زبانوں میں تحریر کردہ اور شائع کردہ لڑیج کی اشاعت اور بیرون ملک جانے والے وفرد کے لوازمات بورے کئے جاتے ہیں۔ کویا جس نے جماعت کو ایک روپیے بھی دیا وہ ان تمام شعبوں میں حصہ دار ہے۔

جماعت کی جانب سے ہر سال ایک رو کداو شائع ہوتی ہے۔ جس میں گذشتہ سال کی کارکروگی اور آئدہ لائحہ عمل کے ساتھ ساتھ تمام عطیہ دہندگان کے تام اور ان کی رقوم کی تضرح کی جاتی ہے۔ نیز مصارف کی تفصیل ہمی پیش کی جاتی ہے۔ نیز مصارف کی تفصیل ہمی پیش کی جاتی ہے۔ ناکہ ہر مسلمان یہ اطمینان کر سکے کہ آیا اس کی جمیجی ہوئی رقوم بیت المال میں جمع ہوئی یا نہیں؟

آمد و صرف کے حمایات باقاعدہ رجٹرڈ کئے جاتے ہیں اور ہرسال سرکاری آڈیٹرے حمایات کی پڑتال کرائی جاتی ہے۔

ہر مسلمان کو اس امری اجازت ہے کہ جب جاہے جماعت کے حسابات کا معائد کر سکتا ہے۔

مور نمنٹ پاکتان نے "مجلس تحفظ ختم نبوت" کو ایک تبلینی اور فلای ادارہ تسلیم کرتے ہوئے اس کے بیت المال میں واخل کئے جانے والے جملہ عطیات کو ایم فیکس سے مشٹنی قرار دیا ہے۔

لاکوں ردیے کامیزائیہ ہونے کے بادجود جماعت کے کارکوں کو اپنے فقرو افلاس پر ناز ہے۔ ہم اپنے اسلاف کی اس دولت فقر کی نمائش کو گناہ سجھتے ہیں۔ آئندہ عزائم اور جماعت کالا تحہ عمل

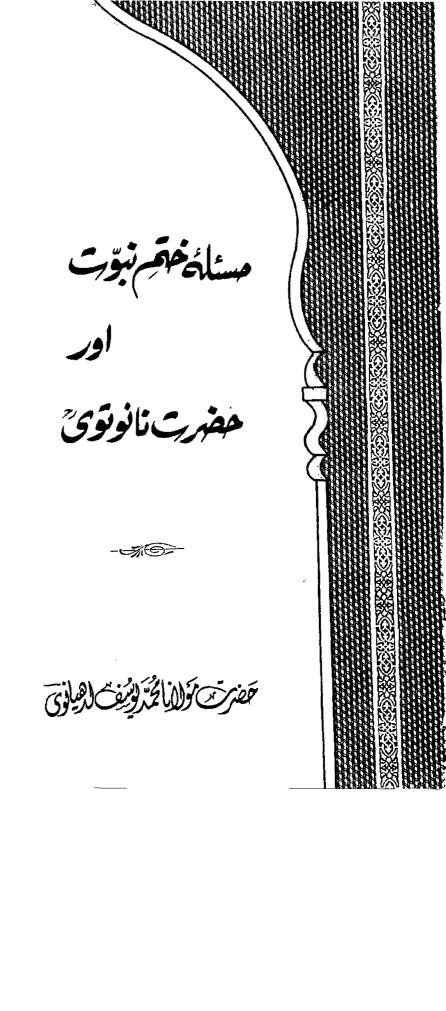
بہت سے لوگوں کا خیال ہو آ ہے کہ پاکستان میں قادیا نیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا۔ الذا ختم نبوت کا مشن اب ختم ہو چکا لیکن یہ غلط فنی ہے۔ جماعت ختم نبوت کا مشن ختم نہیں ہوا۔ بلکہ اس کے دائرہ کار ادر اس کی ذمہ داریوں میں کئی سو گنا اضافہ ہو گیا ہے۔ اب تک جماعت کی بیشتر توجہ اندردن ملک قادیا نیوں کے رد و تعاقب کی طرف تھی۔ گر ستمبر ۱۹۷۲ء کے بعد پوری دنیا جماعت ختم نبوت کی دعوت و تبلیخ کا میدان بن چکا ہے۔ جمال جمال قادیانی پنچے ہیں وہال دہال سے

جماعت کے امیر حضرت مولانا خواجہ خان محمہ صاحب مد ظلہ کو نقاضوں پر نقاض تر ہے۔ اس لئے ۱۷ء تقاض تر ہے۔ اس لئے ۱۷ء تقاض تر ہے۔ اس لئے ۱۷ء ہے۔ پہلے اگر جماعت کو بیسیوں کارکنوں کی ضرورت تھی تو اب سیکٹوں کی نہیں ہزاروں کی ضرورت ہے۔ پہلے اگر اس کا کام ہزاروں میں چل سکا تھا۔ تو اب لاکھوں کی نہیں کرو ڑوں کا نقشہ سامنے آتا ہے۔ بسرحال پہلے بھی خدا کے بحروے یہ جماعت چل رہی تھی اور آئدہ بھی اس کا بھی سارا ہے۔ تاہم مسلمانوں کے سامنے جماعت کے نئے مسائل اور نئے تقاضوں کا پیش کرنا بھی ضروری ہے۔

ا۔ جیسا کہ اوپر عرض کیا جا چکا ہے ختم نبوت کی تحریک پوری دنیا ہیں چیل چک ہے۔ اور کم و بیش ہر جگہ قادیاندل سے وہی معرکہ گرم ہے۔ جو یماں ہمارے ملک میں رہا۔ اس لئے فوری ضرورت اس امری ہے کہ ساری دنیا کے ممالک میں اور بالخصوص ان ممالک میں جمال قادیاندل کا زیادہ تسلط ہے ختم نبوت کے مضبوط مرکز قائم کئے جائیں اور چو نکہ باہر کی دنیا قادیاندل کی کتابول سے واقف نہیں۔ اس لئے ضرورت ہے کہ یمال سے کیر تعداد میں مبلغ بیمجے جائیں اور ان کے ساتھ ضروری لڑیج

اس طرح یہ امر بھی فوری طور پر توجہ طلب ہے کہ اردو' عربی' اگریزی' فاری' فرانسی اور افریق و ایشیائی ممالک کی معروف زبانوں میں خصوصا" ان ممالک کی زبانوں میں جماں قادیانی ہیں' رو قادیا نیت پر لٹریچرتیار کرکے شائع کیا جائے۔ یہ لاکھوں روپے کا منصوبہ ہے۔

ایک اہم ترین مروری بات یہ ہے کہ بیرونی ممالک سے ذہین و نظین نوجوانوں کو پاکستان لایا جائے اور انہیں قادیا نیت کی تعلیم دے کر ان کے ممالک میں تبلیغ ختم نبوت کا کام ان کے سپرو کیا جائے۔ اس مقصد کے لئے ملتان میں ایک عالمی تبلیغی مرکز قائم ہے۔ جن میں بجدہ تعالی ان تمام مروریات کو محوظ رکھا جاتا ہے۔



يم الله الرحل الرحيم العمدلل، وحدد والصلوه والسلام على من لا نبى بعث أما بعد

دین اسلام کا سک بنیاد ختم نبوت کا عقیدہ ہے انبیاء کرام علیم السلام کا مقدس سلسلہ حق تعالی شانہ نے سیدنا آدم علیہ السلام سے شروع فرمایا اور سیدالعالمین خاتم النبیین محمد رسول الله صلی الله علیہ دسلم پر اس مبارک سلسلہ کو ختم کر دیا۔ پس آنحضرت صلی الله علیہ وسلم قصر نبوت کی آخری این بین جن کے وجود پاک سے قصر نبوت شخیل پذیر ہوا۔ انبیاء علیم السلام کی جو فرست حق تعالی کے علم اندلی سے طے شدہ نقی اس میں آخری نام حضرت خاتم النبیین صلی الله علیہ وآلہ وسلم کا تھا۔ آپ کی تشریف آوری سے وہ فرست کمل ہو گئی جس میں کسی اضافہ کا امکان نہ رہا۔

ختم نبوت کا یہ عقیدہ تمام امت کا اجماعی اور مسلمہ عقیدہ ہے اور آخضرت ملی اللہ علیہ دستہ اور آخضرت ملی اللہ علیہ وسلم کے بعد سیدنا ابو بر صدیق رضی اللہ تعالی عند کے دور میں سب سے پہلا جماد اسی عقیدہ کے تحفظ کے لیے ہوا جس میں ہزاروں محابہ و آبعین لے اپنی قیتی جانیں قربان کرکے اس عقیدہ کو زندہ جادید بنا دیا۔

. جمتہ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم ویوبند قدس سرہ اپنے دور میں علوم و حقائق کے دمحر ناپید کنار اور بقول حضرت مولانا پیر مسر علی شاہ صاحب گولڑوی رحمتہ اللہ علیہ حق تعالی شانہ کی صفت علم کا مظهراتم تھے۔ (ماہنامہ "الرشید" ساہوال دار تعلوم دیوبند نمبر م ۷۵۸)
حضرت نانوتی اور ان کے رفیق حضرت مولانا رشید احمد محکوی رحمتہ الله
علیہ کے تعارف میں مخیخ الاسلام حضرت سید محمد یوسف بنوری رحمتہ الله علیہ کا ایک
اقتباس نقل کرنا ہے کل نہ ہوگا:

حق تعالی نے ان دونوں مخصیتوں کو جمع کرکے ایک بہت بی بری اور ممتاز مخصیت پیدا کی اور بہ عجم الاسلام شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی۔۔۔۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے علوم کے دو جلیل القدر عالم وارث ہوئے ایک الامام المحجمت مولانا محمد قاسم نانوتوی اور دو سرے المحمث الفقیمید الحجمت مولانا رشید احمد محمد قاسم نانوتوی اور دو سرے المحمدث الفقیمید الحجمت مولانا رشید احمد محمد قاسم

یہ دونوں اکابر دونوں قتم کے علوم میں حظ وافر رکھتے تھے مگر حظرت نانوقی میں علوم متکلمین اور علوم حقائق کا پہلو عالب تھا۔ (مقدمہ لامع الدراری من) حضرت نانوقی کا شار امت مجمید علی صاحبہا الصلوة والسلام کے ان ارباب قوت قدیمہ میں ہوتا ہے جن کی نظر صرف احکام و مسائل پر ہی نہیں بلکہ ان کے اسباب و علل تک پینچی ہے وہ صرف جزئیات کا احاطہ نہیں کرتے بلکہ جزئیات کو کلیات کے علل تک پینچی ہے وہ صرف جزئیات کا احاطہ نہیں رکھتے بلکہ ان کے اصول سے سلسلہ میں مربوط دیکھتے ہیں صرف فردع کا علم نہیں رکھتے بلکہ ان کے اصول سے اصل الاصول تک پینچ ہیں ان کا علم کب و اکتساب کے دائرے معیاوری ہوتا ہو اسلامول تک پینچ ہیں ان کا علم کب و اکتساب کے دائرے میں موالات کو حاصل ہوتا دیں جو استدلال سے کام ضرور لیتے ہیں مگر معلومات کے ذریعے مجولات کو حاصل

کرنے کے لیے نہیں بلکہ افہام عامہ کی رہنمائی کے لیے 'الغرض ان کی نظرا طراف و جوانب اور مبادی و وسائل میں الجھ کر نہیں رہ جاتی بلکہ نتائج و مقاصد کی بلندیوں میں پرواز کرتی ہے۔

حضرت نانوتوی کے نزدیک یمی لوگ راسطین فی العلم ہیں اور ان کے علاوہ سب لوگ عوام کی صف میں آتے ہیں:

"جز انبياء عليهم السلام اور راسطين في العلم بمد عوام اند"- (كتوب ودم

(۲)

انبیاء علیم السلام اور راسخین فی العلم کے سوا باقی سب عوام ہیں ' آخضرت ملی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین بمعنی آخری نی ہیں۔ یہ مسئلہ ہر خاص و عام کو معلوم ہے اور لمت اسلامیہ کا ایک فرو بھی اییا نہیں جو اس سے ناواقف ہو۔ لیکن اگر یہ سوال کیا جائے کہ آخضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نی (یا بلفظ ویگر خاتم النبیین کیوں ہیں؟) تو عوام بس کی کہ سکیں گے کہ خدا تعالی نے آپ کو آخری نی بایا ہے اس لیے آپ خاتم النبیین ہیں لیکن جب آگے بردھ کریہ وریافت کیا جائے کہ جماعت انبیاء علیهم السلام ہیں سے آخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بی کیوں اس منصب جلیلہ کے لیے ختنب کیا گیا؟ تو اس کا جواب صرف علماء راسخین بی وے سے بہر کی چز ہے۔

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی فی اینی تصانیف "آب حیات" "قبله نما" "جبته الاسلام" اور "تقریر ولهدی بین کمیس مخفر اور کمیس مطول اس راز سے عقد کشائی فرمائی ہے اور خصوصیت کے ساتھ "تحذیرالناس" تو آپ نے صرف ای موضوع پر آلیف فرمائی ہے۔ سب سے پہلے عوام کے مبلغ پرداز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"قبل عرض جواب بير كزارش ہے كه اول معنى خاتم النبيين معلوم كرنا جاہيے آكم فعم جواب بين وقت نه ہو' سو "عوام" كے خيال بين تو

رسول الله صلی الله علیه وسلم کا "خاتم" ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔"
("تخذیر الناس" صس)

فاہر ہے کہ "عوام" بے جارے خاتم النبین کا مطلب اس سے زیادہ کیا جائے ہیں کہ آپ کی بعث تمام انبیاء علیهم السلام کے بعد ہوئی ہے 'آپ کا زمانہ سب کے بعد رکھا گیا ہے اور آپ سب سے آخری نبی ہیں۔

فاتم النبيين كے يہ معنى بالكل صحح بيں اور اس میں كوئى شك و شبہ نہيں كہ قرآن مجيد كا مدعا آپ كى آخريت كو بيان كرنا ہے ليكن قرآن كريم نے آپ كى آخريت و خاتميت كو كس غرض سے بيان فرمايا ہے اس كے جواب ميں ہم ايسے عوام بس سے كمد سكتے ہيں كہ اس سے جموئے مدعيان نبوت كا انداد مقصود تھا۔

حضرت نانوتویؓ کے نزدیک:۔

"بہ احمال کہ بہ آخری دین تھا اس لیے سدباب مدعیان نبوت کیا ،جو کل کو جھوٹے دعوے کر کے خلائق کو مگراہ کریں گے البتہ نی حد ذاجہ قابل لحاظ ہے"۔ (تحذر الناس" ص)

لیکن کیا خاتم النہین کا منہوم صرف ای حد تک محدود ہے؟ قرآن کریم کا منا صرف آپ کی آخریت زبانی کو ذکر کرنا ہے؟ اور معنائے خاتمیت بس بی ہے کہ آپ آخری نی بیں؟ یہ ہے وہ سوال جس کے حل کے لیے "عوام" کانی نہیں بلکہ اس راز سے یردہ اٹھانے کے لیے ارباب قوت قدسیہ کا علم وہی ورکار ہے۔

محویا آنخضرت ملی الله علیه وسلم کی خاتمیت زمانی کا علم و یقین تو عوام کے وائرے کی چیز ہے لیکن اس خاتمیت زمانی کی علت کیا ہے؟ یہ عوام کے دائرے کے اور کی چیز تھی، حضرت نانوتوی کو حق تعالی جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے اس علت العلل کی طرف رہنمائی فرمائی، فرمائے ہیں:

اگر سدباب ندکور و منظور تھا تو اس کے لیے اور بیسیوں مواقع تھے بلکہ

بنائے خاتیت اور بات پر ہے جس سے آخیر زمانی اور سدباب مذکور خود بخود لازم آ جاتا ہے اور نعنیلت نبوی ملی اللہ علیہ وسلم ووبالا ہو جاتی ہے' تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ۔۔۔۔۔۔ ("حتحدیر الناس" صسم)

اس کے بعد بورا رسالہ اس اجمال کی تفصیل اور خاتیت زمانی کی علمت کی تشمیل اور خاتیت زمانی کی علمت کی تشریح میں ہے تشریح میں ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم باعتبار شرف و مرتبہ کے بھی خاتم ہیں' باعتبار مکال کے بھی' باعتبار زمال کے بھی۔

آپ وصف نبوت کے ماتھ بالذات موصوف ہیں اور باتی تمام انبیاء کرام علیہ السلام آپ کے واسط اور ذریعہ ہیں۔ اس لیے باتی انبیاء علیہ السلام کی نبت آپ کے ماتھ وی ہے جو قرکو آفاب سے ہے۔ آپ کی نبوت صرف آپ کے زمانہ تک محدود نہیں بلکہ بواسط دیگر انبیاء علیہم السلام کے تمام کون و مکال اور زمین و زمان پر حاوی ہے کی وجہ ہے کہ آپ صرف نی امت نہیں بلکہ نی الانبیاء ہیں اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنی امتوں سمیت آپ کی سیادت و قیادت کے ماتحت ہیں۔

ان مقدمات کو مبربن فرمانے کے بعد حفرت نانوتوی ؓ آنخضرت ملی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت نانوی گائی کی دہ دلیل بیان فرماتے ہیں جس سے جھوٹے مرعیان نبوت کا سارا طلعم ٹوٹ جا تا ہے۔

"بالجمله رسول لملله ملی الله علیه وسلم دصف نبوت میں موصوف باالذات ہیں اور سوا آپ کے اور انبیاء علیهم السلام موصوف بالعرض۔"

اس صورت بیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (تمام انبیاء کرام علیهم السلام کے کے بعد بھی سلسلہ نبوت السلام کے کے بعد بی لایا جا سکتا تھا۔ ناممن تھا کہ آپ کے بعد بھی سلسلہ نبوت جاری رہتا۔ اس لیے کہ) آگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (تمام انبیاء کرام علیهم السلام کے بعد نبیں بلکہ) اول یا وسط میں رکھتے تو (دو حال سے خالی نہیں تھا آپ کے بعد جو نبی آتے ان کا وین آپ کے دین کے خلاف ہوتا یا موافق اور یہ

دونوں صور نیں باطل ہیں کیونکہ) انبیاء متاخرین کا دین اگر مخالف دین محمی صلی اللہ علیهم وسلم ہو آ تو اعلیٰ کا اونیٰ سے منسوخ ہونا لازم آیا۔ حالانکہ (یہ بات شرعاً و عقلاً باطل ہے چنانچہ) اللہ تعالیٰ خود فراتے ہیں:

ماننسخ مرأيته اوننسها نات بخير منها او مثلها

اور کیل نہ ہو' یوں نہ ہو تو اعطاعے دین منجملد رحمت نہ رہے آثار غضب بی سے ہو جاوے۔

ہاں آگریہ بات ہوتی کہ اعلیٰ درج کے علاء کے علوم اونیٰ درج کے علاء کے علوم کمتراور ادون ہوتے ہیں تو مضا نقہ بھی نہ تھا۔

پر سب جانتے ہیں کہ کمی عالم کا عالی مراتب ہونا علو مراتب علم پر موقوف ہے، یہ نہیں تو وہ بھی نہیں۔ اور انبیاء متاخرین کا دین اگر مخالف نہ ہو آ تو یہ بات ضرور ہے کہ انبیاء متاخرین پر وحی آتی اور افاضہ علوم کیا جاتا ورنہ نبوت کے پھر کیا معن!

سواس صورت بی اگر دی علوم محمدی صلی الله علیه وسلم ہوتے تو بعد دعدہ محکم "انا نعن نزلناالذکو وانالہ لعافطون" کے جو بہ نبست اس کتاب کے جس کو قرآن کئے اور بشارت آیت "ونزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شئی" جامغ العلوم ہے نبوت جدید کی کیا ضرورت مخی؟

اور آگر انبیاء متاخرین علوم محمدی صلی الله علیه وسلم کے علاوہ ہوتے تو اس کتاب کا تبیلنا لکل شئی ہونا غلد ہو جاتا۔

بالجملہ ایسے نبی جامع العلوم کے لیے ایسی بی کتاب جامع چاہیے تھی تاکہ علو مراتب نبوت 'جو لا جرم علی مراتب علمی ہے۔ چنانچہ معروض ہو چکا میسر آتی 'ورنہ یہ علو مراتب نبوت ' بے شک ایک قول وروغ اور حکایت غلط ہوتی ایسے ختم نبوت کو ہمھنی معروض کو آخر زمانی لازم ہے۔ ("تحذیرالناس" ص۸)

یہ عبارت کمی تشریح و توضیح کی محتاج نہیں اور اس میں دلیل عقل ہے ابت

کر دیا گیا ہے کہ آخضرت ملی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کا آنا محال ہے خواہ دہ شرع جدید کا مدی ہو یا آخضرت ملی اللہ علیہ وسلم کی افتداء اور پیروی کا وم بحر آ ہو '
کیونکہ آخضرت ملی اللہ علیہ وسلم خاتمیت ذاتی کے مرتبہ پر فائز ہیں اور اس خاتمیت کو تاخر زبانی لازم ہے ورنہ آپ کی نبوت کی بلند مرتبت محض ایک قول وروغ اور حرف غلط ہوگ۔

ای دلیل کو حفرت نے اپنی دیگر تقنیفات میں مختلف عوانات سے واضح فرایا ہے میاں مرف ایک حوالہ نقل کر دیا کانی ہے ، جمتہ الاسلام ، میں تحریر فراتے ہیں:

علی ہزالقیاس جب بے دیکھا جا آ ہے کہ علم سے ادر کوئی الی صفت نہیں جس کو عالم سے تعلق ہو تو خواہ مخواہ اس بات کا یقین پیدا ہو جا آ ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ دسلم پر تمام مراتب کمال اس طرح ختم ہو مجے جیسے بادشاہ پر مراتب حکومت ختم ہو جاتے ہیں۔ اس لیے جیسے بادشاہ کو خاتم العکام کمہ سکتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ دسلم کو خاتم الکاملمین اور خاتم النبیین کمہ کتے ہیں۔

محر جس محض پر مراتب کمال ختم ہو جائیں کے تو بایں وجہ کے نبوت سب
کمالات بھری میں اعلیٰ ہے چنانچہ علم بھی ہے اور تقریر متعلق بحث تقرب بھی 'جو ابھی
اوپر گزری ہے اس پر شاہد ہے۔ اس لیے آپ کے دین کے ظہور کے بعد سب اہل
کتاب کو بھی ان کا اتباع ضروری ہوگا۔ کونکہ حاکم اعلیٰ کا اتباع حکام ماتحت کے ذمہ
بھی ہو تا ہے ' رعایا تو کس شار میں ہے؟

علاوہ بریں جیسے لارڈ لٹن کے زمانہ میں لارڈ لٹن کا اتباع ضروری ہے' اس دقت احکام لارڈ تاریخہ بردک (سابق واسرائے ہند) کا اتباع کانی نہیں ہو سکتا اور نہ اس کا اتباع باعث نجات سمجھا جاتا ہے ایسے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ بابرکات میں اور ان کے بعد' انبیاء سابق کا اتباع کافی اور موجب نجات نہیں ہو سکتا اور یکی وجہ ہوئی کہ سوا آپ کے اور کمی نی نے وعوائے نبوت خاتیت نہ کیا

بلکہ انجیل میں حضرت عینی علیہ السلام کا یہ ارشاد کہ جمال کا سردار آ آ ہے۔ خود اس بات پر شاہد بنا کہ حضرت عینی خاتم نہیں کیونکہ جب اشارہ مثال خاتمیت 'بادشاہ خاتم وی ہوگا جو سارے جمان کا سردار ہو 'اس وجہ ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب میں افضل سجھتے ہیں ' پھریہ آپ کا خاتم ہونا آپ کے سردار ہونے پر دلالت کر آ ہے اور بقرید وعویٰ خاتمیت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے ' یہ بات بھی سجھتے ہیں کہ وہ جمال کے سردار جن کی خبر حضرت عینی علیہ السلام دیتے ہیں حضرت عینی علیہ السلام دیتے ہیں حضرت عمر صلی اللہ علیہ وسلم بی ہیں۔

("جمته الاسلام" ص-۱-۸-۱ مطبوعه مجلس معارف القرآن ديوبند)
الغرض آنخضرت صلى الله عليه وسلم كى خاتميت ذاتى أب كى خاتميت ذاتى كى
علت به اور خاتميت زمانى آب كى سياوت و قيادت اور افضليت و برترى كى دليل
ب

حضرت نانوتوی کا موقف یہ ہے کہ قرآن کریم کی آیت "فاتم النہیں" میں بیک وقت تینوں جمالت مطابقی قرآن کریم کی قات مظابقی قرآن کریم ہے وقت تینوں جدالت مطابقی قرآن کریم سے ثابت ہیں جس کی مفصل تقریر "تحذیر الناس" میں کی گئی ہے۔ یہ ہو دہ نکتہ جو "عوام" کے قم سے بالا تر تھا۔

ادر اگر قرآن کریم کی آیت خاتم النبسین خاتیت کی ان تیوں ولیوں پر برلالت مطابقی مشتل ہیں تو حضرت کو اصرار ہے کہ خاتیت ذاتی کو آیت کا بدلول مطابقی تھرایا جائے ادر خاتیت زمانی بدلالت الترای اس سے خود بخود ثابت ہو جائے گ۔ اس لیے خاتیت کی علت میں خاتیت ذاتی ہے ادر جب علت ثابت ہو گئی تو معلول اس سے مختف نہیں ہو سکتا۔

اوپر ختم نبوت زمانی کی ولیل عقلی ارشاد ہوئی تھی اب ذرا ولیل نعلی بھی ملاحظہ ہو' فرماتے ہیں:

"سو اگر اطلاق و عموم ہے (مینی آیت فاتم النہمین کے تحت فاتمیت ذاتی

خاتیت زبانی اور خاتیت مکانی تینوں برلالت مطابقی داخل ہے اور آیت تینوں کو عام ہے تب تو جوت خاتیت نبانی خاہر ہے ورنہ (لینی لفظ خاتم النبیین تینوں اقسام خاتیت کو شامل نہیں بلکہ اس میں مرف خاتیت ذاتی مراد لی ہے تو اندریں صورت) تسلیم لروم خاتیت زبانی برلالت الزامی ضرور ثابت ہے"۔

اوپر تقریحات نبوی مثل "انت منی بمنزلته هارون عن موسی الا اندلا
نبی بعدی" - او کما قال جو بظا بریه طرز ندکور ای لفظ خاتم النبیین سے ماخوذ ہے اس
باب بی کانی ہے کیونکہ یہ مضمون درجہ تواتر کو پہنچ کیا ہے پھرای پر ابتاع بھی منعقد
بو کیا کو الفاظ ندکور بسند متواتر معتول نہ بول سویہ عدم تواتر الفاظ باوجود تواتر معنوی
ایسا بی ہوگا جیسا تواتر اعداد رکعات فرض و دتر دفیرہ باوجود یکہ الفاظ احادیث مشر
تعداد رکعات متواتر نبیں ، جیسا کہ اس کا مشر کافر ہے اس لیے اس کا مشر بھی کافر
ہوگا۔ ("تحذیرالناس" من ا)

ای استدلال کا ظامہ ہے کہ ختم نبوت زمانی قرآن کریم سے بطور دلالت معلیقی یا الترامی کے قابت ہے۔ احادیث متواترہ سے قابت ہے ' اجماع است سے قابت ہے اور اس کا محر اس طرح کا کافر ہے جیسا کہ تعداد رکعات کا محر کا فرہے۔ یمال ہے عرض کر دیتا بھی ضروری ہوگا کہ کی عقیدے کے قیوت میں قرآن کریم ' حدیث متواتر اور اجماع است پیش کر دینے کے بعد اور کس دلیل کی ضرورت نمیں رہ جاتی کیونکہ جو عقیدہ ان تین دلاکل سے قابت ہوا اس کی قطیب شک و شب سے بالاتر ہے اور اس کا محر کافر ہے۔ اس بناء پر مولانا نانوتوی نے فرایا جیسا اس کا (یعنی رکعات کا) محر کافر ہے ایسا بی اس کا (یعنی ختم نبوت زمانی) محر بھی کافر

ایک شبه اور اس کا جواب

گزشتہ بالا سطور سے معلوم ہوا ہوگا کہ حضرت نانوتویؓ قدس سرہ آتخضرت ملی اللہ علیہ دسلم کی خاتمیت زمانی کے مکر نہیں بلکہ مثبت ہیں اور مثبت ہمی ایسے کہ

اے عقلی و نعلی ولائل قطعیہ سے ثابت کرکے اس کے منکر پر کفر کا فتوی صاور فراتے ہیں۔ یمال مزید تاکید کے لیے مناظمو عجیبہ کے چد جلے نقل کر دینا بھی نامناس نه موكا:

الف : فاتميت زباني اينا دين و ايمان ب ناحق كي تهمت كا البته كم علاج نسي-(mg/)

ب: محضرت خاتم المرسلين صلى الله عليه وسلم كى خاتيت زمانى توسب ك زويك ایک مسلم ہے اور یہ بات بھی سب کے نزدیک مسلم ہے کہ آپ اول الخلوقات ہیں۔ على الاطلاق كئ بالاضافة(ص ٢)

ج : حاصل بد ب كه خاتيت زماني سے جمع كو انكار نسي بلكه يول كئے كه محرول کے لیے مجانش انکارنہ چموری (منه)

ر :: مولانا! خاتیت زمانی کی میں نے تو توجید و آئید کی ہے تعلیظ اس کی ۔۔ اختیار بنالمله مذب اخیار بالمعلول نبس مو آ بلک اس کا حمدتی اور موید ہے اورول تے محق خاتیت نبانی آگر بیان کی بے توش سے اس کی علے سین خاتیت مرتی ذکر كروى الدر غروع تخديري يل الحقاله عاتيت والل كايد نبت عاتيت ناني وكر كرويا

(W.J)

ت ابتا دین والمان ہے (ک) بعد رسول الله ملی الله طب وسلم کی اور نی کے ہوتے کا احمال شیں، جو اس میں آبل کرے اس کو کافر جانا مول۔ (می سوم)

حفرت کی اس قتم کی بہت می تصریفات کی مودوگ میں قدمتی طور پر ب سوال پیدا ہو آ ہے کہ حضرت کی طرف افکار نبوت زبانی کا عقیدہ کیوں منسوب کیا گیا؟ اس كا منتا غلط فني تتمي يا ديده دانسته جهارت؟

میں اس موضوع سے تعرض نہیں کرنا جاتا تھا' یہ بحث تھند رہے گی اگر اس ير مفتلونه كى جائ لليفه يه ب كه حفرت كى المرف اس عقيده كا انتساب وه بمى كرتے بيں جو اس امت من اجراك نوت كے قائل بيں لين غلام احمد قادياني كى اور وہ حضرات بھی کرتے ہیں جو ختم نبوت کے قائل اور اس کے مکر کو کافر گروانتے ہیں لینی مولانا احمد رضا خان صاحب مرحوم برطوی اور ان کے عقیدت مند حضرات!

جماں تک قادیانی صاحبان کا تعلق ہے ان کی خدمت میں تو یک گزارش کانی ہے کہ اگر عقائد کے باب میں محرت نانوتوی کی تحریر کوئی دنن رکھتی ہے تو جس کتاب کے فقرے سے وہ اجرائے نبوت کے عقیدے پر استدلال کرتے ہیں ای کتاب میں جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے ختم نبوت زمانی کے منکر کو قرآن کریم محدیث متواتر اور اجماع امت کا منکر کافر کما گیا ہے۔

اس لیے حفرت کی تحریہ سے استدلال کرتے ہوئے وہ بے شک اجرائے نبوت کا عقیدہ رکھیں لیکن از راہ انساف اس عقیدہ رکھنے والے کو کافر بھی قرار دیں۔

یں ہو دونوں باتیں جمع ہو سکتی ہیں تو ضرور کرنی جائیں اور اگر جمع نہیں ہو سکتی ہیں تو ضرور کرنی جائیں اور اگر جمع نہیں ہو سکتی تو اس سے خابت ہوگا کہ انہوں نے حضرت کی جس عبارت سے اجرائے نبوت کا عقیدہ کشید کرنے کی کوشش فرمائی ہے وہ اس کا مطلب نہیں سمجھ جما کہ مرزا غلام اجمد صاحب اپنی مرضی اور اپنی عبارتوں کا مطلب نہیں سمجما کرتے تھے۔

جماں تک جناب مولانا احمد رضا خان صاحب مرحوم کا اور ان کی جماعت کا تعلق ہم ان کے بارے بیں اگر یہ کما جائے کہ انہوں نے غلط فئی کی بناء پر حضرت اسے یہ عقیدہ منسوب کیا ہے تو گتاخی ہوگی کہ اتنا بڑا علامہ بلکہ استے بڑے علاے ان عبارتوں کو سجھنے سے قاصر رہے اور اگر یہ عرض کیا جائے کہ ان حصرات نے قصدا ایک بات غلط طور پر حضرت سے منسوب کر دی ہے تو اس سے بردھ کر ستم کی بات ہا در چو تکہ حضرت ای رسالے میں ولائل قطعیہ عقلیہ سے ختم نبوت زمانی کو بات کر اس کے محروں پر کفر کا فتوی بھی صاور فرما کے جس اس لیے ایس کتاب بات کرے اس کے محروں پر کفر کا فتوی بھی صاور فرما کے جس اس لیے ایس کتاب

کے کمی فقرے سے آپ کا مکر ختم نبوت ہونا ثابت کرنا گویا "وزدے کجف چاغ" کی مثل یاد دلا آ ہے۔

راقم الحروف غور و فکر کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ جناب مولانا احمد رضا خان صاحب کا قلم اور تجاج بن یوسف کی تکوار توام پیدا ہوئے تھے ان کے قلم کو تخفیر کا وی چکا تھا جو تجاج کی تکوار کو خون آشامی کا۔ وہ فطرتا مجبور تھے کہ ونیا بحر کے مسلمانوں کو تیخ تخفیر سے نیم لبل کریں 'اگر کسی کی کوئی عبارت یا عبارت کا ناتمام جملہ انہیں ایبا مل جا آجو ان کے ذوق کا فرگری کی تسکین کا سابان بن جا آ تو وہ اسے بچھتے تھے اور اس کی دو سری تحریوں سے آبھیں بند کرلینا فرض سجھتے تھے اور اگر خدا نخواستہ انہیں ایک آدھ جملہ بھی میسر نہ آ آ تو وہ اپنے ذوق کی تسکین کے آگر خدا نخواستہ انہیں ایک آدھ جملہ بھی میسر نہ آ آ تو وہ اپنے ذوق کی تسکین کے انہیں "کا فرائ کا جواز مل جا آ' دہ فخص بزار چیخے چلائے شور مجائے کہ یہ عبارت میری نہیں ہے' میں انبی عبارت تکھنے پر لعنت بھیجنا ہوں گر خان صاحب عبارت میری نہیں ہے' میں انبی عبارت تکمارے نام سے چھائی ہے اور اتن مدت سے خمانی ہے اور اتن مدت سے چھائی ہے اور اتن مدت سے چھائی ہے اور اس لیے تم فرائے کہ چونکہ یہ عبارت تم نے تمارے نام سے چھائی ہے اور اس لیے تم

ہیں نے جو کچھ لکھا ہے یہ ظرافت نہیں بلکہ داقعہ ہے' خان صاحب کو دو بررگ ایسے لے جن کی تحریر ہیں ان کو کوئی کلمہ کفر نہیں بل سکا جس کی بنیاد پر انہیں کا فر بناتے۔ اس لیے خان صاحب نے ایک صاحب کی طرف تو خود ایک عبارت بنا کر منسوب کر دی اور ان پر کفر کا فتوئی صادر کر کے اکابر حرین سے اس کو رجنری کروایا۔ یہ مخصیت قطب العالم حضرت رشید احمہ گنگوی نور اللہ مرقدہ کی تھی' ان کے بارے ہیں خان صاحب حیام الحربین ہیں تحریر فرباتے ہیں کہ:

"تيسرا فرقد دہاہيہ كذابيه رشيد احمد محكوى كے بيرد--- پہلے تو اس نے اپنے بير طاكفہ اساعيل واوى كے اجاع ميں الله تعالى بريد افترا باندهاكه اس كا جمونا

ہونا بھی ممکن ہے' اور میں نے اس کا یہ بیودہ بکنا ایک متعقل کتاب میں رد کیا جس کا نام "سبعن السبوح عن کنب مقبوح" رکھا۔ اور میں نے یہ بھیغہ رجٹری اس کی ِ طرف بھیجی اور بذریعہ ڈاک اس کے پاس سے رسید آگئ۔۔۔۔۔

پر تو ظلم و گمرای میں اس کا حال یماں تک پنچا کہ اپنے ایک فتوے میں جو اس کا مہری دستنظی میں نے اپنی آ کھوں سے دیکھا جو بمبئی وغیرہ میں بارہا مع رد چھپا ، صاف کھ گیا کہ جو اللہ تحالی کو بالفعل جموٹا اور تصریح کرے کہ (معاذ اللہ تحالی) اللہ بحانہ و تحالی نے جموث بولا۔ اور یہ بڑا عیب اس سے صادر ہو چکا تو اسے کفر بالائے طاق میم درکنار ' فاس بھی نہ کمو اس لیے کہ بہت سے امام ایا ہی کمہ چکے ہیں جیسا اس نے کما۔ (''الی میں)

جمین کے اس فتوے کی جس پر خان صاحب نے تکفیر کی بنیاد رکھی ہے حضرت گنگوئ کے فرشتوں کو بھی خبر نہیں تھی اور جب اس کا علم ہوا تو اس سے برات کا اظہار فرمایا اور ایسا لکھنے والے کو لمجون قرار دیا۔

(" فَأَوْلُ رشيديه" " فالمنت لابل السنر " من ١٠٠٠)

مرجناب خان صاحب كالمعزار جمت العربي رہاكہ جو تك ہم آپ كى طرف اس عبارت بوتك بين الدا يہ عبارت يقينا اس عبارت يقينا أس عبارت يقينا أس عبارت يقينا آپ على حضرت كاور كا الكار ك آج ملك حضرت كاور كا الكار ك بالحد عمول جا ہے اور اللف بيد ك آج ملك حضرت كاور كا الكار ك بالحدد خان صاحب الود الن كى جماعت كا العراد باتى ہے۔

کی ای قتم کا طورہ خان صاحب کو حفرت ججہ الاسلام مولانا جی قاسم نافوتی قدس سرہ کے بامے بیں بھی پیش آیا۔ خان صاحب کا تھم حفرت مرحوم کو کافر بنانے کے لیے بے آب تھا گر مشکل یہ تھی کہ حفرت کے وفتر تحریر بیں خان صاحب کو ایک فقرہ بھی ایبا نہ ٹل یا آ تھا جس کی بنیاد پر ان کی تیخ تحفیر نیام سے باہر نکل آئی۔ اس مشکل کا حل خان صاحب نے یہ حلاش کیا کہ حضرت نافوتی کی اس کا سے جو صرف مسئلہ ختم نبوت پر لکھی می ہے اور جن بیں مشکرین ختم نبوت کو

صاف الفاظ میں کافر کما گیا ہے تین ناتمام جملے طاش کیے اور ان کو آگے چھے جوڑ کر ایکی مربوط اور مسلسل عبارت بنا ڈالی' پس فان صاحب کی تحفیر کے لیے جواز پیدا ہو گیا۔ فان صاحب نے جس چاہکدی سے تین الگ الگ جگہ سے تحذیرالناس کے ناتمام جملوں کو لما کر ایک کمل عبارت تیار کرلی وہ ان کی ممارت فن کا شاہکار ہے۔

بلا فقروص الساكيا:

"بلکه بالفرض آپ کے نائد میں کمیں اور کوئی نی ہو جب بمی

آپ کا خاتم ہونا برستور باتی رہتا ہے۔"

دوسرا فقرہ ص ٢٨ سے ليا كيا

"بلکه اگر بالغرض بعد زمانه نبوی بمی کوئی نبی پیدا مو و بمی خاتیت محمدی میں کچھ فرق نه آئے گا۔"

ادر تیرا فقرہ ص سے لیا میا جمال سے تحذیر الناس شروع ہوتی ہے:

دعوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ
آپ سب میں آخری ہیں محرافل فنم پر روشن ہوگا کہ نقدم و آخر زمانہ میں
بالذات کچھ فضیلت نہیں۔"

ان تمن فقروں کو ایک مسلسل عبارت میں ڈھالنے اور پھر انہیں علی میں معلی میں معلی کے اس کو دیکھ کر آج معلی کر آج معلی کر آج میں مدی بعد بھی یقین نہیں آتا کہ کوئی مخص جس کے دل میں ذرا بھی حس ہو انہی حرکتوں کا ارتکاب کر سکتا ہے۔

اس آخری فقرے کے بارے میں تو عرض کر چکا ہوں کہ حفرت "وام کے خیال" کی اس کو آئی کی شکایت کر رہے ہیں کہ "فاتم النبیین" کے مفہوم کو صرف "آخری نی" کے معنی میں محدود سمجھ لیا گیا ہے جب کہ قرآن کریم کا مقصد اس سے صرف آپ کی فاتیت زائی کو بیان کرتا نہیں بلکہ فاتیت زاتی اور رتی کو اجا گر کرتا ہیں اور نہ اسے فاتم النبیین کے مفہوم سے الغرض فاتمیت زبانی سے انکار نہیں اور نہ اسے فاتم النبیین کے مفہوم سے

خارج كرنا مقعود ب بلكه يه بتانا منظور ب كه خاتيت مرف خاتيت زباني مي منحسر نيل جيساكه عوام كا خيال ب بلكه خاتم النبيين كا منهم اس س كيس بلند تر ب ربي صفحه ١٦ اور ٢٨ كي عبارت! تو خان صاحب في جو فقر نقل كيه بيل ان كي شروع بيلكه بالفرض" كا لفظ موجود ب جس سه ود باتوں كا صاف پة چات ب ايك بيد كه "بلكه" سه پيل جو عبارت چلى آ ربى به خان صاحب كي نقل كرده عبارت اس كا ايك ناتمام كلزا به اور جب تك اس كا ما قبل اس كے ساتھ نه لما يا جائے اس سے كوئى منهوم اخذ نهيں كيا جا سكا۔

دوسرے سے کہ جو کچھ کما جا رہا ہے وہ بطور واقعہ کے نہیں بلکہ بطور فرض کال پر کفر کا کا کہ جاتھ ہے کہ جو کہ کال کر کفر کا کال کے کما جا رہا ہے اور دنیا کا کوئی محض ایسا نہیں ہوگا جو کسی فرض محال پر کفر کا فقوی صادر کر دے۔

الغرض خان صاحب کے منقولہ کارے ہی اس بات کو بتانے کے لیے کانی سے کہ ان کاروں کو چاہکدی کے ساتھ جوڑنے کے بعد بھی خان صاحب کا معائے سکیفیر عنقا رہتا ہے۔

حضرت رحمته الله تعالی علیه کی ص۱۲ اور ص۲۸ کی تشریحات متعدد اکابر کر چکے ہیں اور ان کے بعد ضروت نہیں رہ جاتی که بیں ان پوری عبارتوں کو نقل کرکے ان کی تشریحات کوں۔ اہل علم کو حضرت مولانا مرتفئی حسن چاند پوری کے رساله "الدختم علی لسان الدخصم" وغیرہ مولانا محمد منظور نعمانی بدگلہ کے رسالہ "معرکته القلم" مولانا عبدالغنی پٹیالوی کی کتاب "الجنتہ لاہل السنم" اور مولانا محمد سرفراز خان صفدر بد ظلہ کے رسائل "بانی وارالعلوم اور عبارات اکابر" ملاحظہ کرنی جائیں۔

ان حفرات سے پہلے حفرت مولانا خلیل احمد سارنیوری "التصدیقات لدفع البلات" میں اور حفرت هن الاسلام مولانا حمین احمد مدنی "الشهاب ال قب" میں بھی خان صاحب کے اس افتراء کی کانی و شانی تروید فرما کے ہیں " آہم مناسب ہوگا کہ یہاں بھی ان عبارتوں کو نقل کرکے اس پر مختفری تنبیہ کر دی جائے۔

م ۱۲ کی پوری عبارت یہ ہے:

"خرض اختام اگر بایں معنی تجویز کیا جائے ہو میں نے عرض کیا تو
آپ کا خاتم ہونا انبیاء گرشتہ ہی کی نبست خاص نہ ہوگا بلکہ اگر بالفرض
آپ کے زمانہ میں بھی کمیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا
برستور باتی رہتا ہے محر بھیے اطلاق "خاتم النبیین" اس بات کا مقتفی ہے
کہ اس لفظ میں کچھ آویل نہ کیجئے اور علی العوم تمام انبیاء کا خاتم
کہ اس لفظ میں کچھ آویل نہ کیجئے اور علی العوم تمام انبیاء کا خاتم
کہینے۔ ای طرح الخ"

اس پوری عبارت پر نظر ڈالیے تو معلوم ہوگا کہ جو نظرہ خان صاحب نے نقل کیا ہے (اور جے میں لے اوپر خط کر دیا) یہ پورا جملہ نمیں بلکہ جملہ شرطیہ کی جزا کا ایک حصہ ہے۔

شرط: غرض اختام اگر بائیں معنی تجویز کیا جائے جو میں نے عرض کیا۔ مدید میں تاہم کا مدینے مدین کل کا مدید کا مدید

بزا: تو آپ کا خاتم ہونا انبیاء گزشتہ می کی نبست خاص نہ ہوگا۔

معقولہ گڑا: بلکہ اگر باالغرض الخ بڑا ہے کی جملہ شرطیہ کی اب انساف فرمائے کہ شرط اور بڑا کے ایک حصہ کو حذف کرکے بڑا کے ووسرے حصہ کو نقل کر دیتا اور اس پر کفر کا فتوئی صاور کرنا علم و دیانت کی روشی میں اس کو کیا نام دیا جائے؟ بسرحال فان صاحب کا معقولہ گڑا خود بھی تفنیہ فرضیہ ہے اور پھریہ تفنیہ فرضیہ اوپ کے جملہ شرطیہ کی بڑا کا ایک بڑ ہے اور دنیا کا کوئی عاقل ایبا نہیں ہوگا جو مقدم اور آئی کے ورمیان جو اتصال ہو آ ہے اے نظرانداز کرکے صرف آئی پر(اور وہ بھی اس کے ایک بڑ) علم لگانے بیٹھ جائے مگر فان صاحب کے ذہب کافرگری میں یہ بھی

اب م ۲۸ کی عبارت ملاحظه کر لیجئز

"باں اگر خاتیت بمعنی انصاف ذاتی بوصف نبوت کیج جیسا اس بہوسلان نے عرض کیا ہے تو پھر سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور

کی کو افراد مقدودہ بالعقلق بیں سے مماثل نبوی نہیں کمہ کے بلکہ اس صورت بیں فقط انبیاء علیهم السلام کے افراد فارق بی پر آپ کی انفنلیت ثابت نہ ہوگ افراد مقدرہ بھی آپ کی فغنلیت ثابت ہو جاے گی بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی فاتیت محمدی بیں کچھ فرق نہ آئے گا۔ "الح

پوری عبارت پر نظروال کر دیکھے ' یمان بھی غان صاحب کی وی ممارت فن نظر آتی ہے جس کا تذکرہ ابھی کرچکا ہوں۔

یہ قضیہ شرطیہ "بال آگر خاتیت" ے شروع ہوتا ہے تو پھر بوائے رسول اللہ ملی اللہ علیہ وسلم اس کی جراء کا پہلا حصہ ہے بلکہ اس صورت بیل اس کا ووسرا حصہ ہے اور بلکہ آگر بالقرض ای کا تیبرا حصہ ہے۔ خان صاحب نے تضیہ شرطیہ کے مقدم اور آئی کے وہ حصول کو حذف کرکے آئی کے تیبرے حصے کو جو خود تقییہ مفرضہ ہے نقل کرویا اور ای تاتیام جملہ پر جس کے مفروض محض ہونے کی تصریح مفرضہ ہے اندر موجود ہے کرکا فوق کے ویا۔

ان دونوں عبارتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ انبیاء کرام علیم السلام کے افراد ددد اللہ افراد حقیقی اور خارج میں دود مرے افراد مقدرہ جن کا خارج میں دود موا نہ ہوگا۔

اور فاتم النبيين كے دو مغموم بيں ايك آپ كا تمام انجياء كرام عليهم السلام ك بود تشريف لانا اور دوسرے آپ كا وصف نبوت كے ساتھ بالذات موصوف ہونا اور دوسرے انبياء عليهم السلام كا آپ كى وساطت سے موصوف ہونا۔

افراد خارجیہ کے لحاظ سے تو یہ دونوں منہوم لازم و لمزوم ہیں چنانچہ آپ تمام انہاء کرام علیهم السلام کے لیے داسطہ نبوت بھی ہیں اور سب کے بعد تشریف لائے سب سے بہلے یا ان حضرات کے درمیان میں آپ کا تشریف لاناعقلاً و شرعاً صبح نہیں تھا۔

لین افراد مقدرہ کے لحاظ سے دیکھا جائے تو خاتم النبیین کے مفہوم اول (لین آخری نی) سے وہ خارج نہیں کے تک یہ مفہوم افراد حقیقہ وقعید کے اعتبار سے علی صادق آ سکتا ہے نہ کہ افراد مقدرہ فرضیہ کے اعتبار سے مگر "خاتم النبیین" بمعنی انسان ذاتی مقدرہ کو بھی محیط ہے اس لیے بغرض محال آپ کے بعد بھی کسی نہیں کی آلہ ہوتی تو وہ بھی انبیاء کرشتہ کی طرح وصف نبوت میں آپ کا محاج ہوتا۔

حاصل یہ کہ خاتیت ذاتی جیے انبیاء کرام علیہ السلام کے افراد خارجیہ کے اعتبارے ہے دیا ہیں ونیا میں جتے ہی اعتبارے ہی ہے کہ اس دنیا میں جتے ہی انبیاء کرام علیہ السلام تشریف لائے ان کے لیے آتخضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں اختبارے خاتم ہیں خاتیت ذاتی کے اعتبارے ہی اور خاتیت نمانی کے کاظ ے بھی اور آگر ان کے علادہ کوئی انبیاء فرض کے جائیں تو سوال یہ ہے کہ ان کے لیے بھی آپ خاتم ہوں کے یا نہیں؟

حفرت رحمت الله عليه اس سوال كا جواب ديت بيس كه خاتيت نمانى كے اعتبار سے يه سوال بے او كا بر بے كه آپ ان كے خاتم نسي بول كے ليكن خاتميت ذاتى كے اعتبار سے آپ كو ان كا خاتم بھى مانا برے گا۔

یال ایک گزارش مزید کر دیا چاہتا ہوں کہ حضرت نانوتوی کا یہ رسالہ "تحدیر الناس" ایک سوال کے جواب میں لکھا گیا تھا جس میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عند کی صدیف جس میں سات زمینوں اور ان کے انبیاء کرام علیهم السلام کا ذکر ہے اور جے بہیتی وغیرہ نے "صحح" کما ہے۔ درج کرکے خاتم النبیین کے ساتھ اس کی تطبق دریافت کی گئی تھی کہ آیا بیک وقت آیت اور صدیف دونوں پر عقیدہ رکھنا ممکن ہے؟

اس سوال کا جواب تمن طرح دیا جا سکتا ہے۔

اول: ید که آیت اور مدیث بی تعارض ہے اندا اس مدیث کو غلط سمجما جائے۔ دوم: ید کہ آیت بی آپ کی خاتیت می اس

زین کے اعتبار سے بیان کی گئی ہے قدا آپ مرف اس نیٹن کے خاتم ہیں۔ سوم: تیمری صورت میہ ہو سکتی تھی کہ آیت و صدیث دونوں کو تتلیم کرکے دونوں میں الیمی تطبیق دی جاتی کہ آپ کی خاتمیت صرف اس زین تک محدود نہ رہتی بلکہ ویگر زمینوں کو بھی محیط ہو جاتی۔

فان صاحب اور ان کے ہم مشرب لوگوں نے پہلا راستہ افتیار کیا کہ یہ صدیث غلط ہے لیکن حضرت نانوتویؓ نے آیت اور صدیث دونوں کو صحح قرار دے کر تطبیق کی وہ شکل افتیار کی جو میں نے تیسری صورت میں ذکر کی ہے۔

حضرت کی ساری کتاب کا ظامہ یہ ہے کہ ہماری زیمن کے اعتبار ہے تو آپ فاتم النبیین ہیں باغتبار انساف ذاتی کے ہمی اور باغتبار آخریت زمانہ کے ہمی۔ لیکن آپ کی فاتمیت صرف ای زیمن تک محدود نہیں بلکہ پوری کا کتات کو ہمی محیط ہے۔ اور حدیث میں تو ہماری زمین کے علاوہ چھ زمینوں کا ذکر ہے آگر بالفرض ہزاروں زمینی بھی اور ہوتی اور ان زمینوں میں سلسلہ نبوت جاری ہو آ تو آخضرت صلی اللہ علیہم وسلم سب کے فاتم ہوتے۔ باتی انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں کضوص میں یہ تقریح نہیں آئی کہ وہ آخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہوئے ہیں کخصوص میں یہ تقریح نہیں آئی کہ وہ آخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہوئے ہیں یا بحد میں؟ اس لیے دونوں احتال ممکن ہیں۔ پس آگر وہ حفزات بھی اس زمین کے انبیاء کرام علیہ السلام کی طرح سب آپ سے پہلے ہوئے ہیں تو یوں کما جائے کہ آپ سب کے لیے فاتم ہیں باعتبار ذات کے بھی باعتبار زمانہ کے بھی لیکن آگر یہ فرض کیا جائے کہ ان ویگر زمینوں کے پچھ انبیاء آپ کے معاصریا بالفرض آپ کے بحد ہوئے وان کے اعتبار سے آپ کو فاتم زمانی نہیں بلکہ فاتم ذاتی کما جائے گا۔

اس تقریر سے معلوم ہوا کہ حضرت نانوتویؓ پر فرد جرم یہ نہیں کہ وہ آخضرت صلی اللہ علیهم السلام کا خاتم آخضرت صلی اللہ علیهم السلام کا خاتم (ختصت ذاتی اور ختصت زائی وونوں اعتبار سے) نہیں مانتے بلکہ اصل جرم یہ ہے کہ آخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بوری کائات کا خاتم کیوں بانتے ہیں؟

تتمنه بحث

ختم نبوت کے ساتھ ایک مسلم حمنی طور پر خود بخود زیر بحث آ جا آ ہے اور وہ ہے حضرت عیسی علیہ السلام کی حیات اور ان کی دوبارہ تشریف آوری کا مسلمہ جیسا کہ الشیخ ابوحیان اندلسی صاحب "الجرالمحیط" نے لکھا (ابوحیان اندلسی صاحب "الجرالمحیط" نے لکھا (ابوحیان پر زندہ المحرالمحیط" ج۲ مسلام کے آسمان پر زندہ ہونے اور ان کے دوبارہ تشریف لانے کے عقیدے پر متفق ہے اور ان کا دوبارہ تشریف لانا عقیدہ ختم نبوت کے منافی نہیں کیونکہ خاتم النبیین کا منموم یہ ہے کہ آپ تشریف لانا عقیدہ ختم نبوت کے منافی نہیں کیونکہ خاتم النبیین کا منموم یہ ہے کہ آپ تشریف لانا عقیدہ ختم السلام کے بعد مبدوث ہوئے اور آپ کے بعد کسی فخص کو منصب نبوت سے مرفراز نہیں کیا جائے گا جبکہ سیدنا عینی علیہ السلام آپ سے پہلے منصب نبوت سے مرفراز نہیں کیا جائے گا جبکہ سیدنا عینی علیہ السلام آپ سے پہلے کے نبی ہیں اور انبیاء کرام علیہم السلام کی فہرست میں ان کا نام آخضرت ملی الله علیہ وسلم سے قبل درج ہے۔ حافظ ابن خجر "لا نبی ہعدی" کی تشریک کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"لا نبی بعدی" کی نفی کو اس معنی پر محمول کرنا واجب ہے کہ آئندہ کسی شخص کے حق میں نبوت جدید کا انشاء نمیں ہوگا۔ اس سے کسی ایسے نہوت ہوتی جو آپ سے قبل منصب نبوت سے مرفراز کیا جا چکا ہو۔"

(ابن جمر الاصابه في تميز الصحليه عاص ٢٢٥)

بسرحال امت میں جس طرح ختم نبوت کا عقیدہ قطعی ہے ای طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور آپ کی دوبارہ تشریف آوری کا عقیدہ بھی قطعی اور متواتر ہے دور قدیم میں فلاسغہ و زنادقہ نے اس کا انکار کیا۔

("الفاريني": شرح عقيده منظومه" ص مهه "ج٢)

اور دور جدید میں لماحدہ اور نیچریوں نے 'مرامت نے اس تعلی عقیدہ کے مکرین کو خارج از لمت قرار دیا۔

("السيوطى" الحادى للفتادى جرائص ملالا "روح المعانى" ص ٢٠)

قاديانى امت لما صده و زنادقد كى تقليد عن اس عقيد كى مكر ب چونكه بي

لوگ حضرت نانوتوى كى ايك عبارت سے عقيده اجرائے نبوت پر استدلال كرتے ہيں۔

الفذا عقيده حيات و نزول عيلى عليه السلام كے سلسلہ عن حضرت نانوتوى كى دو

عبارتوں كا حوالہ دينا نا مناسب نہ ہوگا آكہ قادیانيوں كى دیانت اس مسئلہ عن بحی
واضح ہو سكے "تحذيرالناس عن فراتے ہيں:

"غرض جیے آپ نبی الامتہ ہیں دیے بی نبی الانبیاء بھی ہیں اور کی وجہ ہوئی کہ ہشہاوت و اذاخذالله میثانی النبیین -----

اور انبیاء کرام علیهم السلام سے آپ پر ایمان لانے اور آپ کا اقتداء و انتاع کا عمد لیا گیا۔

ادهر آپ نے یہ ارشاد فرمایا کہ اگر حضرت مولی علیہ السلام بھی زندہ ہوتے تو میرا بی اتباع کرتے۔ علاوہ بریں بعد از نزول حضرت عیسیٰ کا آپ کی شریعت برعمل کرنا اس بات پر جنی ہے۔ ("تحذیرالناس" صس)

اور آب حیات میں اس پر طویل تختیق فرائی ہے کہ آنخضرت ملی اللہ علیہ وسلم کی ذات شریفہ مصدر ایمان ہے اس لیے آپ ابوالموسنین ہیں اس کے برعکس دجال اکبر کی ذات خبیثہ مصدر کفرہ اس لیے اے ابوالتکفار کمنا بجا ہے۔ آپ نبی النبیاء ہیں (ملی اللہ علیہ وسلم) اور دجال موعود دجال الدجالین ہے اس کے بعد فراتے ہیں:

"باتی رہا شبہ کہ اس صورت میں مناسب سے تھا کہ خود حضرت سے مردر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ (دجال) معتول ہوتا کیونکہ اضداد رافع اضداد ہوا کرتے ہیں سو اس صورت میں ضد مقابل دجال آپ شے

نه حفرت عيني عليه السلام."

کویا یہ سوال دو حصوں پر مشمل ہے ایک یہ کہ دجال لعین کے مقابلے میں آپ کو نہیں لایا گیا اور دوسرے یہ کہ حضرت عیلی علیہ السلام کو اس مقابلے کے لیے کیوں فتخب کیا گیا؟

پہلے سوال کا جواب ہے کہ "تفناد کفرد اسلام و ایمان مسلمہ ہے ہر اضداد کیراعراب میں ہر مرتبہ کیف بالتغوج دو سرے ضد کے ہر ہر مرتبہ کے متفاد نہیں ہوا کرتا۔ سو دجال پر چند مراتب موجود کفر میں سب سے بالا ہے۔ ہر مقابل مرتبہ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہو سکا۔ اور اس حساب سے یوں کمہ سکتے ہیں کہ جیسے باری عراسمہ مراتب شخیق میں ایسا یکنا ہے کہ نہ کوئی اس کے لیے مماثل ہے نہ کوئی مقابل ہے اور ای لیے دہ "لا ضدادہ ولا فدادہ" کا مصدات ہے۔ ایسے ہی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مراتب فضل و کمال ایمانی و امکانی یکنا ہے کہ نہ کوئی ان کے میائل ہے کہ نہ کوئی مصداتی لافدادہ ہیں ایسے می مصداتی لافدادہ ہیں۔"

غرض جناب باری کے لیے ورجات تعقق کوئی ضد موجود نہیں ایسے ہی حبیب خدادندی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مراتب ایمانی میں کوئی ضد موجود نہیں' ہاں حضرت عیلی علیہ السلام البتہ وجال کے لیے شاید مدمقائل ہوں۔ ("آب حیات" صے)

اس کی طویل تحقیق فرانے کے بعد آعے چل کر فراتے ہیں:
"بالجملہ وجال لعین" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبعت آگرچہ:
باغتبار ایمان و کفر ضد مقابل ہے گر باغتبار ورجہ ورجہ نبوی صلی اللہ علیہ
وسلم اور ورجہ وجال (میں) باہم تعناو نہیں بلکہ وجال باغتبار تقابل مرتبہ
سافل میں ہے اور اوھراور انبیاء علیم السلام بمی ورجہ نبوی صلی اللہ علیہ

وسلم سے فرد تر ہیں اس لیے بالصرور انبیاء باتیہ میں سے کوئی اور ہی اس

کے لیے ضد مقابل ہوگا۔"

یہ تو پہلے سوال کا ظامہ جواب ہے اب دو سرے سوال کا جواب سنیئے: فراتے ہیں: "سو بایں نظر کہ اصل ایمان انتیاد و تدلل ہے جس کا ظاصہ عبدیت ہے اور اصلی کفراباء و امتاع ہے جس کا عامل کمبر ہے۔ حضرت عیسی علیہ السلام اور مسیح وجال لعین میں نقابل نظر آیا ہے اس لیے ك حفرت عيى عليه السلام اين حق مي فرات بي "انى عبدالله" اور وجال لعین وعوائے الوہیت کرے گا اوحرجس فتم کے خوارق مثل اصیاء موتی حفرت عیلی علیہ السلام سے صادر ہوئے تھے ای طرح کے خوارق اس مردود سے ہوں مے چربایں ہمہ دعویٰ عبودیت انساریٰ کا حضرت عیسیٰ عليه السلام معبود بنا ليمنا جمع كرنا ضدير- يعني داعيه ازاله منكر و الترام منكر ندکور ہے چراس پر ان کا کیا گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کیا ہے۔ اس ليے كه اقداء انبياء سابقين سيد المرسلين تو معلوم بو چكا، مجر دعويٰ) عبودیت هفرت عینی علیه السلام اس بات پر شابد که هفرت عینی علیه السلام به نسبت حضرت اقدس سيد عالم صلى الله عليه وسلم نائب خاص مين ---- اور شایر یی وجہ ہے کہ حسب ارشاد آیت ہوایت بنیاد واف قال عيسي ابن مريم يا بني اسرائيل اني رسول الله اليكم مصفق لما بين يدى من التوراة و مبشرا برسول ياتي من بعدى اسمه احمد-منصب بثارت آمد آمد مرور انبیاء علیم السلام پر مامور ہوئے۔

مویا حضرت عیلی علیه السلام اور ان کے اتباع کو آپ کے حق میں مقدمته الجيش مجحف چنانچه انجام كار شامل عال است محرى صلى الله علیہ دسلم ہوکر دجال موعود کو قتل کرنا زیاوہ تر اس کا شاہر ہے۔

"اس کیے کہ وقت انقتام سنر و مقابلہ نینیم و بغاوت سیامیاں مقدمته العبيش بهي شرك الثكر ظفر پيكر مو جاتے بن-"

("آب دیات" ص ۴ ۲۰۴۳)

حفرت قدس مرہ نے سدنا میٹی علیہ السلام کے بمقابلہ دجال لعین لانے کے جتنے وجوہ پیش فرمائے ہیں ان ہیں سے ہرایک شرح و تفصیل کا خواستگار ہے اور اس موضوع پر ایک تفصیلی رسالہ تیار ہو سکتا ہے گر میں یمال حفرت کے اقتباس پر اکنا کرنا چاہتا، ہوں کو تکہ یہ ایک مستقل موضوع ہے میں اس تحریر کو حفرت قدس مرہ کے ایک جملہ پر ختم کرتا ہوں۔

"حاصل مطلب یہ ہے کہ خاتمیت زمانی سے مجھ کو انکار نہیں بلکہ
یوں کئے کہ متکروں کے لیے مخبائش انکار نہ چھوڑی افغلیت کا اقرار ہے
بلکہ اقرار کرنے والوں کے پاؤں جما دیے۔

نبیوں کی نبوت پر ایمان ہے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر کسی کو نہیں سجھتا۔" (''منا ظرہ عجیبہ" ص ۹۰)

فتنه قادیانیت اور سایم اقبال مَضرَ كُولُا الْمُدَّرُونِيْفُ الْمِيانِي

بم الله الزحن الرجم

تعمله وتصلى على رسوله الكريم اما بعد

شاع مثرق علامہ ڈاکٹر مجھ اقبال مرحوم اپنے بلند پایے ملی افکار کی بناء پر ہمارے جدید طلقوں کا مرجع عقیدت ہیں' ان کی زندگی کے مخلف پہلوؤں پر لوگوں نے جس فراخ قلبی سے جمتیق و تقیش کا معرکہ سرکیا ہے' وہ ہمارے ماضی قریب کے کسی لیڈر کے حصہ ہیں نہیں آیا' لیکن علامہ مرحوم کی زندگی کا ایک نمایاں پہلو' جو ان کے آخری دور حیات ہیں گویا ان کی زندگی کا واحد مثن بن گیا تھا۔ مصلحت پندوں نے اسے اجاگر کرنے سے پہلو تھی کی۔ اس کی وجہ غالباً یہ ہوگی کہ وہوبند کے ایک مرو قلندر (علامہ محمد انور شاہ کشمیری کے نیفان محبت نے فطرت اقبال کے اس پہلو کی مشاطعی کی تھی۔ مولانا کشمیری کے سوز جگر نے اقبال مرحوم کو قادیا نیت کے ظاف شعلہ جوالہ بنا ویا تھا۔ چنانچہ علامہ مرحوم جدید تعلیم یافتہ طبقے ہیں پہلے مخص ظاف شعلہ جوالہ بنا ویا تھا۔ چنانچہ علامہ مرحوم جدید تعلیم یافتہ طبقے ہیں پہلے مخص شخص تھے جن کو "قدر ادان اسلام " اور "باخیان محبی سے یاد کیا جا تا تھا' کریے ہیں " اور «باخیان محبی" سے یاد کیا جا تا تھا' تورید مودوں کوئی لفظ نہیں تھا' نہ ہو سکا تھا۔ وہ اس فتنہ کے استیصال کو سب سے اس لے کہ ان کے زدویک اس فرقہ کے موقف کی ٹھیک ٹھیک تعبیر کے لیا اس سے زیادہ مودوں کوئی لفظ نہیں تھا' نہ ہو سکا تھا۔ وہ اس فتہ کے استیصال کو سب سے برا فی فرض سجھتے تھے۔ اور وہ ایک شفیق اور صاحب بصیرت سرجن کی طرح مضلوب

تھے کہ اس "نایاک ناسور" کو جمد ملت سے کاٹ چھینا جائے ورنہ سے ساری امت کو لے ووب گا۔ افسوس ہے کہ اقبال کے جانشینوں نے اقبال کی "بانگ درا" بر گوش بر آواز ہونے کی ضرورت نہ سمجی' ورنہ اگر نقاش پاکستان کے اختباہ پر توجہ کی جاتی تو ا قبال کے پاکستان کی تاریخ شمید ملت لیافت علی خال کے قل سے شروع مو کر مشرقی یا کتان کے قل تک رونما ہونے والے واقعات سے یقیناً یاک ہوتی ۔۔۔ عرر سمبر ١٩٨٨ء كا فيمله پيغام اقبال كا جواب ضمي، بلكه اس كى بهم الله ہے۔ اقبال كا پيغام به ہے کہ مسلمانوں کے ذہبی سیاس اور معاشرتی اواروں میں اس باغی مروہ کی شرکت امت مسلم کی موت ہے۔ آج صرف پاکتان نیس بلکه بورا عالم اسلام (خصوصاً خطه عرب اور مشرق وسطی) ان باغیان اسلام کی سازشوں کی آماجگاہ بنا ہوا ہے۔ تل ابیب ے ربوہ کا رابطہ ایل نظرے مخفی نہیں' اور یہودی فوج میں قادیانی ٹولے کی "خدات" عالم آشكارا موچكي بي- اس تقريب بين بم عالم اسلام كي خدمت بين "بام اقبال" بيش كرت موئ يه كمنا جائج بين كديا تو لمت اسلاميه كوعالم اسلام میں تھیلے ہوے تاویانی کروہ سے جرات مروانہ کے ساتھ نبتا ہوگا یا بحراے اپنی خودکشی پر وستخط کرنے کے لیے تیار رہنا ہوگا۔ قاضی وقت بری عجلت کے ساتھ اپنا آخری فیصلہ لکھنے کے لیے بیتاب ہے۔ اور مستنبل کا بیشکار اس فیصلہ کا ریکارڈ بیشہ ك لي محفوظ كرنے كے ليے معظرب نظر آ آ ہے۔۔۔ اب يہ سريرابان اسلام اور قائدین ملت کے تدریر محصرہ کرید فیصلہ کس کے حق میں ہوتا ہے؟

ا- اسلام کی بنیاد

اسلام کا سیدها سادا ند ب دو قضایا پر بنی ہے۔ خدا ایک ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس سلسلہ انبیاء کے آخری نی بین جو دقا "فوقا" بر ملک اور بر زمانے میں اس غرض سے مبعوث ہوتے تھے کہ نوع انسان کی رہنمائی صحیح طرز زندگی کی طرف کریں۔ (حرف اقبال)

۲- محدداره اسلام سے خارج

جن دو قضایا (عقیدوں) پر اسلام کی تعقلی عمارت قائم ہے وہ اس قدر سادہ بیں کہ ان میں الحاد عامکن ہے۔ جس سے ملحد دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ (حرف اقبال)

۳۔ ختم نبوت کا تصور

ختم نبوت کے تصور کی تمذیبی قدر و قیمت کی توضیح میں نے کمی اور جگہ کر دی ہے۔ اس کے معنی بالکل سلیس ہیں محم صلی الله علیہ وسلم کے بعد کمی ایسے المام کا امکان بی نہیں جس سے انکار کفر کو متلزم ہو جو محض ایسے المام کا وعویٰ کرتا ہے وہ اسلام سے غداری کرتا ہے۔ قادیا نیوں کا اعتقاد ہے کہ تحریک احمہت کا بانی ایسے المام کا حال تھا۔ یمی وجہ ہے کہ وہ تمام عالم اسلام کو کافر قرار دیتے ہیں۔ (حرف اقبال)

س - اسلام کی حد فاصل

اسلام لازاً ایک وہی جماعت ہے جس کے حدود مقرر ہیں لیمی وحدت الوہیت پر ایمان انبیاء علیہ السلام پر ایمان اور رسول کریم کی ختم رسالت پر ایمان اور رسول کریم کی ختم رسالت پر ایمان وجہ انتیاز دراصل ہے آخری یقین عی وہ حقیقت ہے جو مسلم اور غیر مسلم کے در میان وجہ انتیاز ہے اور اس امر کے لیے فیصلہ کن ہے کہ فرو یا گروہ لمت اسلامیہ بیں شامل ہے یا نہیں۔ مثلاً برہمو خدا پر یقین رکھتے ہیں اور رسول کریم کو خدا کا پیغیر مانتے ہیں ایکن انسی لمت اسلامیہ بیں شار نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ قادیانیوں کی طرح وہ انبیاء کے انہیں ملت اسلامیہ بیں شار نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ قادیانیوں کی طرح وہ انبیاء کے ذریعے دی کے تسلسل پر ایمان رکھتے ہیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کو نہیں مانتے۔ جمال تک جمعے معلوم ہے کوئی اسلای فرقہ اس حد فاصل کو عبور کرنے کی جسارت نہیں کر سکا۔ ایران بیں بمائیوں نے ختم نبوت کے اصول کو صریحا جمال نہیں ہیں۔ میں شامل نہیں ہیں۔

۵- ختم نبوت کے معنی

ختم نبوت کے معنی سے ہیں کہ کوئی هخص بعد اسلام آگر سے دعویٰ کرے کہ مجھ میں ہر وہ اجزاء نبوت کے موجود ہیں۔ بعنی سے کہ مجھے المام وغیرہ ہوتا ہے اور میری جماعت میں واخل نہ ہونے والا کافر ہے' تو وہ مخص کاذب ہے اور واجب القتل۔ مسلمہ کذاب کو ای بناء پر محل کیا گیا۔ حالا نکہ جیسا طبری لکھتا ہے۔ وہ حضور رسالتماب کی نبوت کی مصدات تھا اور اس کی اذان میں حضور رسالتماب کی نبوت کی تقدیق تھی۔

(عکس تحریر علامه اقبال بنام جناب نذیر نیازی صاحب' مندرجه انور اقبال ص ۱۳۳۳–۳۵ مرتبه جناب بشیراحمه صاحب ڈار' شائع کردہ: اقبال اکادی' پاکستان' کراچی)

۲- قاریانیول کے لیے رو رائے

میری رائے میں قادیانیوں کے سامنے صرف دو راہیں ہیں۔ یا وہ بہائیوں کی تقلید کریں یا پھر ختم نبوت کی آویلوں کو چھوڑ کر اس اصول کو اس کے بورے منہوم کے ساتھ قبول کرلیں۔ ان کی جدید آویلیں محض اس غرض سے ہیں کہ ان کا شار حلقہ اسلام ہیں ہو تاکہ انہیں سیاسی فوائد پہنچ شکیں۔ ("حرف اقبال" ص ۱۳۷)

اقادیانی علیحدہ امت

میرے خیال میں قاویانی حکومت سے بھی علیدگی کا مطالبہ کرنے میں پہل نمیں کریں گے۔ لمت اسلامیہ کو اس مطالبہ کا پوراحق عاصل ہے کہ قاویانیوں کو علیدہ کر دیا جائے۔ اگر حکومت نے یہ مطالبہ منظور نہ کیا تو مسلمانوں کو شک گزرے گاکہ حکومت اس نئے ذہب کی علیحدگی میں دیر کر رہی ہے۔ کیونکہ وہ ابھی اس قابل نمیں کہ چوتھی جماعت کی حیثیت سے مسلمانوں کی برائے نام اکثریت کو ضرب بنیا

سکے۔ حکومت نے 1949ء میں سکسول کی طرف سے علیدگی کے مطالبہ کا انتظار نہ کیا۔ اب وہ قادیانیوں سے ایسے مطالبہ کے لیے کوں انظار کر رہی ہے۔ ("حرف اقبال" ص ۱۳۸)

۸- قاریا نیت: اسلام کے لیے مملک

میرے نزدیک "ممائیت" قادیانیت سے زیادہ مخلص ہے۔ کیونکہ وہ کھلے طور ر اسلام سے باغی ہے۔ لیکن موخرالذکر (قادیانیت) اسلام کی چند نمایت اہم صورتوں کو ظاہری طور پر قائم رکھتی ہے۔ لیکن باطنی طور پر اسلام کی روح اور مقاصد کے (حرف ا تبال ص ۱۳۳۳) ليے مملک ہے۔

9- قاریانیت کیموریت کا جربه

اس کا (قادیانی فرقہ) ماسد خدا کا تصور کہ جس کے پاس وشمنوں کے لیے لاتعداد زلزلے اور باریاں ہوں' اس (قاویانی فرقہ) کے نبی کے متعلق نجوی کا شخیل اور اس کا روح میع کے تناسل کا عقیدہ وغیرہ بیہ تمام چیزیں اسنے اندر یمودیت کے ات عامر رکھتی ہیں محویا یہ تحریک بی یمونت کی طرف رجوع ہے۔

(مرتبه لطيف احمد شيرداني) المرتبه لطيف احمد شيرداني)

۴- قادیانی گستاخ

(جب علامہ مرحوم پر ان کی کمی سابقہ تحریر کا حوالہ دے کر قادیانی اخبار "من رائز" نے اعتراض کیا کہ پہلے تو علامہ اس تحریک کو اچھا مجھتے ہتے اب خود ہی اس کے خلاف بیان دینے لگے تو اس کے جواب میں علامہ مرحوم نے حسب زیل میان ريا)

مجھے یہ تشلیم کرنے میں کوئی باک نہیں کہ اب سے رابع صدی پیشر مجھے اس تحریک سے اجھے نتائج کی امید تھی۔ اس تقریر سے بہتے مولوی چراغ مرحوم نے

ا قاربانی حکمت عملی

ہمیں قاویانیوں کی حکمت عملی اور ونیائے اسلام سے متعلق ان کے رویہ کو فراموش نمیں کرنا چاہیے۔ بانی تحریک (مرزا غلام احمی) نے ملت اسلامیہ کو سرئے ہوئے (ان لوگوں (سلمانوں) کو ان کی ایک طالت کے ساتھ ابی جماعت کے ساتھ ملانا یا ان سے تعلق رکھنا ایبا ی ہے جیسا کہ عمدہ اور آزہ دودھ میں گڑا ہوا دودھ ڈال دیں جو سراگیا ہوا اور اس میں کرئے پر گئے ہیں۔ اس وجہ سے حاری جماعت کی طرح ان سے تعلق نمیں رکھ کتی اور نہ ہمیں تعلق کی طاحت ہے۔۔۔ ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی مندرجہ رسالہ "تشہید کی تحق اور ابنی جماعت کو الانہان" قادیان کی اور ابنی جماعت کو

آزہ دودھ ہے اور اپنے مقلدین کو ملت اسلامیہ ہے میل جول رکھنے ہے اجتناب کا حکم دیا تھا۔ علاوہ بریں ان کا بنیادی اصولوں ہے انکار' اپی جماعت کا نیا نام (احمدی) مسلمانوں کی قیام نماز ہے قطع تعلق' نکاح وغیرہ کے معاملات میں مسلمانوں ہے بایکاٹ اور ان سب ہے بوھ کریہ اعلان کہ ونیائے اسلام کافر ہے۔ یہ تمام امور قاویانیوں کی علیحدگی پر دال ہیں۔ بلکہ واقعہ یہ ہے کہ وہ اسلام ہے اس ہے کسیں دور بین' جتنے سکھ ہندوؤں ہے۔ کیونکہ سکھ ہندوؤں ہے باہی شادیاں کرتے ہیں اگرچہ وہ ہندو معتروں میں پوجا نمیں کرتے۔ اس امر کو سیحنے کے لیے کی خاص ذہانت یا خور و گار کی ضرورت نمیں ہے کہ جب قادیانی نم ہی اور معاشرتی معاملات میں علیمدگی کی فار د جی نام کرتے ہیں گر کے لیے کی خاص ذہانت میں علیمدگی کی موردت نمیں ہے کہ جب قادیانی نم ہی اور معاشرتی معاملات میں علیمدگی کی بایسی اختیار کرتے ہیں پھر وہ سیاسی طور پر مسلمانوں میں شامل رہنے کے لیے کیوں مضطرب ہیں؟ ('حرف اقبال'' ص ۱۳۵۸۔ ۱۳۵۲)

۳- قاریانی نه ہی ہے باز

ہندوستان میں کوئی ذہبی نے باز اپنی اغراض کی خاطر ایک نی جماعت کھڑی کر سکتا ہے اور یہ لیبرل حکومت اصل جماعت کی وصدت کی ذرہ بھر پروا نہیں کرتی۔ بشرطیکہ یہ مدعی اے اپنی اطاعت اور وفاداری کا بقین دلا دے اور اس کے پیرو حکومت کے محصول اوا کرتے رہیں۔ اسلام کے حق میں اس پالیسی کا مطلب ہمارے شاعر عظیم اکبر نے اچھی طرح بھانپ لیا تھا جب اس نے اپنے خاصیہ انداز میں کھا۔

گورنمنٹ کی خیر یارو مناؤ انا الحق کمو اور پھانسی نہ پاؤ

("حرف اتبال" ص۱۳۵)

۱۳۰ قارمانی غداران اسلام

"فقوحات کی متعلقہ عبارتوں کو پڑھنے کے بعد میرا یہ اعتقاد ہے کہ ہیانیہ کا یہ عظیم الثان صوفی (فیخ محی الدین ابن عربی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر

ای طرح متحکم ایمان رکھتا ہے جس طرح کہ ایک رائخ العقیدہ مسلمان رکھ سکتا ہے۔
اگر شخ کو اپنے صوفیانہ کشف میں یہ نظر آ جا آ کہ ایک روز مشرق میں چند ہندوستانی ا شخ کی صوفیانہ نفیات کی آڑ میں پنجبر اسلام کی ختم نبوت کا افکار کر دیں گے تو یقینا علائے ہند سے پہلے مسلمانان عالم کو ایسے غداران اسلام سے متنبہ کر دیتے۔" (حرف اقبال)

۱۲۷ - قادیانی ژرامه

ان لوگوں کی قوت ارادی پر ذرا غور کرو جنہیں المام کی بنیاد پر یہ تلقین کی جاتی ہوں ہے جاتی ہوں ہے کہ اپنے سیاس ماحول کو اٹمل سمجمو' پس میرے خیال میں وہ تمام ایکٹر جنہوں نے احمات کے ڈرامہ میں حصہ لیا ہے۔ زوال و انحطاط کے ہاتھوں میں محض سادہ کشے ہوئے تھے۔ (حرف اقبال)

۵۱ - قاریانی ملحدانه اصطلاحات

اسلای ایران میں موبدانہ اڑ کے ماتحت طحدانہ تحریکیں اٹھیں اور انہوں نے بروز طول کل وغیرہ (قادیانی) اصطلاحات وضع کیں آکہ تائخ کے اس تصور کو چھپا سکیں۔ ان اصطلاحات کا وضع کرتا اس لیے لازم تھا کہ وہ مسلم کے قلوب کو تاکوار نہ گزریں۔ حتی کہ مسیح موجود کی (قادیانی) اصطلاح بھی اسلامی نہیں بلکہ اجنبی ہو اور اس کا آغاز بھی ای مؤبدانہ تصور میں لمتا ہے۔ یہ اصطلاح جمیں اسلام کے دور اول کی تاریخی اور نہ بی ادب میں نہیں لمتی۔ ("حرف اقبال" ص ۱۲۳۔ ۱۲۳)

۱۲ - قادیا نیت' اسلامی وحدت کے لیے خطرہ

مسلمان ان تحریکوں کے معالمہ میں زیادہ حساس ہے جو اس کی وحدت کے لیے خطرناک ہیں۔ چنانچہ ہر الی ند ہی جماعت جو آرینی طور پر اسلام سے وابستہ ہو۔ لیکن اپنی بناء نئ نبوت پر رکھے اور بزعم خود اپنے الهامات پر اعتقاد نہ رکھنے والے

تمام مسلمانوں کو کافر (کل مسلمان جو حفرت میج موعود کی بیعت میں شائل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حفرت میں مسلمان کی معفرت میں معادت ہیں۔۔۔ انہوں نے حفرت میں منا ، وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔۔۔ بیان مرزا محود احمر ، ظیفہ قادیان ، مندرجہ "آئینہ مدافت" میں ۳۵) سیجھے۔ مسلمان اسے اسلام کی وحدت کے لیے ایک خطرہ تصور کرے گا اور یہ اس لیے کہ اسلامی وحدت نبوت سے بی استوار ہوتی ہے۔("حرف اقبال" می ۳۲" مرتبہ لطیف احمد شیروانی)

ے اور انیت کے خلاف شدت احساس

ہندی مسلمانوں نے قادیانی تحریک کے ظاف جس شدت احساس کا فہوت دیا ہو وہ جدید اجتماعیات کے طالب علم پر بالکل واضح ہے۔ عام مسلمان جے چھلے دن سول اینڈ ملٹری گزئ میں ایک صاحب نے ملازدہ کا خطاب دیا تھا۔ اس تحریک کے مقابلہ میں حفظ نفس کا فہوت دے رہا ہے۔ اگرچہ اسے ختم نبوت کے عقیدہ کی پوری سجھ نہیں۔ نام نماد تعلیم یافتہ مسلمانوں نے ختم بنوت کے تمنی پہلو پر بھی غور نہیں کیا اور مغربیت کی ہوا نے اسے حفظ نفس کے جذبہ سے بھی عاری کر دیا ہے۔ کیا اور مغربیت کی ہوا نے اسے حفظ نفس کے جذبہ سے بھی عاری کر دیا ہے۔ ("حرف اقبال" ص ۱۳)

١٨- قادياني تلعب بالدين

حکومت کو موجودہ صورت حالات پر غور کرنا چاہیے اور اس معالمہ میں جو قوی وحدت کے لیے اشد اہم ہے عام مسلمانوں کی ذہنیت کا اندازہ لگانا چاہیے۔ اگر کمی قوم کی وحدت خطرے میں ہو تو اس کے لیے اس کے سوا چارہ کار نمیں رہتا کہ وہ معاندانہ قوتوں کے خلاف بدافعت کرے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ بدافعت کا کیا طریقہ ہے؟ اور وہ طریقہ یمی ہے کہ اصل جماعت جس مخص کو تعلیب بالدین کرتے پات اس کے وعادی کو تحریر و تقریر کے ذریعہ سے جھٹالیا جائے۔ پھریہ کیا مناسب ہے کہ اصل جماعت کو رواداری کی تنقین کی جائے طالانکہ اس کی وحدت خطرہ میں ہو اگرچہ وہ تبلغ جھوٹ اور دشنام سے لبریز اور باغی گردہ کو تبلغ کی بوری اجازت ہو۔ اگرچہ وہ تبلغ جھوٹ اور دشنام سے لبریز

مو- ("حرف اقبال" ص١١٦)

١٩- قارياني خدمات كاصله

(علامہ اقبال 'قادیانی تحریک کو انگریز کی آلہ کار سجھتے تھے 'اس لیے انہوں نے انگریزی حکومت سے طنزا فرایا کہ:) '

"اگر كوئى كرده (يينى قاديانى) جو اصل جماعت كے نقط نظر سے باغى ہے ، كومت كے ليے مفيد ہو تو كومت اس كى "خدمات كا صلد" وينے كى بورى طرح مجاز ہے ، دو سرى جماعتوں كو اس سے كوئى شكايت پيدا نہيں ہو سمق ، ليكن بيد توقع ركمنى بے كار ہے كہ خود (مسلمانوں كى) جماعت اليى قوتوں كو نظرانداز كردے جو اس كے اجتاعى وجود كے ليے خطرہ جيں۔" ("حرف اقبال" ص١٦١)

۲۰- قاربانی پالیسی

میں نے (سابقہ بیان میں) اس امرکی وضاحت کروی تھی کہ ذہب میں عدم رافلت کی پالیسی ہی ایک ایبا طریقہ ہے جے ہندوستان کی موجودہ حکمران قوم اختیار کر علی ہے۔ اس کے علاوہ کوئی پالیسی ممکن ہی شیں البتہ مجھے یہ احساس ضرور ہے کہ یہ پالیسی ذہبی جماعتوں کے فواکد کے خلاف ہے۔ اگرچہ اس سے بیخنے کی راہ کوئی شیں جنیس خطرہ محسوس ہو۔ انہیں خود اپنی حفاظت کرنی پڑے گی۔ میری دائے میں حکومت کے لیے بمترین طریق کاریہ ہوگا کہ وہ قادیانیوں کو ایک الگ جماعت تسلیم کر کے۔ یہ قادیانیوں کو ایک الگ جماعت تسلیم کر کے۔ یہ قادیانیوں کی پالیسی کے مین مطابق ہوگا۔ («حرف اقبال" ص ۱۳۸۔ ۱۳)

۲۱۔ اسلام اور ملک دونوں کے غدار

"میں اپنے ذہن میں اس امر کے متعلق کوئی شبہ نہیں پاتا کہ احمدی' اسلام اور ہندوستان وونوں کے غدار ہیں۔ (اس وقت ہندوستان انگریزی سامراج کے زیر تسلط تھا' اور قاویاتی انگریزی سلطنت کی بقا و استحکام کے لیے سر توڑ کوشش کر

رہے تھے۔۔۔۔ ناقل")

- (پندت سو کے جواب میں بوالہ "کھ پرانے خطوط" م ۱۹۳ ج۔ مرتبہ جوا ہر لال سو۔ مطبوعہ جامعہ لمیٹڈنی دیلی (اندیا) مترجمہ عبدالمجید الحریری ایم۔ اے ایل۔ ایل۔ ایل۔ ی)

۲۲ - قارمانیت کا وظیفه

"مسلمانوں کے نہیں تفکر کی تاریخ میں احمیت کا وظیفہ ہندوستان کی موجودہ سیاسی غلامی کی تائید میں الهامی بنیاد فراہم کرتا ہے۔" (حرف اقبال)

۲۳- قاربانی تفریق

"قادیانیوں کی تفریق کی پالیسی کے پیش نظر' جو انسوں نے ندہی اور معاشرتی معالمات میں ایک نئی نبوت کا اعلان کرکے اختیار کی ہے' خود حکومت کا فرض ہے کہ قادیانیوں اور مسلمانوں کے بنیاوی اختلافات کا لحاظ رکھتے ہوئے آکینی قدم اٹھائے۔"

قادیانیوں اور مسلمانوں کے بنیاوی اختلافات کا لحاظ رکھتے ہوئے آکینی قدم اٹھائے۔"

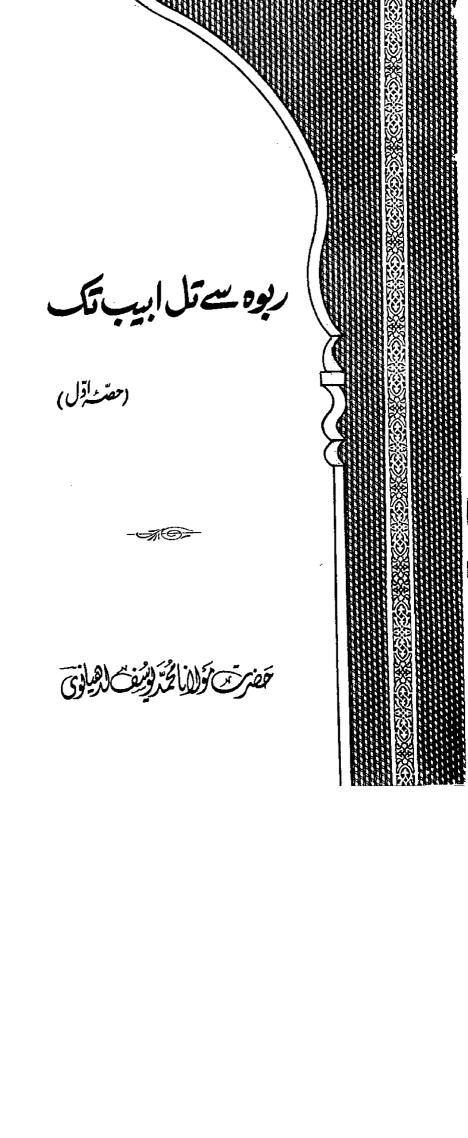
(حرف اقبال)

۲۲۰ قاریانی مقصد

"قادیانی جماعت کا مقصد پنیمبر عرب کی امت سے ہندوستانی پنیمبر کی امت تیار کرنا ہے۔" (حرف اقبال)

۲۵- قاربانی جرم

"قرآن کریم کے بعد نبوت و وی کا دعوی تمام انبیاء کرام کی توہین ہے۔ یہ ایک ایما جرم ہے جو بیا ایک ایما جرم ہے جس کو بھی معاف نہیں کیا جا سکتا۔ ختصت کی دیوار بیس سوراخ کرنا دینیات کے تمام نظام کو درہم برہم کرویئے کے متراوف ہے، قادیانی فرقد کا وجود عالم اسلام، شرافت انبیاء، خاتمیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور کاسلیت قرآن کے لیے قطعاً معزد منانی ہے۔" ("فیضان اقبال" ص٣٥٥)



بسم اللّٰد الرحمٰن الرحيم الحمد للله وحده والصلوّة والسلام على من لانبي بعده

صیہونیت اور قادیا نیت عالم اسلام کے لئے سب سے بوا چینی ہیں، مشرق وسطیٰ میں "اسرائیل" کی ستم رانیوں سے جبین تاریخ عرق آلود ہے، ادبر پاکستان میں قادیانی خلافت کے پاید تخت "ربوہ" کی لن ترانیاں عالم اسلام کا فداق اثرارہی ہیں۔ یہ دونوں سفید سامراج کی پیداوار اور اس کے آلہ کار ہیں، دونوں کے در میان اتحاد و تعاون اور یک جتی و ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ لیکن ہمارے ارباب اقتدار نے بھی تک سنجیدگی سے اس عقین مئلہ کا نوٹس ہی نہیں لیا۔

ناچیز مولف کو بیہ خوش فنمی نہیں کہ وہ ان سطور کے ذریعہ آپ کے معلومات میں اضافہ کرناچاہتاہے، خواہش بس بیہ کہ کسی بندہ خدا کے دل میں احساس کی چنگاری روشن ہوجائے اور وہ عالم اسلام کوان خطرات سے بچانے کے لئے کمر ہمت باندھ لے تو میں نہ میں نہیں کہ تراہ میں این کے سیاسی میں اسٹ

به صرف مولف کی نهیں بلکه تمام مسلمانوں کی سعادت ہوگی۔ مه گوئے توفیق و سعادت درمال افکندہ

سه گوئے توفیق و سعادت درمیاں افتکندہ اند کس بیدال در نمی آید سوارال راچہ شد

ناكاره محمد يوسف لدهميانوي، خادم مجلس تحفظ ختم نبوت بإكستان

كميم محرم الحرام ١٣٩٧ء

صيهو نيت اور قاد يا نيت وجوه مماثلت

شاعر مشرق علامہ محمد اقبال مرحوم نے قادیا نیت پر تبھرہ کرتے ہوئے لکھا تھا:

(قادیا نیت) اسلام کی روح اور مقاصد کے لئے مملک ہے، (۱) اس

کا حاسد خدا کا تصور کہ جس کے پاس دشمنوں کے لئے لا تعداد زلز لے

اور بیاریاں ہوں (۲) اس کا نبی کے متعلق نجومی تخیل

(س) اور اس کا روح مسے کے نشلسل کا عقیدہ وغیرہ یہ تمام چیزیں اپنے

اندر یمودیت کے اسے عناصر رکھتی ہیں گویا یہ تحریک ہی یمودیت کی

طرف رجوع ہے۔ " (حرف اقبال سلال)

اقبال مرحوم نے قادیا نیت اور یہوویت کے تین بنیادی وجوہ مماثلت کی طرف اشارہ کیا ہے ان پر اگر مزید غور کیا جائے تو قادیا نی تحریک اور صیبونی تحریک کے در میان کیک رنگی کا میدان خاصاوسیع نظر آتا ہے، مثلاً:

ا۔ تادیانی تحریک کے بانی (مرزا غلام احمہ تادیانی) کابیہ دعویٰ ہے کہ وہ نسباً اسرائیلی ہے۔ (ایک غلطی کاازالہ) در حقیقت اس امر کابر ملااظمار ہے کہ قادیا نیت، صیہونیت ہی کی ایک ذیلی شاخ ہے۔

۲- یبودیت کی بنیادا نکارعیلی (علیه السلام) پر قائم کی گئے ہے۔ اور قادیا نیت بھی اس مسئلہ میں اس سے پیچھے نہیں رہنا چاہتی۔ اہل نظر واقف ہیں کہ قادیانی تحریک کے بانی کا دعویٰ ہی ا نکار عیلی علیه السلام پر مبنی ہے۔

سور یہ بہودیت بردی بلند آہنگی سے دعویٰ کرتی ہے کہ "اس نے سے بن مریم "رسول اللہ کو قتل کر دیا۔ " اور قادیانی تحریک کے بانی کو بھی اس دعویٰ کا فخر حاصل ہے کہ "میرا وجود ایک نبی (یعنی عینی علیہ السلام) کو مارنے کے "میرا وجود ایک نبی (یعنی عینی علیہ السلام) کو مارنے کے لئے ہے۔ " (ملفوظات صفحہ ۲۰ جلد دہم)

۳- یبودیت، حضرت عیلی علیه السلام روح الله کوضیح النسب نمین سمجھتی، اسی نوعیت کے خیالات کااظمار قادیا نیت کے بانی نے بھی کیا ہے۔ (انجام آتھم دغیرہ) ۔ میدوی عقیدہ کے مطابق حضرت مسیح صلیب پر مرے تھے، قادیا نیت قصہ

صلیب کثی کو من وعن تتلیم کرتے ہوئے صرف اتنی ترمیم کرتی ہے کہ وہ مرے نہیں تھے، البتہ "مردہ کی طرح" ہو گئے تھے۔

یبودیت، حضرت عیسی علیه السلام کے معجرات کولهو ولعب بامسمریزم قرار دیتی

ہے، ٹھیک ہی موقف قادیانیت بھی پیش کرتی ہے۔

 کے سیرودی تحریک اسلام اور اسلامی اداروں کی بدترین دسمن ہے۔ اور ملت اسلامیہ کی عداوت میں قادیانیت اس سے بھی چار قدم آگے ہے۔ اس کا سرکاری آرگن روزنامه "الفضل" بورى ملت اسلاميه كوچينج كرتا ب:

" ہم نتیاب ہول گے ، ضرورتم مجرمول کی طرح ہمارے سامنے پیش ہو گے، اس وقت تمہارا حشر بھی وہی ہو گاجو فتح مکہ کے دن ابو جمل اور اس

(الفضل ۳/ جنوری ۱۹۵۲ء مخص) کی بارٹی کا ہوا۔ " جس مُروہ کے نزویک تمام عالم اسلام "ابو جمل اور اس کی پارٹی "کی حیثیت

ر کھتا ہو، اور وہ اپنے آپ کو " محمد رسول الله کابروز" قرار دیتا ہواس کی عداوت مسلمانوں کے ایک ایک فرد سے س قدر ہو سکتی ہے ؟ اس کو سمجھنے کے لئے غیر معمولی فہم و ذ کاوت

کی ضرورت نهیں۔

صیہونی تحریک دنیا میں اور بالخصوص اسلام کے مقامات مقدسہ میں "اسرائیل کی حکومت" قائم کرنے کی خواہشند ہے، عین قلب اسلام میں اس کی جارحیت اس کے خطرناک ارادوں کی غماز ہے ، ادر مسلمانوں کے قبلہ اول بران کاتسلط عالم اسلام کی غیرت کے لئے کھلا چیلنج ہے، ادر وہ کسی صلاح الدین کے لئے چیم براہ ہے۔ اور قادیا نیت بھی انگریز اور یہود کے زیر سایہ پوری دنیا کو کھاجانے کاعزم ر کھتی ہے۔ قادیاں کا خلیفہ کھل کر اعلان کر آ ہے کہ:

> "اس وقت ایک ہی جماعت ایس ہے جو کمزوری کے لحاظ سے ونیامیں سب سے گری ہوئی ہے۔ گراراوہ کے لحاظ سے سب سے بوھی ہوئی ہے۔ پھروہ منہ سے دعویٰ بی نہیں کرتی۔ اس کی بنیاد بی اس پر ہے کہ ونیا کو کھا جاتا ہے۔ "

(الفضل ١٥- ايريل ١٩٢٨ بحواله قادياني ندبب فصل ١٦ نمبر ٢٠) «۵۲ و کو گزرنے نه دیجئے جب تک که احمدیت کارعب دشمن اس رنگ میں محسوس نہ کرے کہ اب احمدیت مثانی نہیں جا سکتی، اور وہ مجبور ہو کر اجمدیت کی آغوش میں آگرے۔"

(الفضل ۱۱/جنوري ۵۲ء)

''اس وفت تک که تمهاری بادشاہت قائم نہ ہو جائے تمهارے راستہ ''

(الفسل ٨/ جولائي ١٩٣٥ء بحواله قادياني نديب فصل ١٧ نمبر٥٥)

9۔ یبودی، امریکہ و برطانیہ کی سازش سے "اسرائیل سٹیٹ" قائم کرنے میں کامیاب ہوئے، اسی طرح قادیا نیوں کے لئے انگریز گورنر کی سازش سے پاکستان میں ربوہ

فلسطين پر قاديا نيت اور صيهو نيت دونول كا دعوىٰ

صیہونیت اسلام کے مقامات مقدسہ خصوصاً بیت المقدس کو اپنی آبائی میراث میسی ہوئی ہے اور وہ وہاں مسلمانوں کے وجود کو برداشت نہیں کرتی۔ ٹھیک یمی دعویٰ قادیانیت کا ہے، وہ بھی مسلمانوں کو فلسطین اور بیت المقدس کی تولیت کا مستحق نہیں مجھتی، کیونکہ وہ قادیانی نبوت کے مظراور کافریس۔ قادیانیت کا آرگن "الفضل" کھتا ہے:

''اگر یہودی اس لئے بیت المقدس کی تولیت کے مستحق نمیں کہ وہ جناب مسیح اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت و نبوت کے مشکر ہیں، اور عیسائی اس لئے غیر مستحق ہیں کہ انہوں نے خاتم النہین کی رسالت و نبوت کا انکار کر دیا تو یقینا غیر احمدی (لیمنی مسلمان) بھی

مستحق تولیت بیت المقدس نہیں۔ (علد ۹ نمبر ۳۱ ص ۲۰ ۷ نومبر ۱۹۲۱ء) الفصل کی اس منطق کا حاصل بیہ ہے کہ بیت المقدس کی سرزمین کے مستحق یا تو قادیانی ہیں، ورنہ یہودیگویا قادیانی نبوت، صیہونیت کے لئے نئی الهامی سند مہیا کرتی ہے۔

ربوه اور مل ابیب

برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر پالفور کے اعلان کا 19ء کے نتیجہ میں 196ء میں فلسطین میں "اسرائیل سٹیٹ" وجود میں آئی۔ جیسا کہ آپ س چکے ہیں یہودیت اور قادیا نیت دونوں کا دعویٰ تھا کہ مسلمان بیت المقدس اور فلسطین کے مستحق نہیں یہ سوال کہ "اسرائیل سٹیٹ" کے قیام میں قادیانی گروہ کا کتنا حصہ ہے؟ بدی اہمیت رکھتا ہے، کہ "اسرائیل سٹیٹ" کے قیام میں قادیانی "و تبلیغ" کی پورش رہی اور قادیانیوں کے متاز افراد "سفید سامراج" کے گماشتوں کی حیثیت سے فلسطین میں کام کرتے رہے، اور سب سے بردھ کریے کہ خود خلیفہ قادیان نے دورہ لندن سے واپسی پر قادیانی سازش کی نگرانی کے لئے بیت المقدس کا دورہ ضروری سمجھا۔

۱۹۳۴ء میں خلیفہ قادیان نے دنیا میں تبلیغ کا جال پھیلانے کے لئے جو در حقیقت انگریز کے محکمہ جاسوی کی ذیلی شاخ تھی " تحریک جدید" کا اعلان کیا، اور اس کے لئے مالیات کا مطالبہ کیا توسب سے زیادہ رقم فلسطین کی قادیانی جماعت نے مہیا کی۔

یمان اہم ترین سوال ہے ہے کہ یہ خطیر رقم جو فلسطین سے خلیفہ قادیان کو وصول ہوئی، کمان سے آئی اور کس نے مہیاکی؟ کیا ہے رقم ان معدود سے چند۔ افراد نے مہیاک دی تھی جو اسلام سے مرتد ہوکر قادیائی امت میں شامل ہوگئے تھے؟ کیاان کی مالی حیثیت اس قدر مشخکم تھی کہ وہ اپنے علاقے میں وسیح اخراجات بر داشت کرنے کے بعد ایک بست بردی رقم خلیفہ قادیان کی خدمت میں نذر کر دیتے؟ جو مخص واقعات کو عقل و فہم کی میزان میں تولنے کی صلاحیت رکھتا ہے دہ اس کا جو اب نفی میں وے گا، میں یمال مشرق وسطنی کے ایک وسیع النظر مصنف محمد محمود الصواف کا حوالہ دول گا، وہ اپنی وقیع کتاب

"المخططات الاستعمارية لمكافحة الاسلام" من قلاياتيت يرتبعره كرت بوك كلمة بن :

"قادیانی سب سے اکفراور خسیس تر جماعت ہے جے ستم پیشہ اگریز نے، ہندوستان پراپ تسلط کے دوران پروان چڑھایا۔ یہ کافرٹولہ بیشہ زین میں فساو بر پاکر تا رہا ہے، اور ہر میدان میں اسلام کی عداوت و خالفت اس کاشعار رہا ہے۔ خصوصاً افریقہ میں ان کی سرگر میاں بوی تیزی سے بڑھ رہی ہیں۔ مجھے افریقہ کے ملک "یو خنڈا" سے خط ملاہ جس کے ساتھ مرزا غلام احمد کذاب قادیان کی کتاب " حمامتہ البشریٰ" بھی تھی، جو وہاں بری تعداد میں تقیم کی گئی، اور جو کفروضلال سے بھری بڑی ہے۔

یہ خط بھے مسلمانوں کے ایک بہت بوے دائی اور راہنمانے وہاں سے تکھیا تھا کہ:

یمال قاویانیول کی سرگرمیال ہمارے کئے اور اسلام کے لئے سخت تشویش کا باعث ہیں، ان کا معالمہ یمال نمایت تقین صورت اختیار کر گئی ہیں، یہ گیاہے، اور ان کی تبلیغی سرگرمیال نمایت شدت اختیار کر گئی ہیں، یہ لوگ یمال اتنی دولت خرچ کر رہے ہیں جس کا حساب نمیں، اور اس مشنری امرین ذرابھی شبہ نمیں کہ یہ مال و دولت سامراج اور اس کے مشنری اواروں کا ہے، اور جھے باوٹوق ذرایعہ سے یہ اطلاع کی ہے کہ دہاں حبشہ کے "عدیس ابابا" میں ان کا آیک مضبوط مشن کام کر رہاہے جس کا سالانہ میزانیہ ۵۳ ملین ڈالرہے، اور یہ مشن دہال اسلام کا مقابلہ کرنے کے لئے قائم کیا گیاہے۔ "

(المضططات الاستعارية أمكا فعند الاسلام ص ٣٣٣ طبع اول) ٣٥ كروڑ ۋالر سالانہ تو صرف حبشہ كے مسلمانوں كى تبادى و بربادى كے لئے صرف كئے گئے۔ اب غور كياجاسكتا ہے۔ فلسطين كى تبادى وبرباوى كے لئے قاديا نبيت كا تئيں سالہ بجبٹ كتنا ہوگا؟ اور بير سارى رقم كہاں ہے آئى؟ دوسرااہم ترین سوال ہے ہے کہ ان تمیں سالوں میں (۱۹۱ء سے ۱۹۳۸ء کہ) قادیا نیت کا تبلیغی زوراس خطہ پر کیول مرکز رہا، اور قادیانی سرگرمیوں کا یمی سب سے برا اڈہ کیول بنارہا؟ جس کے بتیجہ میں فلسطینیوں کی خانہ ویرانی اور "اسرائیل سٹیٹ" کا قیام عمل میں آیا؟ اور پھر چن چن کر وہاں قادیان کے سازشی دماغوں کو کیوں جمع کیا جاتارہا؟ یہ سوالات تاریخ کا ایک معمداور "قادیانی، یمودی سازش" کا قبل ابجہ ہیں۔ جن کو ان دونوں تحریکوں کے دوستانہ روابط کی کلید سے حل کیا جاتا چاہئے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ۱۹۹۸ء میں فلسطین میں "اسرائیل کا اعلان ہوا ٹھیک ان ہی دنوں میں قادیانی گروہ کی "ربوہ سٹیٹ" قائم ہوئی۔ اور سب سے پہلے ربوہ سٹیٹ کا "سرائیل سٹیٹ" سے رابط قائم کیا گیا اربوہ سٹیٹ کے مطلق العنان حکران قادیانی فلیفہ کے آرگن نے بڑے ترک و احتشام اور فخرو مباہات سے اعلان کیا:
"عربی ممالک میں بے فک ہمیں اس قیم کی اہمیت حاصل نہیں جیسی ان (یورٹی اور افرتی) ممالک میں ہے، لین پھر بھی ایک طرح کی اہمیت ساس ہوگئی ہے۔ اور وہ یہ کہ فلسطین کے عین مرکز میں آگر مسلمان رہے ہیں قوہ صرف احمدی ہیں۔"

(الفصل ۳۰/اگست ۱۹۵۰ء)

الفضل كايه جگر خراش اعلان اگر أيك طرف فلسطين كے خانمال برباد مسلمانوں پر خندهٔ استهزاکی حیثیت رکھتا ہے تو ووسری طرف "ربوه سٹیٹ" كے "اسرائیلی سٹیٹ" سے تعلقات وروابط کی شرح و تفسیر بھی مسیا کرتا ہے۔

عالم اسلام _ اور بالخصوص پاکتان _ کن دیک "اسرائیل" استعادی سازش کی ناجائز اولاد ہے۔ جس کی پردرش امریکی ایٹم کے زور سے کی جارتی ہے، آئی وجہ ہے کہ تعلقات ور دابط استوار کرتا کیا معنی؟ کسی اسلامی میکی مت نے استعار کے اس" ناجائز بچہ" کو ابھی تک زندہ رہنے کی اجازت بھی نہیں دی ہے۔ لیکن قادیا نیول کی "ریوہ سٹیٹ" خود بھی چونکہ استعار کی ناجائز اولا دکی حیثیت رکھی ہے، اس لئے ان وونول سکے نہ صرف خود بھی چونکہ استعار کی ناجائز اولا دکی حیثیت رکھی ہے، اس لئے ان وونول سکے نہ صرف باہمی روابط استوار ہوئے، بلکہ دونوں توآم "بمن بھائی" کی حیثیت میں عالم اسلام کو چینج کر رہے ہیں۔

یماں اس لطیفہ کا ذکر بھی خالی از دلجی بنہیں ہوگاکہ یہ ۱۹ درسے ۱۹۵ دیک یاکستان کا وزیر خارجہ وزیر خارجہ مسٹر ظفر اللہ خال قادیانی رہا، جو لفظی طور پر حکومت پاکستان کا وزیر خارجہ تھا، مگر معنوی طور پر "ربوہ سٹیٹ" کی وزارت خارجہ کے فرائض انجام دے رہاتھا۔ اس نے رسمی طور پر پاکستان سے وفاداری کا حلف اٹھا یا تھا مگر حقیقی طور پر وہ قادیان کے خلیفہ ربوہ کا مطیع و فرمانبردار اور وفادار تھا، اسی کے عہد وزارت میں "ربوہ سٹیٹ" کا "اسرائیل" سے رابطہ متحکم ہوا۔ جسے میں سفارتی تعلقات کمنا پند کروں گا۔ لیکن جب مسر ظفر اللہ خال سے اس سلسلہ میں سوال کیا گیا کہ کیا اسرائیل میں ربوہ کا مشن قائم ہے؟ تو پاکستان کو تواس کی اطلاع میں۔ "

مسٹر ظفر اللہ خال کا میہ جواب بالکل صحیح تھا، انہوں نے حکومت پاکستان کے نمائندہ کی حیثیت سے اسرائیل کے ساتھ سفارتی رابطہ قائم نہیں کیاتھا، بلکہ قادیان کے طلیفہ ربوہ کے وزیر خارجہ کی حیثیت سے اسرائیل سے سفارتی رابطہ قائم کیاتھا، بلاشبہ حکومت پاکستان کو اس کاکوئی علم نہیں تھا، اور مسٹر ظفر اللہ خال کو آگر چہاس کاعلم تھا گر وہ حکومت پاکستان کے وزیر صرف رساتھ، در حقیقت ان کی حیثیت تو "ربوہ اسٹیٹ " کے محکمہ امور خارجہ کے افسر اعلیٰ کی تھی۔

قادیانی گروہ ، چالاک و عیاری میں اپنے سفید آقاؤں کابھی استاد ہے۔ جب
"ربوہ سٹیٹ" کے سفارتی روابط "اسرائیل" کے ساتھ قائم کئے گئے توابتدا میں اسے
صیغہ راز میں رکھنے کی کوشش کی گئی، لیکن جب بیہ راز طشت ازبام ہو کر رہاتو آویل کی گئ
کہ "اسرائیل" میں جو قادیانی مشن کام کر رہا ہے اس کا "ربوہ سٹیٹ" سے رابطہ
نہیں بلکہ وہ انڈیا کے مرکز قادیان کے ماتحت ہے۔

لیکن کچھ دنوں بعد جب "ربوہ سٹیٹ" کا بجٹ شائع ہوا تواس میں "اسرائیل
مثن" کامیزانیہ بھی موجود تھا۔ اب یہ تاویل کی گئی کہ "اسرائیل" میں قادیانی مثن تو
قائم ہے، اور ہے بھی ربوہ سٹیٹ کے ماتحت۔ لیکن وہ کوئی سیاسی مثن نہیں، بلکہ تبلیغی
مثن ہے۔ میں پہلی تاویل کی طرح اس تاویل کی صحت کو تتلیم کرنے میں بھی تامل نہیں
کروں گا، بشرطیکہ یہ فابت کر ویا جا ہے کہ قادیا نیوں کے "سیاسی مشن" اور "تبلیغی
مشن" الگ الگ ہوتے ہیں۔ جمل ویکی جمنے قادیا نی تحریک کا مطالعہ کیا ہے ۔۔۔۔۔ اور

اگر مجھے اجازت دی جائے تومیں کھوں گا کہ میں نے خور قادیا نیوں سے زیادہ اس تحریک كاوسيع وعميق مطالعه كياب ہم اس متيجه پر پنچے ہيں كه قاديانيوں كى تبليغ عين سياست ہاوران کی سیاست ہی "د تبلغ" ہے، کم از کم قادیانی تحریک کی حد تک تبلیغ اور سیاست كے جدا گاند تصور سے ہم نا آشنابيں، قادياني تحريك كوہم فدہبي تحريك نميں سجھتے، بلكه بد خالص سیای تحریک ہے، جس پر ذہب کاخول بوی عیاری سے چڑھا دیا گیا ہے۔ اس كے اگر قادياني بيد سليم كرتے ہيں كه "امرائيل" بين ان كا "تبليغي مشن" كام كررہا ہے، تو دوسرے لفظول میں وہ صاف اعتراف کرتے ہیں کہ "ربوہ سٹیٹ" کے سفارتی تعلقات اسرائيل سيمتحكم بن-

ربوہ سٹیٹ اور اسرائیل کے مابین فوجی تعاون

رو آزاد اور خود مختار ریاستول کے در میان سیاس، اقتصادی، فنی اور معاشرتی شعبول میں تعاون ایک قابل فہم چیز ہے۔ بسااو قات فوجی تعاون کی صورتیں بھی پیدا ہوئی ہں۔ لیکن "ربوہ سٹیٹ" نے "اسرائیل" کے ساتھ ہمہ جتی تعاون کاایک نیاباب رقم کیا ہے۔ اور وہ مید کہ "ربوہ سٹیٹ" کے قادیانی سیابی اسرائیلی فرج میں بھرتی کئے جاتے ہیں۔ یہ فوجی تعاون کاوہ عالمی ریکارڈ ہے جوربوہ سٹیٹ نے قائم کر دکھایا ہے ہمارے ملک کے موقر جریدہ روزنامہ "نوائے وقت" لاہور نے سے خبرشائع کر کے پورے

ملک میں سنسنی پھیلا دی ہے کہ:

"لندن سے شائع مونے والی كتاب "اسرائيل اے پروفائل" ميں انکشاف کیا گیا ہے کہ حکومت اسرائیل نے اپی فرج میں پاکسانی قادیانیوں کو بھرتی ہونے کی اجازت دے دی ہے، یہ کتاب بولیٹیکل سأئنس کے ایک بمودی پروفیسر آئی۔ آئی۔ نومائی نے لکھی ہے، اور اسادارہ پال مال لندن فے شائع کیاہے۔ اس کتاب میں سی بھی بتایا كياب كه ١٩٧٧ء تك اسرائيل فرج من جه سو ياكستاني قادياني شامل مو ھے ہیں۔ "

(نوائے ونت لاہور صفحہ ۵۔ ۲۹/ دسمبر ۱۹۷۵ء)

مسلمانوں کے لئے یہ انکشاف جس قدر کرب انگیز ہو سکتا ہے اس کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا، پاکستان کے متعد واہل فکر اس پر تشویش کا اظمار کر چکے ہیں۔ پاکستان کی قومی اسبلی کے ایک معزز رکن مولانا ظفر احمد انصاری نے روزہ "طاہر" لاہور کو انٹرویو دیتے ہوئے بتایا کہ وہ قومی اسبلی میں اس مسئلہ کو زیر بحث لانا چاہتے ہیں یمال ان کے انٹرویو کا اقتباس پیش کر دینا مناسب ہوگا۔

مولانا ظفر احمد انصاری ایم این اے کا اہم انکشاف

س اسرائیلی فرج میں "احریوں" کی موجودگی ایک خوف ناک انگشاف ہے۔ بیودیوں اور "احریوں" میں اس تعاون کی کیا تفسیل ہے اور آپ اسے پاکستان کی قوی اسمبلی میں کیوں زیر بحث لاتا چاہتے ہیں۔ "

تے پاکستان مسلم مملکت ہے اور یہودی ہر مسلم مملکت کو نیست و نابود کرنے کاعمد کر چکے ہیں۔ وہ اس کے لئے ہر ذریعے اور واسطے کو استعال میں لارہ ہیں۔ اور ان کے آلہ کار بننے والوں میں یہ مرزائی یا قادیانی بھی شامل ہیں جوا پے آپ کو "احمدی " کتے ہیں۔ اسرائیل یہودی صیبونیت کا ہتھیار ہے۔ جس کے ذریعے یہودی عالم اسلام کو زیر کرنا چاہجے ہیں ۱۹۷۲ء تک اسرائیل میں موجود "احمدیوں" کی تعداد چھ سوتھی جن پر اسرائیلی فنج میں "خدمت" کے دروازے کھول دیئے گئے تھے۔ یہ تفصیل پولیٹیکل سائنس کے یہودی پروفیسر آئی۔ ویک تقصد یہ تفصیل پولیٹیکل سائنس کے یہودی پروفیسر آئی۔ آئی نو مائی کی کتاب "اسرائیلی اے پروفائل" - A - ISRAEL مال مال الل آئی نو مائی کی کتاب "اسرائیل اے پروفائل" - A - PROFILE) نوبی ہیں ہے کہ اس کتاب کے طور پر بتایا گیا ہے کہ عربوں پر یہ پابئدی اب بھی ہے کہ اس کتاب کے صفحہ نمبر 20 پر یہ بھی موجود ہے کہ س بحرتی بھی ضود ہے کہ بیر وہ کسی برصدی گاؤں میں نمیس رہ سکتے اور اسرائیلی فنج میں بحرتی بھی نمیس ہو سکتے اس کتاب کے صفحہ نمبر 20 پر یہ بھی موجود ہے کہ بیر فیس نمیس ہو سکتے اس کتاب کے صفحہ نمبر 20 پر یہ بھی موجود ہے کہ بیر فیس بھی ہود ہے کہ بیر فیس بھی موجود ہے کہ بیر

"احدى" پاكتان سے بين ايك مسلمان بالخصوص پاكتاني مسلمان ك لئے بدبات یوں بھی انتهائی اضطراب کاموجب ہے کدان "احمدیوں" كو پاكستانى قرار ديا كياب- اس كئي بهي مين تحريك التواك در يعاب پاکستان کے مقتدر ترین ایوان میں زیر بحث لانا چاہتا ہوں۔ س آپ اس تحریک النوایس حکومت کی توجه کن پهلوول پر مبذول كرانا چاہتے ہيں؟ ج میں قوم کو بھی آگاہ کرنا چاہتا ہوں اور حضرات اقترار سے بھی وریافت کرنا چاہتا ہوں کہ جب یہ انہیں بھی معلوم ہے کہ "احمدی" دنیا کے کسی خطے میں بھی ہوائے "فلیفہ" کے علم پر کام کر تاہے۔ اس " خلیفہ" کا ہیر کوارٹر پاکستان کے تصبے ربوہ میں ہے۔ اگر اسرائیل میں رہنے والے "احربول" کوربوہ سے سرمالیت ہے کہ عرب ممالک پر قبضے اور انہیں تاراج کرنے میں اسرائیل کی مدو کریں، اور جیسا کہ جنگ ١٩٦٧ء ك زماند ك اخبارات من آياكد اسرائيلي پاكستان كوبهي ختم کرنا چاہجے ہیں اور پاکستان کے خلاف جس ویشنی اور نفرت کااظمار بابائے اسرائیل بن گوریان نے کیاتھااس کے پیش نظر کیار اندیشہ صیح نہ ہوگا کہ اسرائیل جیسے "احریوں" کو عربوں کے خلاف استعال کر رہا بانسیں پاکستان کے خلاف آسانی سے استعال کرے گا۔ جب کہ "احميول" ك "خليفي" كاميد كوارر بحى يمين إ _ يو بحى

معلوم كرنا چاہتا موں كه آخريه چهرسو "احمدى" پاكستان سے اسرائيل س رائے سے کیے اور کب پنج ؟ کیااب یہ "احمی" پاکتان کی شریت رکھ ہیں؟ ان کے پاس دوہری شریت تونہیں؟ ان میں سے كنف باكتاني بالمعدد برك بي، كياده باكتاني باسبورت برتع، اور پر اسرائیل ماک گئے۔ ایے لوگوں کے بارے میں ہاری وزارت خارجداور پاسپورٹ جاری گرنے والے وزارت واخلہ کو کیاعلم ہے اور كياعلم نسين ب ؟كياان "احريون"كي وبان فراركي روك تقام بهي جاری ہے کوں کہ ان کے پاکتانی کملانے سے عروں سے ہارے

تعلقات مجروح موسكتے بير۔ حكومت باكستان كواس صورت حال كى

(CLARIFICATION) صفائی کرنا چاہئے۔

س امرائیل کے عربوں کے خلاف عزائم ہیں تواہیے ہی تاپاک عزائم ہارے بارے میں بھی ہیں؟

ج جی!! (بت لمبی می "جی") یمی وه بات ہے جس پر میں زور رینا چاہتا ہوں۔ ۱۹۷۷ء میں اسرائیل کی توسیع پندی اور آیت

المقدس برغاصانه قبضے كے بعد ياكستان ميں جور دعمل پيدا ہوا تھااس نے يموديوں كے دل و دماغ كوہلاكرركھ ديا تھا۔ چنانچہ بابائے اسرائيل ڈيوڈ

بن گوریان نے جون ۱۹۷۷ء میں عرب اسرائیل جنگ کے بعد پیرس کی لور بون بینورش می تقریر کرتے ہوئے کما تھاجس کی رپورٹ ۹/اگست

١٩٦٤ء كوصيهوني رسالے "جيوئش كرانكل" ميں چھني تقى ـ بابائے

اسرائیل نے اعلان جنگ کرتے ہوئے کہاتھا "عالمی صیبونی تحریک کو پاکستان کے خطرے سے لاروائی نہیں برتی چاہئے، اور اب پاکستان اس کا پہلانشانہ ہونا چاہئے کیوں کہ یہ نظریاتی مملکت ہمارے وجود کے

لئے خطرہ ہے۔ سارے پاکسانی یبودیوں سے نفرت کرتے ہیں اور عربوں سے محبت کرتے ہیں عربوں کے لئے یہ محبت ہمارے لئے خود عربوں سے بھی بڑھ کر خطرتاک ہے۔ اس خاطر عالمی صیہونیت کے لئے یہ ضروری موچکا ہے کہ اب پاکستان کے خلاف فوری اقدام کیا

"جهال تک مندوستانی سطح مرتفع کے باشندول کا تعلق ہے وہ مندو ہیں جن کے دل پوری ماریخ میں، سلانوں کے خلاف نقرت سے بھرے ہوے ہیں، الذابندوستان مارے لئے پاکستان کے خلاف کام کرنے کا اہم ترین مرکز (فری اصطلاح BASE استعال کی گئ) ہے یہ ضروری ہے کہ ہم اس مرکز کاپورااستعال کریں اور تمام ڈھکے چھپے اور خفیہ منصوبوں کے ذریعے یہوولوں کے دعمن پاکستانوں پر ضرب لگائیں اور انہیں کچل دیں۔ " مولاناظفراحد انصاری نے بیہ اقتباس ایک کتاب سے انگلش میں پڑھ کر سنایا، پھر سلسلہ کلام جاری رکھا۔ "شاید بہت سے لوگوں کو معلوم نہ ہو گا کہ اس کے سوا چار سال بعد دیمبر اے 19ء میں اندرونی سازش اور بیرونی جارحیت کے ذریعے وہاکہ میں داخل ہونے والی ہندوا فواج کا ڈی کمانڈر ایک بیودی تھا۔ "

(روزه "طاهر" لابور ۲۲ با ۲۸ دیمبر۱۹۷۵)

طوفان كارخ

قادیانی "ربوہ سٹیٹ" مغرب کی استعاری و طاغوتی طاقتوں کی آلہ کاربن کر عالم اسلام کے خلاف ساز شوں کا جو طوفان برپاکرنا چاہتی ہے، اس کا پچھاندازہ خلیفہ ربوہ کے ان متواتر اعلانات سے کیا جاسکتا ہے جن میں قادیانی گروہ کو بار بار تلقین کی جاتی ہے کہ "نئی صدی (جس کے طلوع میں صرف پانچ سال باقی ہیں) "احمدیت" کے غلبہ کی صدی ہیں "احمدیت" تمام عالم پر غالب آئے گی۔ "

"احدیت" تمام عالم اسلام پر غالب کرنے کے لئے "ربوہ سٹیٹ" خفیہ دہشت پند سرگر میوں کی تیاری میں مصروف ہے۔ اس کا پہلا انکشاف تو اسرائیلی فوج میں قادیا نیوں کی شرکت سے ہوتا ہے، اور مزید انکشاف یہ کیا جاتا ہے کہ جار ہزار قادیا نی مغربی جرمنی میں گوریلا تربیت حاصل کر رہے ہیں، ہفت روزہ "چٹان" (۵جنوری ۱۹۷۱ء) کی روایت ہے کہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکتان کے زیر اہتمام چنیوٹ میں منعقد ہونے والی "۲۳ ویں سالا ہے ختم نبوت کانفرنس" سے خطاب کرتے ہوئے۔

"مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماحفرت مولانا آباج محمود صاحب نے ان ساز شوں کو بے نقاب کیا جو مرزائی پاکستان کی سالمیت کو نقصان کم نیائے اور اے "عجمی اسرائیل" بنانے کے لئے کر رہے ہیں۔"

"مولانا تاج محمود صاحب نے یہ بھی کما کہ چار ہزار قادیانی نوجوان مغربی جرمنی میں گوریلا تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ انہوں نے عکومت کو خروار کیا کہ وہ قادیانیوں کی ساز شوں سے آگاہ رہے اور اس فتے کا تدارک کرے مولانا تاج محود نے مطالبہ کیا کہ حکومت اس بات
کا پند لگائے کہ قادیانی جماعت کے موجودہ سربراہ مرزا ناصر احمد نے
حال ہی میں انگلتان کا جو دورہ علالت کے بمانے کیا، وہاں اس کی
مصروفیات کیا تھیں؟ انہوں نے الزام لگا یا کہ مرزا ناصر احمد پاکتان کی
سالمیت کے خلاف سازشیں کر رہا ہے۔ "

اسرائیلی طرح قادیانی جماعت کاوجودی سراپاسازش ہے، اور اس کی سازش کا نشانہ صرف پاکستان نہیں بلکہ پورا عالم اسلام خصوصاً ایشیا اور مشرق وسطی ہے قادیانی اسرائیل گؤجوز پاکستان نہیں بلکہ پورا عالم اسلام خصوصاً ایشیا اور مشرق وسطی ہے قادیانی اسرائیل گؤجوز پاکستان کے ایک بازو کو کاٹ چکا ہے۔ اور دوسرے بازوکی تخریب میں اس کی سرگر میاں روز افروں ہیں۔ قادیانی دہشت پند شظیم کو ہراس قوت سے تجلی تعلق ہے جو عالم اسلام کی تخریب کے مقصد میں اس کی معاون طبت ہوسکے، خواہ وہ یموویوں کی "صیمونی تخریک ہو" یا "د ہرتیت پیندوں کی سوشلسٹ تخریک " سے ہندوستان کی "جار حیت ہو" یا پاکستان کی امن پیند میری اقلیت میں بیان کا حوالہ دوں گا۔ جے روزنامہ "مان "کراچی نے اس صوبہ خان کے دھم کی آمیز بیان کا حوالہ دوں گا۔ جے روزنامہ "امن "کراچی نے 19 ستمبر " 19ء کی اشاعت میں شائع کیا تھا،

صوبہ خان کا بیان

"ساٹھ لاکھ کی بھاری محب وطن اہل کتاب میعی اقلیت کے حقوق و مفاوات کا ملی تحفظ نہ کیا گیاتو ملک کی بنیادیں ہل جائیں گی، اور قادیانی فرقہ کو اقلیت قرار وینے کی پاواش میں پاکستان کی مسلم اکثریت کو اپنی خوش منمی کا خمیازہ بھکتا برے میا۔ "

(بحواله " پاکستان، عیسائیت کی زدیس ۹ ص ۲ مم" شائع کروه وفتر مرکزیه مجلس دعوة الحق پاکستان (ملتان) ووام نسلیث

میں یہاں جناب صوبہ خان صاحب کے بیان کامنطق تجزیہ نہیں کرنا چاہتا، نہ میں اس بحث میں الجمنا چاہتا ہوں کہ " پاکستان کی محتب وطن مسیحی اقلیت" کے صدر نے مسیحی اقلیت کے جو مرعوب کن اعداد و شار پیش کئے ہیں وہ صحیح ہیں یا جعلی اور مصنوع۔ ؟

ہماری دلچیں سے متعلق محب وطن صوبہ خان صاحب کے بیان کا وہ حصہ ہے جس بیں ان کے زدیک قادیائی فرقہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کو اتناسکین جرم قرار دیا ہے کہ اس کی پاداش میں ملک کی بنیادیں ہلا دینا اور مسلم اکثریت کو اس کی خوش فنی کا خمیازہ بھٹنا دینا اہل کتاب مسیحیوں کی حسب الوطنی کا مظاہرہ قرار پاتا ہے۔ گویاد نیا بھر کا ہرہندو، ہر یہودی، ہر مسیحی اور ہر دہریہ قادیانی فرقہ سے دلچیں رکھتا ہے، اس کے تحفظ کا ہرہندو، ہر یہودی، ہر مسیحی اور ہر دہریہ قادیانی فرقہ سے دلچیوں کھتا ہے، اس کے تحفظ کا ہرہندو، ہر یہودی، ہر مسیحی اور ہر دہریہ قادیانی فرقہ سے دلیے اپنی کی خاطر عالم اسلام کو ڈائنامیٹ سے اڑا دینے کا عزم رکھتا ہے۔ ایسا کیوں ہے؟ اس لئے کہ ۔۔۔ الکفر ملة واحد ہ "کفر کے تمام فرقوں کی باہمی لڑائی انہیں اسلام دشنی کے مقصد پر معلون و محافظ ہیں، اور قادیانی گروہ ان سارے طاخوتوں کی شطرنج کا میرہ ہے، جے اسلام معلون و محافظ ہیں، اور قادیانی گروہ ان سارے طاخوتوں کی شطرنج کا میرہ ہے، جے اسلام کو زک پہنچانے کے لئے یہ لطائف الحیل حرکمت میں لایا جاتا ہے۔

ربوه سٹیٹ کا جاسوسی نظام

ربوہ کی قادیانی شہنشاہیت، اسرائیلی فوج کے لئے صرف پاکتان کے قادیانی سپاہی مہیا نہیں کرتی، اور نہ صرف مغربی جرمنی میں ہزاروں گوریلوں کی تربیت کے انتظامات کرتی ہے، بلکہ اس سے بردھ کر وہ کفر کے مواصلاتی نظام میں آیک نے باب کا اضافہ بھی کرتی ہے۔ پاکتان کے فوجی اور انتظامی خفیدراز ہندوستان کواور مشرق وسطی کے اندرونی خفید راز اسرائیل کو کس طرح پنچائے جاتے ہیں اس کی تفصیل میرے لئے ناخوشکوار موضوع ہے۔ میں اس موضوع پر بحث کرنے کو پاکتان اور عالم اسلام کی توہین ناخوشکوار موضوع ہے۔ میں اس لئے تفصیلات سے قطع نظر کرتے ہوئے میں ریاست ربوہ کے مترادف سبحت ابول، اس لئے تفصیلات سے قطع نظر کرتے ہوئے میں ریاست ربوہ کے محکمہ "انٹیلی جنس" کی طرف قائدین ملت کی توجہ مبذول کرانے پر اکتفا کروں گا۔

1902ء میں حکومت پاکستان نے ملک کے اعلیٰ حکام کے نام ایک عشتی مراسلہ

جاری کیا تھا جس میں ریاست ربوہ کے محکمہ می آئی ڈی سے ہوشیار رہنے کی تلقین کی گئی تھی۔ اس تحقی مراسلہ کی صدائے بازگشت اخبارات میں کوخی آور اخبارات نے اس پر اداریتے لکھے۔ مراسلہ کامفہوم یہ تھا:

" حکومت کے پاس اس کی معتر اطلاع ہے کہ ربوہ کی احمدید جماعت نے خبر رسانی کا آیک خصوصی عملہ ملازم رکھا ہے جوالی سرکاری اور غیر سرکاری اطلاعات فراہم کرے گاجو احمدید فرقہ کے مفاوییں ہوں گی۔ "

حکومت کو یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ وہ سرکاری ملازم جواحمد یہ فرقہ سے متعلق ہیں ان کے ذریعہ سرکاری اطلاعات مہاکی جارہی ہیں ایک اور ذریعہ جس سے کام لے کر احمد یہ جماعت کا خبر رسانی عملہ سرکاری اطلاعات جمع کر تاہے وہ حکومت کے بیش یافتہ ملازم ہیں، جن کا ابھی تک اپنے دور کے ساتھیوں اور ماتحتوں پر اثر ہے حکومت کے علم میں یہ بھی آیا ہے کہ بعض احمدیوں نے غیر احمدی ہونے کا اعلان کر دیا ہے تاکہ ان کی طرف سے شک و شبہ جاتا رہے۔ اور وہ آزاوی سے تمام مسلمانوں میں خلط مسلط ہو سکیں اور معلومات حاصل کر سکیں۔

" حکومت نے بتایا ہے کہ احمد یہ جماعت کے لئے یہ عملہ عام طور پر جو معلوات حاصل کرنا چاہتا ہے ان میں ربوہ کی احمد یہ جماعت کے باغیوں کی، جن کا نام "حقیقت پند پارٹی ہے" سرگر میاں مجلس تحفظ ختم نبوت اور جماعت اسلامی کی سرگرمیوں کا پتہ چلانا شائل ہے۔"

"نیزاس میں احربیہ فرقہ اور شیعہ سی تعلقات سے متعلق حکومت کی پالیسی میں تبدیلی کی خبرر کھنابھی شامل ہے۔ حکومت کے اس عشی مراسلہ میں بتایا گیا ہے کہ ربوہ کی احدید جماعت کابیہ خبررسانی عملہ فی الحال ربوہ اور لاہور میں تعینات ہے، اور جماعت احدید کی تجویز ہے کہ اس عملہ کی شاخیس راولپنڈی اور کراچی میں قائم کی جائیں۔ اس عملہ کو

یمال بید تعیف بھی آیک مستقل " کھشاف" کی میٹیت رکھتا ہے کہ مجلس حفظ محتم نیوت پاکستان کے مرکزی دفتر ملتان میں آیک قادیانی نوجوان جاسوی کے لئے متعمیٰ کیا گیا۔ " طالب علم" بن کراس نے متواثر تین مینے تک دفتر عی آیام کیا، اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ قادیاندوں کے جاسوی نظام کی زد عمی کون کون آیا ہوگا؟

ہدایت دینااور اس کی نگرانی کرنااحمریہ فرقہ کے امام (خلیفہ رپوہ) کے بیٹے مرزاناصراحمہ کے سپردہ (اور آجکل بیہ حضرت خودریاست رپوہ کے سربراہ ہیں۔ ناقل) " (۲/ دسمبر ۱۹۵۷ء امروز)

(بحواله "ربوه کا پوپ ص ۱۳۷، ۱۳۸ " شائع کرده و فتر بیت القرآن پوسٹ بکس نمبر ۱۰۴۸ الاہور) گورنمنٹ پاکتان کے اس مراسله پر تبصره کرتے ہوئے روزنامه "آفاق" لاہور نے اینے اوارتی نوٹ میں لکھا:

"صوبائی حکومت کاری سرکلرایک اہم مسئلہ سے فرار کی مضحکہ فیز کوشش ہے حکومت کو یہ چھوٹا سا تنکانظر آگیا کہ ربوہ کی الجمن نے حکومت کے راز حاصل کرنے کے لئے ایک جاسوسی نظام قائم کر رکھاہے، لیکن یہ بہت بوا شہ پتیر نظر نہیں آ تا کہ ربوہ کی الجمن نے فہ بہی نقذیں کی آ رُ میں ایک خفیہ متوازی حکومت کی صورت اختیار کرلی ہے، اور وہ ایسے میں ایک خفیہ متوازی حکومت کی صورت اختیار کرلی ہے، اور وہ ایسے تمام حرب استعمال کرنے پر مجبور ہے جو سیاسی طاقت ہاتھ میں لینے کے ضروری ہیں"

آگراس ملک میں واقعی ایسے حالات پیدا ہو جائیں اور ایک جماعت اپنی تنظیم اور اپنے وسائل کے ذریعہ قانون وانساف کی مشینری کو جلب چاہے شل کر دے تو حکومت کو طفلانہ سرکلر جاری کرنے کے بجائے ان حالات سے عمدہ بر آ ہونے کی مؤثر تدبیر سوچنی چاہئے یا بصورت دیگر اقتدار کے عمدہ سے مستعنی ہو جانا چاہئے۔ "

"اصل یااہم سوال بے نہیں کہ نظام رہوہ کے جاسوں، حکومت کے راز چرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ حکومت کے پاس رازی کون سے بیں جنہیں وہ (قادیانیوں سے) محفوظ رکھ سکتی ہے۔ اصل سوال بیہ ہے کہ جاسوی کے علاوہ رہوہ کے خلافتی نظام کے کارکن اور مجمی بہت کچھ کر رہے ہیں جوایک " دہشت پند خفیہ سیاسی نظام " کی سرگر میوں کی ذیل میں آتا ہے، اس کا کیا علاج ہے؟"

(روزنامه آفاق 2/ دیمبر ۱۹۵۷ء بخواله "ربوه کاپوپ" صفحه ۱۳۹، ۱۳۰) اس پر روزنامه "تسنیم" لاهور کاتبهره اس سے بھی زیاده ولچسپ ہے: "افسوس ہے کہ معاصر (روزنامہ آفاق) نے علاج تجویز کرنے کا مئلہ حکومت پر چھوڑ کر سکوت اختیار کر لیاہے، حالائکہ یہ مئلہ پچھ بھی پیچیدہ نہیں، ضرورت اس بات کی ہے کہ حکومت قادیانی جماعت کی اصل حیثیت کومشہ خص کر دے، اور پردہ فریب کوچاک کر دے۔ جواس نے اپنے چرے پر ڈال رکھاہے۔ "

یہ جماعت بالکل اس طرح کی ایک خفیہ سیاس جماعت ہے، جس طرح کوئی خفیہ سیاس جماعت ہو سکتی ہے۔ لیکن اس نے خود کو محض ایک ندہی جماعت قرار دے رکھا ہے، اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس کے افراد پر سرکاری دفاتر کے دروازے چوہٹ کھلے ہوئے ہیں اور برے سے پرے عمدے پر وہ فائز ہیں۔ "

"ان کی اصل وفاداریاں پاکستان کے نظام حکومت سے وابسۃ نسیں ہیں بلکہ ربوہ کے راز توسینے میں ہیں بلکہ ربوہ کے خلافتی نظام سے وہ خلافت ربوہ کے راز توسینے میں چھپاسکتے ہیں محر سرکاری اطلاعات کو عقید ، چھپانسیں سکتے ، اگر چھپائیں توانسیں نظام خلافت کا باغی قرار دیا جا آ ہے۔ "

"معاصر موصوف (روزنامہ آفاق) نے پولیس اور قانون کی جس ببی کاؤکر کیا ہے وہ اس صور تحال کا نتیجہ ہے، اس خزابی کاعلاج سے ہے کہ قادیانی جماعت کو خفیہ سیاسی جماعت قرار دیا جائے اور اس کے ساتھ وہی معالمہ کیا جائے، جوالی جماعتوں کے ساتھ کیا جاتا ہے، اس کے بغیر یہ دو عملی ختم نہیں ہو سکتی اور اس ششی مراسلے کے اجرا کا پچھ حاصل نہیں بجزاس کے کہ چور کو آگاہ کر دیا جائے کہ جاگ ہو گئ ہے۔ اور وہ اپنا کام زیادہ ہوشیاری کے ساتھ کرے۔ "

د جمیں اندیشہ ہے کہ جن افسروں کے نام بیٹ شتی مراسلہ جاری کیا گیاہے ان میں کتنے ہی لوگ ہوں گے جو اس فہرست میں آئے ہوں گے جن سے خبردار رہنے کی تلقین کی گئی ہے۔ "

(روزنامه "تنيم" ٨/ دمبر١٩٥٤ء بحواله "ريوه كاپوپ" صفحه ١٣١)

ایک امتحان، ایک آزمائش

اب قلم کامسافرایی منزل تک رسائی کے آخری مراحل میں ہے، وہ اپنے ہم سفروں کو زیادہ زحت نہیں دینا چاہتا۔ "قادیانی اسرائیلی اتحاد" آپ کے سامنے کھل کر آچکا ہے، قادیانیوں کی یہودی فوق ٹریننگ کامنظر بھی آپ دکیھ چکے ہیں، ریاست ربوہ کے محکمہ انٹیلی جنس کی نتفیہ خبریں بھی آپ سن چکے ہیں۔ اب دراعالم اسلام میں قادیانیت کے اگر درسوخ پر بھی نظر وال لیجئے یا کستان کے کلیدی شجے بدستور قادیانیت قادیانیت کے اگر درسوخ پر بھی نظر وال لیجئے یا کستان کے کلیدی شجے بدستور قادیانیت کے قبضے میں ہیں، پاکستان کی اقتصادیات پر قادیانیوں کا خاصات کے اللہ ہے۔ بقول علامہ عزیز انساری:

" ۱۹۵۱ء کی تحریک ختم نبوت کے بعد مرزائیوں نے اپنا محاذ بدل لیا، ادر پاکستان کے سیاسی ادر اقتصادی اواروں پر قبضہ کرنے کی کوشش کی، اور امریکہ میں جو مقام یمودیوں کو حاصل ہے وہی انہوں نے پاکستان میں حاصل کرنا چاہا۔ " (ہفت روزہ چان ۵ر جنوری ۱۹۷۲ء صفحہ ۱۸)

فیج سے لے کر ملک کے ہرچھوٹے ہوئے محکمہ کی پالیسی ساز ہاؤی میں قادیانی اب بھی و خیل ہیں، معلوم ہوا ہے کہ سب سے ہوئے اسلای ملک انڈونیشیا ہیں نہ ہی امور کاوزیر و خیل ہیں، معلوم ہوا ہے کہ سب سے ہوئے اسلای ممالک میں بھی ہم ہماں قادیانیوں کی اور اس کاسیرٹری قادیانی ہیں، اس طرح و بگر اسلای ممالک میں بھی ہم ہماں قادیانیوں کی ملازمت پر پابندی نہیں ۔ اہم ترین مناصب پر قادیانی فائز ہیں۔ اب میں یہ مفروضہ پیش کرتا ہوں ۔ جو محض مفروضہ نہیں بلکہ ہوئی حد تک حقائق و واقعات کی صحیح تصویر ہے پیش کرتا ہوں ۔ جو محض مفروضہ نہیں بلکہ ہوئی حد تک حقائق و واقعات کی صحیح تصویر ہے اللطاعت " خیافی تحریک جس کا ہیڈ کوارٹر ربوہ ہے، اور جس کا ہر فرد آیک واجب اللطاعت " خیافیہ یک ماتحت کام کرتا ہے، پورپ، یمودیت اور ہندوستان کا آلہ کار اور جاسوس ہے ۔ فرض سیجے پاکستان کے فوجی اور دفائی راز قادیانی شاخ کے ذریعہ ۔ جو وساطت سے استعاری طاقتوں کو مہیائی جاتی ہے، مشرق وسطی کے خفیہ راز اسرائیل مرکز وسطی سے خفیہ راز اسرائیل مرکز کو دریعہ صیبونیوں کو بیسی جاتے ہیں، اور خلافت ربوہ کا یہ محکمہ اطلاعات تمام اسلام کے ذریعہ صیبونیوں کو بیسی جاتے ہیں، اور خلافت ربوہ کا یہ محکمہ اطلاعات تمام اسلام و شمن طاقتوں کی خدمت کے لئے وقف ہے۔ سوال سے ہے کہ کیاعالم اسلام نے قادیانیوں کی جاسوسی اور ندھیہ سازشوں سے شحفظ کا کوئی انتظام کیا ہے؟ اور کیااس وقت تک اس کی جاسوسی اور ندھیہ سازشوں سے شحفظ کا کوئی انتظام کیا ہے؟ اور کیااس وقت تک اس کی جاسوسی اور ندھیہ سازشوں سے شحفظ کا کوئی انتظام کیا ہے؟ اور کیااس وقت تک اس کی

ضرورت بھی کسی کے طوشہ ذہن میں آئی ہے؟

ے رستبر ۱۹۷۴ء کے فصلے سے قادیانی جارحیت کا تدارک نمیں ہوتا۔ بلکہ اس فیصلہ نے عالمی سطح پر قادیانی تحریک کو پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک کے خلاف اور بھی

برا فروختہ کر دیا ہے۔ ہم تشلیم کرتے ہیں کہ پاکشان اسمبلی نے قادیانیوں کوغیر مسلم اقلیت قرار دے کر مسلمانوں کو اوگاہ کر دیا ہے کہ وہ قادیانیوں کی "و تبلیخ اسلام" کے مصنوعی خول سے ہوشیار رہیں۔ پاکستان کے اس فیصلہ کے احترام میں بعض دیگر اسلامی

ممالک نے بھی کچھ اقدامات کئے ہیں یہ فیصلہ اپنی جگہ لائق صد محسین ہے، لیکن سوال بیہ

ہے کہ پاکتان، مشرق وسطی اور عالم اسلام کو قادیا نیت کی زیر زمین سر گومیوں سے جو

خطرہ لاحق ہے کیا یہ فیصلہ اس کا شافی جواب ہو سکتا ہے؟

جس کافراور باغی اسلام گروہ کے روابط اعداء اسلام سے موجود ہوں۔ جو تنظیم

طاغوتی سامراج کی آلہ کار ہو، جس کے سپاہی صیہونی فوج میں شامل ہو کر مسلمانوں پر آگ برسارے ہوں، جوعالم اسلام کوڈائنامیٹ سے اڑا دینے کافیصلہ کئے ہوئے ہو، جس

کا جاسوسی نظام کسی اسلای ملک کی پوری مشینری کو مفلوج کر دینے کے دریے ہو، جس ك افراد اسلامي ممالك مين كليدي عهدول يرفائز موكر بهي أيك واجب الاطاعت خليفه ك

اشارول پر کار خاص میں سرگرم عمل ہوں ، کیاایی جماعت کے لئے صرف "غیر مسلم

اقلیت" کا کاغذی تعوید آئین کے گلے میں لٹکا دیتا کافی ہے۔ کیااس "منتر" سے ان کی مر گرمیاں بندہو گئیں؟ کیاانسوں نے اسلامی شعائر کی توہین کا مروہ عمل ترک کر دیا؟ کیا ان کی وہ کتابیں جن میں انبیا کرام اور اکابر امت کو برہتہ گالیاں دی گئیں ہیں، ان کی اشاعت ختم ہو گئ ؟ كيا طاغوتي طاقتول سے ان كارابط ختم ہو كيا؟ كياانبول في اسلام كش

ساز شوں سے توبہ کرلی ؟ افسوس ہے کہ ان تمام سوالات کاجواب نفی میں ہے اور اس ے بردھ کر قابل افسوس میہ "خوش فنمی" ہے کہ معرکہ سر کر لیا۔

بلاشبہ قادیانی، کافرہیں۔ آج سے نہیں بلکہ اجسارے سے کافرہیں جب مرزا

غلام احمد قادیانی نے بدنعرہ لگایاتھا کہ:

کادیاں سے سیہ مرہ تکایا ہا۔ "منم مسیح زمان و منم کلیم خدا منم محمہ و احمد کہ مجتبے باشد" لیکن اگر وہ صرف "کافر" ہوتے تو دنیا میں اور بہت سے کافر ہیں، قادیانی

تحریک صرف اسلام سے باغی نہیں بلکہ یہ صیہونیت اور فری مین کی طرح ایک خفیہ سیاسی تنظیم ہے، اور یہودی فوجوں میں قادیانی سپاہیوں کی شمولیت اور مغربی جرمنی میں چار ہزار قادیا نیوں کی گوریلا تربیت نے اسے ایک دہشت پیند تنظیم ثابت کر دیا ہے۔

صیبونیت اور قادیانیت کا اتحاد پاکتان اور عالم اسلام کے لئے ایک ہولناک خطرہ کانشان اور قاکدین ملت کی فراست و تدبر کے لئے ایک آزمائش اور ایک امتحان ہے قادیانیت نے عالم اسلام سے فیصلہ کن معرکہ آرائی کا منصوبہ طے کر لیا ہے اور خلیفہ ربوہ نے آئندہ صدی میں (جو پانچ سال بعد شروع ہوگی) تمام دنیا پر چھا جانے اور عالم اسلام کو کھاجانے کا اعلان جنگ کر دیا ہے۔ قادیانی مشیزی کے تمام کل پرزے ۔ لندن سے حیفا تک اور حیفا سے قادیان تک اس اعلان مبارزت پربری تیزی سے حرکت میں آئے ہیں، اور "آنے والی صدی میں غلبہ احمدیت" کے لئے سازشوں کا وسیع منصوبہ تیار کر لیا گیا ہے۔

یں چہ ہاید کرد؟

ے "قلم خارا دگاف" جمینے کی کوشش ک-

"علاء کے قلم نے آج سے ۹۵ سال پہلے یہ فیصلہ رقم کیاتھا کہ قادیانی غیر مسلم ہیں۔ " افغانستان کی حکومت نے نوک تلوار سے اس فیصلے پر دستخط کئے، اور قادیانیوں کو ار تداد کی سزامیں موت کے گھاٹ اثار دیا۔ آج کی ممذب دنیاجو معمولی سی حکومت کے باغی کو گولی سے اڑا دینے کا معمول رکھتی ہے اس نے شاہ دوعالم سے باغیوں کی سزائے موت کو وحشیانہ قرار دیا۔ اور ہمارے تمذیب یافتہ طبقہ نے جو انگریز کی ہریات پر ایمان بالغیب لانے کا خوگر تھا، اس "وحشیانہ" پر اپیکنڈے کو خوب ہوا دی۔

اگر مسلمان حکمرانوں کی غیرت نے حریم نبوت کا تحفظ کیا ہو آاور قادیا نیوں پر من بدل دینه فاقتلوه کی مزائے ارتداد جاری کی ہوتی تو ۹۵ برس تک عالم اسلام "تماشائے عبرت" نه بنارہتا، اور آج قادیانی نبوت کے گماشتوں کو یہ حوصلہ نہ ہو آگہ وہ بیت المقدس اور مکه و مدینه پر نظریں جمائیں اور عالم اسلام کو آنکھیں د کھائیں۔ حیرت و حسرت کا مقام ہے کہ قادیا نیت کے بارے میں ۱۳۰۱ھ میں جو فیصلہ علاقے لکھا تھا المارے ذہین طبقہ نے اس کو سیجھنے کے لئے ایک صدی کی طویل مدت صرف کی، آج میں سوچاہوں توبے چین ہوجاتا ہوں کہ اگر مسلمان کی فهم و فراست اور تدبر وعاقبت اندلیثی کا یم معیار قائم رہاتو ہمارے ارباب افتدار کو قاد باندن کی ممری ساز شوں کے سمجھنے اور ان کا سیح تدارک کرنے کے لئے کتی صدیوں کاعرصہ در کار ہوگا؟

كاش! ميس كميں سے صور اسرافيل مانك لاما، جس سے كفرى زمين ميں زلزله آجامًا، الحاد و زندقہ کے جگر شق ہو جاتے، صدیوں کے جمود و غفلت کے بردے چھٹ جاتے، مردہ دلوں میں یکایک زندگی کی امر دوڑ جاتی، اور ملک و ملت کے محافظ، ان غدار ان اسلام، باغیان محم اور دشمنان ملت قادیانیون کی بلاکت آفرین سازشون کا تدارک كرنے كے لئے اينقص في الدين و اناحي كانعرہ كفرسوز لگاتے ہوئے كھڑے ہو

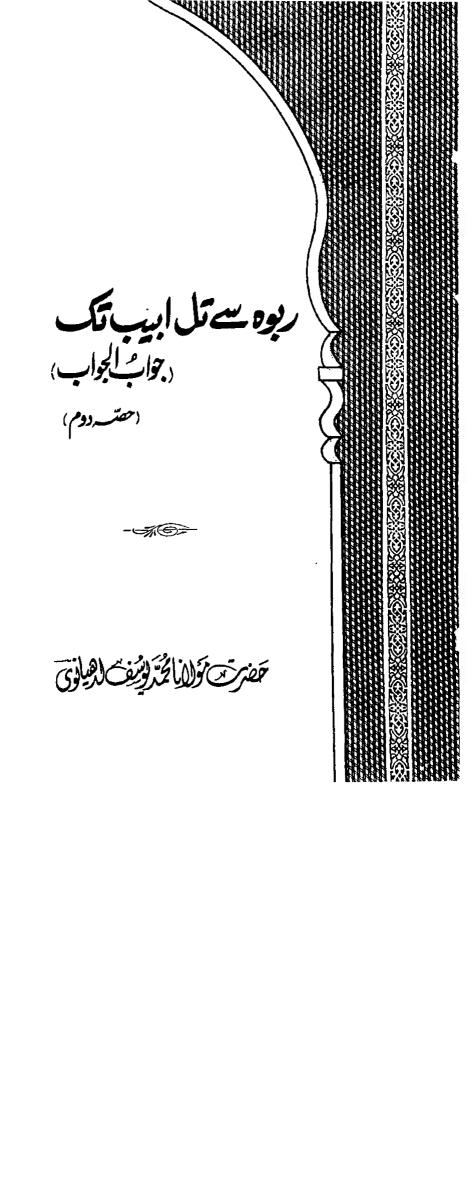
نوائے تلخ تری زن چوں ذوق نغمہ کم یابی حدی راتیز ترمیخواں چو محمل را گراں بنی

ہمیں اسلام کے بارے میں الحمد للد کوئی تشویش نہیں۔ اس کی حفاظت کاذمه خدا تعالی نے خود کیاہے ، اور وہ اس کی حفاظت کے لئے خود ہی اسباب بھی پیدا فرما دیتا ہے۔ ہمیں جس چیزنے بے چین کرر کھاہے وہ یہ ہے کہ مسلمانوں پرید کیا جادو چل گیاہے کہ ده ایخ گرد دپیش کسی سازش کانوٹس نہیں لیتے اور ان کی آنگھیں اس وقت کھلتی ہیں جب یانی سرے گزر چکا ہوتا ہے، اور وفت اپنا انمٹ فیصلہ لکھ کر فارغ ہو جاتا ہے۔ ہمارے نزویک قادیانی، صیمونی سازش کا ایک ہی علاج ہے اور وہ یہ کہ قادیا نیت کوصیهونیت کی طرح، ایک دہشت پندسیای تنظیم تسلیم کرتے ہوئے اس کی تمام سر گرمیوں کو خلاف قانون قرار دیاجائے، اس تحریک کاکوئی فرد کمسی اسلای ملک میں سن سرکاری منصب بر فائز نه مو، اس کے ارکان کی نقل و حرکت بر کڑی نظر رکھی جائے۔ اور جن افراد کا کسی بیرونی سازشی جماعتوں سے رابطہ طابت ہو جائے، انسیں بغاوت کی سزا دی جائے۔ اور

ہرمسلمان بد نوٹ کر لے کہ کوئی قاد یانی کسی حالت میں بھی اسلای ملک کاوفادار

شهری نهیں ہو سکتا۔ ہر گزنہیں ہو سکتا۔اس کئے کہ ہر قادیانی اسلام کے قلعہ کو مسمار کرکے اس پر "احمدیت" کا قصر نقمیر کرنا اپنا نہ ہبی فرض سمجھتا ہے۔ حق تعالی شانہ تمام اعدائے اسلام ہے ہماری حفاظت فرمائے اور ہمارے ارباب اقتدار کو ان فتنوں سے عہدہ بر آ ہونے کی توفیق عطافرمائے۔

والحمد لله اولأ واخرأ



تقريب سخن:

راقم الحروف نے محرم الحرم ۱۳۹۱ ہیں ایک مختمر سالہ بعنوان "ربوہ سے بل ابیب تک" مرتب کیا تھا، جس میں قادیانی یبودی روابط، قادیانی عزائم اور قادیا نیوں کی فغی و جل سرگرمیوں کانوٹس لیتے ہوئے مسلمانوں کو مختاط اور چو نکار ہے کا مشورہ دیا گیا تھا، پورے رسالہ کا فلاصہ بیت تھا کہ کوئی قادیانی کی حالت میں بھی اسلامی مملکت کا وفادار شہری نہیں ہو سکتا، اس لئے کہ ہر قادیانی، اسلام کے قلعہ کو مسار کر کے اس پر "احمدیت" کا قصر تغیر کر تا اپنا نہ ہی فرض سمحتاہے، قادیا نیت کی صوسالہ تاریخ کا ایک ایک سانحہ ثابت کر تا ہے کہ قادیانی امت بھی بھول کر بھی اسلام کی وفادار اور مسلمانوں کی خیر خواہ نہیں رہی، ان کے کے اظام موقت کے روابط بھشہ کفر اور کفار سے پیوستہ رہے ہیں، اور جو طاغوت، مسلمانوں کی ایزار سانی میں سب سے گرا ووست اور حلیف رہا ہے۔ جسٹس منیر کے الفاظ میں:

"جب انہوں نے عقیدہ جمادی تاویل میں "مهران انگریزی کورنمنٹ" اور اس کی نہ ہی رواواری کی تعریف نہایت "خوشالدانہ لہحہ" میں کرنی شروع کی تواس تاویل پر چند در چند شبمات پیدا ہوئے گئے۔ پھر جب مرزا صاحب نے اسلامی ممالک کی عدم رواواری اور انگریزوں کی فراح دلانہ نہ ہی پالیسی کا مقابلہ و موازنہ توہین آمیزانداز میں کیا تو مسلمانوں کا غیظ و غضب اور بھی مشتعل ہو کھا۔ احمدی میں کیا تو مسلمانوں کا غیظ و غضب اور بھی مشتعل ہو کھا۔ احمدی (مرزائی) جانتے تھے کہ ان کے عقائد دوسرے اسلامی ممالک میں "داشاعت ارتداد" پر محمول کئے جائیں گے، اور یہ خیال اس دفت اور میں پنتہ ہو کیا جب افغانستان میں عبدالطیف جری (مرزائی) کو سنگرارکیا

میائد جب پهلی جنگ عظیم میں (جس میں ترکوں کوشکست ہوگئ تھی) بغداد پر ۱۹۱۸ء میں اگریزوں کاقبضہ ہو کیا، اور قادیان میں اس "فتح" پر جشن مسرت منایا کیاتو مسلمانوں میں شدید بر جمی پیدا ہوئی، اور احمدی انگریزوں کے پھوسمجھے جانے گئے۔"

منیراکوائزی رپورٹ ص ۲۰۸، ۲۰۹) اس لئے علامہ اقبال مرحوم نے قادیا نیت کاخلاصہ ایک چھوٹے سے فقرے میں

مرزائی عبدالطیف کی سنگ اری کے علل واسباب پر مرزایشرالدین نے اپ

ایک خطبہ میں روشی ڈائی ہے اور اطالوی مصنف کے حوالے سے کہتے ہیں۔

"و (اطالوی مصنف) لکھتا ہے کہ صاجزادہ عبدالطیف صاحب کواس
وجہ سے "میں مسنف) کی سائے کہ وہ جماد کے خلاف تھلیم دیتے تھے اور
عومت افغانستان کو خطرہ لاحق ہو گیا تھا کہ اس سے افغانوں کا جذبہ
حریت کرور پر جائے گا، اور اس پر اگریزوں کا اقتدار چھاجائے گا۔"

"اگر ہمارے آدی افغانستان میں خاموش رہے اور وہ جماد کے

بب میں جماعت احمد سے کے مسلک کو بیان نہ کرتے تو شرعی طور پر ان
پر کوئی اعتراض نہ تھا، کر وہ اس بوصتے ہوئے جوش کا شکار ہوگے جو
تہیں حکومت پر طاحیہ کے مشخل تھا، اور وہ اس ہدردی کی وجہ سے مشخق
مزا ہوگے جو قادیان سے لے کر گئے ہے،

(بجرم عشق توام می کشند و غوغائیست

و نیز برسر بام آک خوش تماشائیست)

(اخبر الفضل قادیان، مورخه الست ۱۹۳۵ء ص س، کالم س، ۵)

بار باقعاد گریز کا تسلط بوالواس المناکسانی برپوراعالم اسلام خون کے آنسو
بمار باقعاد گر قادیا تیون نے اس کو " فتح" قرار دے کر تھی کے چراخ جلائے، اور جس
ناشاکت انداز میں عالم اسلام کے زخموں پر نمک پاشی کی اس کا اندازہ ذیل کے اقتباس
سے بیجی اخبار الفصل قلدیان مورخه کے / دسمیر ۱۹۱۸ء کی اشاعت میں کستا ہے:

"معزت موجود (مرزا آنجمانی) فرماتے ہیں کہ میں مهدی بول

اداكر دياتھاكە " قادياني، اسلام اور وطن دونوں كے غدار بيں۔ " قادياني اس معامله ميں بڑے حساس میں کدان کااصل چرہ مسلمانوں کے سامنے عرباں ہو، چنانچہ راقم الحروف ك متذكره بالارساله سے قاديانى بے حديريشان موسى، اور قاديانى خلافت كركن ركين جناب مرزاطا ہراحمہ صاحب نے بنفس تفیس اس کے جواب میں خامہ فرسائی فرمائی، يہ جواب رساله كى شكل ميں ميرے سامنے ہے جي كے سرورق پر يہ نام مرقوم ہے: "جناب بنوری صاحب کے رسالہ "ربوہ سے مل ابیب کک پر مخضر تبصرہ ۔"

بدحواسي:

قار کمین کو شاید تعجب ہوگا کہ رسالہ " ربوہ سے مل ابیب تک" محرایسف لدھیانوی کی تالف ہے، رسالہ کے ابتدایہ میں (صفحہ ۱۲ پر) مرتب رسالہ کے دستخط ثبت ہیں، صفحہ ۲ پر جمال طباعتی تفصیلات درج ہیں، وہاں بھی متوسف کے آگے محمد یوسف یہ اوی کانام نمایاں طور پر درج ہے، گران تمام تصریحات کے علی الرغم صاحبزادہ مرزا

> اور گور نمنٹ برطانیہ میری وہ تکوار ہے جس کے مقابلہ میں ان علماء کی کچھ پیش نہیں جاتی (بھراللہ جھوٹے مہدی کی سہ ناپاک کوار ٹوٹ گئ۔ ناقل) اب غور کرنے کا مقام ہے کہ پھر ہم احمدیوں کو اس "وفتح" سے کیوں خوثی نہ ہو۔ عراق، عرب ہو یا شام ہم ہر جگہ اپن تلوار کی چک ویکھنا چاہتے ہیں۔

" فتح بغداد " کے وقت جاری فوجیں مشرق سے داخل ہوئیں۔ د کھتے کس زمانے میں اس "فتح" کی خبر دی می، ماری کور نمنٹ برطانيه نيجو بصره كى طرف چرهائى كى اور تمام اقوام ك لوگول كوجمع كر كاس طرف بيجار دراصل اس كم محرك فداتعالى كوه فرشة تھے جن کواس گورنمنٹ کی مدد کے لئے اس نے اپنے وقت پر آثار ا ٹاکہ وہ لوگوں کے دلوں کواس طرف مائل کر کے ہرتشم کی مدد کے لئے تیار

(قادياني خرب ص ١٣١ طيع پنجم فصل ١١ غبراس)

مرزا آنجمانی نے اپنے فدا کے دوالهای نام بتائے ہیں، عالمی، اوریلاش، تذکرہ ص ۱۰۵، ۳۸۹)

طاہراج صاحب اس کومیرے شخ و مرئی حضرت مولانا سید محمہ یوسف بنوری مد ظلم العالی کی الف بناکرانس نازیا الفاظ میں مخاطب فراتے ہیں۔ کیا صاحبزادہ صاحب نے رسالہ پڑھے بغیر ہی جواب کے لئے قلم اٹھالیا تھا؟ یا ان کے خیال میں ومثق اور قادیان کی طرح لدھیانہ اور بنور بھی ایک ہی چیز ہے؟ کمیں بیہ اس بدحوای کا اڑ تو نہیں جو اس رسالہ کی اشاعت سے قادیانی ٹولے کو لاحق ہوگئی ہے تجب بالائے تجب بید کہ ربوہ میں یہ رسالہ جاب مرزا طاہرا حمد کے علاوہ ان کے اعوان وانصار نے بھی ملاحظہ فرمایا ہوگا، گر رسالہ جتاب مرزا طاہرا حمد کے علاوہ ان کے اعوان وانصار نے بھی ملاحظہ فرمایا ہوگا، گر مان سے کہ کمی نے صاحبزا وہ صاحب کو متنبہ نہ کمیا کہ حضرت ا جب آپ مولف کا نام تک سے چوب بی تورسالہ کے مدر جات کو کیا سمجھیں گے، اور آپ کے جواب کی قیت کیا ہوگی؟ میں بجیب بات مدر جات کو کیا سمجھیں گے، اور آپ کے جواب کی قیت کیا ہوگی؟ میں بجیب بات مدر جات کو کیا سمجھیں گے، اور آپ کے جواب کی قیت کیا ہوگی؟ میں بجیب بات کے کہ قادیانی امت میں ایسے لوگوں کو امامت و زعامت کا شرف حاصل ہے۔

قارياني سنت:

گر قارئین کو تجب نہیں ہونا چاہئ، صاجزادہ صاحب نے جو کھے کیا یہ ان کا مورثی ورشہ اور آبائی سنت ہے، کی چھوٹے آدی کی تحریر کو کی برے کی طرف منسوب کر کے چلے دل کے پھیھولے پھوڑناان کی پرانی ریت ہے۔ مثلاً حضرت مولانا اشرف علی تھانوی " نے ۱۳۲۰ھ میں قادیانی وساوس کے جوابی آیک رسالہ "الخطاب الملیح فی تحقیق المسهدی و المسیع " کے نام سے تحریر فرایا تھاجس کی لوح پر مصنف کانام "حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ " درج تھاجس کی لوح پر مصنف کانام "حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ " درج ہے۔ مرزاغلام احمد قادیانی اس لاجواب رسالہ سے ایے مہدوت ہوئے کہ بدحوای میں معتف کا نام بی ذہن سے اتر گیا اور رسالہ کو حضرت گنگوی قدس سرہ، کی جانب منسوب کر کے لکھا کہ:

" بواب شبهات" العنطاب العليم في تحقيق العهدى والعسيم" جومولوى رشيدا حرگنگوى ك فرافات كاجموعه ب- " (ضيم براين مجم ص١٩٩ مندر جدروطني فرائن ج٢١ص ٣٤١) لطف بيركه صاحبزا ده طابر احركي طرح مرزا آنجهاني نے اسپنے فرضي مصنف كو گالیاں تو خوب پیٹ بھر کر دیں، گر جواب "الخطاب الملیح" کی ایک سطر کابھی نہ دے سکے۔ (کسی کواس دعویٰ بیں شک ہوتواس رسالہ کااور مرزاصاحب کے نام نماد جواب کا مطالعہ کر کے فیصلہ کر سکتاہے) بسرحال صاحبزادہ صاحب نے اپنے جدبزر گوار کی سنت ایک بار پھر آن ہ کر دکھائی، قادیان کے مرزائی خاندان کی "مراقی روایاتے" انسی لطیفوں سے زندہ ہیں۔ قادیانی امت ان پر جتنا بھی ناز کرے بجاہے۔ عود یہ جنیں شہریارے چنیں۔

قاد يانی لغت :

اور "لدھیانوی" کو "بنوری" بنا دینے پر تعجب اس لئے بھی نہ ہونا چاہئے کہ مرزائیوں کا باوا آ دم ہی نرالا ہے۔ ان کی اصطلاحات و لغات سب سے جدا ہیں، جن لوگوں کی ڈکشنری میں مرزا کا ترجمہ عیسیٰ ہو، مریم کے معنی چراغ بی بی کے ہوں۔ "آسان سے اترنے" کے معنی ماں کے پیٹ سے لکلناہو، دو چادروں کا ترجمہ مراق اور

سله ڈاکٹرشاہنواز مرزائی کے ایک فقرے کی طرف اشارہ ہے، وہ مرزائی تاریخ ایسے ڈاکٹرشاہنواز مرزائی کے ایک فقرے کی طرف اشارہ ہے، وہ مرزائی تاریخ اور یائی نسل جس بے فک بیر مرض فتقل ہوا ہے اس کی ابتدا ہوئی تو پھر اگلی نسل جس بے فک بیر مرض فتقل ہوا چنا نچہ حضرت خلیفة المسیح ٹائی (صاجبزاوہ طاہر احمد کے والد گرامی) نے فرمایا کہ جھ کو بھی بھی بھی مراق کا دورہ ہوتا ہے۔ " (رسالہ ریویوس ۱۱ بابت اگست ۱۹۲۱ء) صاجبزادہ مرزاطا ہرا حمد کو بھی اس مورثی ورید سے خاصا حصد طل ہوگا۔

کے مرزائیوں کا باوا آوم خوو مرزاغلام احمد قادیانی ہے۔ آنجمانی کو دور جدید کے آدم ہونے کا بھی دعویٰ تھا، تریاق القلوب تجفد گولڑوید اور دیگر تھنیفات میں انہوں نے اس کی تصریحات کی ہیں۔ مرزائی عقیدہ کے مطابق "یا آدم اسکن انت و زوجک الجند" کا خطاب مرزا آنجمانی کو ہے۔ (دیکھے تذکرہ ص ۲۰)

کشت بول ہو۔ دمشق کا ترجمہ قادیان ہو، میحاسے مراد بسٹریا کا مریض ہو، احمد کے معنی غلام احمد ہوں وغیرہ وغیرہ۔ وہ اگر "اشرف علی تھانوی" کا ترجمہ "رشید احمد گنگوی" کریں یا "لدھیانوی" کے معنی "بنوری" بتائیں تو قادیانی لغت کے عین مطابق ہے الئے کوسیدھاسیدھے کوالٹاکرنائی قادیانی ندہب کابنیادی اصول ہے۔ اس کئے مرزا۔

طاہراحمہ صاحب اپنے نہ ہمی فلسفہ کی رو سے لدھیانوی کو بنوری پڑھنے پر مجبور ہیں۔ جب پچاس کا قرض پانچ سے یہ کہہ کر چکا یا جاسکتا ہے کہ پانچ اور پچاس کے در میان صرف ایک نقطہ کافرق ہے تولدھیانوی کا قرض بنوری سے کیوں وصول شیس کیا جاسکتا۔ یماں بھی ایک نقطہ کا تو فرق عجے۔

مدرزا غلام احمہ نے لکھا ہے۔

دیکھومیری بیاری کی نسبت بھی آخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کوئی کی تقی جو اسی طرح وقوع میں آئی آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح آسان پرسے جب اترے گاتو دوزرد چادریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی تواسی طرح مجھ کو دوبیاریاں ہیں۔ ایک اوپر کے دھڑی اور ایک بینچے کے وھڑی لیجنی مراق اور کھڑت بول۔

(ملفوظات ج ۸ ص ۵۳۳)

مرزا غلام احمد قادیانی نے براہین احمدید، کے نام سے ایک ایسی کتاب لکھنے کا وعدہ کیا تھا جس کے پچاس جھے ہوں گے اور جس میں اسلام کی حقائیت کے تین سو دلائل ہوں گے۔ مرزانے پوری کتاب کی رقم پیٹکی وصول کر کے ہضم کر لی، گر پانچ سوصفح کی ایک جلد میں چار جھے پورے کر کے جپ سادھ لی۔ ۲۳ سال بعد نفرة الحق، نامی کتاب کممی تواسی کا دوسرا نام براہین حصہ پنجم، رکھ دیا "بیک کرشمہ دو کار" اور پانچ سے پچاس بنانے کی ترکیب یہ ارشاد فرمائی کہ:

" پہلے بچاس ھے لکھنے کاارادہ تھا" مگر بچاس سے پانچ پر اکتفاکیا

اخلاقی جرات بر

قادیاتی مسجائی سے غلام احمد کا احمد، اشرف علی تھانوی کارشید احمد محکوی اور لدهیانوی کامولانا بنوری بن جاناتو خیر قادیانی مجزو ہے، تاہم مرزاطا ہراحمد صاحب کی اخلاقی جرات (جوان کے خاندان کا طروا تمیاز ہے) کی دا دنہ دینا ہانصافی ہوگی موصوف نے ایخ دستیم و "تسمرہ" میں جگہ مولانا بنوری کو مخاطب فرمایا جواب طلبی فرمائی چینج رچینج دستے مگر اخلاقی جرات کا مید عالم کہ اپنے مخاطب تک اپنی بات پہنچانے کی ضرورت نہیں مجمی نہ اس کا تکلف فرمایا باز جاب صاحبزادہ صاحب کے نزدیک مولانا بنوری کسی عالم الغیب ہستی کا مام ہے جسے آپ ان کی نگار شات کا علم حضوری ہوگا۔ یا ان کے خیال میں متعلم کا یہ فرض نہیں کہ وہ اپنی بات اپنے مخاطب تک پہنچانے کا بھی اہتمام کرے۔ بلکہ شاید یہ فرض ان کے مخاطب بی پرعائد ہوتا ہے کہ وہ بھیٹہ گوش ہر آ داز رہے کہ عالی مقام مرابطا ہرا حمد صاحب اس سے کیا کیا دریا فت فرمانا چاہتے ہیں۔

دنیا میں اہل عقل کا دستور تو یمی دیکھاسنا کہ جب کسی خاص کو مخاطب کیا جائے تو وہ خطاب سب سے پہلے اس تک پہنچایا جائے۔ مشلا مولانا سید مرتضی حسن چاند پوری نے اول السبعین علی الواحد من الثلاثین، تکھی جس میں قادیانوں سے سترسوال کئے گئے تھے، توان کے دونوں مرکزوں کو (لاہور اور قادیان) رجشرؤ بھیجی گئی (جس کے جواب سے آج تک قادیانی امت عمدہ برانہیں ہوسکی، نہ انشاء اللہ قیامت تک ہوگی۔) البتہ قادیانی دستور ساری دنیا سے زالا ہے۔

قادياني جواب:

جوابدی کے سلسلہ میں بھی قادیانی لیڈروں کی ایک مخصوص البیلی اداہے، بطور

گیا، اور چونکہ بھاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نظم کا فرق ہے، اس لئے پانچ سے وعدہ بوا ہو گیا۔ "

(رباچہ برامین بیم ص عدرجدروحانی فرائن ج ۲۱ ص ۹) بانج سے بچاس کا قرض چکانے کا کتا اسان نسخہ ہے؟ اصول موضوعہ، اسے بھی نوٹ کرلینا چاہئے۔ سب سے پہلے تووہ اپنی کتابوں کے حوالوں سے انکار کیاکرتے ہیں مناظروں اور مباحثوں میں بسااو قات ایسابھی ہوا کہ کتاب کھول کر انہیں حوالہ دکھایا گیا تو کہہ دیاکہ کتاب ہی ہماری نہیں، اور بید ا نکار و گریز صرف غیر معروف کتابوں معروف کتابوں معروف کتابوں کے بارے میں بھی ہی انداز اختیار کیا گیا۔

اگر کسی حوالے میں کوئی لفظ آگے پیچے ہو گیا یا کتاب کے صفوں اور اخبار کی تاریخوں کے نقل کرنے میں کسی سے ذراہمی فرو گزاشت ہو گئی پھر تو بجھنا چاہئے کہ اس غریب کی شامت ہی آگئ، اب اسے قادیان کی خاص خلیا بی ذبان میں سب و شہر سنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ ملکے سے ہلکا خطاب جواسے قادیانی مرکار سے عطا ہوگا وہ "یہودی" کا ہے (صاحبزادہ صاحب نے بھی علامہ اقبال کو بہی خطاب دیا ہے) اور اگر کوئی حوالہ نا قابل ا نکار ہو تواسے تاویل کے پردے میں چھپانے کی کوشش کی جائے گی۔ تاویل ان کے گھر کی لونڈی ہے۔ ہر کفروز ندقہ کو تاویل کے ذریعہ عین اسلام ثابت کر دیا جاتا ہے اور گھناؤنی سے گھناؤنی بات کو تاویل کے حسین غلاف میں لیبیٹ کر عالی فیم مریدوں کو مطمئن کر لیاجاتا ہے۔ مراق ، سٹریا، ذیا بیطس، سلس البول، حمل، در دِزہ وغیرہ تاویل کے ذور سے میچ کے معجزے بن جاتے ہیں۔

کی صاف اور سیدهی بات کے مفہوم کوالٹ دینا، قطعی ویقینی امور کو مشکوک بنا دینا، دن کو رات اور رات کو دن ثابت کرنا، ایاز کو محمود اور زنگی کو کافور بنا کر پیش کرنا بھی تادیانی لیڈروں کاخاص کرشمہ ہے۔ جناب مرزاطاہراحمہ صاحب نے زیر بحث ''تبصرہ '' میں ان تمام قادیانی کرشموں کو نبھایا ہے، جن کی تفصیل آئندہ سطور میں انشاء اللہ قار کمین کی نظر سے گزرے گی۔

قادياني تتحفير:

جھوٹ، بہتان، افترا، اور لعنت کی گردان قادیا نیوں کا خاص تحفہ ہے جوان کی جانب سے عطاکیا جاتا ہے، مرزا طاہراحمہ صاحب نے بھی اپنے ''تبصرہ'' میں بیہ قادیانی تحفہ بردی فیاضی سے مولانا ہنوری کو عطافر مایا ہے۔ جھوٹ اور بہتان تو خیر مرزا صاحب کے

گھر کی دولت ہے، اس روال صدی میں قادیان اور ربوہ اس دولت کے سب سے بڑے معدن ہیں، وہ ساری دنیا پر بھی اسے تقتیم کر دیں تب بھی ختم نہ ہوگی۔ جہاں جھوٹ اور افترا کے چشمے البتے ہوں وہاں دوچار چلواگر راہ چلتوں پر بھی پھینک دیئے جائیں توکیا کی واقع ہوتی ہے۔ دنیا کاسب سے برا جھوٹ، جھوٹی نبوت کا دعویٰ ہے، جو لوگ اس کو مضم كر چكے مول - ظاہر ہے كه جھوث ان كے كوشت، بوست ميں سرايت كتے موت ہو گا۔ اور انہیں ہرسو جھوٹ ہی جھوٹ نظر آئے گا۔

باتی رہی لعنت! تو یہ جھوٹ کا خاصہ لازمہ ہے، یہی وجہ ہے کہ مرزا آنجہانی کے گھر اس کی بھی بڑی فراوانی تھی، اور اس کی دا د و دہش میں بھی وہ بڑے تنی تھے، دس دس، ہیں ہیں لعنتیں تومعمولی بات پر ان کامعمول تھا، اور تبھی موج میں آتے تو گِن گن کر ہزار ہزار لعنتیں ایک سانس میں تقسیم کرے اٹھتے، انسوس ہے کہ اس دولت کی تقتیم میں مرزا آنجمانی جیسی فیاضی اب مرزائی خاندان میں نہیں رہی، غالبًا بیہ دولت مرزا صاحب کے خاندان اور متعلقین میں تقتیم ہو کررہ گئی، جناب مرزا طاہراحر صاحب کو بھی حصہ رسدی ملی ہوگی، اس لئے انہوں نے مولانا ہنوری کو اس کاعطیہ دینے میں اپنے جد بزر گوار کی سی فیاضی کا مظاہرہ تو نہیں کیا، تاہم بخل سے بھی کام نہیں لیا۔ اپنی بساط اور مقدور کے موافق انہوں نے خوب لعنت برسائی ہے، دعا کرنی چاہئے کہ حق تعالی ان کی اس خاندانی دولت میں دن دونی رات چو گنی ترقی فرمائے اور دنیاو آخرت میں انہیں اس بیش بها دولت سے مالا مال رکھے۔

باران لعنت کے سلسلہ میں جناب مرزاطا ہراحد صاحب کو ایک بہت ہی مخلصانہ و نیاز مندانه مشوره دینا چاہتا ہوں۔ مشورہ ذرا دتی ساہے۔ امید ہے اس پر توجہ فرمائیں گے۔ مشورہ یہ ہے کمہ وہ لوگوں پر لعنت برسانے کاشوق تو ضرور فرمایا کریں کہ بدان کا آبائی ترکہ ہے، اور کسی کو حق نہیں کہ انہیں اس میراث ہے محروم کر دے، مگر اس کے لے قرآن کریم کی آیت لعنة الله علی الکاذبین نه برها کریں۔ وجداس کی بیہ کم *حدیث* میں آیا ہے:

> والقرآن يلعنه (مُثَكُوة) رُبّ قارئ قسد آن "بهت سے قرآن پڑھنے والے ایسے ہیں کہ قرآن ان پر لعنت کر ما

"ج

اس حدیث کے مفہوم میں یہ بھی داخل ہے کہ ایک شخص خود ظالم ہے اور وہ قرآن مجیدی تلاوت کرتے ہوئے پڑھتاہے: الالعنة الله علی الظالمین۔ (ظالموں پر خداکی لعنت) تو در حقیقت وہ قرآن کی زبان سے خود اپنے آپ پرلعنت کر رہاہے۔ اس طرح ایک شخص خود جمونا ہے اور وہ آیت کریمہ لعنة الله علی الکاذبین پڑھتا ہے تونا دانستہ اپنے پرلعنت کرتا ہے۔

یہ توسب جانتے ہیں کہ مرزا آنجہانی کو نبی، مسے، احد، اور محدرسول اللہ کہنا یکسر خلاف واقعہ ہے (اس کو جموث کہتے ہیں) اس لئے ان عقائد کے باوجود صاجزادہ صاحب کااس آیت کی تلاوت کرنا حدیث بالا کا مصداق ہے۔ برغم خود وہ یہ دولت دوسرول کو تقیم کرتے ہیں گریہ آیت خود ان کے حق میں اس دولت کے اضافہ کا باعث بنتی ہے۔ گویاصا جزادہ صاحب اس آیت کو پڑھ کر خود اپنا و پر بد دعاکرتے ہیں میرے خیال میں یہ اچھی بات نہیں، امید ہے وہ یہ خیر خواہانہ مشورہ قبول کرکے آئندہ لعنہ اللہ علی الکاذبین کا مورد بننے، بنانے سے احتراز فرائیں گے، جتنی لب تک انہیں مل چکی ہے وہ ی بہت ہے۔

چڑنے کا فلیفہ:

ان تمیدی مغروضات کے بعداب جناب مرزاطاہراحمہ صاحب کے "تبھرہ" کا سنئے راقم المحروف نے اپنے رسالہ میں "قادیانی "اور "قادیانیت" کالفظ استعال کیا، مجھے خیال تک نہ تھا کہ اس سے کسی کو چڑ ہوگی، مجھے افسوس ہے کہ مرزا طاہراحمہ صاحب اس سے چڑ گئے۔ وہ لکھتے ہیں:

" فالبًا قادیانیت سے مولانا، کی مراد احدیت ہے، اور مولانا احدیت کو قادیانیت کھتے وقت اس ارشاد خداوندی سے یا تو ناواقف تھے کہ ولا تنا بزوا بالا لقاب ترجمہ:
"ایک دوسرے کو (چڑانے کی خاطر) غلط ناموں سے نہ پکارا کرو۔" یا چرعما اس ارشاد کی تعیل ضروری نہیں سجھتے (بسرحال یہ ان کاذاتی فیصلہ ہے)" (ربوہ سے تل ابیب تک بر مختر تبعرہ ص۲)

(الف) میرامقصدچ اناتھا یانہیں، بیہ بحث توالگ رہی۔ اور بیہ بحث بھی فی الحال

رہے دیجے کہ میں ارشاد خداوندی سے ناواقف تھا یا عمدانس کی تغیل نہیں کی۔ سب سے
پہلے صاحبزادہ کو یہ تو سوچنا چاہئے تھا کہ وہ قادیانی کے لفظ سے کیوں چڑجاتے ہیں؟ مرزا
آنجمانی کے ماننے والوں کو عموا "مرزائی" یا "قادیانی " کماجاتا ہے، اور بھی غلام احمہ
کی نسبت سے "غدمدی " بھی کہتے ہیں مرزائی، مرزاکی طرف نسبت ہے، جونہ صرف
ان کے بیشوا کا خاندانی لقب ہے، بلکہ المامی بھی ہے (دیکھئے تذکرہ ص ۱۳۳۱، طبع دوم)
اسی طرح قادیانی بقول ان کے المامی بھی ہے اور ان کی مسیحت کی دلیل بھی۔ (دیکھئے
ازالہ اوہام ص ۱۸۵ روحانی نیشوائن ج ۳ ص ۱۹۰) دنیاکی تمام قومیں اپنے بانیان فدا ہب اور
اسے علمی وروحانی بیشوائل کی طرف انتساب پر فخرکرتی ہیں، مگر دنیاکی تاریخ میں بدقسمتی
اولاد بھی اس کی طرف انتساب کو موجب نگ و عار مجھتی ہے اور اس سے چڑتی ہے۔
اولاد بھی اس کی طرف انتساب کو موجب نگ و عار مجھتی ہے اور اس سے چڑتی ہے۔

(ب) اہل فہم واقف ہیں کہ الفاظ میں حن وخوبی یا تباحت و شناعت ان کے مفہوم و معنی کی رہین منت ہے، معنی اچھے ہوں تو لفظ حسین ہے، اور معنی برے ہوں تو لفظ فتیج ہے، اور نسبت کی اچھائی برائی منسوب الیہ کی اچھائی برائی پر موتوف ہے، جس کی طرف نسبت کی جائے اگر وہ اچھا ہو تو نسبت قابل فخر ہے، اور اگر برا ہو تو نسبت موجب نئک و عار سمجی جاتی ہے ہی وجہ ہے کہ انبیاء و اولیاء کی طرف نسبت پر ہر شخص فخر کرتا ہے۔ اور رسوائے زمانہ شخصیتوں کی طرف نسبت کو گائی تصور کیا جاتا ہے۔ مرزاطا ہر احمد صاحب اگر مرزائی، قادیانی، اور غلمدی، کے الفاظ سے چڑتے ہیں تو وراصل لوگوں کو یہ تاثر وسیتے ہیں کہ مرزاغلام احمد قادیانی کی شخصیت بست ہی بدنام اور رسوائے زمانہ تھی، کسی فردیا جاعت کو اس کی طرف منسوب کرنا مکر وہ گائی ہے۔

(ج) مرزا آنجهانی نے ایک الهام میں کهاتھا کہ خداتعالی نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ تیری رسواکن باتوں کاذکر باقی نہیں رکھوں گا۔ ولا نبقی من المحذیات ذکر آ۔ مرزا آنجهانی کی مرزا آنجهانی کی مرزا آنجهانی کی دات ورسوائی کانشان بن کر رہ گئی، اس سے بڑھ کر رسوائی و بدنامی کیا ہوگی کہ جس طرح فرعون، ابو جمل، مسلمہ کذاب اور اسود عندسی کی طرف منسوب ہونے کو کوئی

شخص بر داشت نہیں کرتا، اس طرح قادیانی متنبی کی نسبت بھی کسی کو گوارا نہیں، اس بناء پر مرزائی ذریت قادیانی کے لفظ سے چڑتی ہے۔

(د) مرزاطاہراحمہ صاحب تو "مرزائی اور قادیانی " کے لفظ سے چڑتے ہیں مگر ان کے اسلاف بطور فخران الفاظ کوخود استعال کرتے تھے، اس سلسلہ میں چند حوالے پیش م

کر تا ہوں :

ا ____اخبار الحکم قادیان جلد ۱۰ نمبر ۱۹ ص ۹ مورخد ۳۱ مئی ۱۹۰۹ء میں تحکیم نور دین کا ایک خط ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب کے نام شائع ہوا جس میں تحکیم صاحب نے بار بار مرزا اور مرزائیوں کالفظ استعال کیا۔

۲ ۔ ۔ ۔ ۵ جولائی ۷ - ۱۹۰۵ کو حکیم صاحب نے کسی سائل کے جواب میں ایک خط لکھا، جے صاحبزادہ مرزابشیا حمد ایم، اے نے کلمة الفصل، (مندرجه رساله ربویوبابت مارچ و اپریل ۱۹۱۵ء) میں نقل کیا ہے اس کے آخر میں حکیم صاحب لکھتے ہیں: "میرے خیال میں میں اور اکثر عقمند مرزائی میہ نہیں مانتے" (ص ۱۵۲)

اس حوالہ ہے معلوم ہوا کہ مرزا کو ماننے والے مرزائی ہیں اور بیہ کہ ان کی دو قتمیں ہیں تقلنداور بے عقل۔ غالبًا مؤخر الذکر قتم میں وہ لوگ شامل ہیں جو مرزائی کہلانے سے چڑتے ہیں۔

۳ _____ مرزا آنجمانی کی زندگی میں قادیان کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر میر قاسم علی نے مرزا کے حواریوں کی مدح میں ایک قصیدہ پڑھامسٹر محمد علی لاہوری کی مدح و ثنامیں بیہ شعر تھا:

کیا ہے راز طشت از بام جس نے عیسویت کا

کیی وه بین، کمی وه بین، کمی بین کی مرزائی، (اخبار بدر ۱۲جنوری ۱۹۰۷ء بحواله ترک سرزائیت ص۲)

اس حوالے سے دو تکتے معلوم ہوئے ایک بیہ کہ جس طرح میر قاسم علی کا عیسویت کمنامحل اعتراض نہیں ای طرح مرزائیوں کے دین و ندہب کو "مرزائیت" قادیا نیت، یا "غلمدیت" کمنابھی کوئی بری بات نہیں، مرزاطاہراحمد صاحب اس سے خواہ مخواہ چڑتے ہیں۔ دوم بیہ کہ مرزا کے مانے والے مرزائی ہیں، ان میں سے پچھ تومسٹر محمد على ايم ۔ اے كى طرح كيج مرزائى تصاور يحمد مرزاطا براحمد صاحب كى طرح كيج مرزائى ہیں مرزائی کے لفظ سے چڑنا ہی ان کے کچے پن کی دلیل ہے۔

سے اخبار بدر جلد ۲ نمبر ۳۸ ص ۲۰ مورخه ۲۰ ستمبر ۱۹۰۲ میں خلیفه رشید الدین صاحب (مرزاطا ہراحمه صاحب کے جدفاسد) کاایک نصیحت نامہ بنام مرتد ڈاکٹرشائع ہوا، اس مين خليفه صاحب لكھتے ہيں:

"اس زمانہ میں حضرت محمد مصطفع صلی الله علیه وسلم نے حضرت اقدس مرزا صاحب سلمہ میں بروز کیا ہے تواس وقت مرزائی توحید ہی

محمری توحید ہے، اور اس سے نجات ہے۔ "

(س٥ کالم ۲)

۵ _____مرزائیوں کی احمدی جنری بابت ۱۹۴۱ء جو قادیان سے شائع ہوئی، اس کے دوسرے صفحہ يرمفتى محمد صادق قادياني كاليك مضمون شائع موا، جس كاعنوان تھا: "جم قادیانی بنیں یالا ہوری؟ "اس میں موصوف نے زور دار دلائل سے ثابت کیاہے کہ مرزا انجمانی کو ماننے والے قادیانی میں اس سلسلہ میں لکھتے ہیں:

"جب ہمارے مرشد وی الی کے مطابق قاویانی تھے تو ہم بھی

قادياني بين نه كه لاجوري - "

ان تمام حوالوں سے واضح ہے کہ مرزا طاہر احمد صاحب کے اسلاف مرزائی اور قادیانی کملانے میں افخر محسوس کرتے تھے، اب آگر وہ ان ناموں سے چڑتے ہیں تو گویا اینے سلف کی روایات ہے انحراف کرتے ہیں۔

(ہ) اب میں اس آیت کولیتا ہوں جس کاحوالہ صاحبزادہ صاحب نے ویا ہے یہ تو ہرطالب علم جانتا ہے کہ اس آیت کا خطاب مسلمانوں سے ہے اور انہی کو بیہ ہدایت دی گئ ہے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کوبرے القاب سے یاد نہ کیا کریں۔ . ادھر قادیانی مسلمان ہی نہیں، بلکہ ایک جھوٹے مرعی نبوت کے پیرو ہونے کی وجہ سے وائرہ اسلام سے خارج ہیں اس لئے آیت کا حکم ان غیر مسلموں کوشایل ہی نہیں فرض کیا کہ قادیانی بہت ہی برانام ہے جیسا کہ صاحبزارہ صاحب کے کلام سے متر شح ہے۔ اور قادیانی اس نام سے واقعی چڑتے ہیں تب بھی اس میں مولانا کا کیا قصور ہے؟ قصور اگر ہے تومرزا آنجهانی کاہے، جس نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ تیس دجالوں میں نام لکھایا، اور کفرو

ار تداد کی طرح نوڈائی یا پھراس کے اپنے والوں کا قصور ہے جواسلام کے دائر سے نکل کر ایک رسوائے زمانہ مدی نبوت کے کیمپ میں شامل ہوئے راقم الحروف کا قصور بس اتنا ہے کہ اس نے قادیانی کے ماننے والوں کو ان کے پیشوا کی طرف منسوب کر دیا اور یہ نسبت عقلاً و شرعاً و عرفاً لازم ہے قیامت کے دن بھی سب لوگوں کو ان کے پیشوا کی نسبت سے پکارا جائے گا یوم ندعو اکل اناس باما مھم مرزا طاہر احمد صاحب شلید خدا کو بھی کی کہیں گئے کہ آپ جمیں جلانے کے لئے قادیانی کی نسبت سے پکار رہے ہیں (بسرحال یہ ان کا ذاتی فیصلہ ہے)

(و) صاحبزاده صاحب کوشاید علم ہو گا کہ عمروین ہشام کالقب جاہلیت میں ابو

الحکم تھا گررسول اللہ عناس کالقب ابوجهل رکھا وربیہ لقب ایسامشہور ہوا کہ بہت سے لوگوں کو اس کا اصل نام بھی یا د نہ رہا۔ آپ کے ایک چچا کانام عبد العزیٰ تھا قرآن کریم نے اس کالقب ابولہب رکھا ظاہر ہے کہ یہ لوگ ان القاب سے خوش نہیں ہوتے ہوں گے۔ بلکہ مرزا ظاہر احمد صاحب کی طرح ضرور چڑتے ہوں گے۔ افسوس ہے مرزا طاہر احمد صاحب اس وقت نہیں تھے ورنہ خدا ورسول کو ولا تنا ہز وا بالالقاب کی آیت (معہ ترجمہ) ماد دلاتے۔

ر ولاتے۔

(ز) آتخضرت نے ابو جمل کے خلاف واقعہ لقب ابو الحکم کو ابو جمل سے تبدیل کر دیا۔ اس طرح امت اسلامیہ نے سنت نبوی کی بیروی کرتے ہوئے مرزائیوں کے تجویز کر وہ خلاف واقعہ نام احمدی کو مرزائی اور قادیانی سے بدل دیا۔ احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے نبی پاک کا مقدس نام ہے اور ایک مرتد ٹولے کا اپنے آپ کو اس مقدس نام کی طرف منسوب کر نااس نام کی بے حرمتی ہے جو کسی طرح قابل بر داشت نہیں نیز مرزائیوں کا احمدی کہ لانا دراصل اس عقیدے پر بنی ہے کہ مرزااحمہ ہے اور ہیک خرآن کریم میں جس فاری کی اواقف ہی حضرت عیلی کی بشارت ہے اس سے مرادیمی غلام احمد قادیانی ہے اب کوئی نا واقف ہی ہوگا جو مرزائیوں کو احمدی کہ کر ان کے اس عقیدے کی تقیدی کی تقیدی کرے ہیں جس طرح ابو جمل کو ابو الحکم کہنا جائز نہیں اسی طرح مرزا تخیدے کی تقیدی کرے ہیں وہ حقیقت تخیم ان کو احمدی کہنا ہو تحقیق کے منیں جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ حقیقت تخیم ہیں۔

دامن کو **ذرا ر**یک<u>ه!</u>

قادیانی کالفظ جو مرزائیوں کے مرشد کامقدس نام ہے اس پر توصاحبزارہ صاحب چڑتے ہیں خفاہوتے ہیں، قرآن کریم کی آیت یاد دلاتے ہیں اس کارجمہ ساتے ہیں گر ان کے باپ دا دانے انبیاء کرام ، صحابہ عظام اور علماء وصلحائر جو در فشانیاں کی ہیں آن پر بھی صاحبزادہ صاحب کاسرندامت سے بھی جھکا؟ بھی جبین خجالت عرق آلود ہوئی؟ تبهی دامن تقدس پر نظر پری؟ تبهی آیت ولاتنا بزوا بالالقاب یاد آئی؟ کتنی عجیب بات ے قادیانی کے لفظ پر احتجاج کر تاہے وہ مخص جس کے باپ دادا کاپیشہ ہی گالی گلوچ تھا اور جس کی تین پشتوں سے انبیاء و صلحاء کے حق میں فخش کلائی، ہجو گوئی ودشنام طرازی اور پوستین دری کی روایت چلی آتی ہے صاحبزاوہ صاحب کوبار طبع نہ ہو تومغلظات مرزامیں اليے داداكى در فشانيوں كى فرست ملاحظه فرمائيں كتے، گدھے، سور، خزير اور گوه ك کیڑے تو مرزا آنجهانی کے مندمیں بیشدرہتے تھے، کمینے اور حرامزادے بھی بہت مرغوب تھے منہ کاذائقہ بدلنے کے لئے بھی بھی شرمرغ، بغال، سانپ، مجھواور بھیڑیے سے بھی شغل فرمالیا کرتے تھے بطور نمونہ اس شیریں کلامی کے چند جملے یہاں نقل کر دیتا

''عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ ''

(نشتی نوح ص ۱۵ مندرجه روحانی خرائن ج ۱۹ ص ۵۱)

"مسيح كا چال چلن كماتهاايك كهاؤ، پيو، شرابي، نه زاېد، نه عابد، نه حق كا يرستار، متكبر، خودبين، خدائي كا دعوي كرنے والا۔ "

(مکتوبات احمریه ص ۲۳ ـ ۲۴ ج ۳)

"جس قدر حفزت مسيح كي پيش كوئيال غلط نكليس اس قدر صيح نكل

نهیں سکیں۔ -(ازاله اوہام ص ۷ مندرجه روحانی خرائن ج ۳ ص ۱۰۶)

"ديوع در حقيقت بوجه باري مرگي كے ديوانه مو كيا تھا۔"

(ست کچن حاشیه ص ۱۷۱ مندرجه روحانی خرائن ص ۲۹۵ ج ۱۰)

"دبعض نادان صحابي، جن كو درايت سے يجھ حصه نه تھا۔"

(برامین پنجم ص ۱۲۰ مندرجه روحانی خرائن ج ۲۱ ص ۳۸۵)

إن العدى صاروا خنازير الفلا ونساءهم من دونهن إلا كلب

(نجم الهدى ص١٠ مندرجه روحاني خزائن ج١٤ ص٩٣)

" وشمن جارے بیابانول کے خزیر ہو گئے اور ان کی عور تیں کتول سے برھ گئ ہیں۔ "

(جم الهدئ ص ۱۰ مندرجدروحانی خرائن ج ۱۲ ص ۵۳)
"جو مخص ہماری فتح کا قائل نہیں ہو گا تو صاف سمجما جاوئ کا کا کا کا کا کی ہم اور وہ حلال ذادہ بنیں۔ "

(انوار الاسلام ص ۳۰ مندرجدروحانی نوائن ج ۹ ص ۳۱) ار دو کے علاوہ دو جواہر ریزے عربی میں صاحبزادہ کی نذر ہیں:

> ومن اللئمام أرى رُجيلا فاسقًا غــولا لعينًا نطفــة السفهاء شكس خبيث فـاسق ومـــزور نحس يسمّى السعد فى الجهلاء

(انجام آتهم ص۲۸۱ مندرجه روحانی خزائن ج۱۱ ص۲۸۱)

أذيتنى خبثا فلست بصادق إن لم تمت بالخزى يا ابن بغاء

(انجام آتهم ص۲۸۲ مندرجه روحانی خزائن ج۱۱ ص۲۸۲)

کیامرزاطاہراحمہ صاحب پند کریں گے کہ یہ، پاکیزہ القاب جو مرزا آنجہانی کے ذہن وقلم سے نکلے ان کو انہانی کو ذہن ہو گار ہے جائیں اور قادیانی کا برالقب ان سے واپس لے لیا جائے؟ _ع "دامن کو ذرا دیکھ، ذرا بند قباد کیھے"

قاد ياني يهودي عناصر:

راقم الحروف نے اپنے رسالہ میں بہودیت اور قادیا نیت کے درمیان مماثلت کی دس وجوہ ذکر کی تھیں (جن میں بہلی تین علامہ اقبال مرحوم سے نقل کی تھیں) مرزا طاہر احمد صاحب نے بزعم خود ایک آیک کاجواب دیا ہے، ان کے جوابات کا حال تو ابھی معلوم ہوگا اس ضمن میں دلچیپ لطیفہ یہ ہے کہ صاحبزادہ صاحب نے صرف قادیا نیت کی طرف سے بھی و کیل صفائی کی طرف سے بھی و کیل صفائی کی حشیت سے پیش ہوئے ہیں۔ یہ بھی عالبًا بقول اقبال "قادیا نیت کے یہودی عناصر کا حشیت سے بیش ہوئے ہیں۔ یہ بھی عالبًا بقول اقبال "قادیا نیت کے یہودی عناصر کا کر شمہ ہے۔ یہودیت لائق مبار کباد ہے کہ اسے مرزا طاہرا حمدی شکل میں ایک اچھاو کیل ہاتھ آیا، اور صاحبزادہ صاحب مستحق تبریک کہ انہیں راقم الحروف کے چھوٹے سے رسالہ کی بدولت یہودیت کی و کالت کا شرف نصیب ہوا۔ نعم الوفاق وحبذا الرفاق کی بدولت یہودیت کی و کالت کا شرف نصیب ہوا۔ نعم الوفاق وحبذا الرفاق عین جوئے تم دوست جسکے اس کا دشمن آسال کیوں ہو؟ "

قادياني اور تصور خدا:

علامہ اقبال مرحوم نے قادیا نیت کے حاسد خدا کے تصور، نبی کے متعلق نجومی کے تخیل اور روح میں کے متعلق نجومی کے تخیل اور روح میں کے تشاسل کا حوالہ دیتے ہوئے کما تھا کہ "قادیا نبیت اپنے اندر بہودیت کے استے عناصرر کھتی ہے گویا یہ تحریک ہی بہودیت کی طرف رجوع ہے "

(حرف اتبال ص ۱۲۳)

مرزاطاہراحمد صاحب۔ مرزائی روایات کے عین مطابق۔ علامہ کے ان لطیف اشارات کو سیجھنے سے قاصر ہے اور اپنی طرف سے کچھ کا کچھ مطلب گھڑ کے اس پر مشق تقید فرمانے لگے۔ تصور خدا کے بارے میں علامہ مرحوم نے جو کچھ فرمایا ہے وہ سے کہ اسلام خدا تعالیٰ کا جو تصور پیش کرتا ہے وہ اس تصور سے یکسر مختلف ہے جو یہودیت پیش کرتی ہے اور جس کی نقالی کا شرف قادیا دیت کو حاصل ہے۔ خدا تعالیٰ کی صفات و جمال سے کسی عاقل کو انکار نہیں، نہ ہو سکتا ہے، گر اسلام ایک ایسے خدائے رحمان ورحیم کا تصور پیش کرتا ہے جس کی رحمت کسی خاص نسل یا طبقہ کے ساتھ مخصوص نہیں، بلکہ اس

کی رحمت عامد ہر چیز کو محیط ہے ، اور اس کی رحمت خاصہ بلاا تنیاز رنگ و نسل تمام اہل ایمان وتقوی کوعام ہے، الغرض اس کی رحمت اس کے غضب پر غالب ہے۔ "ان رحمتی سبقت غضی" صدیث قدس ہے۔

بر عکس اس کے بگری ہوئی بہودیت خدا کاجو تصور پیش کرتی ہے اس کی ساری دلچیدیاں اسرائیل کے ساتھ مخصوص ہیں، اور اس کے دشمنوں کے لئے قروغضب اور تبانی و برباوی کے سوالچھ نہیں۔ یہ ایک الی حقیقت ہے جس سے تاریخ او یان کا کوئی طالب:ناواقف نهيس، اسي كوعلامه" ايني خاص اصطلاح ميس، حاسد خدا كاتصور، قرار دية میں جس کے پاس وشمنوں کے لئے لاتعداد زلزلوں اور بیاریوں کی بھر مار ہے۔

ادھر قادیا نیت جس خدا کاتصور پیش کرتی ہے اس کی ساری دلچیپیاں مرزااور مرزائی ذریت پر مرکوز ہیں اور مرزا کے وشمنوں کے لئے اس کے پاس لاتعدا و بہاریاں اور زلزلے ہیں۔ بطور نمونہ چند الهامات، ملاحظہ هیجئے:

> "خدا عرش پرسے تیری تعریف کر تا ہے، خدا تیری تعریف كر آب اور تيري طرف چلا آآب-"

(انجام أنقم ص ٥٥ مندرجه روحاني خرائن جلد ١١ ص ٥٥)

🔾 "میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں، میں (تذکره ص ۴۴۷ طبع چهارم) تیرے بوجھ اٹھاوں گا۔ " € "میں تیرے ساتھ اور تیرے تمام پیاروں کے ساتھ بول۔ "

(تذكره ص ٣٣٢ طبع چمارم) 🔾 اور تیرے خاص دوست بنی اسرائیل کے نبیوں کی مانند يں-

(تذكره ص ۸۰۴ طبع چهارم) 🔾 "میں چھپ کر آؤل گا، میں اپی فوجوں کے ساتھ اس وقت آوَل گاکه کسی کو گمان بھی نه ہوگا۔ "

(تذکره ص ۵۴۵ طبع جهارم) "جس نے تیری و مثنی اور مخالفت اختیار کی وہ جہنمی

(تذكره ص ١٧١ طبع چمارم) 🔾 "جو هخص اس (مرزاکی) تشتی میں سوار ہو گاوہ غرق ہونے سے نجات یا جائے گا، اور جوا فکار کرے گاس کے لئے موت در پیش (تذكره ص ۱۲۸ طبع چهارم) "جو مخض تیری پیروی نہیں کرے گااور تیری بیعت میں داخل نہیں ہو گاور تیرا مخالف رہے گا۔ وہ خدااور رسول کی نافرمانی کرنےوالا ادرجهنمی ہے۔

(تذكره ص٣٦٧ طبع چمارم)

"جو شخص تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہو گااور جو کامل پیروی اور اطاعت اور سیح تقویٰ سے تجھ میں محوہو جائے گاوہ سب طاعون سے بجائے جائیں گے۔ " (ص ۱۲۸ طبع چارم) "اگروہ توبہ نہ کریں گے توخداان پر بلا پر بلا نازل کرے گا۔ سال تک کہ وہ نابور ہو جائیں گے۔ " (ص ۱۴۰ طبع چهارم)

اس سے قطع نظر کہ مرزا کے یہ "احلام" حقائق و واقعات کی ترازو میں کیا وزن رکھتے ہیں اور میہ کہ وہ کونسی آفت ہے جو مسلمانوں پر نونازل ہوئی، گر مرزااور مرزائی وربیت اس سے محفوظ و مصون رہی ؟ان "الهامات" میں جو چیز توجہ طلب ہے وہ صرف مرزااور مرزائی ذریت کے لئے خدائی رحمتوں کی الاثمنٹ ہے۔ قادیانی خداکی ساری عنایتیں صرف مرزا کے گھر کی چار دیواری تک محدود ہیں اور محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم کی امت مرحومہ کے لئے اس کے پاس وباؤل، آفتوں اور زلزلوں کے سوا کچھ نہیں۔

قادياني لسرير كامطالعه بتاتا ہے كه قادياني الليات كا تانا بانا يهوديت، عيسائيت اور و گرندا بب باطله کے ملغوبہ سے تیار کیا گیاہے جس میں لوگوں کواحمق بنانے کے لئے جا بجااسلام کی پوند کاری کی کوشش بھی کی گئی ہے۔ یہ موضوع ایک مستقل تصنیف کا متقاضی ہے تاہم یمال چنداشارات پر اکتفاکروں گا۔

قادیانی الهامات میں خدا کے لئے "رب الافواج" کی تعبیر اختیار کی مئی ہے۔ (دیکھے تذکرہ ص ۱۰۲۔ ۴۰۹، ۹۳۵) جس سے اسلامی ادب تا آشا ہے۔ اور یہ

اصطلاح بانيبل (عمد عتيق) سے لي گئي ہے۔

بائیبل کے بہت سے مقامات میں خدا کے لئے جسمیت ثابت کی گئی ہے (تفصیل کے لئے اظہار الحق مولفہ مولا تار حمد اللہ مہاجر کی کاباب چمارم دیکھئے۔) اس کی تقلید میں قادیا نیت خدا کا جسمانی تصور اس طرح پیش کرتی ہے:

"قیوم العالمین ایک ایساوجود اعظم ہے جس کے لئے بے شار ہاتھ، بے شار پیر، اور ہریک عضواس کشرت ہے ہے کہ تعدادے خارج اور الاانتها عرض اور طول رکھتا ہے اور تیندوے کی طرح اس وجود کی تارین بھی ہیں۔ " (توضیع مرام ص 20 مندرجہ روحانی نزائن ج سم ص ۹۰) متعداد ہو دوحانی نزائن ج سم ص ۹۰) متعلل وقت دین و فرہب اور تقیوم العالمین "کی سے جاہلانہ تشبیہ بیک وقت دین و فرہب اور عقل و دانش کاماتم ہے۔ "جبریل کو بھی جو سانس کی ہوایا آگھ کے نور کی طرح خدا تعالی ہے نبیت رکھتا ہے اس طرف ساتھ ہی حرکت کرنی کی طرح خدا تعالی سے نبیت رکھتا ہے اس طرف ساتھ ہی حرکت کرنی بلاا را وہ اس طور سے جنبش میں آجاتا ہے کہ جیسا کہ اصل کی جنبش سے سابھ کا ہلاا وہ اس طور سے جنبش میں آجاتا ہے کہ جیسا کہ اصل کی جنبش سے سابھ کا ہلنا طبعی طور پر ضروری امر ہے ۔.... تو معا اس کی آیک عکمی تصویر میں کوروح القدس کے ہی نام ہے موسوم کرنا چاہئے محب صاوق کے دل میں منفش ہوجاتی ہے" توضیح مزا وہ مند مراق خرائن ج سے ص ۱۹)

ہائیبل میں کمیں خدا کو ملول بتایا گیاہے، اور کمیں اس کی طرف '' پچھتانا'' منسوب کیا گیاہے، قادیا نیت اس کی تقلید میں خدا کے لئے خطاو صواب اور صوم وافطار تجویز کرتی ہے: اخطی واصیبہ

(تذکرہ ص ۱۹۲ طبع چهارم) افطرواصوم (تذکرہ ص ۴۲۰ طبع جهارم) بائیبل میں خداکی طرف سونا جاگنامنسوب کیا گیاہے۔ (۱۔ زبور ۴۳: ۲۳۔ ۱۳۵: ۳۵۔ ۲: ۲- ۵: ۴، ۵۔ ۲۰: ۲۰- بر میاہ: ۳۱: ۲۱-) قادیا نیت بھی خدا کو جگا کر سلاتی ہے اور سلا کر جگاتی ہے۔

"اسهر و انام - میں سوتا ہوں اور جاگتا ہوں۔" (تذکرہ ص ۲۹۰ طبع چمارم)
بائیبل حضرت یعقوب علیہ السلام سے خداکی کشتی کراتی ہے (پیدائش ۳۲ : ۲۹،۲۲) تو قادیا نیت خداکوالی حالت میں پیش کرتی ہے کہ وہ مرواغلام احمہ سے مطمحا مخول کر رہا ہے۔ مرزا آنجمانی "امام الزماں" کے بارے میں لکھتے ہیں کہ ایسے لوگوں " خداتعالی ان ہے بہت قریب ہو جاتا ہے، اور کسی قدر پر دہ اپنے پاک اور روشن چرے پر سے جو نور محض ہے اتار ویتا ہے، اور میہ کیفیت دوسروں کو میسر نہیں آتی، بلکہ وہ توبسااو قات اپنے تئیں ایسا پاتے ہیں کہ گویاان سے کوئی ٹھٹھا کر رہا ہے۔ "

(ضرورة العام ص ۱۳ مندرجه روحانی خرائن ج ۱۳ ص ۴۸۳)

یه خدانسی بلکه ابلیس کی ذریت شریفه تفی جو قادیانی امام الزمان کے
سامنے نورانی شکل میں سنشکل ہو کر اس سے تصفحا کرنے گئی، اور
جے مرزا آنجمانی نے "خدا کا پاک چرہ" سمجھ لیا۔ مرزا سے پہلے بھی
بہت سے خام عقل اس "نورانی سراب" میں بھٹک کر الحاد و زندقد کی
وادیاں عبور کر تھے ہیں قاتلهم الله ابی یؤفکون۔

یمودیت حفزت عزیر علیه السلام کو "فدا کا بینا" کمتی ہے اور قادیات خدا کو مرزا کے بیٹے کی شکل میں آسان سے آثارتی ہے۔
"انا نبشر ک بغلام حلیم، مظھر الحق و العلاء کان الله نزل من السماء، اسمه عما نوایل۔"

(تذكره ص ٢٨١ طبع چارم)

لطف سد کہ بیہ '' ممانوایل '' کالفظ بھی بائیبل ہی سے سرقہ ہے۔ یہود بوے زور سے نعرہ لگاتے تھے کہ ہم خدا کے بیٹے اور اس کے محبوب ہیں، یمی نعرہ بانی قادیا نیت نے اپنایا:

"تو مجھ سے بمنزلہ بیٹے کے ہے۔ " (تذکرہ ص ۵۲۱ طبع چارم) "اسمع ولدی۔ اے میرے بیٹے س!" (اکشری ص ۹۳ج۱)

"توجھے ہے، اور تیرا بھید میرا بھید ہے۔" (آکرہ ص ۲۰۰ طبع چارم)

"توہمارے قدیم پانی سے ہاور لوگ فشل (بردل) سے۔"

(نذکرہ ص ۲۰۰۰ طبع چارم) باپ بیٹا ہونے کے لئے از دواجی رشتہ لازم و ملزوم ہے۔ قادیا نیت اس معما کا

عل اس طرح پیش کرتی ہے:

" جیسا که حضرت میم موعود (مرزا قادیانی) نے ایک موقع پر اپی حالت به ظاہر فرمائی ہے که کشف کی حالت آپ پراس طرح طاری ہوئی که گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا، سمجھنے والے کے لئے اشارہ کافی ہے۔ "

(اسلای قربانی ص ۱۲ مصنفه قاضی یار محمد قادیانی بی، اوایل پلیدر) اور مجھی قادیانی خداکو مرزا آنجهانی پر زیادہ پیار آتا ہے تو سے کیفیت ہوتی ہے کہ:

"آوائن (خدا تیرے اندراتر آیا)"

اگر اس "قادیانی اللیات " پر کسی کوید اشکال ہو کہ ایک ہی شخص قادیانی خدا کا بیٹا، اس کا بیوی اور پھر اس کا مدخول کیسے ہو گیا؟ تواسے معلوم رہنا چاہئے کہ قادیانی دین و ذہب کا انحصار ایک نئے "واحد الوجودی" فلسفہ پر ہے جس کے مطابق ایک ہی شخص (مرزا) بیک وقت مختلف اور متضاد حیثیات کا حامل ہو سکتا ہے۔ مرزا آنجمانی اس فلسفہ کی تشریح اس طرح کرتے ہیں :

"مریم کی طرح عیسیٰ کی روح جھے میں گنٹی گئی، اور استعارہ کے رنگ میں جھے حاملہ ٹھمرا یا گیااور آخر کئی مہینے کے بعد، جو دس مہینے سے زیادہ نہیں، بذریعہ اس الهام کے جھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا، پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھمرا (لیمن ع"خودگل وخود کوزہ خود کوزہ گر۔ ناقل) (کشتی نوح ص سے مهم مندرجہ روحانی خزائن ص ۵۰ج ۱۹) ناقل) مزید تشریح اخبار الفضل قادیان (مورخہ ۱۸/فروری ۹۳۰

اس فلسفہ کی مزید تشریح اخبار الفصل قادیان (مورخہ ۱۸/ فروری ۱۹۳۰ء) اس طرح کرتا ہے:

" آخضرت صلی الله علیه وسلم کی امت کالیک فرد اور "واحد وجود" ایسا بھی ہوگا جو آپ کی اتباع سے تمام انبیا کا "واحد مظر" اور "بروز" ہوگا، اور جس کے ایک ہی وجود سے سب انبیا کا جلوہ ظاہر ہوگا۔ اگر وہ حسب ذیل کلام سے اپنے نطق حقیقت کو بیان فرمائے تو مچھ خلاف نہ ہوگا۔ لیغنی

زندہ شد ہر نبی بہ آمدنم ہر رسولے نماں بہ پیراھنم

اور بیہ کہ میں تبھی آدم، تبھی موسیٰ تبھی یعقوب ہوں سایر موسی سلیر نیز ابراہیم ہوں، نسلیں ہیں میری بے شار

اوریه که منم مسیح زمان و منم کلیم خدا منم محمد و احمد که مجتبط باشد د سعم برمدخ ۱۸ فردری ا

(اخبار الفضل قاديان ج ١٥ تمبر ١٥ ص ١١ مور خد ١٨ فروري ١٩٣٠)

قادیا نیت کا یہی فلفہ "واحدالوجود" ہےجو مرزا آنجمانی کو کرش بھی بناتا ہے اور ہے سنگھ بہا در بھی ۔ رو در کو پال بھی اور کلفی او کار بھی ۔ نعوذ باللہ مسیح بھی اور محمد ر سول الله بھی۔ اور پھر میں ان کو خدا کابروز بھی بنایا ہے اور خدا کاظہور بھی۔ خدا کااسم اعلی بھی اور خدا کی توحید و تفرید بھی۔ خدا کی روح بھی اور خدا کی آنکھ، کان بھی۔ خدا کا عرش بھی اور خدا کاو قار بھی، خدا کا بیٹا بھی اور خدا کا باپ بھی۔ خدا کا مرخول بھی اور اس کی قوت رجولیت کا ، ، ، بھی خدا کی مانند بھی اور عین خدا بھی۔ نعوذ باللہ ___ ظاہر ہے کہ "الليات" كابير قادياني گور كه دهندااسلام سے كوئي واسطه نهيں ركھنا، بلكه يهوديت اور ديگراديان باطله كامسروقه مال ہے جو قاديان كى د كان الهام ميں بے قرينہ ۋھيركر ديا گيا

وہ شیفتہ کہ دھوم تھی حضرت کے زہد کی میں کیا کہوں کل مجھے کس کے گھر کے

قاديا نيت اور تخيل نبوت

علامداقبال مرحوم نے قادیا نیت پر دوسری تقیدید کی کدوہ نبی کے متعلق نجوی کا تخیل رکھتی ہے جو یہودیت سے مستعار لیا گیا ہے۔ صاحبزادہ طاہراحمد صاحب۔ اپنی موروثی قیم و ذکاوت کی بنا پر۔ علامہ کے اس اشارے کو بھی نہیں پاسکے۔ علامہ مرحوم کے معاکی وضاحت کے لئے سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ ہم مرزا آنجہانی سے

"نبوت" کے معنی دریافت کریں۔ پھرید دیکھیں کہ قادیانی تخیل نبوت عقل وشرع کی كسولى يرضيح ثابت مومات يا غلط؟ اوربيك مرزا انجمانى في بي تخيل كمال سے اخذ

مرزا آنجهانی نے "نبی اور نبوت" کاجومفہوم پیش کیاہے وہ ان کی حسب ذیل چند عبار تول سے واضح ہے:

"جس مخض پر پیش گوئی کے طور پر خداتعالی کی طرف سے کسی بات کا اظهار به كثرت مواس "نبي" كما جاتا ہے۔ "

(ملفوظات احمد بيرص ١٥٦ ج ١٠، طبع ربوه) "عربی اور عبرانی زبان میں "نی" کے معنی صرف پیش گوئی كرف والے كے بين، جو خدا تعالى سے الهام باكر بيش كوكى

كرے ہمارا فدہب نہيں ہے كہ اليي نبوت پر مرلگ گئي ہے۔ صرف اس نبوت کا دروازه بندے جو احکام شریعط جدیدہ ساتھ رکھتی (ضيمه برامين بنجم ص ١٨١ مندر جدروحاني خرائن ص ٣٥١، ٣٥٣ ج ٢١)

"بي ضرور بادر كھو كداس امت كے لئے وعدہ ہے كہ وہ ايك اليا انعام پائے گی جو پہلے نی اور صدیق پا چے ہیں، پس منجملد ان انعالت کے وہ نبوتیں اور پیشگوئیاں ہیں جن کی روسے انبیاء علیم السلام نی کملاتے رہے۔ "

(ایک غلطی کاازاله حاشیه ص ۵ مندرجه روحانی خرائن ص ۲۰۹ ج ۸) "برایک مخض این گفتگویس ایک اصطلاح اختیار کر سکتا ہے، لکل ان یصطلح - موخداکی براصطلاح ب جو کثرت مکالمات و مخاطبات كانام اس نے "نبوت" ركھا ہے يعنى اليے مكالمات جن ميں اکثرغیب کی خبریں دی گئی ہیں۔ "

(چشمه معرفت ص ۳۲۵ مندرجه روحانی نزائن ج ۲۳ ص ۳۴۱)

ان حوالوں سے بعد چلتاہے کہ مرزاکے نزویک نبوت پیش گوئیوں کانام ہے اور جس فخص کو پیش گوئیوں کے المام کثرت سے ہوتے موں وہ "نی" ہے، اسی بناپر پہلے

دوم: قرآن مجید میں حضرات انبیاء کرام کے اوصاف واخلاق، ان کے فضائل و کمالات ان کے منصب و مرتبہ اور ان کی تعلیمات و بدایات کی مفصل تشریح فرمائی گئی ہے مگر کسی جگہ اوٹی اشارہ تک نہیں کیا گیا کہ نبوت پیش گوئیوں کانام ہے، نہ کسی نبی نے بھی بید دعویٰ کیا کہ چونکہ میں الہام کے ذریعہ بکثرت پیشگوئیاں کر ناہوں اس لئے مجھے نبی مانو۔

سوم حدیث و تفییراور اصول و کلام کے ضخیم ترین اسلامی ذخیرہ میں بھی اس قادیانی تخیل کا پنة نشان نہیں ملتا کہ وہ نبی ہے جو الهامی پیشگوئیوں کی باڑھ لگا

چہار م امت مرحومہ میں دور صحابہ سے لے کر آج تک ہزاروں افراد موجود رہے ہیں جواله ام خداد ندی اور مکالمہ و مخاطبہ اللہ یہ سے سرفراز تھے۔ ان میں سے بعض حضرات نے بذریعہ الهام بہت ہی پیشگوئیاں بھی کیس جو حرف بحرف صحیح تکلیں، گر مرزا آنجہانی کی طرح نہ کسی کے سرمیں وعویٰ نبوت کا سودا سایا نہ امت کے کسی ذی ہوش نے اب الهامی پیشگوئیوں کی بنا پر انہیں "نبی" مانا۔

پنجم قادیا نیت کهتی ہے کہ نبی وہ ہے جو بذریعہ الهام کثرت سے پیش گوئیاں کرے۔ گروہ یہ بنانے سے قاصرہے کہ اس "کثرت" سے کیامرادہ اوراس کی حد کہاں سے شروع ہوتی ہے۔ ایک فخص کم از کم کتنی الهامی پیشگوئیاں کر کے نبی بن جاتا ہے ؟ اس کے لئے قادیا نیت کوئی پیانہ تجویز نہیں کرتی۔ ایسی صورت میں کثرت الهام کے ہر مدعی کے لئے نبوت کا دروازہ کھل جاتا ہے۔

ے دعوے میں تادیانی تخیل نبوت کی رویے ہر کا بن اور نجوی الهام کے دعوے ے نبی بن سکتا ہے۔ کیونکہ پیشگوئیاں یہ لوگ بھی کرتے رہتے ہیں، انہیں شیطان "الهام" بحى كرتا - وان الشياطين ليوحون الى اولياء هماور جيساكه احاديث نبويه میں ہےان ''الهالمت'' میں انہیں آئندہ کی خبریں بھی القاکی جاتی ہیں یہ ہے قادیا نبیت کا نی کے بارے میں نجومی کا تخیل _ جس کی علامہ اقبال مرحوم شکایت فرمارہ ہیں: أسلامی نقطه نظر کے مطابق رسالت و نبوت صرف پیشگو ئیال کرنے کا نام نہیں، جیساکہ مرزاصاحب نے مجھاہے بلکہ یہ اس رفع الثان منصب کانام ہے، جے ہمارے علم عقائد مين "سفارة بين الله وبين الخلق" عاتبيركيا كيا بيد مطلب يدكه الله تعالی کی ذات غیب الغیب ہے اس کے احکام و مرضیات کی اطلاع ہر کس وٹاکس کو نہیں ہو سکتی۔ خدا تعالی کے احکامات و مرضیات بندوں تک پہنچانے کے لئے جن بر گزیدہ ھخصیتوں کو چن لیاجاتا ہے انہیں نبی اور رسول کہتے ہیں۔ اور اس پیغام رسانی کے منصب یر فائز کرنے کا نام نبوت ورسالت ہے۔ نبی صرف پیش گوئیاں کرنے کے لئے نہیں بنائے جاتے بلکہ بندوں کو دنیاو آخرت کے تمام مصالح (جوان کی عقل ہے بالاتر ہیں) بتانے کے لئے ان کو _ سبعوث کیا جاتا ہے۔ ان مصالح میں احکام شرعیہ، مرضیات المهيد اور مبدأو معادى وه تمام چزيں داخل ہيں جن كاتعلق بندوں كى صلاح وفلاح ي ب اوريي وه امور غيبيد ين جن كو آيت: وما كان الله ليطلعكم على الغيب الآيه اور فلا يظهر على غيبه احداً الآيه من ارشاد فرمايا - انخضرت صلى الله عليه وسلم ك در پید چونکه دین کی بخیل موچکی، مرضیات الهی کامکمل دستور انسانیت کوعطاکر دیااور دنیاو آخرت کے تمام مصالح بیان فرا دیئے گئے اس لئے منصب نبوت کے بند ہو جانے کا اعلان عام كرويا كيا: ان الرسالة والنبوة قدانقطعت، فلا رسول بعدى ولا نبي (رسالت و نبوت قطعاً بند ہو چکی، پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگانہ نبی۔)

(ترندی ج۲/ص ۲۲ ابواب الرؤیا)

مرزا غلام احمد صاحب چونکہ منصب نبوت سے نا اَشْنا تھے، اوھر ہائیبل میں کمیں دکھے لیا کہ نبوت کالفظ پیشگوئی کے معنی میں استعال کیا گیاہے (بائبیل میں کئی جگہ بیا اصطلاح استعال ہوئی ہے اور مرزاصاحب کو ازالہ ۲۲۹ میں اسی اصطلاح سے غلطی گی

ہے۔) اس سے انہوں نے سمجھا کہ بس نبوت وہ پیش گوئیاں ہیں جن کی رو سے انہیاء علیھم السلام نبی کہلاتے ہیں۔ " (ایک غلطی کا ازالہ) ع" چوں ندید ندحقیقت رہ افسانہ زوند۔ " مرزاصاحب کی مقام نبوت سے اس بے خبری کا نتیجہ تھا کہ مرزاصاحب ایک زمانہ تک توری نبوت پر لعنتیں جیجے رہے، بعد جس خود نبوت کے مدمی بن بیٹھے اس تبدیلی کی وجہ بیان کرتے ہوئے مرزا بشیرالدین صاحب لکھتے ہیں :

"حضرت می موعود (مرزاصاحب) دو مختلف اوقات میں نبی کی دو مختلف تحریف کی کا در مختلف تحریف کی کا در تحریف مختلف تحریف کرتے تھے، اور بعد میں آپ نے جب اللہ تعالیٰ کی متواتر وحی پر غور فرایا، اور قرآن کریم کو دیکھا تو اس سے نبی کی تحریف اور معلوم موئی۔ "

رحقیقة النبوة ۱۲۲)

"اس سے معلوم ہواکہ نبوت کامسکلہ آپ پر ۱۹۰۰ء یا ۱۹۰۱ء میں " - " - حقیقة النبوة ص ۱۲۱)

یعنی ۱۹۰۱ء تک نہ تومرز اصاحب کو اپنی "متواتر وحی" پر غور کرنے کاموقع میسر
آیاتھا، نہ انہیں بھی قرآن کریم کو کھول کر دیکھنے کا اتفاق ہوا تھا۔ نہ ان پر مقام نبوت
کھلا تھا، یہ ساری سعادتیں مرزا صاحب کو، بقول میاں صاحب، ۱۹۰۱ء کے بعد میسر
آئیں، کیسے آئیں؟ اس کی سرگزشت میال صاحب یوں بیان فرماتے ہیں:
"اس عقیدہ کے بدلنے کاپہلا ثبوت" اشتمار ایک غلطی کا از الہ" ہے۔
"اس عقیدہ کے بدلنے کاپہلا ثبوت" اشتمار ایک غلطی کا از الہ"

اس عقیدہ کے بدلنے کا پہلا ہوت "استمارایک معظی کا ازالہ" کے معلوم ہوتا ہے جو پہلا تحریری شبوت ہے ورند مولوی عبدالکریم صاحب کے خطبات جمعہ ہے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۹۰۰ء ہے اس خیال کا اظہار شروع ہو گیا تھا، گو پورے ذور اور پوری صفائی ہے نہ تھا، چنا نچہ اس سال ہیں مولوی صاحب نے اپنے ایک خطبہ ہیں حضرت میے موعود (مرزاصاحب) کو مرسل الی ثابت کیا اور لا نفرق بین احد منهم والی آیت کو آپ پر چیال کیا اور حضرت سے موعود نے اس خطبہ کو پند ہوں فرمایا، اور یہ خطبہ اس سال کے الحکم ہیں چھپ چکا ہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ پورا فیصلہ اس عقیدہ کا ۱۹۵ء ہیں ہی ہوا۔ "

(حقيقة النبوة ص١٢٣)

"اس سے طبت ہوتا ہے کہ ۱۹۰۱ء میں آپ نے اپنے عقید ہے میں تبدیلی کے ہر القول الفصل، میں میاں صاحب نے ایک سال کی اور توسیع فرمادی ہے، اور تبدیلی عقیدہ کاسال ۱۹۰۱ء یا ۱۹۰۳ تجویز فرمایا ہے۔) اور ۱۹۰۰ء ایک درمیانی عرصہ ہے جو دونوں خیالات کے درمیانی عرصہ ہے۔ "(حقیقته النبوة ص ۱۲))

میاں صاحب کی ساری تقریر کا حاصل یہ ہے کہ مرزاصاحب ۱۹۰۱ء یا ۱۹۰۱ء تک نبوت کی حقیقت اور "نبی" کی تعریف سے ناواقف تضاس لئے اپنی ہونے سے انکار فرماتے تھے، مولوی عبرالکریم کے خطبات کے دوران نبوت کے خیالات کا اظہار شروع ہوا آیک دوسال پر زخی کیفیت رہی، کہ نہ کھل کر نبوت کا اقرار، نہ صاف انکار، بالا خر ۱۹۰۱ء یا ۱۹۰۲ء میں مرزاصاحب پر مسلد نبوت مکشف ہوایوں ان کی نبوت کا فیصلہ ہوا اور وہ پورے زور اور صفائی سے نبی کملانے گئے۔ میاں صاحب کی اس تقریر سے مرزا صاحب کی علمی برتری کا جو نقش قاری کے ذہن پر مرتسم ہوتا ہے۔ اسے مرزائی لاہوری جماعت کے آرگن "پیغام صلح" کی زبانی سننا بمتر ہوگا:

"جناب میاں صاحب کے اس اعلان کے مطابق حضرت میے موعود (مرزاصاحب) کی رہ کم علمی اور ناوانی ایسی ناوانی کے ذیل میں آتی ہے جے ۔ توبہ توبہ ، نقل کفر ، کفر نباشد ۔ نعوذ باللہ جمل مرکب کہتے ہیں کہ باوجود اس بات کے کہ آپ ہی تعریف تونہ جائے تھے ، گر حالت یہ تھی کہ جمال کسی نے آپ کی طرف وعویٰ نبوت منسوب کیا اور آپ گئے مدعی نبوت پر لعنتیں کرنے جو محض ایک بات کو نہیں جانتا (جیسا کہ بقول میاں صاحب، مرزاصاحب نبوت کو نہیں جانتے تھے۔ ناقل) اور پھراس کے علم پراس قدراصرار کرے کہ لعنتوں اور مبا ہلوں پراتر آپ آپ کا وارث "کون ہو سکنا اور پھراس کے علم پراس قدراصرار کرے کہ لعنتوں اور مبا ہلوں پراتر آپ آپ اور جود اس خود آپ تاہیں "جمل مرکب کا وارث "کون ہو سکنا لاعلمی اور "جمل مرکب کا وارث "کون ہو سکنا لاعلمی اور "جمل مرکب" کے آپ (مرزاصاحب) مدی نبوت پریا دوسرے لفظوں میں خود آپ آپ پر لعنتیں تیجینے میں ذرا آپ نہیں دوسرے لفظوں میں خود آپ آپ پر لعنتیں تیجینے میں ذرا آپ نہیں صاحب نے دوسرے لفظوں میں خود آپ آپ پر لعنتیں تیجینے میں ذرا آپ نہیں صاحب نے دوسرے لفظوں میں خود آپ آپ پر لعنتیں تیجینے میں ذرا آپ نہیں صاحب نے دوسرے لفظوں میں خود آپ آپ پر لعنتیں تیجینے میں ذرا آپ نہیں صاحب نے دوسرے لفظوں میں خود آپ آپ پر لعنتیں تیجینے میں ذرا آپ نہیں صاحب نے دوسرے لفظوں میں خود آپ آپ پر لعنتیں تیجینے میں ذرا آپ نہیں صاحب نے دوسرے لفظوں میں ور قابل شرم تصویر جو جناب میاں صاحب نے

حضرت میں موعود (مرزاصاحب) کی تھینجی ہے کیااس قابل ہے کہ کسی عقل مند کے سامنے پیش کی جاسکے؟ " (پیغام صلح ۲۷ اپریل ۱۹۳۳ مسلا کالم ۱)

بسرحال مرزا بشرالدین صاحب کے نزدیک مرزا صاحب ۱۹۰۱ء یا ۱۹۰۳ء تک نبوت کی حقیقت سے نا آشناور نبی کی صحح تعریف سے ناواقف تھے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بعد کے چھ سات سالوں میں بھی ان کے علم میں کوئی اضافہ نہیں ہوااس لئے اگر وہ بائیب ل کی تقلید میں نبوت کے معنی "الهامی پیش گوئیاں کرنا" بتاتے ہیں تو وہ اپنی نا واقفی (یا "پیغام صلح" کے الفاظ میں "جہل مرکب") کے ہاتھوں مجبور ہیں، اور سے ارشاد نبوی (جو آپ" نے ابن صادت آتا ہے:

اخساء فلن تعدوقدرك

مرزا آنجهانی نبی تھے یا نجومی:

روسا جب نے بی بوسی " اور " نجوی " کے در میان جو فرق واقمیاز بیان کیا ہے اس کا خلاصہ صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب حسب ذیل نقل کرتے ہیں :

" اگرچہ نجوی بھی اٹکل پچو سے پیش گوئیاں کرتے ہیں اور بعض پیش گوئیاں ان کی بچی بھی نگل آتی ہیں، لیکن انہیں انبیا ہے کے بر عکس بھی غیب پر غلب عطانہیں کیا جاتا، اور ان کی اکثر پیشگوئیاں جھوٹی اور خیالی نگلتی ہیں۔ بیزان میں آئید اللی اور نصرت بدی تعالی کی کوئی علامتیں نہیں پائی جیس جیس نیزان میں آئید اللی اسلام کی پیشگوئیوں میں ان کے غلبہ کے اٹل وعرب اور اللہ تعالی کی نفرت اور آئید کے دوشن نشانات ملتے ہیں۔ مزید بر آن نجوی غیب کی خبریں خداکی طرف سے نہیں کرتے، جبکہ انبیاء علیہم السلام غیب کی خبریں خداکی طرف سے نہیں کرتے، جبکہ انبیاء علیہم السلام غیب کی خبریں اپنی طرف نہیں بلکہ اللہ تعالی کی طرف سے منہیں کرتے، جبکہ انبیاء علیہم السلام غیب کی خبریں اپنی طرف نہیں بلکہ اللہ تعالی کی طرف سے منہیں اس نے ہیں اور تائید اللی کے بکڑت نشان اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔ "

(ربوہ سے تل ابیب تک پر مخفر تبعرہ ص ۱۲) اس سے قطع نظر کہ مرزاصاحب کی اس عبارت میں کتنی غلط فہمیاں ہیں۔ جناب صاحبزادہ مرزاطاہراحمد اور ان کی جماعت کی توجہ صرف ایک نکتہ کی جانب مبذول کرانا جاہتا ہوں، وہ بیہ کہ مرزا صاحب خود اپنے مقرر کر دہ معیار پر ''نبی'' ثابت ہوتے ہیں یا " نجوى "؟ مرزا طاہر احمد صاحب اپنے جد بزر گواركى الني تحدى آميز پيشگوئياں پيش کریں جواپنے معنی ومفہوم کے لحاظ سے بالکل واضح اور قطعی ہوں اور جن کومرزاصاحب نے اپنے صدق و گذب کامعیار ٹھہرایا ہو، اور پھروہ بغیر کسی ناویل و حیلہ کے پوری ہو گئی ہوں۔ میں بحول اللہ و تونیز ایک ایک کے مقابلہ میں ان کی ایسی دورو پیش کوئیاں پیش کرتا جاؤں گاجو مجھی شرمندہ و توع نہیں ہوئیں، نہ قیامت تک ہوں گی۔ اس کے بعد میں جناب مرزاطا براحمد صاحب عي كومنصف مصراؤل كاكه آيامرزاصاحب كي حيثيت ايك نبي کی ٹابت ہوتی ہے یا ایک نجوی، کاهن، اڑڑ پوپوکی؟ کیا صاحبزادہ اور ان کے رفقائے جماعت کے لئے اس میں عبرت و موظنت اور کوئی سبق ہے؟ ع: بنده پرورمنفنی کرنا خدا کو دیکھ کر۔

تشكسل روح مسيح كاعقيده:

مرزاغلام احمد قادياني "اأئينه كمالات اسلام" مين لكهية بين: « حضرت مسج عليه السلام كو دومرتبه بيه موقعه پيش ؟ ياكه ان كى روحانيت نے تائم مقام طلب کیا، اول جبکدان کے فیت ہونے پر چھ سوبرس گزر محے سے تب براعلام اللي ميح كى روحانيت جوش ميں آئى اور خدا تعالى سے اپنا قائم مقام جاما، تب ہمارے ني مبعوث ہوئے۔ دوسری مرتبه میم کی روحانیت اس وقت جوش می آئی اور انھوں نے دوبارہ مثالی طور پر دنیا میں اپنانزول چاہا تو خدا تعالی نے اس خواہش کے موافقایافض بھیج دیاجوان کی روحانیت کا نمونه تعاده نمونه مسح عليه السلام كاروپ بن كرمسيح موعود كهلايا، كيونكه حقیقت عیسویه کااس میں حلول، تعابیسی اس لئے وہ عیسیٰ کے نام سے موسوم کیا گیا کیونکہ حضرت عیسلی کی روحانیت نے قادر مطلق عزاسمہ سے بوجدا بے جوش کے اپنی ایک شبید چاہی، اور چاہا کہ حقیقت عيسويهاس شبيديس ركمي جائے آاس شبيد كانزول بو اور سي بھى كھلا کہ بوں مقدر ہے کہ ایک زمانہ گزرنے کے بعد میں پھرمسے کی

روحانیت سخت جوش میں آگر جلالی طور پر اپنانزدل چاہے گی، تب ایک قمری شبیہ میں اس کانزدل ہو کر اس زمانہ کا خاتمہ ہو جائے گا۔ تب آخر ہوگا، اور دنیا کی صف لپیٹ دی جائے گی، اس سے معلوم ہوا کہ مقدر تھا کہ تین مرتبہ دنیا میں نازل ہو۔ "

(آئیحہ کمالات اسلام سلخصاص ۳۳۲ ما ۳۳۲ مندرجہ روحانی خزائن ج ۵ ص ۳۳۲ استار و نیا مرزا آنجمانی کے اس اقتباس سے واضح ہے کہ وہ مسیح کی روحانیت کے تین بار و نیا میں نازل ہونے اور تین مختلف قالیوں میں حلول کرنے کا عقیدہ رکھتے ہیں، اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے علامہ اقبال مرحوم نے کما تھا کہ قادیا نیت، یہود کی تقلید میں روح مسیح کے تشکسل کا عقیدہ رکھتی ہے، صاحبزا وہ طاہرا جمہ صاحب اس کو سراسر لغو، معمل اور بے بنیاد عقیدہ قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

ہمیں صاحبزادہ صاحب کی اس تحقیق سے انفاق ہے البنہ ہم معترض کی جگه "مرزا آنجمانی" کا لفظ تجویز کرتے ہیں۔ کیونکہ وہی اس فرضی عقیدہ کا بہ تقلید یہود موجد ہے۔

قادیانی نظریات اور قرآن و حدیث:

روح میچ کے تسلسل کی بحث میں صاحبزادہ صاحب نے چند نئے نکتے بھی اٹھائے ہیں، بے انسانی ہوگی آگر ان کے ان جدید نکات کا تجزید نہ کیا جائے: سب سے پہلے نکتہ موصوف کا بید ادعامے کہ:

"احمدیت کے نظریات چونکہ سراسر قرآن و حدیث پر بنی ہیں۔ للذا احمدیت کے لئے ایسے غیر اسلامی عقیدہ پرائیان رکھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ " (ربوہ سے تل ابیب تک پر مختر تبعرہ ص ۲۲) صاجزادہ صاحب کے اس خلاف واقعہ ادعاکی مثال ایس ہے جیسا کہ عیسائی صاحبان تین خدا مانے کے باوجودیہ وعویٰ کیا کرتے ہیں کہ ہم توحید کاعقیدہ رکھتے ہیں۔ ورندواقعد سے کہ قادیاندل کونہ قرآن کریم پرایمان ہے، نہ حدیث نبوی پر، ندا جماع امت پر۔ قرآن کریم پران کواس لئے ایمان نہیں کہ ان کے عقیدہ کے مطابق محمد رسول الله عرجو قرآن نازل مواتها وه ١٨٥٧ء (مطابق ١٢٧ه) مين ونياس المه (دیکھتے ازالہ اوہام ص ۷۲۵ حاشیہ مندرجہ روحانی خرائن حاشیہ ج ۳ ص ۴۹۰) مرزاطابراح صاحب کے چاجناب صاجزادہ مرزابشل حدایم- اے فرآن کی كمشدكى كانوحه يون كياب:

" ہم کو یہ کما جاتا ہے کہ قرآن کے ہوتے ہوئے کسی محض کو مانا ضروری کیے موگیا ہم کتے ہیں کہ قرآن کمال موجود ہے اگر قرآن موجود ہو آ تو کس کے آنے کی کیاضرورت تھی، مشکل تو یمی ہے کہ قرآن دنیاسے اٹھ ممیاہے۔ اس لئے توضرورت پیش آئی کہ محدرسول الله کوبروزی طور پر دوبارہ دنیا میں مبعوث کر کے آپ پر قر آن شریف اتارا جادے۔ "

(كلمة الفصل ص ١٤٣، مندرجه رساله ربويو مارج، ايريل ١٩١٥)

قادیانی صاحبان کو قرآن کریم پرایمان کیونکر ہوسکتا ہے جبکہ ان کے پیشوا مرزا آنجمانی قرآن کریم کی غلطیال نکالنے کے لئے تشریف لائے سے، جوبقول گلاب شاہ مجذوب کے تفسیروں کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہیں۔ (دیکھتے ازالہ اوہام ص ۷۰۸) قرآن كريم كي طرح حديث نبوي يربهي قادياني صاحبان كوايمان نهيس، مرزا

انجهانی نے لکھاہے:

" خدانے مجھے اطلاع وے وی ہے کہ بیہ تمام حدیثیں جو پیش كرتے بين تحريف معنوى يالفظى مين آلوده بين، اور يا سرے سے موضوع ہیں اور جو مخض علم ہو کر آیا ہے (یعنی خود بدولت مرزا آنجمانی) اس کا ختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرہ میں سے جس انبار کو چاہے خدا سے علم پاکر قبول کرے ، اور جس ڈھیر کو چاہے خدا سے علم یا کرروکر دے۔ "

(اربعین ۳ ص ۵۹ مندرجه روحانی خزائن حاشیه ج ۱۷ ص ۳۰۱) "اور ہم خداتعالی کی قتم کھاکر بیان کرتے ہیں کہ میرے اس دعویٰ کی حدیث بنیاد نہیں، بلکہ قرآن اور وہ وحی ہے جو میرے پر نازل ہوئی ہے، بال مائیوی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وی کے معارض سیں، اور دوسري حديثول كوجم ردي كي طرح چينك دييت بين- "

(اعجاز احمدي من ۳۰ مندرجه روحاني خرائن ج ۱۹ ص ۱۳۰) جبكه مجھا بى دى براياى ايمان ب جيساك توريت اور انجيل اور قرآن کریم بر، توکیاانسین جھ سے بدتوقع ہو سکتی ہے کہ میں ان کے ظنیات بلکه موضوعات کے ذخیرہ کو سن کر اینے یقین کو چھوڑ دول ، جس كى حق اليقين يربنا ہے۔"

(اربعین ۴ ص ۱۱۲ مندرجه روحانی خرائن ص ۴۵۴ ج ۱۷)

ان حوالوں سے واضح ہے کہ قادیانی نظریات کی اصل بنیاد مرزا آنجمانی کی وحی ے، جو بقول ان کے "حق اليقين" ہاس كے مقابلہ من احاديث متواترہ اور وين اسلام کے اجماعی عقائد کان کے نزدیک کوئی قیت نہیں، ندان پر کسی قادیانی کاایمان ہوسکتاہے۔ ہاں! مرزاطاہراحرصاحباس قرآن پرایخ نظریات کو بنی قرار دیتے ہے ، جو قادیان کے قریب نازل ہوا اور اس حدیث پر جو بذریعہ میچی وغیرہ مرزا آنجمانی پر "وحی" کی جاتی تھی تو بجااور ورست ہے۔ کیونکہ مرزا قادیانی کو وعویٰ ہے کہ اس پر قرآن دوباره نازل مواج، اى لئے قاد يانى صاحبان يد كيت كاياكرتے بن:

"پہلی بعثت میں محر نے تو اب احمر ہے تھے یہ پھر ازا ہے قرآن رسل قدنی"

(الفضل ثائش ١٦/ أكثير ١٩٢٢)

يى قاديانى قرآن ب جس كبارے ميں قاديانى ضداكتا ب: انا انزلناه قريباً من القاديان

(حقيقة الوحي ص ٨٨ مندرجه روحاني نزائن ص ٩١ ج٢٢)

اور میں قادیانی قرآن ہے جس میں مرزا غلام قادر کی قرات کے مطابق قادیان کا نام لکھا ہوا مرزا آنجہانی نے بچشم خود ملاحظہ فرمایا

(ازاله ص ۷۷ حاشیه مندرجه روحانی خزائن ج ۳ ص ۱۴۰ حاشیه) اسی قادیانی قرآن میں بیدو آیتیں درج ہیں، جومسلمانوں کے قرآن میں نہیں: خسف القمر والشمس ومضان فبائى الاء ربكما تكذبان (تذكره ص اسم طبع جمام) اس قادیانی قرآن کی شان میں مرزا آنجمانی تصیده خوانی کرتے ہیں:

بخدا یاک دامش زخطا " " تنجيه من بشنوم زوحی خدا از خطاباً جمیں است ایمانم جيحو قرآل منزو اش دانم ازدهان خدائے پاک و وحیر بخدا ست این کلام مجید آن یقینے کہ بود عینی را وال یقین کلیم بر تورات بر کلامے کہ شد بروالقاء وال يقيل بائے سيد السادات ہر کہ گوید دروغ ہست لعین " تم نیم زال ہمہ بروے یقیں

(نزول السيع ص ١٠١ مندرجه روحاني خرائن جلد ١٨ ص ٨٧٤م، ٨٧٨)

ترجمه: "بين خداكى جووحى سنتابول خداكى فتم اسد خطاس إك جامتا ہوں۔ قرآن کی طرح خطاؤں سے منزہ مجھتا ہوں میں میراایمان ہے۔ بخداب کلام مجیدے جو خدائے پاک یکا کے منہ سے لکانے ، جو یقین عیسیٰ" کواپی ومی پر ، موسیٰ کو توریت پر اور حضور " کو قرآن پر تھا، میں ازروئے بقین ان سب سے کم نہیں ہوں ، جو جھوٹ کے وہ لعنتی ہے ،، (ورین چه شک به ناقل)

اس قادیانی قرآن کے بارے میں مرزا انجمانی نے کماہے کہ:

"قرآن شريف خداكى كتاب اور ميرے مندكى باتنى بين - "

(تذكره ص ٩٩ طبع جهارم)

اور اسی بناء پر مرزا آنجهانی کوخوش فنمی ہے کہ:

" میں توبس قرآن ہی کی طرح ہوں اور عنقریب میرے ہاتھ پر ظاہر ہوگا

جو کھے فرقان سے ظاہر ہوا۔ " (تذکرہ ص ۱۷۲ طبع چمارم)

ظاہر ہے کہ اس قاویانی وحی کے بعد مرزاطاہراحمہ کو مسلمانوں کے قرآن وحدیث کی ضرورت نہیں رہ جاتی کیونکہ اس کے مقابلے میں ان کے اپنے گھر کاقرآن موجوو ہے، لیکن اگر صاحبزادہ صاحب بصند ہوں کہ ان کے نظریات مسلمانوں کے قرآن وحدیث ہی یہ بین تومیں ان سے دریافت کرنے کی اجازت جاہتا کہ:

الف: پھران کے نظریات مسلمانوں سے علیحدہ کیوں ہیں؟ ب:قرآن و صدیث کے ہوتے ہوئے انہیں قادیان میں نیانبی گھڑنے کی کیوں

ضرورت ہوگی؟

ی بین . ج: مرزا آنجهانی کی قرآن کی مثل و حی پرایمان لانے کا تھم کس قرآن و صدیث کسی میں ؟

یں لکھا ہے؟

د: بیرس قرآن و حدیث کا تھم ہے کہ محمد عربی کی پیردی نجات کے لئے کافی نہیں بلکہ تیرہویں صدی کے بعد مرزا آنجہانی کی پیروی مدار نجات ہے؟

میں بلکہ تیرہویں صدی نے بعد مرزا آجہائی کی پیروی مدار سمجات ہے؟ ، بیہ کس قرآن و حدیث میں لکھاہے کہ "ہر فخص ترقی کر سکتاہے اور برے

ہے بوا مرتبہ پاسکتا ہے حتیٰ کہ محمد رسول اللہ سے بھی بڑھ سکتا ہے۔ "

و: بین تس قر آن و حدیث میں لکھاہے کہ تیرہویں صدی کے بعد مرزا غلام احمہ قادیانی کو محمہ رسول اللہ تصور کیا جائے اور آمخضرت کی کمی بعثت کو تیرہویں صدی تک محدود سمجھا جائے ؟

ز: بیریس قرآن و حدیث میں لکھاہے کہ مرزا کے منکر کافراور جنمی ہیں؟ ح: بیریس قرآن و حدیث میں لکھاہے کہ سیج مرزا غلام احمد کے بروزی روپ سے کیا؟

ط: میر کس قر آن و حدیث میں ہے کہ مسیح کی روحانیت تین بار دنیا میں نازل

ہوگی؟

ی : بیر کس قرآن و صدیث میں لکھا ہے کہ مرزا غلام احمد اور اس کی ذریت کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا جائے گا؟

حضرت عيسليٌ كامشن

صاحبزاده طاہراحمہ صاحب لکھتے ہیں:

"احدیت کاعقیدہ یہود کے عقیدہ کے بالکل برعس سے کہ جس میچ کے ظہور کی خبرہائیبل میں دی گئی تھی وہ سے توظاہر ہو کر اور اپنامشن پورا کر کے فوت بھی ہو چکے ہیں۔"

(ربوه سے بل ابیب تک پر مخفر تبعره ص ۲۷)

ر روہ سے بہ بہ پر سر بھرہ سے ہے) صاحزادہ صاحب نے غالبًا قتم کھار کھی ہے کہ وہ جو پکھ لکھیں گے اپنے مرشد کی تحقیق کے قطعا خلاف لکھیں گے، صاحبزادہ صاحب لکھتے ہیں کہ حضرت سے اپنے مشن میں کامیاب ہوئے اس کے برعکس مرزا آنجہانی نے لکھا ہے کہ:

ا۔ "حضرت مسيح توانجيل كوناقص كى ناقص ہى چھوڑ كر آسانوں پر جا بيٹھے۔"

(براین احمدید حاشید در حایشرس ۳۹۱ ج ۴ مندرجد روحانی خوائن ص ۴۳۹ ج ۱)
۲- «گو حضرت مسیح جسمانی بیاروں کواس عمل (مسمریزم) کے ذرایعہ
سے اچھاکر تے دہے، مگر ہدایت اور توحید اور دینی استقامتوں کے کامل
طور پر دلول میں قائم کرنے کے بارے میں ان کی کاروائیوں کا نمبر ایسا کم
درجہ کارہا کہ قریب قریب ناکام کے دہے۔ "

صاحبزادہ صاحب! کیا حفرت مسے کے مشن کی کامیابی ہی ہے جس کانقشہ مرزا آنجمانی نے مندرجہ بالا اقتباسات میں کھینچاہے یعنی ان کی کتاب ناقص، تعلیم ناکام، روحانی فائدہ معدوم اور ان کی نبوت مصراور فتنہ افزا۔ اگر قادیا نیت کامسے پر بھی ایمان

ہے تو کفر کھے کہتے ہیں؟

حضرت عيسلي اور مرزا قادياني:

صاحزاده صاحب مزيد لكھتے ہيں:

"احمیت بیود کے اس الزام کو باطل قرار دیتی ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اپنے دعویٰ میں جھوٹے تھے۔ "

(ربوه سے بل ابیب تک پر مخفر تبعره ص ۲۷)

صاجزادہ طاہراحمہ صاحب کو یمال غلط فئمی ہوئی ہے یا انھوں نے جان ہو جھ کر غلط بیانی سے کام لیاہے ورنہ حضرت مسے کے بارے میں مرزا کا وہی عقیدہ ہے جو یہود کا تھا ذرا مرزا آنجمانی کی تقریحات ملاحظہ ہوں:

ا۔ '' ہائے کس کے آگے میہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسلی کی تین ِ پیش گوئیاں صاف طور پر جھوٹی تکلیں، اور آج کون زمین پر ہے جواس عقدہ کو حل کر سکے۔ ''

(اعجاز احمدی ص ۱۲ مندرجه روحانی فرائن ص ۱۲ ن بو ۱۹ میری می ۲۰ میری قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔ "

(ضمیمدانجام آتھم حاشیہ ص ۵ مندرجدروحانی خزائن ص ۲۸۹ ج ۱۱)

۳ - "اور نهایت شرم کی بات سے ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کوجو
انجیل کامغز کہلاتی ہے بیودیوں کی کتاب طالمود سے چراکر لکھا ہے اور
پھرالیا ظاہر کیا ہے کہ گویا میہ میری تعلیم ہے، لیکن جب سے میہ چوری
پکڑی گئی عیسائی بہت شرمندہ ہیں۔ "

(ضیمہ انجام آتھم ص ۶ حاشیہ مندرجہ روحانی خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰) مرزا آنجمانی کے بقول حضرت عیسیٰ علیہ السلام جھوٹے تھے، جھوٹی پیش گوئیاں کرتے تھے اور ان کی تعلیم طالمود سے سرقہ تھی۔ ٹھیک بی عقیدہ یہود کا ہے چنانچہ مرزا آنجمانی لکھتے ہیں: "ایابی یمودی بھی کہتے ہیں کہ انجیل کی عبارتیں طالمود سے لفظ بہ لفظ چرائی گئی ہیں۔ "

(نزول المسيح ص ۵۹ مندرجه روحانی نزائن ج ۱۸ ص ۳۳۷) اب صاحبزاده صاحب فرمائیس که کیاحفرت عیسلی علیه السلام کو جھوٹاقرار دینے انہ

یں قادیانی یود سے چند قدم آگے نہیں؟ اسلامی عقیدہ در زبول کے ہاتھ میں:

مرزاطابراحمه صاحب اسلامي عقيده حيات عيلي كانداق ازات بوئ كصح بين

" یہ خود آپ کا عقیدہ ہے کہ باتی تمام نبیوں کی روحیں توجم عضری ہے پرواز کر چکی ہیں صرف ایک حضرت عیسیٰ گی روح ہے جو مسلسل بلاانقطاع اسی ادی جسم سے وابسۃ چلی آری ہے اب فرمایئے کہ اس عقیدہ کانام روح میں کے تسلسل کا عقیدہ رکھنا کیسار ہے گا؟ کیا آپ کو یہ دلچیپ اصطلاح اپنے عقیدہ پر نمایت عمرگی سے چیپاں ہوتی نظر نہیں آتی؟ اس پہلو ہے جب اس اصطلاح پر ایک بار پھر نظر ڈائی جائے تو بے انقیار یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ تو بنائی ہی آپ کے عقیدہ جائے تقیدہ کے کہ یہ تو بنائی ہی آپ کے عقیدہ کے لئے گئی تھی کہ یہ عمرگی سے ٹھیک بیٹھی ہے جیسے کسی اچھے درزی نے عین ناپ کا کیڑا سیا ہو۔ (ریوہ سے تل ایب تک پر مختفر تبھرہ ص ۲۸)

ساجزادہ صاحب قادیانی در زیوں کے تعاون سے اسلامی عقائد کے لئے جیسی الٹی سیدھی اصطلاحیں چاہیں ترافیے رہیں گران کی خدمت ہیں دو گذار شیں ضرور کروں گا۔ اول یہ کہ کمی مخف کے لبی عمر پانے کواہل عقل سلسل روح سے نہیں بلکہ طول حیات سے تعبیر کیا کرتے ہیں ہے۔ ہاں رہوہ ہیں اب کوئی نیا لغت ایجاو ہوا تو و دسری بات حیات سے تعبیر کیا کرتے ہیں ۔ ہاں رہوہ میں اب کوئی نیا لغت ایجاو ہوا تو و دسری بات کہ وہ آپ آپ فرشتوں کے تو شاید اپنے واوائی طرح قائل ہی نہیں ورنہ ان کی مثال پیش کر آ کہ وہ آ دم علیہ السلام کی تخلیق سے بھی پہلے سے اب تک زندہ ہیں اور قیامت تک زندہ رہیں گے ہی حال شیطان کا بھی ہے عالبًا آپ یماں بھی تسلسل روح کی اصطلاح چسپال کر کے قرآن کریم کا ذاق اڑائیں گے اور دور کیوں جائے خود آ نجتاب بھی تو ساٹھ ستر سال سے اسی " نسلسل روح" کے عارضہ کا شکار ہیں آگر حیات عیسیٰ " آپ کے نزدیک

مفتحکہ ہے تو خود آپ کی اپنی زندگی بھی کچھ کم مضحکہ نہیں۔ دوسری گزارش میہ ہے کہ آپ جس عقیدہ کواپنے گھٹیا نداق کانشانہ بنارہ ہیں وہ صرف میراعقیدہ نہیں بلکہ آخضرت سے لے کر آج تک تمام اکابرامت کامتواتر اور اجماعی عقیدہ ہے یقین نہ آئے تواپنے والد مرزابشیرلدین صاحب کااعتراف پڑھ لیجئے وہ

لکھتے ہیں:

(حقيقة النبوة ص١٣٢)

الله تعالی کالا که لا که شکرے کہ ہماراعقیدہ وہی ہے جو مرزامحمود کے بقول رسول الله صلی الله علیه وسلم سے لیکر پچپلی صدی کے تمام مسلمانوں کا تھا اور جس پر صحابہ، تابعین، ائمہ مجتدین اور بوے بوے اولیاء وصلحاء فوت ہوئے اور تواور خود مرزا آنجمانی بھی جب تک مسلمان تھا ہی عقیدہ کا قائل تھا، چنانچہ براہین احمریہ حصہ چمارم میں قرآن کریم کی آیت ھولذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی لدین کله کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتا ہے:

" یہ آیت جسمانی اور سیاست مکی کے طور پر حضرت میے کے حق میں چش گوئی ہے اور جس غلبہ کا ملہ دین اسلام کا اس میں وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ میے کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا، اور جب حضرت میے علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائمیں گے توان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا حضرت میے پیشگوئی متذکرہ بالا کا ظاہری اور جسمانی طور پر مصداق ہے۔ " (برا ھین احمدیہ حصہ چمارم ص ۸۹۸م، ۹۹۹ عاشیہ در حاشیہ مندرجہ روحانی خوائن ص ای کتاب میں آیک جگہ اپنا الهام درج کر کے اس کی تشریح اس طرح کر تاہے:
"یہ آیت اس مقام میں حضرت سے کے جلائی طور پر ظاہر ہونے کا اشارہ
ہیں ہے۔ یہ میں حضرت سے کے جلائی طور پر ظاہر ہونے کا اشارہ
ہیں ہے۔ "
مسیح علیہ السلام نمایت جلالت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے۔ "
(براھین احمیہ حصہ چہام حاشیہ در حاشیہ ص ۵۰۵ مندر جہ روحانی خزائن ص ۱۰۲ج ۱)
گر جب مرزا آنجمانی نے حلقتا اسلام سے نکل کر اپنی پروزی نبوت کی پڑی جمائی تو خود سے بن بی ہروزی نبوت کی پڑی جمائی تو خود سے بن بی بی بی المالمات کو کہیں بیشتہ ڈال کر موت مسیح کا عقیدہ ایجاد کرلیا۔ فضل و اضل۔

انتهائي گسّاخانه اعتراضات:

صاحزاره مرزاطامراحد صاحب لكصة بين:

"أسيح موعود كے نزول كى پیش كوئى تو خود سيد ولد آوم حضرت محمد مصطفیٰ صلى الله عليه وسلم نے فرمائى تھى جس كا بمثرت احادیث صحیحه علی ذکر ملتا ہے اس لئے کسی مسلمان كی طرف سے اس عقیمه كا كول اعتراض تھرا یا جانا أیک انتهائی گمتا خاند امر ہے اور الیہ مختل دو بی امكانات بیں یا تو وہ احادیث نبویہ كا سرے سے متعلق دو بی امكانات بیں یا تو وہ احادیث نبویہ كا سرے سے متمور منکر ہے اور اہل قرآن كے فرقہ سے تعلق ركھتا ہے جس كے مشہور مربراہ آج كل غلام احمد صاحب پرویز بیں، یا چروہ حدیثوں كو توجع تسليم سربراہ آج كل غلام احمد صاحب پرویز بیں، یا چروہ حدیثوں كو توجع تسليم كرتا ہے ليكن نعوذ بالله حضور اكرم صلى الله عليه وسلم پر اعتراض كی جمارت كر كے اپنی عاقبت خراب كر رہا ہے۔ "

(ریوہ سے آل ابیب تک پر مخفر تبعرہ ص ٢٩)

صاجزادہ صاحب! مرزا آنجمانی کو آپ کس فرقہ میں شار کرتے ہیں۔ جس نے آخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نزول سے متعلق پیش کوئی پر انتنائی گمتاخانہ اعتراضات کرکے اپنی اور اپنے مریدوں کی عاقبت فراب کی ؟ آپ غلام احمد پرویز کو منکر احادیث محمراتے ہیں، حالانکہ اس کے ہم نام غلام احمد قادیانی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

ا مادیث پر بو سوقیاند اعتراضات کے اس کی مثال غلام احمد پرویز کواکس کر سے کر دہر ہے۔
کے بہاں بھی مشکل سے طے گی، مرزا آنجمانی نے آخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ا تکذیب جس جس انداز سے کی اس کی تفصیل کے لئے طعیم وفتر بھی ناکانی ہے، یمال. صاحبزادہ صاحب کی عبرت کے لئے چھ اشاروں پر اکتفاکروں گا۔

بهلی صورت:

تکذیب کی ایک صورت رہے کہ انخفرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس بات کا اثبات کیا ہواس کی نفی کی جائے، مثل ارشاد نبوی ہے:

ان عیسی لم بست، وانه، راجع الیکم (درمنتوری ۳۹ س) ترجمد.... یقین رکھو کہ عیلی علیہ السلام مرے نہیں اور وہ تہاری

طرف لوث کر آئیں گے۔

اب مرزا آنجمانی کی محستانی دیکھتے کہ وہ حلفان ارشاد کی نفی کرتے ہوئے

لکھتاہے:

ع "ابن سريم مركياح تى كى التم" (ازاله اوهام م ١٢٠٢ مندوجه روحانى خوائن ج ٣ ص ٥١٣)

دوسری صورت:

تکذیب کی ایک صورت بیہ ہے کہ ارشاد نبوی کو نعوذ باللہ تفحیک و تسخر کا نشانہ بنایا جائے، اس کی چند مثالیس ملاحظہ ہوں۔

(الف) احادیث متواترہ میں ارشاد ہے حضرت عیسیٰ بن مربیم تم میں نازل ہوں گے، اس

پر مرزا آنجهانی لکھتاہے:

" یہ بات باقعلی غیر معقول ہے کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسانی آنے والا ہے کہ جب اوگ نماز کے لئے مساجد کی طرف در ٹیس کے قومہ کلیسیا کی طرف بھائے گا۔ ادر جب لوگ قرآن شریف پڑا میں کے قومہ انجیل کھول بیٹے گا، اور جب لوگ عمادت کے شریف پڑا میں کے قومہ انجیل کھول بیٹے گا، اور جب لوگ عمادت کے

وتت بیت الله کی طرف منه کریں کے تودہ بیت المقدس کی طرف متوجہ ہوگا، اور شراب ہے گا، اور اسلام کے طلال وحرام کی کچھ پروانسیں رکھے گا۔ "

(حقيقة الوحي من هلهمندر جدروطاني خرائن ج ٢٢ ص ٣١)

یہ عبارت اگر ایک طرف آخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمود پیش گوئی سے فیبیٹ ترین نداق ہو و مری طرف کذب وافترااور کفروضلال کا کھلامظاہرہ ہے، مرزا آنجمانی نے اس عبارت میں حضرت عیلی علیہ السلام پر شراب پینے سور کھانے اور علال و حرام کی پرواہ ند کھنے کی بستان تراشی کی ہے جو اس کی اپنی سیرت کا آئینہ ہے۔ مطال و حرام کی پرواہ ند کھنے کی بستان تراشی کی ہے جو اس کی اپنی سیرت کا آئینہ ہے۔ (ب) آخضرت معلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ حضرت عیلی علیہ السلام آسان سے اتریں کے (کتاب اللہ عاء والصفات للہ مقدس کولال مرزااس ارشاد مقدس کولال مرتا باتا ہے:

" صرف ضعف اور متاتف اور در کیک روایتوں سے کام نہیں چل سکنا،
سویہ امید مت رکھ کہ تج بچ اور در حقیقت تمام دنیا کو حضرت سے ابن
مریم آسان سے فرشتوں کے ساتھ انرتے ہوئے دکھائی ویں گے، اگر
اسی شرط سے اس بیٹیگوئی پر ایمان لانا ہے تو پھر حقیقت معلوم، وہ انر
نیکے، تم ایمان لا تھے، ایمانہ ہو کہ کسی غبارہ (بیلون) پر چڑھنے والے
اور پھر تمہارے سامنے انرنے والے کے وحوکہ بیس آ جاؤ سو ہوشیار
رہنا، آئندہ اس اپنے جے ہوئے خیال کی وجہ سے کسی ایسے انرنے
والے کو ابن مریم نہ سجھ بیٹھنا۔ "

(ازالہ او حام ص ۲۸۳ مندرجہ روحانی خوائن ج سم ۲۳۳) حدیث نبوی ہے ایساسو قیلنہ نماق کوئی بدتر سے بدتر وہر یہ بھی کر سکتاہے؟ (ج) ارشاد نبوی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بعداز نزول صلیب کو توڑ ڈالیس گے، اور خزر کو قتل کریں گے مرزا آنجمانی اس کا یوں نماق اڑا تاہے: "اب جائے تعجب ہے کہ صلیب کو توڑنے ہے اس کا کون سافا کدہ

"اب جائے تعجب ہے کہ صلیب کو توڑنے سے اس کا کون سافا کدہ ہے؟اور اگر اس نے مثلاً دس، ہیں لا کھ صلیب توزیعی دی توکیاعیسائی

لوگ جن کو صلیب پرسی کی دھن گلی ہوئی ہے اور صلیبیں بنوانہیں کے اور دو مرافقرہ جو کہا گیا ہے کہ خزروں کو قبل کرے گایہ ہی اگر حقیقت پر محمول ہے تو بجیب فقرہ ہے کیا حفرت سے کا ذہین پر از نے کے بعد سب سے عمدہ کام بی ہو گا کہ وہ خزروں کا شکار کھیلتے پھریں گے اور بعد سب سے ساتھ ہوں گے، اگر بی بچ ہے تو پھر سکموں اور پہلاوں اور سانسیوں اور گنڈیلوں وغیرہ کوجو خزر سے شکار کو دوست رکھتے ہیں فوشخری کی جگہ ہے کہ ان کی خوب بن آئے گی پھر ہیں ہے بھی کہنا موں کہ اول قشکار کھیاتا کی کاربیکاراں ہے اور اگر حضرت سے کو شکاری کی طرف رغبت ہوگی اور دن رات بی کام پہند آئے گاتو پھر کیا ہے پاک کی طرف رغبت ہوگی اور دن رات بی کام پہند آئے گاتو پھر کیا ہے پاک جانور جے برن اور گور خراور خرگوش دنیا ہی کیا گھی کم ہیں آائیک نا پاک جانور کے خون سے باتھ آلودہ کریں "

(ازاله ادهام ص ۲۱ مندرجه روحانی نزائن ج۳ ص ۱۲۳، ۱۲۳)

ایک اور جگدان ارشادات نبوید کی تفحیک کرتے ہوئے لکھاہے:

"کیاان ا حادیث پر اجماع ثابت ہو سکتا ہے کہ میح آگر جنگلوں ہیں خزر دل کا شکار کھیلاً پھرے گا، اور دجال خانہ کعبہ کا طواف کرے گااور ابن مریم بیلرول کی طرح دو آ دمیوں کے کاندھے پر ہاتھ دھرکے فرض طواف کعبہ بجالائے گا، کیا معلوم نہیں کہ جو لوگ ان حدیثول کی شرح کرنے دالے گزرے ہیں وہ کیے بے ٹھکانہ اپنی اپنی تھیں ہانک رہے سرے دالے گزرے ہیں وہ کیے بے ٹھکانہ اپنی اپنی تھیں ہانک رہے ہیں۔ "

(ازاله اوهام صفحه ۳۲۷ مندر چه روحانی خرائن ج ۳ م ۳۲۷) فرمایئے! احادیث صحیحه پر 'دگشتاخانه اعتراضات "کرکے اپنانامه عمل کون سیاه کر رہاہے؟ اور " سمرے سے منکر حدیث " ہونے میں اولیت کا شرف کس کو حاصل ہے؟ مرزا غلام احمد قادیانی کو یا غلام احمد پرویز کو؟

تيسري صورت

تكذيب كى ايك صورت بيب كه آمخضرت صلى الله عليه وسلم كارشاد كومحض

عقلی ڈھکوسلوں سے مسترد کر دیاجائے۔ مثلاقر آن کریم میں ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے علیٰ علیہ السلام کو اپنی طرف (آسان پر) اٹھا لیا، جس کے معنی با جماع امت رفع جسمانی کے ہیں۔ خود مرزا آنجمانی کو بھی اس کا اعتراف ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے:
جسمانی کے ہیں۔ خود مرزا آنجمانی کو بھی اس کا اعتراف ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے:
"ہم بھی کہتے ہیں کہ مسج بھی مع جسم آسان پر اٹھا ما گیا۔"

" بہم بھی کہتے ہیں کہ مسے بھی مع جہم آسان پر افھا یا گیا۔ " (برابین پنجم ضمیر مل ۱۱۴ مندرجہ روحانی فرائن ج ۲۱ ص ۳۹۰)

اس کے باوجود قرآنی خرر رو مساخانہ اعتراض "کرتے ہوئے لکھتاہے:
"پھرسے کے بارے میں یہ بھی سوچنا چاہئے کہ کیا طبعی اور فلفی لوگ
اس خیال پر نہیں ہنسی کے کہ جب کہ تمیں یا چالیس ہزار فٹ تک زمین
سے اوپر کی طرف جانا موت کا موجب ہے تو حضرت سے اس جم عضری
کے ساتھ تا سان تک کیوکر پہنچ گئے اور کیا یہ مخالفوں کے لئے بہننے کی
جگہ نہیں ہوگی۔ "

(ازالہ اوھام ص۱۳۷، ۱۳۷ مندرجہ رومانی خزائن ج ۳ ص ۱۱۳، ۱۷۵) اس ترقی یافتہ دور میں جبکہ دنیا مربخ پر کمندیں ڈال رہی ہے۔ جس شخص کی فکری پرواز تئیں چالیس ہزار فٹ کی بلندی کے تصور سے قاصر ہواس کی عقل د دانش کاماتم دنیا کو ضرور کرنا چاہئے۔ جبکہ وہ نبوت کبریٰ کے ارشادات کائتسٹر بھی اڑا تا ہو۔

چوتھی صورت :

تكذيب نبوى كى أيك صورت يه ب كه آدى قرآن و حديث كے نصوص ميں الي ركيك اور دوراز كار آويليس كرے جو منشائے يتكلم كے قطعاً خلاف ہوں اور جن كى طرف بھول كر بھى كسى كا ذہن نہ جا آ ہو۔ حجة الاسلام امام غزالي كلصة بيس:

وكلّ ما لم يحتمل التأويل فى نفسه وتواتر نقله ولم يتصور أن يقوم برهانٌ على خلافه فمخالفته تكذيب محض ... ولا بدّ من التنبيه على قاعدة أخرى، وهى أن الخالف قد يخالف نصًّا متواترًا ويزعم أنه مؤول ولكن ذكر تأويله لا انقداح له أصلاً فى اللسان،

لاعلى بعد، ولا على قرب، فنالك كفر، وصاحبه مكذَّب، وإن كان يزعم أنه مؤول..

(فيصل التفرقة في الإسلام والزندقة (ص١٩٦ ، ١٩٨ ، ١٩٨ طبع

ترجمه المرابي نص جس من ماويل كي مخبائش نه مواوروه نقل متواتر سے ایت ہو، اور اس کے خلاف کوئی قطعی بربان قائم نہ ہواس کی الف كرنا كذيب محض بيسيمان ايك اور قاعده يربعي تنبيد كرنا ضروري جااوروه يدكدليك فخص كميي نص حواتري مخالفت كراب، عديد عم خدوي محتاب كروه ماويل كريباب، مر ماويل الي كراب جس كالنبان اور عادره كالقنيار يدوروزديك كوليد نشان نسيس على اليي ماويل صريح كفر إلى العن خدا ورسول كالمذب خادمه الى تحقادي كردو كلتي تنسل بلك ماويل كردياج

(قيمل التقوقد عن الاسلام والزندقة عن ١٩٨/١٩٤/ ١٩٨ طبع مصر) مرزا آجيماني تي قرآن وسنت كے تصوص ميں الى ليحرامد لا يعني ما وطيس كي ين

بنميس زبان اور محاورے سے دور و نزديك كاكوئي تعلق تبيں اور جن كے سامنے مرشت صدیوں کے بر دین زنادقے کی تاویلیں مائد بر جاتی جیں۔ یمال قادیان کے اس تاویاتی کور کے دھندے کی صرف وو مثالیں پیش کر آ ہول:

الف عيسي من مريم كي تاويل:

احاديث صحيحه مواته ين، ادشاد عيكومة من عیسیٰ بن مریم حاکم عاول کی حیثیت سے نازل ہول کے۔ "

انسانی تاریخ "عیلی بن مریم" کے نام سے صرف ایک بی شخصیت کو جاتی ے یعن معرت روح الله المسیع بن مریم علیه السلام ، جو الخضرت صلی الله علیه وسلم سے قبل مبعوث موے من کے آسان پر اٹھائے جانے کی خبر قرآن حکیم نے دی ہے اور جن کی ووبارہ تشریف آوری کو قرآن کریم في من كانتلان المراب وانه لعلم للساعة فلا تترن بها (الرفض) ال الله امت مي كقام الكارف أنى معيلى بن مريم منكا وواده نازل مونامرا ولها اور فود المخضرت صلى الله عليدو علم في بهت سى احاديث طيب يبن ايني مراد والمنع قرباوي كرجس "ميلى بن مريم" كازل مونى پيتكوكى جارى سے اس سے مرادوى "ميلى ين مريم" بين جو آپ ي قبل معود موت تن اليكن مرزا أأخيماني فاس جوار يشكوكي میں تحریف کرتے ہوئے دووی کیا کہ علیٰ بن مریم سے غلام احد مراد ہے، اور اس کے لئے بیہ ماویل ایجاد کی کہ:

> "وويرس تك منفت مريمت ش ش في يورش يائي، اوريده من نشوونما بإناريا، عجرجب اس بيدويرس كرر محق قي بريم كي طرح عینی کی روح جمع سائع کی اور استعاره کے رنگ می مجمع طالم فحمرایا الله احركی مينے كے بعد جو دي مينے سے زيادہ فيس مجمع مريم ے عیسیٰ بنایا کمیا، پس اس طور سے میں این مریم محمرا۔ "

(كشتى نوح ص ١٩٩م، ٢٠٥ مندرجه روطاني خرائن ج ١٩ من ٥٠)

صاجزادہ صاحب! کیاعینی بن مریم بنے کی یہ قادیانی تاویل، امام غرالی کے ارشاد فرموده كاعدے كے مطابق مطحكم خير كنديب نيس؟ كياقر آن و عديث، المحكم متواتر، زبان ومحاورہ اور تاریخ انسانی سب کو جھٹلا کر ایک شخص کے اس مراتی دعویٰ کو خداو رسول کاخشاقرار دے ویا جائے؟ کداب میں (واڑھی مونچھ کے باوجود) مریم بن کیا ہوں، اب مریمی صفت میں نشور نما پار م مول ۔ اب مجھے بردہ مو گیا ہے، اب مجھ میں عیسیٰ کی روس تفتی کر دی گئے ہے، اب میں امید سے ہوں۔ اب مجھے در دزہ ہورہا ہے، لیج اب میں نے عیلی جن دیا ہے۔ لنذااب میں "عیلی بن مریم" بن عمالوں ، پس قرآن و حدیث کے وہ تمام نصوص جوعیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ہیں، اب میرے بارے میں تصور کئے جائیں۔ کیونکہ:

> "دعیسی میح" بنایا جاول گابلکه می بھی تمهاری طرح بشریت کے محدود علمی وجدے می عقیدہ رکھتاتھا کہ عینی بن مریم آسان سے نازل ہوگا اور باوجوداس بات کے کہ خدا تعالی نے براہین احمیہ حصص سابقہ میں

"اس زماند میں مجھے اس آیت پراطلاع بھی ند تھی کہ میں اس طرح

میرانام عینی رکھا، اور جو قرآن شریف کی آیتیں پیش کوئی کے طور پر حضرت عینی کی طرف منسوب تھیں، وہ سب آیتیں میری طرف منسوب تھیں، وہ سب آیتیں میری طرف منسوب کر دیں، اور بہ بھی فرمایا کہ تمہارے آنے کی خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے، گریں پھر بھی متنبہ نہ ہوا اور براہین احمید حصص سابقہ میں میں نے وہی غلط عقیدہ اپنی رائے کے طور پر لکھ دیااور شاکع کر دیا کہ حضرت عینی علیہ السلام آسان سے نازل ہول گے، اور شاکع کر دیا کہ حضرت عینی علیہ السلام آسان سے نازل ہول گے، اور میری آنکھیں اس وقت تک بالکل بندر ہیں جب تک خدانے بار بار کھول کر جھے کو نہ سمجھایا کہ عینی بن مریم اسرائیلی تو فوت ہوچکا ہے اور وہ واپس شیں آتے گا، اس زمانہ اور اس امت کے لئے تو بی عینی بن مریم ہے۔ "

(برابین به پنجم ص ۸۵ مندرجه روحانی خرائن ج ۲۱ ص ۱۱۱)

لینی خدا، رسول محاب، آبعین، مجتدین، مجدوین، اولیام اقطاب ان سب کاعلم تو "بشریت کامحدود علم" ہے۔ فیق البشراور لامحدود علم صرف مرزا آنجهانی کے حصد میں آیا۔ ع "جو بات کی، خداکی معم لاجواب کی۔ "

صاحزادہ صاحب اس ماویل کو بھی معرفت سجھتے ہوں گے، مگر دمائی امراض کے ماہرین سے پوچھتے کہ اس کا صحیح نام کیا ہے۔

ب- دو زرد جادرول کی تاویل:

آخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسی علیہ السلام کے آسان سے نازل ہونے کی تمام جزئیات بھی بیان فرمادیں آکہ کمی قتم کے فک وشبہ کی مخبائش نہ رہے، اور کمی بددین کو اس پیشگوئی میں تحریف کا راستہ نہ مل سکے۔ منجمله ویگر بے شار امور کے آپ نے امت کو یہ بھی بتایا کہ جبوہ نازل ہوں گے تو گرے زردرنگ کی دو چادریں ان کے زیب بدن ہوں گی، یہ لفظ ایمانیس جس کے لئے کمی لغات کی مدلینا پڑے، ناوان بچ مجی اس کے مغموم سے واقف ہیں، گر مرزا آنجمانی نے اس کی جو مفکمہ خیز آویل کی وہ یہ ہے:

" دیکھومیری بیاری کی نسبت بھی آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کوئی کی تھی جو اس طرح وقوع میں آئی۔ آپ نے فرمایا تھا کہ میح آسان پرسے جب اترے گاتو دوزرہ چادریں اس نے بنی ہوئی ہوں گی، تواسی طرح مجھ کو دو بیاریاں ہیں۔ ایک اوپر کے دھرکی اور ایک نیجے کے دھڑکی، لیعنی مراق اور کثرت بول۔ "

(ملفوظات احمربه ص۵۳۸ج۸)

بنائيح كيا آمخضرت صلى الله عليه وسلم كي بهي مراد تقي كه عيسي عليه السلام آسان سے نازل ہوتے وقت مراق اور کثرت بول کے مریض ہوں گے؟ کیاچودہ سوسال کی امت اسلامیہ نے آپ صلی الله علیہ وسلم کے ارشاد کا یمی مطلب سمجھاتھا؟ کیا زبان و محاورہ میں اس مراقی تاویل کا کہیں دور دور بھی پند ملتاہے؟ کیاب تاویل امام غرالی کے

الفاظ میں کفرخالص اور تکذیب محض نہیں؟

مرزا آنجمانی کی تاویلات باطلد کی یمال دو مثالیں پیش کی می ہیں، ورند نزول عیسی سے متعلق انخضرت صلی الله علیه وسلم کی پیش گوئی کو جھٹلانے کے لئے مرزا آنجہانی نے جو سکروں تاویلیں کی ہیں وہ سب اس مراق اور کثرت بول کا کر شمہ ہیں۔

يانچوس صورت:

اور جب تفحیک واستهزاء کے بیہ تمام حرب اور تاویل و تحریف کے بیہ سارے حلے بہانے نزول عیسی علیہ السلام کی پیش گوئی پر خاک ڈالنے میں ناکام ثابت ہوئے تومرزا آنجهانی نے اپنی ترکش کفروضلال کا آخری تیرجھی پھینک دیااور براہ راست مسهبط وحی صلی اللہ علیہ وسلم کے علم و فہم پریہ کہ کر حملہ کر دیا کہ:

«أكر المخضرت صلى الله عليه وملم يرابن مريم اور وجال كي حقيقت كالمه منكشف نه مونى مو اورنه ياجوج ماجوج كي عميق ية تك وحي اللي الطلاع دى جو، اور ند دابته الارض كى ماهيت كما بنى بى ظاہر فرمائي حمى

.... نو کچھ تعجب کی بات نہیں۔ " . (ازاله اوهام ص ٦٩١ مندرجه روحاني خرائن ج ٣ ص ٣٤٣)

"ایے فض کے متعلق دو بی امکانات ہیں، یا تو وہ عرب سے احادث نبویہ کا منکر ہے ادر اہل قرآن کے فرقہ سے تعلق رکھتاہے۔ جس کے مشہور مریراہ آج کل غلام احمد پرویز صاحب ہیں، یا چروہ ان صد قل کو آجہ حتمہ کر آہے، لیکن نعوذ باللہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کی جمادت کر کے اپنی عاقبت خراب کر رہا ہے۔ " اعتراض کی جمادت کر کے اپنی عاقبت خراب کر رہا ہے۔ " (ریوہ سے تل ایب تک پر مختر تجموہ ص ۲۹)

اس بحث کوختم کرتے ہوئے میں شخ می الدین ابن عربی کا ایک اقتباس پیش کر تا ہوں، شاید صاحب یا ان کی بھا عت کے کمی اور بندہ خدا کے لئے عبرت و موعظت کا ذریعہ بنے، شخ (قدس سرہ) شقی و سعید اور مومن و کافر کے درمیان فرق بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ثم لتعلم أن الخلق بين شقى وسعيد، فإذا وردت الأحبار الإلهية على السنة الروحانيين ونقلتها إلى الرسل ونقلتها الرسل عليهم السلام إلينا، فمن آمن بها وترك فكره خلف ظهره وقبلها بصفة القبول التى في عقله وصداق الخبر فيما أتاه به فذلك المعبر عنه بالسعيد - ومن لم يؤمن بها وجعل فكره الفاسد إمامه، واقتناى به

ورد الأخبار بالنبوية إمّا بتكذيب الأصل، وإمّا بالتأويل الفاسد فالك المعبر عنه بالشقى، اه ملخصا. (فتوحات مكية باب ٢٨٩ ص٦٤٨)

اور جو شخص اُن خبروں پریفین نہ لایااوراس نے اپنی فکر فاسد کو اپناامام بنا کر اس کی اقتداکی اور اخبار نبویہ کور دکر دیا، بایں طور کہ یا تو سرے سے تکذیب کر دی یا ان میں کوئی آویل فاسد کر ڈالی پس ایسا شخص تووہ سے جس کوشقی کما جاتا ہے۔ "

(فتوحات مكيد باب ٢٨٩ص ١٢٨)

شیخی اس عبارت سے معلوم ہوا کہ جو خربار گاہ نبوت سے حاصل ہو، اس کورو کرنے کی ووصور تیں ہیں ایک سے اس کی سچائی کاا نکار کر دیا جائے اور اسے غلط ٹھمرایا جائے اور بیہ وونوں صور تیں کفروشقاوت کے زمرے میں آتی ہیں۔ دوسری سے کہ اس میں کوئی غلط تاویل کر کے اس کامفہوم مستح کر دیا جائے اور ایمان وسعاوت سے ہے کہ اپنی فہم و فکر بالائے طاق رکھ کر بے چون و چرا ان کی تقیدیت کی جائے۔

كونساميح ؟

اس بحث کے آخر میں صاحبزادہ طاہراحمد صاحب لکھتے ہیں:

220 "مولاناصاحب سے ایک بار پرمؤدبانہ گذارش ہے کہ می موجود کے

ظہور کے مقیدہ پر تو "اہل قرآن" کے سوا احمدیوں کی طرح تمام مسلمان فرقے ایمان رکھتے ہیں۔ ان کے درمیان صرف فرق سے ہے احرى توان پيشكوئيون كامعداق امت محريدين بدا بوف والے ايك مصلح كوقرار وسية بين اور يحص بعض مماثلتون كى بناء يرالله تعالى ك طرف ے سے کافت عطاکیا کیا ہے اور فیراحمی ای برانے سے کا آم ك التقريل جو آج تك مسلسل أسان يرزنده بيشا بوا بي مح يى

الله كى آمرير توبسرمال وونول كوانقال ب- " (ربوه سے تل ابيب تيك ير مخفر تبعره ص ٢٩ - ٣٠)

صاجرزادہ صاحب کے اس ارشاد کا خلاصہ یہ ہے کہ معرت میسیٰ بن مریم کے آئے کی پیش کوئی تومسلمانوں اور قادیانیوں کوہالانفاق مسلم ہے۔ نزاع اس بات میں ہے ك آن والاست يح ي عيلى بن مريم (عليد السلام) بي، يامرزا غلام احد قاديانى؟ مسلمانوں کاعقیدہ ہے کہ یہ پیش کوئی کے چی عیسی طیہ السلام کے دوبارہ تشریف لانے کے بارے میں ہے جبکہ قادیانی اس کومرزا انجمانی کے حق میں استے ہیں۔ کویاسلم، قادیانی زاع سے بن مربم کے آنے میں نہیں۔ بلکہ مخصیت سیجی تعین میں ہے کہ سیج سے کونسا

ہے۔ فیصلہ کی صورت میں ہے کہ احادیث نبویہ میں اس آنے والے سیح کی جوعلامات ذکر فرمائی منی ہیں انہیں مرزا منجمانی کے سرایاسے طاکر دیکھ لیاجائے۔ اگروہ بہ تمام و کمال انجمانی میں ایک ایک کر کے بائی جائیں تو کوئی شک نہیں کہ قادیانی مرزا کو سے مانے میں برحق بیں، اور اس صورت میں تمام مسلمانوں کولازم ہوگا کہ انجمانی کوسی مان لیس۔ اور ا مرزا آنجهانی پروه علامات صادق نهیس آتیس تو قاد مانی عقیده غلط ب اور ان کولازم

میح مراد ہے۔ اصلی؟ یا جعلی؟۔ صاجزاده صاحب کی اس تنقیح کے بعد اس نزاع کا فیصلہ بست آسان ہو جاتا ہے کہ مسلمانوں کی طرح مرزا کواس کے دعویٰ مسجیت میں جھوٹایفین کریں۔ دیکھتے کیسا عمده اصول ہے جو صاحب اده صاحب لے بیان فرمایا۔ اب اگر صاحبزادہ طاہراحم صاحب خوداین جویز کرده فیصله کوجوب صدمنصفانه ب سلیم کرنے پر آباده مول توسم الله آ مے برحیس اور احادیث نویے کی ایک ایک علامت اسے دادایر منطبق کر کے قادیانی ،

مسلم نزاع کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیں۔

علائے امت نے اسی احادیث کوجن کا مسیح کی پیشگوئی سے تعلق ہے، یجا کر دیا ہے، عربی میں امام العصر مولانا محمد انور شاہ کشمیری کی کتاب "الضریح بما تواتر فی نزول السب "اس سلسلہ کی سب سے جامع کتاب ہے، اس کاار دو ترجمہ بھی "نزول سیح اور علامات قیامت " کے نام سے شائع ہو چکا ہے ان احادیث میں آنے والے مسیح کی جو علامات مذکور ہیں ان کی فرست بھی ار دو ترجمہ کے ساتھ شامل کر دی گئی ہے ۔ صاحبزادہ صاحب ایک ایک حدیث کی آیک ایک علامت مرزا آنجمانی پر چہاں کر کے خود بی انصاف کریں کہ مرزا قادیانی مسیح صادق تھا یا مسیح کذاب؟ اصلی مسیح تھا یا جعلی ؟

اگرید کام محت اور فرصت چاہتا ہو تو چکئے سردست صرف تین احادیث پر فیصلہ کر لیجئے۔ اول محکوۃ کی حدیث، جس کو مرزا آنجمانی نے ضیمہ انجام آتھم ص ۵۳ میں بطور سند پیش کیاہے، اس میں مسیح کی آٹھ علامتیں نہ کور ہیں۔ دوسری منداحرص ۲۰۸ ج ۱۶ اور ابو داؤد ص ۳۳۸ ج ۲ کی حدیث جس کاحوالہ مرزابشرلدین صاحب نے حقیقة النبوۃ میں ۱۹۳ میں اور جناب محمد علی صاحب ایم، اے نے النبوۃ فی الاسلام ص ۹۳ میں ویا ہے اس میں آنے والے مسیح کی میں علامات نہ کور ہیں۔

تیسری صحیح مسلم ص ۲۰۰۰ ج ۲ کی حدیث جس میں آنے والے مسے کو چار بار نبی
الله کما گیاہے مرزا آنجمانی اور ان کے حواریوں نے اس کابت می جگہ حوالہ دیاہے اور وہ
لاہوریوں کے مقابلہ میں آنجمانی کی نبوت پر بمی حدیث پیش کیا کرتے ہیں اس حدیث میں
آنے والے مسے اور اس کے زمانے کی قریباً اس علامتیں ذکر کی گئی ہیں ۔ مرزا طاہر احمد
صاحب صرف ان تین احادیث صحیحہ کو مرزا آنجمانی پر چہاں کر و کھائیں تواہی وین
و فر ہب پر بروا احسان فرائیں مے مگر میں پیش گوئی کرتا ہوں کہ پوری قاویانی امت مل کر

قاریانیت ـ صیهونیت کی زیلی شاخ:

مرزا آنجمانی کادعویٰ تویہ ہے کہ وہ سیمیں اور ان میں سیمی روحانیت کا حلول ہوا ہے لیکن ہم جب اس گتاخانہ رویہ پر نظر کرتے ہیں جو مرزا نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں افتیار کیاتوذ ہن بے ساختہ اس طرف جاتا ہے کہ ہونہ ہواس مخص میں کسی کئے جلے پونوس کی روح کار فرما ہے اور اس کی نومیتی تحریک کامقصد اہل اسلام میں یہودی نظریات کی ترویج ہے اسی اعتقادی ہمرنگی کا کرشمہ ہے کہ وہ اسرائیلی کملانے میں فخر محسوس کرتا ہے اسی مضمون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے راقم الحروف نے لکھا تھا: "قادیانی تحریک کے بانی (مرزا آنجمانی) کا بید دعویٰ کہ وہ نسلاً اسرائیل ہے (ایک غلطی کا ازالہ) در حقیقت اس امر کابر ملااظمار ہے کہ قادیا نیت، صیہونیت تی کی

ر بیک رہا ہے۔ " ایک دیلی شاخ ہے۔ "

یبودیت سے مرزا آنجمانی کے نسبی رشتہ کاصاحزادہ مرزاطاہراحمد بھی الکا نمیں کر سکے گر ان کا کہنا ہے کہ نسلا اسرائیلی ہونے سے عقیدۃ یبودی ہونا لازم نہیں آیا صاحزادہ صاحب کابیاصول غلط نمیں ہے گر جس محض کے عقائد خالص یبودیانہ ہوں، ادر اس پر دہ اپنانسبی رشتہ بھی یبود سے پیوستہ کرے اس کے یبودی ہونے اور اس کی اٹھائی ہوئی تخریک کے یبودیت کی شاخ ہونے میں کیا شبہ رہ جاتا ہے۔

يبودي لطيفه:

مرزا آنجمانی نے جس منطق سے اپنانسبی رشتہ یبود سے جوڑا ہے وہ بھی بجائے خود ایک لطیفہ ہے۔ تفصیل اس کی ہے ہے مجمع طبرانی اور متدرک حاکم کے حوالے سے کنز العمال (مناقب) میں آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیہ ارشاد نقل کیا ہے: "سلمان منا اهل البیت" بعنی سلمان فاری کا شار ہمارے الل بیت سے مسلمان فاری کا خواش قبیلہ نہیں تھا، ان کی دل جوئی کے لئے آنخضرت میں دورت سلمان فاری کا خواش قبیلہ نہیں تھا، ان کی دل جوئی کے لئے آخضرت کے ازراہ شفقت انہیں اپنے کھرانے کا ایک فرو بنالیا، بیہ تھا حدیث کا مفہوم ، مگر اپنے آزراہ شفقت انہیں اپنے کھرانے کا ایک فرو بنالیا، بیہ تھا حدیث کا مفہوم ، مگر اپنے آپ کو "امرائیلی" بنانے کے لئے مرزا آنجمانی نے اس حدیث پرجو ہوائی قلعہ تغیر کیا وہ سے ۔:

"به بات میرے اجداد کی تاریخ سے طبت ہے کہ آیک دادی ہماری شریف خانیان سادات ادر بنی فاطمہ میں سے تھی، اس کی تعدیق المخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کی اور خواب میں جھے فرایا کہ:
"سلمان منااحل البیت علی مشرب الحن" میرانام سلمان رکھا۔ لینی

دوسلم اور سلم عربی بین ملح کو کتے بین این مقد (افروس کد مرزا
انجمانی کے مقدر کھوٹے نظے، اس کے باتھ پر نشا ندرونی صلح ہوئی نہ
بیرونی ہوگی ۔ ایک اعدونی کہ جواندونی بخش اور شحنا کو دور
میرے باتھ پر ہوگی ۔ ایک اعدونی کہ جواندونی بخش اور شحنا کو دور
کرے گی، دو سری بیرونی کہ جو بیرونی عداوت کے دوور کو پامال کر کے
اور اسلام کی عظمت دکھا کر غیر خاجب والوں کو اسلام کی طرف جمکا
دے گی۔ معلوم ہونا ہے کہ صدیث بین جو سلمان آیا ہے اس سے بھی
میں مواد ہوں درنداس سلمان پر دوسلی پیش گوئی صادت نمیں آتی اور
میں معام موت کے جو کنز العمال میں درج ہے، بنی فارس بھی
اسرائیل اور الل بیت میں سے بین۔
اس مدیث ہے، بنی فارس بھی

«مجوعه اشتهادات ماشيه ص ٢٣٧، ٣٣٨ ج ٣ طبع ريوه)

کنزالعمال کی جس صدیث کا آنجمانی نے حوالہ دیاہے وہ وہی ہے جو اور نقل کر چکا ہوں، اب ویکھنے کہ آنجمانی نے اپنا یمودی النسسل ہونا ثابت کرنے کے لئے کیا کیا کرتب د کھائے۔

الغ : مدیث نبوی کی معرت سلمان فاری سے نفی کر کے اسے اپنے حق میں ممرایا۔

ری به معدیث میں "سلمان " ایک خاص فخص کانام تھا، مگر آنجمانی نے اس کو وصف بناکر دو وصلح " بنالیا۔

ج: جراب ني فارس من سے بوسے كالمام كرا۔

د: پھر بنو فارس کارشتہ "اسرائیل" سے البت کرنے کے لئے صدیث کامن محررت حوالہ جزویا۔

اتی فرضی داستانیں تراشنے کے بعد آنجمانی کے اسرائیلی رشتہ کاسراغ مل سکا۔ "دیوانہ بکار خواش ہوشیار" ____ مرزا آنجمانی پر جمیں تعجب نہیں۔ جیرت ان دانشمندوں کے علم وقعم پر ہے جوان خود تراشیعہ مفروضوں پرائیان کی بازی بار چکے ہیں۔

ان میں سے کوئی عقل مند بیہ سوچنے کی زحمت گوارانہیں کر ناکہ کہنے والا کیا کہنا چاہتا ہے ، وہ سب کچھ تیاگ کراسکی ہرالٹی سیدھی پر آنکھیں بند کر کے ایمان لا رہے میں۔ " بل طبع الله علی قلو بھم وا تبعوا اھوا ٹھم"

ا نكار عيسيٰ عليه السلام:

راقم الحروف لے لکھاتھا:

" یمودیت کی بنیادا نکار عیسیٰ علیه السلام پر قائم کی گئی ہے اور قادیا نیت بھی اس مسئلہ میں یمودیت سے پیچھے نہیں رہنا چاہتی ، اہل نظر واقف بین کہ قادیانی تحریک کے بانی کا دعویٰ بی ا نکار عیسیٰ علیه السلام پر مبنی ہے"

(ربوہ سے مل ابیب تک ص م)

مرزاطاہراحم صاحب کو میرے پہلے نقرہ پریہ اعتراض ہے کہ یمودیت تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے موجود تھی، اس کی بنیادا نکار عیسیٰ علیہ السلام پر کیونکر ہوئی؟ جناب صاحبزادہ صاحب یمودیت کو دین موسوی کامترادف سمجھ کر اعتراض فرمارہ ہیں جبکہ میری مراد مروجہ یمودیت سے ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعدرائج ہوئی، اور جس کاسب سے اہم تراقبیازی نشان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انکار اور ان سے بغض و عدوات ہے، آج جب یمودیت کالفظ ہولا جاتا ہے تواس سے بھی مخترع یمودیت مراد ہوتی ہے نہ کہ دین موسوی اس لئے صاحبزادہ کا یہ اعتراض نافنی کا نتیجہ ہے۔

ہے کہ حدری تو عن من سے ماہ بروہ نامیہ سور من من کا پیدہا ہے۔ صاحبزادہ صاحب میرے دوسرے نقرے سے کہ "مرزا آنجمانی کا دعویٰ ہی انکار عیسیٰ علیہ السلام پر مبنی ہے "تلملاا تھے ہیں اور برہم ہو کر فرماتے ہیں: "اللہ سے ڈریں! مولانا اللہ سے ڈریں!! اتنی بوی غلط بیانی اور دن

المركب

اس كاعلاج ہے ؟

اب سنے! قرآن کریم ، حدیث نبوی اور سلف صالحین کے اجماع کے مطابق سیدناعیلی علیہ السلام کی حیات طیبہ کے دو دور ہیں۔ ایک ان کے رفع جسمانی سے پہلے کا، اور دوسرا قرب قیامت میں آسان سے نازل ہونے کے بعد کا، یبود بنے دور اول میں ان کو فرضی میں کہا ، اور مرزائیوں نے دور ثانی میں میں سے سے کفر کے مرتکب دونوں ہوئے ۔ وہ دور اول میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے میں ہونے کے منکر اور بید دور ثانی میں وہ نقش اول بید نقش ثانی ۔

قبل اذیں عرض کر چکا ہوں کہ مرزا آنجہ انی جب تک مسلمان تھا حضرت عینی علیہ السلام کے دوبارہ تشریف لانے کا قائل تھا اور اس کونہ صرف قرآن کریم سے ثابت کر تا تھا بلکہ اپنے السامات سے بھی تائید لا تا تھا، مگر جب اس کے سریس بروزی نبوت کا صودا سایا اور شیطان نے اسے انا جعلنا ک المسبح بن مریم بنادیا۔) کا المام کر کے مسیحت کے دعوئی پٹی پڑھائی توختم نبوت اور حیات عینی وونوں کا منکر ہو بیشا۔ کیونکہ عینی علیہ السلام کا قرار کرنے کی صورت میں مرزا کا دعوئی مسیحت حرف غلط ثابت ہو تا تھا اس لئے ان کے حق میں فرضی مین کا پروپیگنڈہ شروع کر دیا الغرض مرزائی مسیحت کی بنیاد حضرت عینی علیہ السلام کے دوبارہ آنے سے افکار پر قائم ہے اور یہ ایک ایک حقیقت ہے جس کے مرزا طاہر احمد صاحب خود بھی معرف ہیں، قائم ہے اور یہ ایک ایک حقیقت ہے جس کے مرزا طاہر احمد صاحب خود بھی معرف ہیں، گر مریدوں کو مطمئن کرنے کے لئے اسے دن وہاڑے غلط بیانی کا نام دیتے ہیں۔

میں یہاں میہ بھی گزارش کر دینا چاہتا ہوں کہ جس نوائز سے ہمیں نماز، روزہ، جج، ذکوۃ کی تفصیلات ملی ہیں اور جس نوائز سے قرآن کریم اور رسول کی نبوت ہم تک پیچی ہے اسی نوائز سے ہمیں حضرت عیسی علیہ السلام کی ووبارہ تشریف کی خبر بھی پیچی ہے۔ چنانچہ خود مرزا آنجمانی نے لکھا ہے:

دوسیح ابن مریم کے آنے کی پیشگوئی ایک اول درجہ کی پیشگوئی ہے جس کو سب نے باتفاق قبول کر لیا ہے، اور جس قدر صحاح میں پیشگوئیاں کھی گئی ہیں کوئی پیشگوئی اس کے ہم پہلواور ہم وزن ثابت نہیں ہوتی،

تواتر کااول درجہ اس کو حاصل ہے۔ انجیل بھی اس کی مصدق ہے۔ اسباس قدر ثبوت پر پانی پھیر دینا اور یہ کہنا کہ یہ تمام حدیثیں موضوع بیں در حقیقت ان لوگوں کا کام ہے جن کوخداتعالی نے بصیرت دبی اور حتی شنای سے کچھ بھی بخرہ اور حصہ نہیں دیا، اور بباعث اس کے کہ ان لوگوں کے دلوں میں قال اللہ اور قال الرسول کی عظمت باتی نہیں ری اس کے جوبات ان کی اپنی سمجھ سے بالاتر ہواس کو محالات اور محتنعات میں داخل کر لیتے ہیں۔ "

"پس بید کمال درجہ کی بے نصیبی اور بھاری غلطی ہے کہ یک لخت تمام حدیثوں کو ساقط الاعتبار سمجھ لیں اور الیی متواتر پیش گوئیوں کو جو خیر القرون میں بی تمام ممالک اسلام میں پھیل گئی تھیں اور مسلمات میں سے سمجھی ممی تھیں بھر موضوعات داخل کر دیں "۔

(ازاله اوهام ص ۲۳۱ مندرجه روحانی ترائن ج ۳ ص ۴۰۰)

الغرض جس تواتر ہے ہمیں قرآن پنچا۔ نبوت محمدیہ پنچی، نماز، جج، زکوۃ اور دین اسلام کے دیگر اصول وعقا کد پنچے ای تواتر کے راستہ سے حضرت عینی بن مریم کے دوبارہ آنے کی پیشگوئی بھی ہم تک پنچی، پس جو شخص اس کا مکر ہے اور نعوذ باللہ اسے مولویوں کی من گھڑت محمرا آ ہے وہ در حقیقت دین اسلام کی ایک ایک بات کا مکر ہے۔ کیونکہ اس عقیدہ کا افکار دراصل اس تواتر کا افکار ہے جو دین کی اصل بنیاد ہے۔

قتل مسيح :

راتم الحروف نے لکھاتھا:

" یبودیت بزی بلند آهنگی سے دعویٰ کرتی ہے کہ اس نے سے بن مریم رسول اللہ کو قتل کر دیا ، اور قادیانی تحریک کے بانی کو بھی اس دعویٰ کا فخر حاصل ہے کہ میراوجود ایک نبی (لینی عیٹی علیہ السلام) کو مار نے کے لئے ہے۔ " (ریوہ سے متل ابیب تک ص ۵) "یماں صاحبزا دہ صاحب بالکل ہی ہے بس اور لاچار نظر آتے ہیں ، ان کی ہے

بى ملاحظ فرمائية:

"اس بات کو پڑھ کر قارئین خود اندازہ فرماسے ہیں کہ، مولانا کا ذہن کس قدر الجھا ہوا ہے مولانا کے نزویک یہود کا یہ وعویٰ کہ ہم نے عیلی ابن مریم کو قبل کر دیا اور حضرت مرزاصاحب کا یہ دعویٰ کہ آپ نے قرآن کریم کی بین آیات اور احادیث نبویہ کی رو سے حضرت میں علیہ السلام کا طبعی موت سے وفات پا جانا طبت فرما دیا ہے ،ایک ہی نوعیت کا جرم ہے اور دونوں پر قبل میں کا الزام عائد ہوگا"

(ربوہ سے تل ابیب تک پر مخفر تبعرہ ص ٣١)

صاحبزادہ طاہراحمہ صاحب کی تاویل کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت مرزاصاحب نے ایک نبی کو مار نے کاجو دعویٰ کیاہے اس سے مراد ہے مسیح علید السلام کی وفات ثابت کرنا۔ گر موصوف کی میہ آویل ہے بسی کی منہ بولتی تصویر ہے کیونکہ مرزا آنجمانی کے اصل الفاظ میہ ہیں۔

"اصل میں ہمارا وجود دوباتوں کے لئے ہے، ایک توایک نی کو مارنے کے لئے۔ "

(لمفوظات ص ١٠ج ١٠ حاشيه)

اول تومارنے کے دعویٰ سے موت ثابت کر ناکسی زبان، محاورہ بیس رائج نہیں، قادیان میں دنیا سے زالالغت ایجاد ہوا ہو تو مرزا طاہر احمد کو خبر ہوگی۔ دوسرے مرزا آنجمانی نے اس فقرہ میں ایک نبی کے ساتھ شیطان کو مارنے کابھی دعویٰ کیا ہے کیااس کے معنی بھی بہی ہیں کہ مرزا نے قرآن کریم اور احادیث کی روسے شیطان کا طبعی موت سے وفات یا جانا ثابت کر دیا؟۔

تیسرے ایک ہی نقرے میں ایک نی اور شیطان کو مارنے کا دعویٰ کرنا اور اس کو اپنے وجود کی اصل غرض ٹھرانا کیا ہے آثر نہیں دیتا کہ مرز اکے نز دیک شیطان کی طرح نبی بھی قابل گردن زونی ہے۔

چوتھے، یبود نے بھی حضرت مسیح علیہ السلام کو مارا نہیں تھا۔ صرف مار دینے کا دعویٰ کیا تھا۔ اسی دعویٰ کی سعادت مرزا آنجمانی کے حصہ میں آئی، دعویٰ ان کا بھی محض لفظی حد تک تھااور مرزا کا بھی لفظی حد تک مارنے کا ہے۔ باتی یہ حضرت مسیح علیہ السلام کی قسمت ہے کہ وہ نہ یہود کے ہاتھوں مرے ، نہ قادیانی حربوں سے ، المعنی م

تن این خته به شمشیر توتقدی نه بود ورنه از خنجر به رحم تو تقییر نه بود پانچویں، حضرت میج زندہ سے، گریمود نے بے پری اڑادی کہ ہم نے میج کو قش کر دیا، ان کی بھی گپ تراثی ان کی ملعونیت کاسب تھمری ۔ ٹھیک بھی المیہ قادیا نیت کو پیش آیا کہ حضرت میج زندہ ہیں، گراس نے بیہ ہوائی اڑا دی کہ ہم نے میج بی کو مار دیا۔ واقعتہ مارانہ یمود نے تھانہ قادیانی نے، البتہ مارنے کا دعویٰ انھوں نے بھی کیاادر انہوں نے بھی، پس ملعون وہ بھی ہوئے اور رہے بھی۔

حضرت عیسی علیه السلام کانسب اور مرزا آنجهانی:

راقم الحروف نے یہودیت سے قادیا نیت کی ایک مشابت یہ لکھی تھی کہ
"یہودیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ کوضیح النسب نہیں
سمجھتی، ای نوعیت کے خیالات کااظہار قادیا نیت کے بانی نے بھی کیا
ہے " (انجام آتھم وغیرہ) ۔ (ریوہ سے مثل ابیب تک ص۵)
ال صاحبارہ صاحب کی نظر نہ سے سامتا ہیں د

اس پر جناب صاحبزاده صاحب کی نظر خشیه گین ملاحظه مو:

"موالنا کو ممانداتین تلاش کرنے کا اس قدر شوق ہے کہ ہے جھوٹ میں کوئی تمیزیاتی نہیں رہنے دی۔ چنانچہ حضرت سے موعود (مرزا آنجمانی)

پریدافتراعظیم کرنے ہے بھی نہیں چوکے کہ نعوذ باللہ حضرت میے موعود (مرزا آنجمانی) حضرت میے ناصری علیہ السلام کو یمودکی طرح سیح النسب قرار نہ دیتے تھے، اور بغیر صفح کے حوالے کے کتاب "انجام النسب قرار نہ دیتے تھے، اور بغیر صفح کے حوالے کے کتاب "انجام مسلمان کہ اس کا یہ عقیدہ منسوب کیا ہے۔ مولانا! آپ مسلمان کہ اسے ہیں، کیا آپ کو انتابی علم نہیں کہ قبل "زور" ایک گناہ کبیرہ ہے اور قیامت کے دن اس افترا پردازی پر مواخذہ ہوگا۔ اگر آپ سیح ہیں تو من دعن وہ اس افترا پردازی پر مواخذہ ہوگا۔ اگر آپ سیح ہیں تو من دعن وہ افتراس شاکع فرمائے جس سے طبحت ہوکہ حضرت میے موعود (مرزا

انجمانی) «عفرت می کومیح النسب تنگیم نمیں کرتے " (ربوہ سے آل ایب بک پر مخفر تبعرہ میں ۳۷۔ سے)

ماجزاوہ صاحب کی بیہ ساری تنظی مریدوں کو مطمئن کرنے کے لئے ہے، ورنہ انہیں بھی معلوم ہے کہ بیں نے جو پچھ لکھاہے سیج لکھا ہے۔ لیجئے حوالے پیش خدمت ہیں، پڑھئے اور خود انصاف کیجئے۔

ا۔ اور کی کا خاندان بھی تھاہت پاک اور مطرے تین دادیاں اور علی اور علی آب کا خاندان بھی تھا۔ یا کا دادر کسی عورتیں تھیں جن کے خون سے آئی کا دوجود ظہور یذیر ہوا۔ "

(ضیمہ انجام آختم حاشیہ ص کے مندرجہ روحانی نزائن جلد ۱۱ ص ۱۹۹۱)

ع - سند آپ کا تخریوں سے میلان اور محبت بھی شایداس وجہ سے ہو
کہ جدی مناسب درمیان میں ہے ورنہ کوئی پر پییز گار انسان ایک جوان
کنجری کو یہ موقعہ نمیں دے سکتا کہ وہ اس کے سرپر اسپنے نا پاک ہاتھ
لگاوے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطراس کے سرپر مطاور اسپنے بالوں کو
اس کے پیروں پر ملے ، سمجھنے والے سمجھ لیس کہ ایساانسان کس چلن کا
آدمی ہو سکتا ہے۔ "

(ضمیرانجام آگھم حاشیہ ص عدد مدوحانی نوائن جلد ۱۱ م ۲۹۱)

س د انسان جب حیااور انصاف کوچھوڑ دے توجو چاہے کے اور جو
چاہے کرے ، لیکن میں کی راست بازی اپنے زمانہ میں ووسرے راست
بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی، بلکہ یکی نبی کواس پر ایک فضلیت
ہے، کیونکہ وہ شراب نہیں پتیا تھا، اور بھی نہیں سنا گیا کہ کی فاحشہ عورت نے آگر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سرپر عطر ما تھا۔ یا
ہاتھوں اور اپنے سرکے بالوں سے اس کے بدن کوچھوا تھا یا کوئی بے
ہاتھوں اور اپنے سرکے بالوں سے اس کے بدن کوچھوا تھا یا کوئی بے
تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی۔ اس وجہ سے خدا نے
قرآن میں یکی کانام حصور رکھا، گرمیے کا یہ نام نہ رکھا، کیونکہ ایسے قصے
اس نام کے ، کھنے سے مانع تھے۔ "

(دافع البارُ ابتدائيه حاشيه صفحه ۴ مندرجردوحاني خرائن ج ۱۸ ص ۲۲۰)

ان تین اقتباسات میں صراحت کے ساتھ تین باتیں کی مٹی ہیں: اول: حضرت عیلی علیہ السلام زنا کاروں کے خون سے وجود پذیر ہوئے دوم: اسی جدی مناسبت کی بناء پر آپ کو کنجریوں سے میلان اور مصاحبت تھی۔ سوم: اور آپ کی شراب نوشی اور زنان بازاری سے صحبت واختلاط کی بناء پر قرآن نے آپ کو حصور (پاک وامن) کہنے سے گریز کیا۔ مرزاطاہرا حمد صاحب! کسی کے نسب میں کیڑے والنے کے لئے اس سے زیادہ فحش اور بازاری زبان جاہے؟

ایک اور طرز سے :مرزا آنجهانی نے لکھاہے:

ا۔ "اور مفداور مفتری ہے وہ مخض جو مجھے کہتا ہے کہ میں سے بن مریم کی عزت نہیں کرتا، بلکہ مسے تو مسیح میں اس کے چاروں بھائیوں کی محرت کرتا ہوں کیونکہ پانچوں ایک بی مال کے بیٹے ہیں، نہ صرف اس قدر بلکہ میں تو حضرت سے کی دونوں حقیقی ہمشیروں کو بھی مقدسہ سمجھتا ہوں کیوں کہ میہ سبب بزرگ مریم بنول کے پیٹ سے ہیں۔ "

(کشتی نوح ص ۱۱ مندرجه روحانی خرائن ج ۱۹ ص ۱۸) ۲- "بیوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں ہیہ سب بیوع کے حقیقی بہنیں تھیں'۔ حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں''۔

(حاشيه عبارت بالا)

س۔ "حضرت میں این مریم این باپ یوسف نجار کے ساتھ بائیں برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں۔"

(ازالہ اوحام حاثیہ ص ٣٠٣ مندرجہ روحانی خرائن ج م ٢٥٢ حاثیہ)
٧- "اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تنین
نکال سے روکا، پھر بزرگان قوم کے نمایت اصرار سے بوجہ حمل کے
نکاح کرلیا، گولوگ اعتراض کرتے ہیں کہ بر خلاف تعلیم توریت عین
حمل کی حالت میں کیوں کر نکاح کیا گیا، اور بتول ہونے کے عمد کو کیوں
تاحق توڑا گیا، اور تعدوا زواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئے۔ لینی باوجود بوسف

نجاری پہلی یوی کے ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار

کے نکاح میں آوے گرش کتا ہوں کہ یہ سب مجوریاں تھیں جو پیش
آئٹیں اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم شے ، نہ قابل اعتراض۔ " (کشی نوح س ۱۹ مندرجہ روحانی نزائن ج ۱۹ ص ۱۸)

۵۔ "مریم کی ماں نے عمد کیا تھا کہ وہ بیت المقدس کی خدمت کرے گی اور خود مریم نے کرے گی اور "آر کہ" رہے گی، نکاح نہ کرے گی، اور خود مریم نے بھی یہ عمد کیا تھا کہ بیکل کی خدمت کروں گی، باوجود اس عمد کے پھروہ کیا بلااور آفت بڑی کہ یہ عمد توڑا گیا، اور نکاح کیا گیا۔ ان آریخوں میں جو یہووی مصنفوں نے لکھی ہیں اور باتوں کو چھوڑ کر بھی آگر دیکھا جس جو یہووی مصنفوں نے لکھی ہیں اور باتوں کو چھوڑ کر بھی آگر دیکھا جائے تو یہ لکھا ہے کہ یوسف کو مجبور کیا گیا کہ وہ نکاح کر لے اور اسرائیلی جائے تو یہ لکھا ہے کہ یوسف کو مجبور کیا گیا کہ وہ نکاح کر لے اور اسرائیلی برطرح تمہیں نکاح کر ناہوگا اب اس واقعہ کو برگوں نے اسے کہا کہ ہر طرح تمہیں نکاح کر ناہوگا اب اس واقعہ کو مذاخر رکھ کر دیکھو کہ کس قدر اعتراض واقع ہوتے ہیں۔ "

(الحكم مورخه ٢٣ اريل ١٩٠٢ء ج٢ص ٥ نمبر١٥)

ان اقتباسات کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت مسلح کاباب یوسف نجار تھا، اور مرجم کے مشکوک حمل پر پردہ ڈالنے کے ایک مشکوک حمل پر پردہ ڈالنے کے لئے بزرگان قوم نے یوسف و مریم کو نکاح پر مجور کیا۔

واضح رہے کہ یوسف و مریم کے نکاح کاافسانہ محض یہودی گپ ہے، جوعیسیٰ علیہ السلام کے نسب کو محکوک کرنے کے لئے اڑائی گئی، کوئی مسلمان اس کا قائل شیں، نہ قرآن و حدیث میں اس کی طرف کہیں ادنیٰ اشارہ تک کیا گیا ہے، گر مرزاکی یہودی ذہنیت نے اس یہودی گپ کی بنیاد پر حضرت مسے کو نہ صرف یوسف نجار کا بیٹا بنا دیا، بلکہ آپ کے چھ حقیق بہن بھائیوں کاافسانہ بھی تراش لیا۔

اس سے صاف معلوم ہوا کہ مرزا کو قرآن کریم پر ایمان نہیں، بلکہ یہودی مصنفوں کی تاریخوں پر ایمان ہے اور انہی کی لے میں لے ملا کر کما جارہا ہے کہ ''اس واقعہ کو مدنظر رکھ کر دیکھو کہ (حضرت عیسلی علیہ السلام کے نسب پر) کس قدر اعتراض واقع ہوتے ہیں۔ "

مرزا آنجهانی اور معجرات مسیح:

مرزا آنجهانی کو دعوی تھا کہ اسے نعوذ باللہ ہربات میں حضرت عیسی علیہ السلام پر فوقیت حاصل ہے۔ فضیلت کے لحاظ سے بھی، منصب و مرتبہ کے لحاظ سے بھی اور معجرات میں بھی، چنانچہ لکھتا ہے:

ا - " میں عیسی میے کو ہر گزان امور میں اینے پر کوئی زیادت نمیں دیکھا، این جسے اس پر خدا کا کلام نازل ہوا، ایسانی جھے پر بھی ہوا، اور جیسے اس کی نسبت معجزات منسوب کئے جاتے ہیں میں بھینی طور پر ان معجزات کا

مصداق این نفس کو دیکھاموں، بلکہ ان سے زیادہ۔" (چشمه ميچي ص ٢٣ مندرجدروهاني خوائن ج٢٠ ص ٣٥٣)

۲۔ ''ابن مریم کے ذکر کو چھوڑواس سے بھتر غلام احمد ہے۔ ''

(وافع السارُ ص ٣٠ مندرجه روطاني خزائن ج ١٨٥ ص ٢٢٠) ٣- " قدانے اس امت پر میں موعود بھیجا جواس پیلے میں سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کرہے مجھے قتم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسے ابن مریم میرے زمانہ میں ہو آ تو وہ کام (کونسا کام ؟ انگریزوں کی غلامی، قر آن کی تحریف، انبیاء کی توہین، امت مسلمه ی تکفیر؟ ناقل) جو مین کر سکتا موں وہ ہر گزند کر سکتا، اور وہ

نثان جو مجھ سے ظاہر ہورہے ہیں وہ ہر گز د کھلانہ سکتا۔ "

(حقيقة الوحي ص ١٣٨ مندرجه روحاني خرائن ج٢٢ ص ١٥٢) ۴ ۔"اس امر میں کیا شک ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو دہ فطرتی طاقتیں نمیں دی گئیں جو مجھے دی گئیں، کیونکہ وہ ایک خاص قوم کے لئے آئے تھے، اور آگر وہ میری جگہ ہوتے تواجی اس فطرت کی وجہ سے وہ کام انجام نہ وے سکتے جو خداک عنایت نے مجصرانجام دینے کی قوت دی ہے۔ "

(حقيقة الوحى ص ١٥٣ مندرجه روحاني فرائن ج٢٢ ص ١٥٧) ۵۔ " پھرجب کہ خدانے اور اس کے رسول نے اور تمام نبیوں نے آخری زمانے کے میے کواس کے کارناموں کی وجہ سے افضل قرار دیا ہے تو پھر یہ شیطانی وسوسہ ہے کہ یہ کما جائے کہ کیوں تم میے ابن مریم سے ایے تیس افضل قرار دیتے ہو۔ "

(حقيقة الوحي ص ١٥٥ مندرجه روحاني خزائن ج٢٢ ص ١٥٩)

مرزا آنجمانی کی اس لاف و گزاف اور تعلقی آمیز وعود ک پر کسی نے مرزاتی سے
پوچھ لیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام توعظیم معجزے دکھایا کرتے تھے مثلاً مردوں کو زندہ
کرتے تھے، مٹی سے پندوں کی شکل بنا کر ان میں چھونک مارتے تھے وہ پچ
پی کے پرندے بن کر اڑ جاتے تھے، مادر زاداندھوں اور کوڑھیوں پر ہاتھ مبارک پھیرتے
تھے تو وہ شفایا۔ ہو جاتے تھے۔

(سورهٔ ماکده آیت ۱۱۰)

ر سیور کا کہ ایک اگر تم مسیحائی کے دعوے میں سیچ ہوتو تم بھی ایک آدھ پرندہ بناکر دکھاؤ کسی بیار کو اچھاؤں کے دعوے میں سیچ ہوتو تم بھی ایک آدھ پرندہ کو دندہ کر دکھاؤں میں بیار کو اچھاؤں کیا ہے: باالفاظ ذیل نقل کیا ہے:

"بعض لوگ (بعض لوگ نسیں بلکہ کل امت اسلامیہ کا یمی عقیدہ ہے، ناقل۔) موحدین کے فرقہ بیں سے بحوالہ آیت قرآنی بیداعقاد رکھتے ہیں کہ حضرت میں ابن مریم انواع واقسام کے پرندے بناکر اور ان بیں چھوتک مار کر زندہ کر دیا کرتے تھے، چنا نچہ اسی بناء پر اس عاجز پر اعتراض کیا گیاہے کہ جس حالت میں مشیل سے ہونے کا دعویٰ ہے تو بھر آپ بھی کوئی مٹی کا پرندہ بنا کر بھر اس کو زندہ کر کے وکھلائے۔ "

(ازالہ اوہام حاشیہ ص ۲۹۵ مندرجہ روحانی خرائن ج ۳ ص ۲۵۱ حاشیہ) گریماں تومسیح ہونے کا وعویٰ خالی ڈھول کی آواز تھی، یماں زبانی جمع خرچ اور تعالی ولفاظی کے سواکیار کھاتھا، اس لئے خوو توکیا معجزے و کھاتے، الٹاعیسیٰ علیہ السلام کے معجوات کا انکار کر ویا ۔

خود تو ڈوبے تھے صنم تھے کو بھی لے ڈوبیں مے

مرزا آنجمانی کے دعویٰ میں ایک رتی بھر صدافت ہوتی تو وہ اس چینج کو قبول کرتے، اور حضرت مسے علیہ السلام کے وہ معجرات، جن کو قرآن کریم نے "آیات بینات" کماہے، دکھاکر لوگوں کو مطمئن کر ویتے اور اگر وہ معجرات دکھانے سے عاجز تھے توانسانی شرافت کا تقاضا یہ تھاکہ اپنی ہے ہی کا عتراف کر کے اخلاقی جرأت کا شوت دیتے گریماں نہ صدافت تھی نہ شرافت اس لئے آنجمانی نے یہودیوں کی تقلید میں ایک تیسرا راستہ اختیار کیا کہ حضرت مسے علیہ السلام کے معجرات کو عمل الترب اور مسمریزم کا کر شمہ شمرایا، اس سلسلہ میں مرزا آنجمانی کی تصریحات ملاحظہ فرمائے:

ا۔ "عیسائیوں نے بہت ہے آپ کے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام)
کے معجزات لکھے ہیں گر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں
ہوا۔ "

(ضیمہ انجام آتھ مائیہ صلامندو دومانی نوائن مائیہ جا اص ۲۹۰)
۲- "آپ کی بدشمتی (صاحبزادہ صاحب! کیا نی بھی بدقسمت ہوتا
ہے؟ اور کیااس بدشمتی میں سے مرزا غلام احمد آنجمانی کو پچھ حصہ ملایا
نہیں؟ ناقل) سے اسی زمانہ میں ایک قالاب بھی موجود تھا۔ جس سے
بوے بوے ناقل) سے اسی زمانہ میں ایک قالاب بھی موجود تھا۔ جس سے
بوے بوٹ نان ظاہر ہوتے تھے۔ خیال ہو سکتا ہے۔ کہ اس قالاب
کی مٹی آپ بھی استعال کرتے ہوں گے۔ اس قالاب سے آپ کے
معجودات کی پوری پوری حقیقت کھلتی ہے اور اسی قالاب نے فیصلہ کر دیا
ہے کہ آگر آپ سے کوئی معجود ظاہر بھی ہوا ہو تو وہ معجود آپ کا نہیں بلکہ
اس قالب کا معجود ہے اور آپ کے اتھ میں سوا کر و فریب کے اور پچھ
نہیں تھا۔ "

(شیمدانجام آتم حاثیه ص عند جدر دحانی خرائن حاثیه ج ۱۱ ص ۲۹۱) سو- "ماسواس کے به بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے ایسے اعجاز طریق عمل الترب بعنی مسمرزی طریق سے بطور لعب ولہو، نه بطور حقیقت ظهور میں سکیس- "

(ازاله اوبام ص ٥٥ ماشيه مندوجه روحاني فرائن حاشيه ج ٣ ص ٢٥٥)

سمر "اورب بات قطعی اور بقین طور پر ثابت ہو چک ہے کہ حضرت میں میں مرح اس عمل التراب بن مرح اس عمل التراب (مسمریم) میں کمال رکھتے تھے۔ "

(ازالہ اوہام ص ۲۰۸ عاشیہ مندرجہ روحانی خزائن ج ۳ ص ۲۵۷ عاشیہ)

۵۔ "بسرحال سے کی بیہ تربی (مسمریزم کی) کاروائیاں زمانہ کے منامسطال بطور خاص مصلحت کے تقیس، مگر یاور کھناچاہئے کہ بیہ عمل (مسمریزم)

البیاقدر کے لائق نہیں جیسا کہ عوام الناس اس کوخیال کرتے ہیں، اگر بیہ عاجزاس عمل کو عروہ اور قابل نفرت نہ سجھتا لوخدا تعالی کے فضل و توشق عاجزاس عمل کو عروہ اور قابل نفرت نہ سجھتا لوخدا تعالی کے فضل و توشق مائیوں میں محضرت سے ابن مریم سے کم نہ رہتا۔ " (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا آنجمانی کو بھی مسمریزم میں خاصی مشق حاصل تھی۔ ناتل)

(ازالہ اومام ص۹۰ ماشیہ مندرجہ رومانی نزائن جسم ۲۵۸،۲۵۷ ماشیہ)
۲- «گو حضرت میں جسمانی بیاروں کواس عمل (مسمریزم) کے ذرایعہ
سے اچھاکرتے رہے، مگر ہدایت اور توحید اور دینی استقامتوں کے کامل
حال طور پر ولوں میں قائم کرنے کے بارے میں ان کی کاروائیوں کانمبر
الیا کم ورجہ کارہا کہ قریب قریب نا کام کے رہے۔ "

(ازالہ ادھام ص ۳۱۱ عاشیہ مندرجہ ردھانی خرائن ج سم ۲۵۸) 2- "حضرت سے کے عمل التراب (مسمریزم) سے وہ مردے جو زندہ ہوتے تھے لیمنی وہ قریب الموت آ دمی (مردول کو زندہ کرنے کی کیمی تاویل یمودی کرتے تھے۔ ناقل) جو گویائے سرے سے زندہ ہو جاتے تھے وہ بلا توقف چند منٹ میں مرجاتے تھے۔ "

(ازاله اوهام ص ۳۱۱ عاشیه مندرجه روحانی خوائن ج ۳ ص ۲۵۸) ۸- "اوریه جویس نے مسمریزی طریق کا "عمل الترب" نام رکھا، جس میں معزت مسے بھی کسی درجہ تک مثل رکھتے تھے، یہ الهای نام ہے۔" ازاله الوهام ص ۱۳۱۳ هاشه مندرجه روحانی خرائن ج ۱۳ ص ۲۵۹ هاشه)

هو محصرت مین جو پرندے بناتے تھےان پرندوں میں واقعی اور حقیق حیات پیدا نسیس ہوتی تھی، بلکه صرف ظلی اور مجازی اور جھوٹی ، یہ تینوں افظ ایک (کیوں صاحبزا دہ صاحب! ظلی، مجازی، اور جھوٹی، یہ تینوں افظ ایک یم مغموم رکھتے ہیں تا۔ ؟ ناقل) حیات جو عمل الترب (مسمریم) کے ورایعہ سے پیدا ہو سکتی ہے اور جھوٹ جھلک کی طرح ان میں نمودار ہو جاتی تھی۔ "

(ازاله اوهام ص ۱۱۸ عاشیه مندرجه وهانی خوائن ج س ۲۱۱، ۱۹۲) ۱۰- دوسیح کے ایسے عجائب کاموں میں اس کوطانت پیشی گئی تھی اور خدا تعالیٰ نے صاف فرما و یا ہے کہ وہ ایک فطرتی طاقت تھی جو ہر یک فرد بشرکی فطرت میں مودع ہے، مسے سے اس کی مجھے خصوصیت نہیں۔ " (خدا نے کہیں ایسانہیں فرمایا، مرزا کا سفید جھوٹ ہے۔ ناقل)

(ازالہ اوھام ص ۳۲۱ عاشیہ مندر جہ روحانی خرائن ج س ۲۲۳) ۱۱۔ 'دمیج کے معجزات تواس نالاب کی وجہ سے بے رونق اور بے قدر تھے جو میچ کی ولادت ہے بھی پہلے مظہر عجائبات تھا۔ جس میں ہر تشم کے پیار اور تمام مجذوم، مفلوج، مبروص وغیرہ ایک بی غوطہ مار کر ایچھے ہو جاتے تھے لیکن بعد کے زمانوں میں جو لوگوں نے اس قتم کے خوارق دکھلائے اس وقت تو کوئی تالاب بھی موجود نہیں تھا۔ "

رطلاع الموس و بول ما را به مندرجه روحانی خرائن ج ۳ ص ۱۲۳)

۱۱- "غرض میه اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانه خیال ب (جو قر آن کریم نے بیان فرمایا۔ ناقل) کہ سے مٹی کے پرندے بناکر ان میں چھوتک بار کر انہیں ہے مجے کے جانور بنا ویتا تھا، نہیں! بلکہ صرف عمل الترب (مسمریتم) تھاجو روح کی قوت سے تق پذیر ہو گیا تھا۔ "

الترب (مسمریتم) تھاجو روح کی قوت سے تق پذیر ہو گیا تھا۔ "

(ازالہ اوھام ص ۳۲۲ عاشیہ مندرجہ روحانی خوائن ج س ص ۳۲۳)

(ازالہ اوھام ص ۳۲۲ عالمتیہ مندرجہ روحای خوان کا سس ۱۳۱۰) ۱۳۱۰ - «بیہ بھی ممکن ہے کہ میں ایسے کام کے لئے اس نالاب کی مٹی لا تا تھا جس میں روح القدس کی تاخیر رکھی گئی تھی۔ " (ازاله ادهام ص ۳۲۲ عاشیه مندرجه روحانی نزائن ج ۳ ص ۳۲۳) ۱۲- "بسرحال بيد مجزه صرف ايك كهيل كى فتم مين سے تھا، اور ده منى در حقیقت ایک منی بی رہتی تھی۔ جیسے سامری کا گوسالہ "

(ازاله اوهام ص ۳۲۲ مندرجه روحاتی خرائن ج ۳ ص ۳۶۳ حاشیه)

حضرت عیسی علیہ السلام کے بارے میں مرزا آنجمانی نے جس پراگندہ ذہنی کا مظاہر کیا ہے وہ خاص یہودیانہ تکنیک ہے ایک یہودی ہی بد جسارت کر سکتاہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے عظیم الثان مجروں کو مکرو فریب، مسمریزم، کھیل تماشہ کہ کر بے رونق، ب قدر، مروه اور قابل نفرت تھہرائے۔ اس بناء پر میں نے بیودیت اور قادیانیت کے درمیان ایک مشابت یہ لکھی تھی کہ:

" بہودیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کو لہوولعب یامسمریرم قرار دیتی ہے تھیک میں موقف قادیا نیت بھی پیش کرتی ہے۔ "

(ربوه سے تل ابيب تك ص ٥)

مرزاطاہراحد صاحب نے میرے اس فقرہ کو جھوٹ اور بہتان قرار دیا ہے۔ اور قائرین کرام، مرزا آنجمانی کے مندرجہ بالااقتباسات پڑھ کر خود فیصلہ کر سکتے ہیں کہ جھوٹ اور بہتان سے میں نے کام لیاہے یااس دولت کے چشے خود مرزاطا ہراحمہ صاحب کے گھر میں اہل رہے ہیں؟

حضرت مسيح اور صليب :

اسلام اوریمودیت کے درمیان جن جن مسائل میں نزاع ہے ان میں سے آیک يوديون كايد وعوى ہے كه انهول في سيدناعيلي عليه السلام كو دار ير كينچااور بولوس في جو واقعته يبودي تفامر حضرت مسيح عليه السلام كي تعليم كوبكار في كي لئي اس في عيسائيت کالبادہ اوڑھ لیاتھا۔ یہود کابہ دعویٰ علماء کونہ صرف تشکیم کرا دیابلکہ اس پر صلیب کے تقدس اور کفارہ کاعقیدہ بھی ایجاد کیا، مگر قرآن کریم یہود کے اس دعویٰ کونشلیم نہیں كرتا، بلكه ايك ب بنياد افسانه قرار دينج موسة اسه مسترد كرتاب چنانچدارشاد خداوندي ے: " وما صلبوه ولكن شبه لهم- " لوروه نه تو حفرت ميح كوقل كرسكے، نه آپ كو

سولی دے سے، بلکہ ان کو دھوکہ ہوا۔ "قرآن کریم کی اس ترف کی روشنی میں تمام است اسلامیہ کا قطعی عقیدہ یہ ہے کہ کہ عیسیٰ علیہ السلام کر فار نہیں ہوئے، نہ انہیں سولی پر اٹکایا گیا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں آسان پر اٹھالیا۔ قرآن کریم کے اس صاف صاف اعلان کے بعد کسی مسلمان کو بھی یہ جرآت نہیں ہوئی، نہ ہو سکتی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو سولی دیتے جائے میں دی افسانہ کو ایک لمحہ کے لئے بھی تسلیم کرے مرزا غلام احمد قادیانی آنجہ انی کے عقارہ ونظریات جو نکہ یہودے کاچ چہ ہیں اس لئے اس نے قلام احمد قادیانی آنجہ انی کے عقارہ ونظریات جو نکہ یہودے کاچ چہ ہیں اس لئے اس نے قرآن کریم کی تقرحی اور ملت اسلامیہ کے عقیدہ کو پشت انداز کر کے یہودی افسانہ کو اپنا دین دائیان قرار دیا۔ اور حضرت میں علیہ السلام کی صلیب کشی کا وہ ذکت آمیز نقشہ کھینچا دین دائیان قرار دیا۔ اور حضرت میں علیہ السلام کی صلیب کشی کا وہ ذکت آمیز نقشہ کھینچا جے بڑھ کر رو تھٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ازالہ اوہام میں لکھتا ہے:

۱- "چربعداس کے میان (یموویول) کے حوالہ کیا گیا، اوراس کے آذیانے لگائے، اور جس قدر گالیاں سننااور فقہیوں اور مولویوں کا ایاں سننااور فقہیوں اور مولویوں کے اشارے سے طملنے کھانا اور ہنسی اور شخصے سے اڑائے جانااس کے حق میں مقدر تھا۔ سب نے دیکھا، آخر صلیب دینے کے لئے تیار ہوئے تب یمودیوں نے جلدی سے می کو دو چوروں کے ساتھ صلیب پر چراحادیا۔ "

(ازالہ اوہام ص ۳۸۰ مندرجہ روحانی خرائن ج ۳ ص ۲۹۵، ۲۹۱) ۲۔ دمسے پر جو رید مصیبت آئی کہ وہ صلیب پر چڑھایا گیااور کیلیں اور کے اعضاء میں ٹھوکی گئیں، جن سے وہ غثی کی حالت میں ہو گیا۔ رید مصیبت ور حقیقت موت سے کچھ کم نہ تھی۔ "

(ازالہ اوہام ص ٣٩٢ مندرجہ روحانی خزائن ج ٣٥٠ ص ٣٠٠)

- "چونکہ میج ایک انسان تھااور اسنے دیکھا کہ تمام سامان میرے
مرنے کے موجود ہوگئے ہیں۔ للذااس نے برعایت اسباب گمان کیا کہ
شاید آج میں مرجاؤں گاسوباعث بیبت جلی جلالی حالت موجودہ کو و کیھ
کر ضعف بشریت اس پر عالب ہوگیا تھا۔ تبھی اسنے دل ہر واشتہ ہو
کر کما! ایلی المی اسبقتنی ، لینی اے میرے خداات میرے خدا تونے

مجھے کیوں چھوڑ دیااور کیوں اس دعدہ کاایفانہ کیاجو تونے پہلے ہے کر رکھاتھا۔ "

(ازاله اوهام ص ۱۹۹۳ مندرجه روحانی خرائن ج ۳ ص ۳۰۳، ۲۰۰۳)

مرزا آنجمانی کی یہ ایمان سوز تحریر یہودیت کی پس خور دہ ہے، ورنہ جیسا کہ ابھی عرض کر چکاہوں امت اسلام می سے ایک فرد بھی حضرت مسے علیہ السلام کی اس ذلت آمیز گر فتاری اور صلیب کشی کا قائل نہیں مرزا آنجمانی کی اس یہودیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے میں نے لکھا تھا کہ '' یہودی دعویٰ کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی دی گئی، قادیا نیت یہودیوں کی تقلید میں اس قصہ کو من وعن تسلیم کر کے صرف اتنی ترمیم کرتی ہے کہ دہ صلیب پر مرے نہیں تھے، بلکہ انہیں نیم مردہ حالت میں آثار لیا گیا تھا۔ مرزا احمد صاحب نے میرے اس فقرہ کا جواب دیا ہے دہ یہ ہے:

"اصل مبحث تو تھا ہی ہی کہ یہودی حضرت مسے کو صلیبی موت ویے میں کامیاب ہوئے کہ نہیں۔ اس بنیادی نزاع میں احمیت ادر یہودیت کے عقائد میں قطبین کا فرق ہے محض صلیب پر چڑھانے کی تاریخی ادر ثابت شدہ حقیقت میں اتفاق کو ایک اعتراض مماثلت کے طور پر پیش کرنا لغویت کی انتہاء ہے۔ "

ت می اسماء ہے۔

(ربوہ سے تل امیب تک پر مختفر تبعرہ ص ۳۷)

مرزاطاہراحمد صاحب حضرت میں کے صلیب پر چڑھائے جانے کو تاریخی اور ثابت شدہ حقیقت کمہ کر کویا یہ تسلیم کرتے ہیں کہ راقم الحروف نے جو پچھ لکھا، گران کے خودیک یہ کوئی قابل اعتراض بات نہیں، کیونکہ بقول ان کے حضرت میں علیہ السلام کا یہودیوں کے ہاتھ میں گر قبار ہونا، گالیاں کھانا، ان کو تازیانے لگایا جانا، کا نوں کا تاج پہنایا جانا، ان کے مند پر تھو کا جانا۔ انہیں صلیب پر چڑھایا جانا، ان کے جسم میں کیلیں ٹھو نکا جانا، ان کا المی بکارنا۔ ان پر عشی طاری ہو جانا اور با آل خر مجازی طور پر ان کا صلیب پر مرجانا، یہ سب پچھ ایک "ثابت شدہ تاریخی حقیقت" ہے اور یہ جو لوگ حضرت میں علیہ السلام اس حیاسوز ذات و رسوائی کے قائل ہیں ان پر اعتراض کرنا صاحبزادہ صاحب کے نزدیک "نفویت کی انتہاء ہے۔"

یبودی افسانوں کو (جن کی قرآن کریم واضح طور پر تردید کر چکاہے) " ثابت شدہ تاریخی حقیقت کہنے پر میں مرزا طاہراح مصاحب کو معذور سمجھتا ہوں کیونکہ ان کے گھر جب بی سازی کی جعلی کلسال موجود ہے قرتاریخ سازی کی کلسال کا ہونا کچھ تعجب خیز نہیں، اس لئے وہ جس بے بنیاو افسانے کو جب چاہیں "تاریخی حقیقت" بناسکتے ہیں۔ گر میں ان سے گزارش کرنے کی اجازت چاہوں گا کہ ان کی اس نوعوم تاریخی حقیقت کا وجود نماخانہ مرزائیت کے سوا کہیں نہیں اس کانہ قرآن و صدیث میں ذکر ہے نہ کسی اسلامی تاریخ میں۔ مرزا آنجمانی کا بیہ تغییل تی کرشمہ ہے کہ اس نے یبودیت، عیسائیت اور اسلام کا ایک ایسا لمخوبہ تیار کرنے کی سعی ندموم کی جسے قرآن کریم اور المت اسلامیہ قبول اسلام کا ایک ایسا لمخوبہ تیار کرنے کی سعی ندموم کی جسے قرآن کریم اور المت اسلامیہ قبول کرنے تیار نہیں۔ آ ہے یہ دیکھیں کہ اس محث میں مرزا آنجمانی کو اللہ میاں سے کن کن نکات میں اختلاف ہے اور قرآن کریم آنجمانی کی خود تراشیدہ "تاریخی سے کن کن نکات میں اختلاف ہے اور قرآن کریم آنجمانی کی خود تراشیدہ "تاریخی گیست کی کس طرح تردید کرتا ہے۔

ا۔ مرزا آنجمانی بنقلید یہودیہ دعویٰ کر تاہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہود کے ہاتھوں میں گر فقار ہوئے۔ اس کے برعکس قرآن کریم حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انعامات خداوندی شار کرتے ہوئے یہ اعلان کر تاہے : واقی کففت بنی اسرائیل عنک۔ "اور یاد کر جب میں نے ہٹائے رکھا بنی اسرائیل کو تجھ ہے۔ " یعنی یہود حضرت میں کو گرفتار توکیا کرتے اللہ تعالیٰ نے انہیں آیکے قریب تک پھٹلنے نہیں ویا۔

1- مرزا آنجهانی کا کهناہے کہ یمود، حفرت عیسی علیہ السلام کو پکڑ کر صلیب دینے کاجو منصوبہ بنارہے تھے اس میں وہ کامیاب ہوئے۔ گر قرآن کریم اس مرزائی دعویٰ کی تردید کرتے ہوئے تصریح کر قائے کہ یمود کے تمام منصوبے خاک میں مل کررہ گئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حفاظت وصیانت کے متعلق خدائی تدبیر کامیاب ہوئی۔ و مکروا و کمرائلہ واللہ خیر الماکرین۔

سو۔ مرزا آنجمانی کتا ہے کہ یہود کے تاپاک ہاتھوں نے نعوذ باللہ حضرت عیمیٰ علیہ السلام کے مقدس چرہ پر طمانچے رسید کئے، گر قر آن کریم اعلان کرتا ہے کہ بیہ قطعاً غلط ہے ہوا یہ کہ اللہ تعالی نے حضرت کو اپنے قبضہ میں لے لیا۔ انہیں پی طرف اٹھالیا اور کافروں کے نجس باتھوں سے انہیں پاک رکھا۔ اذ قال الله یعیسیٰ اللہ متوفیک و رافعک الی و مطھر ک من اللہ ین کفروا۔

٣- مرزا آنجماني كمتاب كه يهود كم اتفول حضرت عيسى عليه السلام كى تذليل مقدر تھی انہیں گالیاں دی گئیں اُن کے منہ پر تھو کا گیا۔ انہیں کانٹوں کا تاج پہنایا گیا۔ ان کے مقدس جم کو چھیدا گیا۔ گر قرآن کریم کہنا ہے کہ وہ دنیا و آخرت میں ذو وجابت تصاور مقرب بارگاه خداوندي تصنامكن تفاكه يبودكي جانب سے مفرت ميكى وجاہت کے خلاف کوئی حرکت ان سے کی جاتی، وجیھا ہی الدنیا والاخرة

٥ - مرزا آنجماني كتاب كدانسي دوچورون كے ساتھ صليب ديئے پرچرهايا گیا گرقرآن کریم اعلان کر تاہے کہ دنیای کوئی طاقت نسیں تھی جوانسیں صلیب پرچراها سك وما قتلوه وما صلبوه ولكن شبه لهم ال لئمسيح كوصلينية جلن كاافساريم جموث

۲۔ مرزا آنجمانی کتا ہے کہ اللہ تعالی نے حضرت عیلی علیہ السلام کو یہود کی دست درازیوں سے بچانے کا وعدہ کیا، گریہ وعدہ پورانہیں کیا۔ اس لئے خدا کی وعدہ خلافی کی شکایت حضرت عیسیٰ علیه السلام کوایلی ایلی کما سبقتنبی که کر کرنی بردی۔ " لینی اے میرے خدااے میرے خدا تونے مجھے کیوں چھوڑ ویا اور

عیوں اس وعدہ کا ایفاء نہ کیا جو تونے پہلے سے کر رکھا تھا۔ "

(ازاله ص ۱۹۹۳ مندرجه روحانی خرائن ج ۳ ص ۳۰۳، ۹۰۳)

محر قرآن کریم اس مرزائی افترائی تردید کرتا ہے کہ نہیں بلکہ اللہ تعالی نے اپنا وعدہ ٹھیک ٹھیک بوراکیااوراس وعدہ کے مطابق بحفاظت تمام ان کواپی طرف آسان پر الفاليار "بل رفعه الله اليهر"

۷۔ مرزا آنجمانی کہتاہے کہ حضرت عیسلی علیہ السلام دیار غربت میں مرگئے۔ قرآن کریم اس مرزائی افسانے کی تردید کر آ ہے کہ وہ مرے نہیں بلکہ زندہ ہیں۔ ابھی دنیا میں ان کی دوبارہ آمد مقدر ہے اور ان کی تشریف آوری قیامت کانشان ہے۔ اس لئے اے مسلمانو! ان قادیانی مفوات کی وجہ سے شک وشبہ میں مت برد- وانہ تعلم نلساعة فلا تمترن بھا۔'

قرآن كريم بير بھى بتاتا ہے كەان كى دفات اس وقت بوگى جبكدان كى موت سے

پہلے تمام اہل کتاب ان پر ایمان لا بچے ہوں گے، اور ایک متنفس بھی کفر کامر تکب نہیں رہے گا۔ وان من اھل الکتاب الا لیئو من به قبل موته - صاجزاده صاحب! یہ ہے وہ " تاریخی حقیقت "جو عیلی علیہ السلام کے بارے میں قر آن کریم پیش کرتا ہے اور ایس حقیقت کو آن خضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر آج تک تمام امت اسلامیہ " ثابت شده " تسلیم کرتی آئی ہے۔

حافظ ابن کثیر نے بسند صحیح حضرت ابن عباس رضی الله عنماسے یہ " تاریخی حقیقت" ان الفاظ میں نقل کی ہے:

لما أراد الله أن يرفع عيسلى إلى السماء خرج إلى أصحابه وفي البيت اثنا عشر رجلًا من الحواريين يعنى فخرج عليهم من عينٍ في البيت ورأسه يقطر ماءً، فقال: إنّ منكم من يكفر بي اثنتي عشرة مرة بعد أن آمن بي، ثم قال: أيّكم يلقى عليه شبهى فيقتل مكانى ويكون معى في درجتي (وفي رواية: ويكون رفييقي في الجنة) فيقام شاب من أحدثهم سنًا، فقال له: اجلس، ثم أعاد عليهم، فيقام الشاب، فقال: أنا، فقال: أنت الشاب، فقال: أنا، فقال: أنت ذاك، فألقى عليه شبه عيسلى، ورفع عيسلى من روزنة في البيت إلى السماء، وجاء الطلب من اليهود، فأخذوا الشبة، فقتلوه ثم صلبوه.

(تفسير ابن كثير ص٧٤ه ج١، التصريح بما تواتر في نزول المسيح ص٧٨٤ مطبوعه حلب)

ترجمہ: "بب اللہ تعالی نے حضرت عیمیٰ علیہ السلام کو (اپنی پیگئی وعدہ کے موافق) آسان کی طرف اٹھانے کا ارادہ کیا تو آپ اپ شاگر دوں کے پاس تشریف لائے، مکان میں بارہ حواری تھے، پس آپ ایک جشے ہے، جو مکان میں تھا، عسل کر کے اس حالت میں ان کے پاس آئے کہ آپ کے سرمبادک سے پانی کے قطرے فیک رہے تھے (صدیت میں آتاہے کہ جب قرب قیامت میں آسان سے نازل ہونگے اس وقت بھی ہی کیفیت ہوگی۔ مقافق ص ۲۸۳) پس آپ نے فرایا
تم بیں سے بعض بھے پر ایمان لانے کے بعد میرے ساتھ بارہ مرتبہ کفر
کریں گے، پھر فرمایا! تم بیں سے کون (پیند کرتا) ہے کہ اس پر میری
شاہت ڈال دی جائے، پس اے میرے بجائے قبل کر دیا جائے اور وہ
جنت میں میرارفیق ہو۔ یہ س کر ان میں سب ہے کم عمر فوجوان کھڑا
ہوا آپ نے اس سے فرمایا! تم بیٹے جاؤ۔ پھر آپ نے دوبارہ ہی بات
وہرائی تو دی فوجوان پھر کھڑا ہو گیا۔ آپ نے فرمایا! تم بیٹے جاؤ، تیسری
بار پھر سی فرمایا۔ اب کے بھی اس فوجوان نے سبقت کی، آپ نے
فرمایا! " بال تم بی وہ فخض ہو۔ " پس اس فوجوان پر حضرت عیسیٰ علیہ
السلام کی شاہت ڈال دی گئی۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مکان ک
روشن دان سے آسان کی طرف اٹھا لیا گیا۔ اور یہودیوں کی آیک
عمامت تلاش کرتی ہوئی آئی، انہوں نے اس فوجوان کو جس پر حضرت
عیسیٰ کی شاہت ڈائی عنی تھی پکڑ کر قبل کر دیا۔ "

(تغیرابن کیرم ۲۵۳ ج ۱- القریح بماتواتی نزول السب م ۲۸۳ مطبوعه طب)

یه توج مسلمانوں کی مسلمہ تاریخی حقیقت ____ کیااس کے مقابلہ میں مرزا
طاہراحمہ صاحب اس مضمون کی کوئی آبت، کوئی حدیث، کسی صحابی یا تابعی کاارشاد، کسی
فقیہ و محدث کا قول پیش کر سکتے ہیں کہ حضرت عینی علیہ السلام کو گر فقار کیا گیا، ان سے
رسواکن سلوک کیا گیا، ان کوسولی پر لٹکا یا گیااور بالا تر یبودیوں نے یہ سجھ کر کہ اب یہ
مرچکا ہے ان کو صلیب پر سے اتار کر دفن کر دیا۔ اگر مرزا طاہراحمہ صاحب اس مزعومہ
"تاریخی حقیقت" کو اسلامی لٹر پچرسے شاہت کر دیتے توان کا اپنے داداکی قبر پر بے حد
احسان ہوتا، لیکن جب وہ یہ طابت نہیں کر سکے اور نہ قیامت تک کر سکتے ہیں توانہیں اس
یبودی مرزائی افسانہ کو "تاریخی حقیقت" کہتے ہوئے پچھ تو شربانا چاہئے تھا۔

قاد یا نیت کی اسلام دستمنی:

میں نے لکھا تھا کہ یمود کی طرح قادیا نیت بھی اسلام اور مسلمانوں کی بد ترین

دشمن ہے اس کے لئے میں نے الفضل ۳/ جنوری ۱۹۵۲ء کا حوالہ بایں الفاظ دیا تھا: "ہم فتح یاب ہوں گے، اور تم ضرور مجرموں کی طرح ہمارے سامنے پیش ہو گے اس دن تمہارا حشر بھی وہی ہو گاجو فتح کمہ کے دن ابو جمل اور اس کی پارٹی کا ہوا تھا۔"

صاحبزادہ مرزاطاہراحمد صاحب کوشکایت ہے کہ میں نے بقول ان کے دیانتداری سے کام شیں لیا۔ الفضل کا "اصل اقتباس" نقل کر دیا۔ اس کے بعد انہوں نے قار مین کی توجہ کے لئے "اصل اقتباس" نقل کر دیا ہے، جو حسب ذیل ہے:

" يه محض اكثريت مين مونے كا بتيجه ب كدالي باتيں كررہ مور ليكن غور کروکیاابو جهل کی بھی ہی دلیل نہ تھی کہ (محمہ صلی اللہ علیہ وسلم) کو کوئی حق نہیں کہ وہ ہمارے ملک کی نتانوے فیصد آبادی کے _____ خلاف کوئی بات کے۔ ائز اج جو دلیل تم دیتے ہو کیاوی دلائل ابو جهل نمیں دیا کر ما تھا؟ تمہارے کہنے پر بے شک حکومت جھے پکڑ سکتی ہ، قید کر سکتی ہے، مار سکتی ہے لیکن میرے عقیدہ کووہ دبانہیں سکتی كرميرا عقيده جيتن والاعقيده بوديقيناليك دن جيت كا، (جي بال! نوے سال سے جیت بی رہاہے ، اور عسمبر ۱۹۷۴ء کو تو توی اسمبلی میں بالكل عي جيت كيا قاديانول كي اصطلاح مين ذلت اور رسوائي كا نام عي جيت إدريدان كازلى مقدر ب تباييا تكبر كرنے والے لوگ پشیان ہونے کی حالت میں آئیں کے ادر انہیں کماجائے گا، بتاؤ، تمهارا فتوی اب تم برعائد کیا جائے۔ جب محد رسول الله صلی الله علیه وسلم نے مکہ فتح کیااور اکثریت کا گھنڈ کرنے والے لوگ آپ کے سامنے پیش ہوئ تو آپ نے انہیں فرمایا اب تہمارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے۔ آپ کامتعمد کہنے سے بی تھاکہ وہ اپنی اکثریت کے زعم میں جو کما کرتے تھے وہ انہیں یاد دلا دیاجائے۔ "

صاحبزاده صاحب كانقل كرده "اصل اقتباس" ادر ميرا پيش كرده خلاصه

دونوں قارئین کے سامنے ہیں، وہ خود فیصلہ کر سکتے ہیں کہ اس طویل اقتباس ہیں جو پچھ کہا گیا ہے کیا ہیں نے دو جملوں ہیں اس مضمون کو کم و کاست نقل نہیں کر دیا؟ یعنی قادیا نیت کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مسلمانوں کی کفار مکہ کی حیثیت دینا۔ قادیا نیت کا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح فتحیاب ہونا اور مسلمانوں کا کفار مکہ کی طرح قادیا نی دربار میں مجرموں کی طرح پیش ہونا۔ یمی متیجہ میں نے اپنے رسالہ میں اخذ کمیا تھا کہ:

"جس گرده کنز دیک تمام عالم اسلام "ابو جمل اور اس کی پارٹی "کی حیثیت رکھتا ہو، اور وہ اپنے آپ کو "محدر سول اللہ کابروز" قرار دیتا ہو۔ اس کی عداوت مسلمانوں کے ایک ایک فرد سے کس قدر ہو سکتی ہے؟ اس کو سیجھنے کے لئے کسی غیر معمولی فنم و ذکاوت کی ضرورت مسیل۔"
میں۔ " (رسالہ ربوہ سے تل اہیب تک ص ۵)

الطف یہ کہ یمی نتیجہ خود مرزا طاہرا حمر صاحب نے اپنے نقل کردہ طویل اقتباس

ے اخذ کیا ہے، چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔ قدم اور اسلام

" جماعت احمد یک مثال حضرت محمر مصطفیٰ صلی الله علیه وسلم اور آپ
کی متبعین کی اس حالت ہے دی گئی ہے۔ جبکہ آپ کمرور تھے اور
دشمن بھاری اکثریت میں تھے، اس کے باوجود چونکہ مسلمانوں کا عقیدہ
جیتنے والا عقیدہ تھا (اسے کہتے ہیں "حق برزباں شود جاری۔"
صاحبزا وہ صاحب! اطمینان رکھے اب بھی انشاء اللہ مسلمانوں کا عقیدہ
می جیتنے والا ہے، اور قیامت تک رہے گا۔ اسلام کے مقابلہ میں
قادیا نیت کے ببودیانہ عقائد کو انشاء اللہ فکست بی ہوگی۔)
اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کی قلت کو کشت میں بدل دیا، اور آپ
کے نظریہ کو مخالفین بر غالب کر دیا۔"

(ربوہ سے مِن ابیت تک پر مخفر تبعرہ مں ۴۱)

"قادیانی لیڈر خود کو محمد رسول اللہ بتائیں، دنیا بھرے مسلمانوں کو "کفار مکہ" مھرائیں، ادر انہیں قادیانی شمنشاہیت کے دربار سعلی میں پابجولاں پیش ہونے کی وصلی دىي بەتو " بدويانتى " نىيى، اوراگر مىلمان اس گيد ئېجىي پر ۇرابھى شكايت كرىي توبە صاحراده صاحب كے نزويك "بدديانتى" ہے۔ چدخوب - نرد كانام جنون اور جنون کا خرد رکھنے کی کیسی اچھی مثال ہے؟

قادياني رحم وتبخشش

جناب مرزاطا ہراحمہ صاحب نے اس بحث کے ضمن میں یہ لطیف کلتہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ جس طرح انخضرت صلی الله علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن لا تشریب علیم اليوم كهُه كر بخشش عام كااعلان فرما دياتها، اس طرح قاديا نيون كوجب " فقع مكه" نصيب ہوگی تو وہ بھی اس سنت نبوی کا مظاہرہ کریں گے، وہ لکھتے ہیں:

"جب احمري اي كئ " فنح كمه "كي مثال اور حفرت محمر مصطفي صلى الله عليه وسلم كالسوه اختيار كرتے بيں تواس سے اپنے دشمنوں کے لئے ان کی ہمدر دی ثابت ہوتی ہے نہ کہ عداوت، عفو ثابت ہو تا ہے نہ کہ ۔

انقام، محبت ثابت ہوتی ہے نہ کہ نفرت۔ "

(ربوہ سے تل ابیب تک پر مخفر تبعرہ ص ۲۲)

میں جناب صاحبزارہ صاحب کاممنون ہوں کہ وہ تمام عالم اسلام کو کفار مکہ کہہ کر بھی ان سے عداوت و نفرت اور انتقام کے بجائے محبت و ہمدر دی اور عنو و در مکزر کی پیش کش کرتے ہیں۔ مگر مجھے افسوس ہے کہ قادیا نیت کی تاریخان کے اس دعویٰ کو جھٹلاتی ہے۔ آج تک قادیانیت کا کردارید رہاہے کہ وہ اپنے وشمنوں، کے حق میں سرایا انتقام، سرا پانفرت اور سرا پاعداوت رہی ہے۔ قاویانی وہنیت مرز انفحوو احمد صاحب کے مندرجه ذیل الفاظ سے عرباں ہو کر سامنے آجاتی ہے:

> "اب زماند بدل كياب، ديكمو! يبلي جوميع أيا تماات وشمنول في صلیب پر چرهایا، (میں اوپر بتا چکا موں کہ سیج علیہ السلام کا صلیب پر لظایا جانا یمودی، قادیانی کپ ہے) محراب میح (یعنی مرزا آنجمانی) اس لئے آیا کہ اپنے مخالفین کو موت کے گھاٹ آبار دے۔ " (الفضل ۲/اگت ۱۹۳۷ء)

دوسری جگه این مریددل کو "رحم و کرم" پر اکساتے ہوئے مرزامحمود صاحب انہیں بایں الفاظ غیرت دلاتے ہیں:

"اگرتم میں رائی کے دانہ کے برابر بھی حیاہے اور تمهار ایچ بچے یہ عقیدہ ہے کہ "دنشن کو سزا" ویٹی چاہئے تو پھریاتم دنیا سے مٹ جاتو یا گالیاں دینے والوں کو مٹا ڈالو، اگر کوئی انسان سجھتا ہے کہ اس میں "مارنے کی طاقت" ہے تو میں اسے کموں گاکہ اے بے شرم! تو آگے کیوں نمیں جاتا اور اس منہ کو کیوں توڑ نمیں دیتا۔ "

(الفضل ص ٢ مور خد ٥/ جون ١٩٣٧ء)

یہ ہے مرزا طاہر احمد اور ان کے باپ دادا کا جذبہ عفو و در گذر۔ وہ تو خیر ہوئی کہ " خدا سنج کو ناخن نہ وے " کے مطابق قاویانی لیڈروں کو بھی لیلائے اقتدار ہے ہم آغوثی نصیب نہ ہوئی بلکہ یہودیوں کی طرح ہیشہ محکوم و مجبور، مطروو و مقبور اور ولیل و رسواہی رہائے، ورنہ خدا جانے دشمن کو کس کس طرح کی سزائیں وی جاتیں اور مخالفین کو کس کس طرح کی سزائیں وی جاتیں اور مخالفین کو کس کس طرح موت کے گھاٹ اثارا جاتا۔ تاہم مرزائی خانوادہ کو اپی جماعت میں پورا اقتدار حاصل رہائی کے نشہ میں بد مست ہو کر اپنے مخلص ساتھیوں کو جس ظلم وستم اور بہیں یہ مست و بربریت کانشانہ انہوں نے بتایا اس سے ہطراور سٹالن کی روح بھی کانپ اٹھی ہوگی۔ مثلاً:

- فخرالدین ملتانی کو ون دہاڑے بھرے بازار ہیں قتل کیا گیا، اور قاویان کی "شریف بہتی" ہیں ایک شخص بھی اس کے قتل کی شمادت وینے کے لئے آگے نہ بڑھا۔ یہ وہی فخرالدین ہے جس نے سالماسال اپنے خون پیینہ سے قادیا نیت کے شجرہ خبیشکی آبیاری کی تھی، اور مرتے وقت بھی قادیا نیت پر مرنے کا اعلان کر رہا تھا، اسے اس درندگی کانشانہ محض اس لئے بتایا گیا کہ اسے برقتمتی سے قاویان کے شاہی خانوادہ کے راز ہائے دروں پردہ کا علم ہو گیا تھا۔
- نسساس نوعیت کاسلوک محرامین پھان سے کیا گیا، اور اس کے قاتل کو پھانسی کی سزا موئی تو توی جیرو کی حشیت سے اس کی لاش کا عزاز و اکرام کیا گیا۔
- نتیجہ بین مولوی عبدالکریم مباہلد پر قاتلانہ حملہ کیا گیا، جس کے بتیجہ بین اس کارفیق محمہ اسین ہلاک ہوا۔

کمولوی عبدالکریم کامکان جلایااور دهایا گیا، مباسله مرحوم کو قادیان بدر بونے پر مجور کیا گیا۔ اس کاجرم یہ تعاکر اس نے اپنی بسن کی حمایت میں قادیانی خلیفہ کو مبابلہ کی وعوت دی تھی۔

ی د خوت دی سی۔ فخرالدین ملتانی، عبدالر حمان معری، عبدالکریم مباہلد، عبدالمنان عمراور دیگر

س مرادر فی مناق ، حبوا مر من سری مرد سری مباسلد ، حبوا مناق مراور دیر به شار افراد کا سامی بایکات کیا گیا۔ کیونکہ اپنی دست در از یوں پر پردہ ڈالنے کے لئے اخلافت قادیان نے ان پر "منافق" کا فتوی صادر کیا تھا۔

خلاُفت قادیان نے اُن پر "منافق" کا فتویٰ مبادر کیا تھا۔ نظافت مرزا آنجمانی کے مخلص رفیق مسٹر محمد علی کی ہوی پر جاسوی کا الزام لگایا گیا۔

..... عبدالمنان عمر کی بیوی کو اسپرین کی جگہ جو ہے مار کولیاں سلائی کی گئیں۔

..... لاہوری جماعت کو دوزخ کی چکتی پھرتی آگ، دنیاکی برترین قوم ادر سنداس میں پڑے ہوئے جو کا خطاب دیا گیا۔ جس نے صاحبزادہ طاہر احمد صاحب کی چٹم عبرت کے لئے چداشارے کئے ہیں جن کے عینی شاہر آج بھی زندہ ہیں، درنہ مرزاطاہر احمد صاحب کے خاندان کے رحم و کرم اور عفو و در گزر کی اتن طویل واستان ریکارڈ پر موجود ہے کہ اس کے لئے آیک ضخیم دفتر بھی ناکانی ہے۔

مسٹر جی، ڈی کھوسلہ شہشن جج گورد اسپور کے مندرجہ ذیل الفاظ قادیانی، اند کو " بلغتیہ کے جیسے کہ میں میں الفاظ

«عنو و در گزر » پر بلغ تبعره کی حیثیت رکھتے ہیں : « پر داکہ اللہ ماتند سے مقرس کر کہا ہے

"مرزائی طاقت اتن بردھ کی تھی کہ کوئی سامنے آکر بچ بو لنے کے لئے

تیار نہ تھا، ہمارے سامنے عبدالکریم کے مکان کا واقعہ بھی ہے۔
عبدالکریم کو قادیان سے نکالنے کے بعداس کا مکان جلا دیا گیا۔
قادیان سال ٹاؤن کمیٹی سے تھم حاصل کر مکے نیم قانونی طریقے سے
قادیان سال ٹاؤن کمیٹی سے تھم حاصل کر مکے نیم قانونی طریقے سے
اسے گرانے کی کوشش بھی کی گئی۔ یہ افسوس ٹاک واقعات طاہر کرتے

بین کمہ قادیان میں طوائف الملوکی (ریاست در ریاست) تھی، جس
مرجہ شکایات کی گئیں، لیکن کوئی المداونہ ہوا۔... قادیان میں ظلم وجور
عبد متعلق غیر مشتبہ الزام عائد کئے گئے، لیکن معلوم ہونا
جہ کہ ان کی طرف مطلق توجہ نہ دی گئی مرزانے مسلمانوں کو کافر،
سور اور ان کی عور توں کو کتیوں کا خطاب دے کر ان کے جذبات کو

مشتعل کر دیا تھا۔ "

صاجزادہ صاحب! لا تشریب علیم الیوم کہ کر عفو و در گزر کا اعلان کر ناسنت یوسفی ہے، یہ جھوٹے نبی کے چیلوں اور قادیان کے مدعی کاذب کا کام نہیں، بقول سعدی۔

شنیم کر مردان راہ خدا دل دشمنال ہم نہ کردند نگ ترا کے میسر شود ایں مقام کہ باووستانت ظاف است و جنگ

قاديانيت كاروحاني جارج:

میں نے لکھا تھا کہ یہووی بھی ساری دنیا پر حکرانی کے خواب دیکھتے ہیں اور قادیانی بھی قادیانیوں کی حکمرانی کے لئے بے تابی پر میں نے چار حوالے پیش کیے تھے،اول مرزا بشیرالدین کا بیداعلان کہ:

یت "پی نمیں معلوم ہمیں کب خدائی طرف سے دنیا کا چارج سپر دکیاجاتا ہے ہمیں اپنی طرف سے تیار ہورہنا چاہئے۔"

(الفضل ٢٥ فروى ١٩٢٢ء الله الدياني ندهب ص ١٣٦١ تميد بنجم طبع بنجم)
صاحبراوه صاحب اس كي بير قاويل كرتے بيں كه اس سے مراد حكم انى نهيں بلكه
روحانی ذمه دارى ہے۔ (ربوه سے آل ابيب تک پر مختصر تبعره ص ٢٣٣) ان كي بير قاويل
قاديانی تاويلات كاالياعمه نمونہ ہے جس سے جناب مرزاصاحب كي روح بھي عش عش
كراتھي ہوگی۔ گرافسوس! انہيں ياد نهيں رہاكہ روحانی چارج، توان كے خاندان كواى
دن اللث كيا جا چكا تھاجب ان كے دادانے چود هويں صدى كے محمد رسول الله كي حيثيت
سارى دنيا كو ابني رسالت و نبوت برائيان لانے كى دعوت دى تقى، اور جب بيك جنبش
قام سارى امت كو كافر اور دائره اسلام سے خارج قرار ديا گيا تھا اب بيد نياروحانی چارج،
ونساہے جس كا ان كے سيرد كيا جانا ابھى باقى ہے۔

اور پھر قادیانی لیڈر جس بلند پاید روحانیت سے سرفراز تھاس کی حقیقت چند

تعلی آمیز دعود کے سوا کھے نہیں، نہ عبادت الئی کی توفیق، نہ ڈھنگ سے نماز روزہ کی، نہ جج وز کؤہ کی، نہ مال حرام سے پر ہیزی، نہ غیر محرموں سے اجتناب کی ۔ جناب مرزا طاہر احمد صاحب ہی اس روحانی چارج پر فخر کر سکتے ہیں، مسلمانوں کو اس سے بناہ ما تکنی چاہئے۔ لیجئے قادیانی لیڑیج سے اس روحانی چارج کی چند جھلکیاں ملاحظہ فرما ہے:

عبادت اللي :

"مولوی رحیم بخش صاحب ساکن تلوندی صلع گوردا سپور نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ جب حضرت سے موعود علیہ السلام (مرزاغلام احمرصاحب) امر تسربراہین احمریدی طباعت دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے تو کتاب کی طباعت کے دیکھنے کے بعد مجھے فرمایا میاں رحیم بخش چلوسیر کر آئیں۔ جب آپ باغ کی سیر کر رہے تھے تو فاکسار نے عرض کیا کہ حضرت آپ سیر کرتے ہیں۔ ولی لوگ تو سناہے شب و روز عبادت اللی کرتے رہتے ہیں آپ نے فرمایا ولی اللہ دو طرح کے موتے ہیں۔ ایک مجاہدہ کش جیسے حضرت باوا فرید شکر سجنے اور دوسرے محدث جیسے ابوالحن فرقانی، مجمد اکرم ملتانی، مجد دالف ٹانی وغیرہ، یہ محدث جیسے ابوالحن فرقانی، محمد اکرم ملتانی، مجد دالف ٹانی وغیرہ، یہ کرت کام کرتا ہے میں بھی ان میں سے ہوں (گویا عبادت کے بجائے دوسرے صرف میب دعوے کانی ہیں۔ ناقل) اور آپ کاس وقت محدثیت کارہ کوئی تھا (جو بعد میں تی لرکے میسے سے، نبوت، اور خدائی بروز تک کارعوئی تھا (جو بعد میں تی لرکے میسے سے، نبوت، اور خدائی بروز تک جائے والی ناقل)

تصنیف اور نماز:

"واكرمير محراسليل صاحب في محص بذريعة تحرير بيان كياكه

سیرة المهدی کی روایت ۷۴۸ میں سنین کے لحاظ سے جو واقعات درج ہیں ان میں سے بعض میں مجھے اختلاف ہے جو درج ذیل ہے ۔۔۔۔۔ (۱۳) آپ نے ۱۹۰۱ء میں ۲ ماہ تک مسلسل فمازیں جع کرنے کا ذکر نہیں کیا۔ خاکسار عرض کر آ ہے کہ بدیمی درست ہے کہ ایک لمبے عرصے تک نمازیں جمع ہوئی تھیں (کیونکہ مرزا صاحب ان دنوں ایک کتاب کی تھنیف میں مشغول تھے اس لئے ظمرد عصرا كشمى برم ليت تص آكه وقت ضائع نه مو- ناقل") (سيرة المهدى جلد ٣ ص ١٩٩، ٢٠٢)

مسنون وضع :

" نماز تکلیف سے بیٹھ کر براھی جاتی ہے بعض وقت ور میان میں تورنی روتی ہے اکثر بیٹے بیٹے رینگن ہوجاتی ہے اور زمین پر قدم اچھی طرح نسیں جمنا قریب چھ سات ماہ یا زیادہ عرصہ گزر کیا ہے کہ نماز کھڑے ہو کر نمیں پڑھی جاتی اور نہ بیٹھ کر اس وضع پر پڑھی جاتی ہے جومسنون ہے ادر قرآت میں ثنایہ قل ھواللہ بمشکل بڑھ سکوں کیونکہ ساتھ ہی توجہ کرنے سے تحریک بخارات کی ہوتی ہے۔ (كمتوبات احمديه جلد پنجم نمبر ٢ص ٨٨)

مشهور فقهی مسئله:

" ڈاکٹرمیر محد اسلعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حفرت سیح عود عليه السلام كوميس نے بار ہا ديکھا كہ گھر ميں نماز پڑھاتے تو حضرت ام المومنین کواینے دائیں جانب بطور مقذی کے کھڑا کر لیتے حالا تکہ مشہور فقى مئديه ب كدخواه عورت اكيلى بى مقدى بوتب بعى است مردك ماته نبيل بلك الكيام دمقدى بوتوات ماته نبيل بلك الكيام دمقدى بوتوات الم من ماته دائيل طرف كوابونا چائ من في حضرت ام المومنين سے بوچها توانعول في بھى اس بات كى تقديق كى گرساتھ بى يہ بھى كما كد حضرت صاحب في جھے سے يہ بھى فرايا تھا كہ جھے بعض اوقات كد حضرت صاحب في جھے سے يہ بھى فرايا تھا كہ جھے بعض اوقات كورے بوكر كر آجاياكر آہے۔ اس لئے تم ميرے پاس كورے بوكر نماز برده لياكر و "سرة الهدى - جسم اسا)

منه میں بان:

" ڈاکٹر میر محمد اسلیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت صاحب کو سخت کھائی ہوئی الی کہ دم نہ آتا تھا البتہ منہ میں پان رکھ کر قدر سے آرام معلوم ہوتا تھا اس وقت آپ نے اس حالت میں پان منہ میں رکھے رکھے نماز پڑھی، آگہ آرام سے پڑھ سکیں۔ "
سکیں۔ "

امامت كاشرف:

" واکولیر محراسلیل نے جھے یان کیاکہ ایک دفعہ کی دوجہ سے مولوی عبدالکریم صاحب مرحم نماز نہ پڑھا سکے۔ حطرت خلیفة المسیح اول (حکیم نور دین صاحب) بھی موجود نہ سے تو حضرت صاحب نے حکیم فضل الدین صاحب مرحوم کو نماز پڑھلنے کے مضرت صاحب نے میں نماز ہوگئے اور مروقت ری خارج ہوتی رہتی ہے۔ میں نماز کس بواسیر کامرض ہے اور ہروقت ری خارج ہوتی رہتی ہے۔ میں نماز کس طرح سے پڑھاؤں، حضور نے فرایا۔ حکیم صاحب آپی اپنی نماز بوجود اس تکلیف کے ہوجاتی ہے یانہیں؟ انمول نے عرض کیا۔ ہاں باوجود اس تکلیف کے ہوجاتی ہے یانہیں؟ انمول نے عرض کیا۔ ہاں

حضور! فرمایا کہ پھر ہماری بھی ہو جائے گی، آپ پڑھائے۔ خاکسار عرض کر آہے کہ بیاری کی وجہ سے افراج رسے جو کثرت کے ساتھ جاری رہتا ہو نواقض وضو میں نہیں سمجھا جاتا۔ "

(سيرة المهدى - ٣ ص ١١١)

رکوع کے بعد:

" ڈاکٹر میر مجر اسلیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ گرمیوں میں مجد مبارک میں مغرب کی نماز پیر سراج الحق صاحب نے پڑھائی حضور علیہ السلام (مرزا صاحب) بھی اس نماز میں شامل تھے تیسری رکعت میں رکوع کے بعد انھوں نے بجائے مشہور دعاؤں کے حضور کی آیک فارسی نظم پڑھی جس کا یہ مصرعہ ہے۔ "اے خدااے چارہ آزار ما"

خاکسار عرض کر آہے کہ یہ فارس نظم نمایت اعلیٰ درجہ کی مناجات ہے جوروحانیت سے پر ہے مگر معروف مسلدیہ ہے کہ نماز میں صرف مسئون دعائیں بالجہر بردھنی چاہئیں۔ "

(سيرة المهدىج- ٣ص١٣)

مسكله وغيره تجهه نهين:

"ایک دفعہ کاذکر ہے کہ مولوی عبدالکریم صاحب نماز پڑھارہے
تھے وہ جب تیسری رکعت کے لئے قعدہ سے اٹھے تو حضرت صاحب کو
پیٹ نہ لگا، حضور النحیات بیس بی پیٹے رہے (شاید قبرسے کی تلاش بی
کشیر پنچے ہوئے ہوں گے۔ تاقل) جب مولوی صاحب نے رکوع کے
لئے تکبیر کی تو حضور کو پیٹ لگا، اور حضور اٹھ کر رکوع بیس شریک ہوئے،
نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے مولوی نوردین صاحب اور
مولوی مجمد احسن صاحب کو بلوا یا اور مسئلہ کی صورت پیش کی اور فرما یا کہ
میں بغیر فاتحہ پڑھے رکوع بیس شامل ہوا ہوں اس کے متعلق شریعت کا

کیا تھم ہے؟ مولوی محمد احسن صاحب نے مختلف شقیں بیان کیں کہ یوں بھی آیا ہے اور یوں بھی ہوسکا ہے کوئی فیصلہ کن بات نہ بنائی (بناتے ہمی کیے ؟معالمہ خود "حضور" کا تھا۔ ناقل) مولوی عبدالكريم صاحب مرحوم ك آخرى ايام بالكل عافقاندرتك بكر محق تع وہ فرمانے لکے مسلد وغیرہ کھے نہیں جو حضور نے کیابس وی ورست (تقرير مفتى محمه صادق صاحب قادياني مندرجه اخبار الفعنل قاديان جلد

۱۲ غمر عد مورخه ۱۲ جنوري ۱۹۲۵)

طهارت:

" واكثر مير محر اسلعيل صاحب في محص عيان كياك حضرت مح موعود عليه السلام (مرزا غلام احمر) صاحب بييثاب كركے بيشه ياني ے طمارت فرمایا کرتے تھے، میں نے مجمی ڈھیلہ کرتے نہیں (سرة الهدىج- ١٥ ص ٢٣٣)

دُصلے جیب میں:

" آپ کو (پین مرزا صاحب کو) شیری سے بہت پیار ہے، اور مرض بول بھی عرصہ سے آپ کوئی موئی ہے، اس زمانہ میں آپ مٹی ك وصلے بعض وقت جيب ميں عار كيتے تعادراس جيب مي كرك ذهبي مي ركوليا كرتے تھے. " ر

(مرداصاحب کے حالات مرتبد معراج الدین عمر قادیانی شولد براین احربيرج لاص ٦٤) 👑

تيز گرم ياني :

"ميرے كمرے يعنى والده عزيز مظفراحد في محص بيان كماك

حضرت سے موعود علیہ السلام عمق گرم پانی سے طہارت فرما یا کرتے تھے اور شھنڈے پانی کو استعمال نہ کرتے تھے۔ ایک دن آپ نے کی فادمہ سے فرما یا کہ آپ کے لئے پاخانہ میں لوٹار کھ دے، اس نے فلطی سے تیزگرم پانی کالوٹار کھ دیا، جب حضرت سے موعود علیہ السلام فارغ ہوکر باہر تشریف لائے تو در یافت فرما یا کہ لوٹاکس نے رکھا تھا۔ بتایا گیا کہ فلال فادمہ نے رکھا تھا۔ (جس کو آپ نے خود تھم فرما یا تھا۔ ناقل) تو آپ نے اے بلوا یا اور اے اپنا ہاتھ آگے کرنے کو کہا اور پھراس کے ہاتھ پر آپ نے اس لوٹے کا بچاہوا پانی بمادیا آگہ اسے اور پھراس کے ہاتھ پر آپ نے اس لوٹے کا بچاہوا پانی بمادیا آگہ اسے احساس ہو کہ سے پانی اتنا گرم ہے کہ طمارت میں استعمال نہیں احساس ہو کہ سے پانی اتنا گرم ہے کہ طمارت میں استعمال نہیں اور سالے۔ "

حفظ قرآن :

" ڈاکٹر میر محمد اساعیل صاحب نے جھ سے بیان کیا کہ حضرت میں موعود علیہ السلام (غلام احمد صاحب) کو قر آن مجید کے بوے بوے مسلسل جھے یا بوی بوی سورتیں یا دنہ تھیں۔ ب شک آپ قر آن کے جملہ مطالب پر حاوی تھے، مگر حفظ کے رنگ میں قر آن شریف کا اکثر حصہ یا دنہ تھا، ہاں کثرت مطالعہ اور کثرت تدبر سے بیہ حالت ہوگئ تھی کہ جب کوئی مضمون نکالناہو آنو خود بتاکر حفاظ سے پوچھاکرتے تھے کہ اس معنی کی آیت کون سی ہے یا آیت کا ایک گلزا پڑھ دیتے یا فرمات کہ جس آیت میں بیا لفظ آ آ ہے وہ آیت کوئی ہے۔ (باوجوداس کے قرآن کی آیتیں اکثر غلط نقل کرتے تھے۔ ناقل) "

(سيرة المهدى ج٣- ص ٣٣ روايت نمبر ٥٥١)

رمضان کے روزے:

"بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ جب حضرت مسیح

موعود علیہ السلام کو دورے پڑنے شروع ہوئے تو آپ نے اس سال سارے رمضان کے روزے نہیں رکھے اور فدیہ اداکر ویا۔ دوسرا رمضان آیاتو آب نے روزے رکھے شروع کئے مگر آٹھ نوروزے رکھے تھے کہ پھر دورہ ہوا۔ اس لئے باتی چھوڑ دیئے، اور فدیہ ادا کر دیا اس کے بعد جورمضان آیاتواس میں آپ نے دس گیارہ روزے رکھے تے کہ پر دورہ کی وجہ سے روزے ترک کرنے بڑے اور آپ نے فديه اداكر دياس كے بعد جور مضان آياتو آپ كاتير حوال روزه تقاكه مغرب کے قریب آپ کو دورہ بڑا اور آپ نے روزہ توڑ دیا اور باتی روزے نمیں رکھے اور فدریہ اوا کر ویااس کے بعد جتنے رمضان آئے آپ نے سب روزے رکھے مگر پھروفات سے دو تین سال قبل کمزوری کی وجہ سے روزے نہیں رکھ سکے اور فدید اوا فرماتے رہے خاکسار نے دریافت کیا کہ جب آپ نے ابتداء توروں کے زمانہ میں روزے چھوڑے توکیا پھر بعد میں ان کو قضا کیا والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ نہیں! صرف فدبدادا كرويا تعار خاكسار عرض كرتاب كدجب شروع شروع میں حضرت مسیح موعود کو دوران سراور برد اطراف کے دورے پڑنے شروع ہوئے تو اس زمانہ میں آپ بہت کزور ہوگئے تھے اور صحت خراب رہتی تھی۔ (خصوصار مضان میں۔ ناقل) ۔ "

(سیرة الهدی جهد روایت نمبر ۸۱ م ۱۹ طبع دوم)

" و اکثر میر محمد اسلعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ
لدهبیانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا قادیانی) نے رمضان
کاروزہ رکھا ہوا تھا کہ دل گھٹنے کا دورہ ہوا اور ہاتھ پاؤں جھنڈے ہوگئے
اس وقت غروب آفتاب کا وقت بہت قریب تھا۔ مگر آپ نے فورا
روزہ توڑ دیا (اور توڑے ہوئے روزے کی قضا کا معمول تو تھا ہی نمیں۔
ناقل) "

(سيرة المدىج- ٣ص ١٣١)

اعتكاف:

" واکٹر میر مجر اسلیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت میں علیہ السلام موعود نے جج نسیں کیا، اعتکاف نسیں کیا، زلوۃ نسیں دی، تشبیع نسیں رکھی میرے سامنے ضب یعنی کوہ کھانے سے الکار کیا۔ فاکساد عرض کرتاہے کہاعتکاف اموریت کے زمانہ سے قبل غالبًا بیٹھے یوں گے، گر ماموریت کے بعد بوجہ قلمی جماد اور دیگر مصروفیات میں نسیم بیٹ سکے کیونکہ یہ نکیاں اعتکاف سے مقدم ہیں۔ (گر کشیں فرمایا۔ انتخاب صلی اللہ علیہ وسلم نے تو بھی اعتکاف ترک نہیں فرمایا۔ تاقل)"۔ (سیرۃ المدی جسم میں اقل)"۔

زكوة : ٠

"اور زکوۃ اس لئے نہیں دی کہ آپ بھی صاحب نصاب نہیں ہوئے (گویا ساری عمر فقیررہے، مگر لقب تھارکیس قادیان، اور ٹھاٹھ شاہانہ۔ ناقل) "۔ (سیرۃ السدی جسم ص ۱۱۹)

: 3

"مولوی محرحین بنالوی کاخط حضرت می موعود (مرزاصاحب) کی خدمت میں سنایا گیاجس میں اس نے اعتراض کیا تھا کہ آپ ج کیوں منیں کرتے؟ اس کے جواب میں حضرت میں موعود نے فرمایا کہ:۔ میرا پہلا کام خزروں کا قتل اور صلیب کی فکست ہے، ابھی تو میں خزروں کو قتل کر رہا ہوں اے بہت سے خزر مریکے ہیں اور بہت سخت

میاں امام دین صاحب سکھوانی نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اکثر فرما یا کرتے تھے کہ بقول ہمارے مخالفین کے جب مسیح آئے گااور لوگ اس کو ملنے کے لئے اس کے گھریر جائیں گے تو گھروا لے کہیں گے کہ مسیح صاحب باہر جنگل میں

جان ابھی ہاتی ہیں ان سے فرصت اور فراغت ہوئے۔ (افسوس ہو کہ مرزاصاحب کو مدۃ العمر خزریوں کے شکار سے فرصت نہ مل سکی، ان کے خزر مرے نہ انہیں جج کی توفق ہوئی۔ ناقل) "۔

(المفوظات احمدید ج ۵ ص ۲۹۳ ، ۲۹۳ مرتبه محم منظور النی قاویانی)

" فاکسار عرض کر تا ہے کہ جج نہ کرنے کی قو فاص وجوہات تھیں کہ شروع میں تو آپ کے لئے مالی لحاظ ہے انظام نہیں تھا۔ کیونکہ سالی جائداد وغیرہ اوائل میں ہمارے داداصاحب کے ہاتھ میں تھی، اور بعد میں تا یاصاحب کا نظام رہااور اس کے بعد حالات ایسے پیدا ہوگئے کہ ایک تو آپ جہاد منسوخ کرنے ایک تو آپ جہاد کے کام میں منہمک رہے (غالبًا جہاد منسوخ کرنے کے کام میں۔ ناقل) دو سرے آپ کے لئے جج کاراستہ بھی مخدوش تھا۔ تاہم آپ کی خواہش رہتی تھی کہ جج کریں (تیسرے ، حکمت اللہید کہ آپ کو جج کی توفیق ہے محروم رکھناچا ہی تھی آکہ ، سیج کی آیک علامت بھی آپ پر صادق نہ آئے اور ہرعام و فاص کو معلوم ہو جائے کہ ان کا دعویٰ مسیحت غلط ہے)

درست نہ تھی بھیشہ بیار رہتے تھے (اور یہ قدرت کی جانب ہے آپ کو درست نہ تھی بھیشہ بیار رہتے تھے (اور یہ قدرت کی جانب ہے آپ کو درست نہ تھی بھیشہ بیار رہتے تھے (اور یہ قدرت کی جانب ہے آپ کو کرکہ ہندوستان کے مولویوں نے مکہ معظمہ سے حضرت مرزا صاحب کے کوئکہ ہندوستان کے مولویوں نے مکہ معظمہ سے حضرت مرزا صاحب

(سيرة المهدى ج٣ص ٢٩٢، ٢٩٢)

سور مارنے کے لئے گئے ہوئے ہیں۔ پھروہ لوگ جیران ہو کر کہیں گے کہ یہ کیما سے ہے کہ لوگوں کی ہدایت کے لئے آیا ہے اور باہر سودروں کا شکار کھیلتا پھر قاہے ، پھر فرماتے تھے کہ ایسے شخص کی آ مدسے تو ہنسیوں اور گنڈیلوں کو خوشی ہو سکتی ہے جو اس قسم کا کام کرتے ہیں ، مسلمانوں کو کیسے خوش ہو سکتی ہے یہ الفاظ بیان کر کے آپ بہت ہنتے تھے یہاں تک کہ اکثراوقات آپ کی آنگھوں میں یانی آ جا تا تھا۔ "

کے واجب القتل ہونے کے فاوئل منگائے تھے، اس کئے حکومت تجاز آپ کی مخالف ہو چکی تھی (اور یہ قدرت کی جانب سے دوسری تدیر تھی۔ ناقل) وہاں جانے پر آپ کو جان کا خطرہ تھا (دجال بھی اس خطرہ سے مکہ کرمہ نہیں جاسکے گا۔ ناقل) المذا آپ نے قرآن شریف کے اس حکم پر عمل کیا کہ اپنی جان کو جان ہو جھ کر ہلاکت میں مت پھناؤ مختصریہ کہ جج کی مقررہ شرائط آپ میں نہیں پائی گئیں اس لئے آپ پر جج فرض نہیں ہوا۔ (اور خلاصہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو

(اخبار الفضل قاديان جلد ١٤ نمبر ٢١ص ٤ مورخه ١٠ تمبر ١٩٢٩ء)

چهناسوال وجواب:

"سوال ششم (از محم حین صاحب قادیانی) حضرت اقدس (مرزا غلام احم قادیانی) غیر عورتوں سے ہاتھ پاؤل کیول دواتے ہیں۔ ؟

جواب۔ (از تحکیم فضل دین قادیانی) وہ نبی معصوم ہیں،ان سے مس کرنااور اختلاط منع نہیں بلکہ موجب رحمت وہر کات ہے۔

(الحكم جلد ١١ نمبر ١٣ ص ١٣ مورخه ١٢ الريل ١٩٠٤)

جالياتي حس:

" ڈاکٹر میر مجر اسلیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ مولوی مجمد علی صاحب ایم، اے لاہور کی پہلی شادی حضرت میں موعود علیہ السلام (مرزا غلام احمد صاحب) نے گورد اسپور میں کرائی تھی جب رشتہ ہونے لگا تو اڑکی کو دیکھنے کے لئے حضور نے ایک عورت کو گورد اسپور بیجا ناکہ کہ وہ آکر رپورٹ کرے کہ لڑکی صورت وشکل وغیرہ میں بھیجا ناکہ کہ وہ آگر رپورٹ کرے کہ لڑکی صورت وشکل وغیرہ میں

کیس ہے اور مولوی صاحب کے لئے موزوں بھی ہے یا نہیں یہ
کاغذیر ش نے لکھا تھا اور حضرت صاحب نے بمشورہ حضرت ام
المومنین لکھوا یا تھا، اس میں مختلف باتیں نوٹ کرائی تھیں۔ مثلاً یہ کہ
لڑک کارنگ کیاہے، قد کتاہے، اس کی آکھوں میں کوئی نقص تو نہیں،
ناک، ہونٹ، گردن، دانت، چال، ڈھال وغیرہ کیے ہیں غرض بہت
ساری باتیں ظاہری شکل وصورت کے متعلق لکھوا دی تھیں کہ ان کی
بابت خیال رکھے اور دیکھ کر واپس آکر بیان کرے جب وہ عورت
بابت خیال رکھے اور دیکھ کر واپس آکر بیان کرے جب وہ عورت
اس طرح جب ظیفہ رشید الدین صاحب مرحوم نے اپنی بوی لائی
مطرت میاں صاحب (لیعنی خلیفة المسیدے شانی) کے لئے چیش کی تو
ان ونوں میں یہ خاکسار ڈاکٹر صاحب موصوف کے پاس چکرانہ پہاڑ پر،
جمال وہ متعین شے بطور تبدیلی آب و ہوا کے گیا ہوا تھا۔ واپسی پر مجھ

(سيرة المهدى ج٣٥ ص٢٩٦)

عائشه:

"میری بیوی پندرہ برس کی عمر میں وار الامان میں حضرت مسیح موعود کے پاس آئیں حضور کو مرحومہ کی خدمت حضور کے پاوک دبانے کی بہت پہند تھی" ۔

(عائشہ کے شوہر غلام محمد صاحب قادیانی کامضمون مندرجہ الفضل ۲۰ مارچ ۱۹۲۸ء ص ۲- ۷)

بھانو : -

" واكثرمير محد اساعيل صاحب في محد عديان كياكه حفرت ام

المومنین (نفرت جمال بیگم ذوجه مرزاغلام احمد) نے ایک دن سایا که حضرت صاحب کے ہاں ایک بوڑھی ملازمه مساۃ بھانو تھی وہ ایک رات جبکہ خوب سروی پڑ رہی تھی حضور کو وہانے بیٹی، چونکہ وہ لحاف کے اوپر سے دہاتی تھی اس لئے اسے بہ پہتہ نہ لگا کہ جس چیز کو بیس دہاری ہوں وہ حضور کی ٹائلیں نہیں بلکہ پٹنگ کی پئی ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت صاحب نے فرما یا (بھانو آج بردی سردی ہے "۔ بھانو کھنے گئی مشرت صاحب نے فرما یا (بھانو آج بردی سردی ہے "۔ بھانو کھنے گئی بہاں جی، تدے تے تہاؤی لٹال لکڑی واگر ہویاں ہویاں ایس " یعنی بہال جبی تو آج آپ کی لاتیں لکڑی کی طرح سخت ہو رہی ہیں۔ " فاکسار عرض کرتا ہے حضرت صاحب نے جو بھانو کو سردی کی طرف توجہ دلائی تواس میں بھی فالبًا یہ جتانا مقصود تھا کہ آج شاید سردی کی شدت کی وجہ سے تہماری حس کم زور ہو رہی ہے۔ "

(سیرۃ المدی ج س ص ۱۳)
خاکسار عرض کر تا ہے کہ حدیث سے پیۃ لگتا ہے کہ آنخضرت صلعم
(صلی اللہ علیہ وسلم) بھی عور توں سے بیعت لیتے ہوئے ان کے ہاتھ کو
ہمیں چھوتے تھے، دراصل قر آن شریف میں جو یہ آتا ہے کہ عورت کو
کسی غیر محرم پر اظہار زینت نہیں کرنا چاہئے اسی کے اندر کمس کی
ممانعت بھی شامل ہے کیونکہ جسم کے چھونے سے بھی زینت کا اظہار ہو

جاتا ہے۔ " (سیرۃ المهدی ج۔ ۳ص ۱۵)

زينب بيگم:

" ڈاکٹرسید عبدالستار شاہ صاحب نے بھی سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ جملے سے میری لائل زینب بیٹم نے بیان کیا کہ بین تین ماہ کے قریب حضرت اقدس (مرزا غلام احمد صاحب) کی خدمت میں رہی ہول گرمیوں میں پکھاوغیرہ اور اسی طرح کی خدمت کرتی تھی، بسالوقات ایسا ہوتا کہ نصف رات یا اس سے زیادہ مجھ کو پکھاہلاتے گزر جاتی تھی مجھ کو

اس اثنا میں کسی قتم کی تھکان و تکلیف محسوس نہیں ہوتی تھی۔ بلکہ خوشی ہے دل بھر جاتا تھا، دو دفعہ ایساموقعہ آیا کہ عشاء کی نماز ہے لے کرضیح کی اذان تک جھے ساری رات خدمت کرنے کا موقعہ طا۔ پھر بھی اس حالت میں مجھ کونہ نیندنہ غودگی نہ تھکان معلوم ہوئی بلکہ خوشی اور سرور عبدا ہوتا تھا"۔

(سیرۃ المہدی ج- سم ص ۲۷۳) پیدا ہوتا تھا۔

"ڈاکٹرسید عبدالستار شاہ صاحب نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ایک دفعہ جب حضور علیہ السلام (مرزاصاحب) سیالکوٹ تشریف لے گئے تھے تو میں معضور علیہ السلام (مرزاصاحب) سیالکوٹ تشریف لے گئے تھے تو میں رعیہ دورہ تھا۔ میں شرم کے مارے آپ سے عرض نہ کر سکتی تھی گر میرا دورہ تھا۔ میں شرم کے مارے آپ سے عرض نہ کر سکتی تھی گر میرا دل چاہتا تھا کہ میری بیاری سے کسی طرح حضور کو علم ہو جائے، تا کہ میرے لئے حضور دعافرہائیں، میں حضور کی خدمت کر رہی تھی کہ حضور دیا نہا میں جارے معلوم کر کے فرمایا زینب تم کو مراق کی بیاری ہے۔ جم دعا کر میں گئے۔

دراق کی بیاری ہے۔ جم دعا کریں گئے۔

(سيرة المهدى ج٣ص ٢٧٥)

" (و اکس سید عبد الستار شاہ صاحب نے جھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ میری بردی لڑی زینب بیٹم نے جھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت سے موعود علیہ السلام (مرزاغلام احمد صاحب) قوہ فی رہے ستھ کہ حضور نے جھ کو اپنا بچاہوا قوہ و یا اور فرمایا زینب یہ فی اور میں نے عرض کی حضور ہے گرم ہواور جھ کو بھے اور جھ کو بھے اس سے تکلیف ہو جاتی ہے، آپ نے فرمایا یہ ہمارا بچاہوا قوہ ہے، تم لی لو بچھ نقصان نہیں ہوگا۔ میں نے لی لیا" ۔

(سيرة المهدى - ج ٣ ص ٢٦٦)

مائی تابی:

"میرے گھر سے بینی والدہ عزیز مظفر احمہ نے مجھ سے بیان کیا کہ

ایک دفعہ ہم گھر کی چند لڑکیاں تربوز کھارہی تھیں، اس کا ایک چھلکا مائی آبی کو جالگا۔ جس پر مائی آبی بہت ناراض ہوئی، اور ناراضگی میں بد دعائیں دینی شروع کیں، اور پھرخودہی حضرت سے موعود کے پاس جاکر شکایت بھی کر دی اس پر حضرت صاحب نے ہمیں بلا یا اور پوچھا کہ کیا بات ہوئی، ہم نے سارا واقعہ سنا دیا، جس پر آپ مائی آبی ہے ناراض ہوئے کہ تم نے میری اولاد کے متعلق بد دعائی ہے خاکسار عرض کر آ ہے کہ مائی آبی قادیان کے قریب ایک بوڑھی عورت تھی جو حضرت سے موعود کے گھر میں رہتی تھی، اور اچھا اظلاص رکھتی تھی "۔ موعود کے گھر میں رہتی تھی، اور اچھا اظلاص رکھتی تھی "۔ موعود کے گھر میں رہتی تھی، اور اچھا اظلاص رکھتی تھی "۔

مائی کاکو :

"مائی کاکونے جھے جے بیان کیا کہ ایک دفعہ میرے سامنے میاں عبد العزیز صاحب پڑاری سیکھواں کی بیوی حضرت سیح موعود علیہ السلام کے لئے کچھ آزہ جلیبیاں لائی۔ حضرت صاحب نے ان میں سے ایک جلیبی اٹھا کر منہ میں ڈالی۔ اس وقت ایک راولہنڈی کی عورت پاس بٹی سخی۔ اس نے گھراکر حضرت صاحب ہے کما۔ حضرت یہ تو ہندد کی بی موئی ہیں۔ حضرت صاحب نے کماتو پھر کیا ہے۔ ہم جو سبزی کھاتے ہیں۔ وہ گور اور پاخانہ کی کھاوے تیار ہوتی ہے۔ اور اس طرح بعض اور مثالیں دے کر اے سمجھایا۔ "

(سيرة المهدى جساص ٢٨٧٨، ٢٨٥)

نیم دیوانی کی حرکت:

'' حضرت سیح موعود کے اندرون خاند ایک بنم دیوانی سی عورت بطور خاد مہ کے رہا کرتی تھی، ایک وفعہ اس نے کیا ترکت کی کہ جس کمرے میں حفرت صاحب بیٹھ کر لکھنے پڑھنے کا کام کرتے تھے وہاں ایک کونے میں کھراتھا جس کے پاس پانی کے گھڑے رکھے تھے۔ وہاں اپنے کپڑے اتار کر اور ننگی بیٹھ کر نمانے لگ گئی۔ حضرت صاحب اپنے کام تحریر میں مصروف رہے اور کچھ خیال نہ کیا کہ وہ کیا کرتی ہے "۔ (ذکر صبیب موئفہ مفتی محمہ صادق ص ۲۸)

رات کاپیره:

"مائی رسول بی بی صاحبہ بیوہ حافظ حامد علی صاحب مرحوم نے بواسطہ مولوی عبدالر حمان صاحب جث مولوی فاضل نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک زمانہ میں حضرت سے موعود (مرزاصاحب) کے وقت میں میں اور المبیہ بابو شاہ دین رات کو پہرہ ویتی خشیں، اور حضرت صاحب نے فرمایا ہوا تھا کہ اگر میں سونے میں کوئی بات کیا کروں تو مجھے جگا دینا، ایک دن کا واقعہ ہے کہ میں نے آپ کی زبان پر کوئی الفاظ جاری ہوتے ایک دن کا واقعہ ہے کہ میں نے آپ کی زبان پر کوئی الفاظ جاری ہوتے سے اور آپ کو جگا ویا، اس وقت رات کے بارہ بجے سے ان ایام میں عام طور پر بہرہ پر مائی فجو منشینی المبیہ خشی محمد وین گو جرانوالہ اور المبیہ بابو شاہ دین ہوتی تھیں۔

خاکسار عرض کر تا ہے کہ مائی رسول بی بی صاحبہ میری رضائی ماں جی (اور مرزاصاحب کی؟ ناقل) اور حافظ حالہ علی صاحب مرحوم کی بیوہ جیں جو حضرت مسیح موعود کے پرانے خادم تھے۔ مولوی عبد الرحمٰن صاحب ان کے واماد جیں۔
صاحب ان کے واماد جیں۔
(سیرة المدی ج ساص ۲۱۳)

جوان عورت، بغلگير، الحمدللد:

" ۲۵ جولائی ۱۸۹۳ء مطابق ۲۰ زی الحجه ۱۳۰۹ء روز ووشنبه آج میں نے بوقت صبح صادق ساڑھے چار بجے دن کے خواب میں ویکھا کہ ایک حویلی ہے اس میں میری بیوی والدہ محمود اور ایک عورت بیٹھی ہے تب میں نے ایک مشک سفیدرنگ میں پانی بحراہ اور اس مشک کو اٹھا کر ایا ہوں اور وہ پانی لا کر ایک اپنے گھڑے میں ڈال دیا ہے میں پانی کو ڈال چکا تھا کہ وہ عورت جو بیٹھی ہوئی تھی پکایک سرخ اور خوش رنگ لباس پنے ہوئے میرے پاس آگئی کیا دیکھا ہوں کہ ایک جواں عورت ہے۔ پیروں سے سرتک سرخ لباس پنے ہوئے، شاید جالی کا کپڑا ہے۔ میں نے ول میں خیال کیا کہ وہی عورت ہے جس کے لئے اشتمار دیئے تھے۔ (یعنی محمدی بیگم۔ ناقل) لیکن اس کی صورت میری بیوی کی صورت معلوم ہوئی۔ گویا اس نے کما، یا دل میں کما کہ میں آگئی موں۔ میں نے کما یا اللہ آجادے، اور پھر وہ عورت مجھ سے بفلگیر ہوتے ہی میری آگھ کھل گئے۔ فالحمد للہ علی موئی۔ اس کے بفلگیر ہوتے ہی میری آگھ کھل گئے۔ فالحمد للہ علی الکہ دالک

"اس سے وو چار روز پہلے خواب میں دیکھا تھا کہ روش بی بی میرے دالان کے دروازے پر آکمڑی ہوئی ہے اور میں والان کے اندر میں ہوئی ہے اور میں والان کے اندر بیٹے اہوں۔ " بیٹے اہوں۔ تب میں نے کما کہ آ، روش بی بی اندر آجا۔ " بیٹے اہوں۔ تب میں نے کما کہ آ، روش بی بی اندر آجا۔ " بیٹے جمارم)

نا كامى كى تلخى :

فرمایا چند روز ہوئے کہ تحقیٰ نظر میں ایک عورت بچھے دکھلائی گئ اور پھر الهام ہوا اس عورت اور اس کے خاوند کے لئے ہلا کت ہے (لیمنی انگور کھٹے ہیں۔ ناقل) "۔ (تذکرہ ص ۱۱۰ طبع چہارم)

خواب : دماغی بناوٹ :

١٨ أكت ١٨٩٢ء مطابق ٢٠ محرم ١٠٠٩ء - المج خواب مين مين

مرزاغلام احمد) نے میں دیکھا کہ مجمدی (بیگم) جس کی نسبت پیش گوئی ہے، اور سراس کا شاید منڈا ہوا ہے، اور بدان سے ننگی ہے اور نمایت کروہ شکل ہے میں نے منڈا ہوا ہے، اور بدان سے ننگی ہے اور نمایت کروہ شکل ہے میں نے اضاف اس کو قین مرتبہ کما کہ تیرے سرمنڈی ہونے کی یہ تعبیرہے کہ تیرا خاوند مرجائے گااور میں نے دونوں ہاتھ اس کے سربرا آمارے ہیں اور اسی رات والدہ محمود نے خواب میں دیکھا کہ مجمدی (بیگم) سے میرا نکل ہوگیا ہے اور ایک کاغذ مران کے ہاتھ میں ہے جس پر ہزار روپیہ مرککھا ہوگیا ہے اور شیر بی منگوائی گئ ہے اور پھر میرے پاس وہ خواب میں کھڑی ہے، اور شیر بی منگوائی گئ ہے اور پھر میرے پاس وہ خواب میں کھڑی ہے۔ " خاکسار عرض کر آ ہے کہ خوابوں کا مسئلہ بھی بردانازک ہے، کئی خوابیں انسان کی دمانی بناوٹ کا متیجہ ہوتی ہیں۔ اور اکثر لوگ ان کی حقیقت کو نہیں شبحتے۔ "

(سيرة الهدى ج٣ ص١١١ موكفه صاحبزاده مرزابشياحه)

باک مال۔ باک مصرف:

"بیان کیا بھے ہے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ ایک دفعہ
انبالہ کے ایک شخص نے حضرت صاحب فتیٰ دریافت کیا کہ میری
ایک بمن کنجی تھی، اس نے اس حالت میں بہت ساروبیہ کمایا، پھروہ مر
گئی، اور مجھے اس کاتر کہ ملا، مگر بعد میں مجھے اللہ تعالی نے توبہ اور اصلاح
کی توفیق دی، اب میں اس مال کو کیا کروں؟ حضرت صاحب نے جواب
دیا کہ ہمارے خیال میں اس زمانہ میں ایسامال اسلام کی خدمت میں
خرج ہو سکتا ہے (اور اسلام کی روح خود مرز اصاحب تھے۔ ان سے بستر
اس مال کا معرف اور کون ہو سکتا تھا۔ ناقل) "

(سيرة المهدى ج- اص ٢٦١ روايت نمبر٢٤٢)

انوار خلافت

دس جوتے

(۱) مرزاصاحب قادیان :میال محمود احمد صاحب خلیفه قادیان

(٢) عزيزه بيكم :ميال محمد احمد صاحب خليف قاديان كي بيوي-

(m) ابو بكر صديق : عزيزہ بيكم اور مساة سلمي كے والد-

(٣) مساة سلمی ابو بکر صدیق کی لژکی، جس کاعدالتی بیان درج ذیل -

-4

(۵) احسان على :ايك قادياني دوا فروش، قاديان مير-

"ميرے باپ كانام ابو بكر صديق ہے ، وہ مرزا صاحب قاديان كا خرے، میں بھی مرزا صاحب قادیان کے گھر میں تقریباً (۵) سال رہی ہوں ، میں مستغیث احسان علی کو جانتی ہوں چار سال ہوئے ہیں مرزاصاحب کے لڑ کے کی دوائی لینے احسان علی کی دو کان پر گئی تھی، میں ننخہ لے کر اس کی دو کان پر گئی تھی، اول احسان علی نے میرے ساتھ مخول کرنا شروع کیا اور پھر مجھ سے کہا کہ میں مضربوں کے کمرہ میں جاؤل، اس دوسرے کمرہ میں اس نے مجھے لٹایا اور میرے ساتھ بدفعلی كرنے كى كوشش كرى، لوگ ميرے رولا كرنے ير أكشے موسك اور دروازه کھلا یا اور احسان علی کو لعنت اور ملامت کری تھی۔ احسان علی نے میرے ساتھ بدفعلی کرنی شروع کری تھی۔ میں نے گھر میں جاکر عزیزہ بیکم کے پاس شکایت کری تھی اور اس ونت مرزا صاحب وہاں موجود تھے، ان ایام میں عزیزہ بیگم کے پاس رہتی تھی، مرزاصاحب نے احسان على كوبلايا اور لعنت ملامت كرى اور احسان على كو كهاكه قاويان سے نکل جاؤ۔ احسان علی نے معافی مآئی اور مرزا صاحب نے تھم ویا کہ اگر احسان علی دس جوتے کھالیوے تب اس کو معاف کیا جاتا ہے ، اور ٹھبرسکتا ہے، چنانچہ احسان علی نے اس کو قبول کیا، اور میں نے اس کو

وس جوتے لگائے تھے، یہ جوتیاں مرزا صاحب کے سامنے ماری تھیں ۔۔۔۔۔۔ جبکہ میں نے احسان علی کو جوتیاں ماریں تھیں توتین چار آدی آکھے ہوگئے تھے ان ایام میں میں بغیر پردہ کے باہر پھراکرتی تھی ۔۔۔۔۔ اس کے بعد میں سودالینے بازار نہیں گئی۔ " (مساة سلمی کی طفیہ شادت جواس نے بتاریخ ۱۰جولائی ۱۹۳۵ء ایر پیشن ڈسٹر کٹ مجسٹریٹ ضلع امر تسرکی عدالت میں اداکی۔ جقد مہ ازالہ حیثیت حرفی زیر دفعہ ضلع امر تسرکی عدالت میں اداکی۔ جقد مہ ازالہ حیثیت حرفی زیر دفعہ صلع امر اسلمیل ، نمبری ۲/۸۲ مرجوعہ کا جولائی ۱۹۳۵ء منفصلہ ۲ سمبر ۱۹۳۵ء "قادیانی ندہب" مولفہ پروفیسر محمد الیاس برنی۔ طبع پنچم ص ۸۲۴)

خصوصی دلچیی

"جب میں ولایت گیا تو جھے خصوصیت سے خیال تھا کہ یورپین سوسائی کا عیب والا حصہ بھی دیکھوں گا، گر قیام انگلستان کے دوران جھے اس کا موقعہ نہ ملا۔ واپسی پر جب ہم فرانس آئے تو میں نے چوہدری ظفر اللہ خال صاحب سے ، جو میرے ساتھ سے کما کہ جھے کوئی الی جگہ و کھائیں جمال یورپین سوسائی عریانی سے نظر آسکے ، وہ بھی فرانس سے واقف تونہ سے گر جھے او پسسیرا میں لے گئے جس کانام جھے یا و نہیں رہا، او پیراسینماکو کتے ہیں چود ھری صاحب نے بتایا کہ یہ اعلیٰ سوسائی کی جگہ ہے جھے و کھ کر آپ اندازہ لگاسکتے ہیں ، میری نظر چونکہ سوسائی کی جگہ ہے جھے و کھ کر آپ اندازہ لگاسکتے ہیں ، میری نظر چونکہ اور ہیں نظر چونکہ اور کی چیز اچھی طرح نہیں دیکھ سکتا۔ تھوڑی دیر کے بعد میں نے جو دیکھا توایہ معلوم ہوا کہ سیٹروں عور تیں بیٹی ہیں میں نے چود ھری صاحب کماکیا یہ نگی نہیں۔ انھوں نے بتایا کہ یہ نگی نہیں۔ بھور میں معلوم ہوتی تھیں۔ بلکہ کپڑے بینے ہوئے ہیں گر باوجو واس کے وہ نگی معلوم ہوتی تھیں۔ بلکہ کپڑے بینے ہوئے ہیں گر باوجو واس کے وہ نگی معلوم ہوتی تھیں۔ بلکہ کپڑے بینے ہوئے ہیں گر باوجو واس کے وہ نگی معلوم ہوتی تھیں۔ انھوں خور تیں معلوم ہوتی تھیں۔ بلکہ کپڑے بینے ہوئے ہیں گر باوجو واس کے وہ نگی معلوم ہوتی تھیں۔ بلکہ کپڑے بینے ہوئے ہیں گر باوجو واس کے وہ نگی معلوم ہوتی تھیں۔ بلکہ کپڑے بینے ہوئے ہیں گر باوجو واس کے وہ نگی معلوم ہوتی تھیں۔ بلکہ کپڑے بینے ہوئے ہیں گر بین کر ف بھی صاصل ہوا یا نہیں۔

ناقل) - "

(مرزابثیرلارین صاحب کاارشاد مندرجه الفضل ۲۸ جنوری ۱۹۳۴ء) `

اطالوی رقاصه

"مرزابشرلدین کی آمداورسلسل ہوٹل کی نتظمہ کی گمشدگی تلاش کے باوجود اس کا کوئی پنة نہیں مل سکا۔ " (اخبار کی سرخی) " کیم مارچ یا نچ مارچ ۔ سلسل ہوٹل کی طرف سے مشتہر ہواتھا کہ جعرات کیم مارچ پانچ سے ساڑھے نو بجے رات تک ناچ اور رسٹ ڈرائیو ہو گابڑے بڑے جمع انعالت بدستور سابق تقسیم کئے جائیں گے، تماشائی شام چار بج سے جمع ہوئے، اور پانچ بج اچھا خاصا جمع ہوگیا، ہرایک مخص کھیل شروع ہونے کا منتظر تھا، گر خلاف توقع رسٹ ڈرائیو شروع نہ ہوا، ناچ کا بینڈ بجنا شروع ہوا، آخر پر سلسل ہوئل کے ایک بیرے سے معلوم ہوا کہ بینڈ بجنا شروع ہوا، آخر پر سلسل ہوئل کے ایک بیرے سے معلوم ہوا کہ بینڈ بجنا شروع ہوا، آخر پر سلسل ہوئل کے ایک بیرے سے معلوم ہوا کہ بینڈ بین محمود موٹر میں بھاکر لے گئے ہیں۔ "

(روزنامه آزاو ۱۳ مارچ ۱۹۳۴ء)

قاديان شكن:

(اخبار زمیندار کامنظوم تبصره)

لاہور کا دامن ہے تیرے فیش سے چن پروردگار عشق! تیرا چلبلا چلن ہیں جس کے ایک تار سے دابستہ سوختن آوردہ جنوں ہے تیری بوئ پیرئن بیعانہ سرور ہے تیرا مرمری بدن جس پر فدا ہے شخ ، تو انو ہے برہمن سب نشہ نبوت ظلی ہوا ہرن جادو دی ہے آج جو ہو قادیاں شکن (ارمنعان قادیان ص ۴۸، ۴۹) اے کشور اطالیہ کے باغ کی بمار پینیبر جمال! جیری دل رہا اوا المجھے ہوئے ہیں دل تیری زلف سیاہ میں پروردہ فسول ہے تیری آنکھ کا خمار پیانہ نشاط تیری ساق صندلی رونق ہے ہوٹلوں کی تراحس بے تجاب جب قادیاں یہ تیری لیلی نظر پڑی میں ہوں تیری چھم پرافسوں کا معترف میں ہوں تیری چھم پرافسوں کا معترف میں ہوں تیری چھم پرافسوں کا معترف

وه قاریان گئی

عشاق شهر کا ہے زمیندار سے سوال ہوٹل سلسل کی رونق عریاں کہاں مگی اس کے جلومیں جل گئی ایماں کے ساتھ ساتھ کیا گیانہ تھاجو لے کے وہ جان جہاں گئی خوف خدائے پاک ولوں سے آکل گیا آٹھوں سے شرم سرور کون و مکال گئی بن کر خروش حلقہ رندان کم بینل کیکر گئی وہ حشر کا ساماں، جہاں گئی روائے وہل کے برق کے سائے جمال گئی اب سس حریم ناز میں وہ جان جہاں گئی ہے چیستاں سنی تو زمیندار نے کہا اتنا ہی جان ہوں کہ وہ قادیاں گئی ارمنعان قادیان میں 40)

مس روفو

حمیں "مٹی ٹی الوم"ک بھی خرب نانے کے اے بے خبر لیکسوفوا کے گا حمیں یہ سبق قادیاں سے جمال چل کے سوتے میں آئی مس روفو کے گا حمیان قادیان ص ۲۹)

اخبارات میں اس کاچر جاہوا تو مرزا بشیرالدین صاحب نے اپنے خطبہ میں یہ وضاحت فرمائی کہ میں اس لیڈی کو اپنی بیویوں اور لڑکیوں کو اگریزی لہجہ سکھانے کے لئے لایا تھا۔

(الفضل ۱۸ مارچ ۱۹۳۳ء)

پردے کا تھم

"سوال ہفتم: حضرت کے صاحبزادے غیر عورتوں میں بلاتکلف اندر کیوں جاتے ہیں، کیا ان سے پردہ درست نہیں؟ (سائل محمد حسین تادیانی)

جواب: مرورت مجاب صرف احمال زنا کے لئے ہے جمال ان کے وقوع کا احمال کم ہوان کو اللہ تعالی نے مشتی کر دیا ہے، اس واسطے انبیاء القیاء لوگ مشتی ہیں، پس حضرت کے صاحبزادے اللہ کے فضل ہے متی ہیں ان سے آگر مجاب نہ کریں تو

اعتراض کی بات نہیں حکیم فضل دین از قادیاں۔ " (اخبار الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۳ ص ۱۳ مورخه ۱۷ پریل ۱۹۰۷ء)

تبهى تبهى اور ہميشه

"الك خطيم، جس كے متعلق اس نے تسليم كيا ہے كہ وہ اس كالكھا ہوا ہے، اس پر بيہ تحرير كيا ہے كہ:

"حضرت من موعود "مرزافلام احمد صاحب قادیانی" ولی الله تقے اور ولی الله بھی بھی بھی ناکر لیا کرتے ہیں۔ اگر انھوں نے بھی بھار زناکر لیا تواس میں کیا حرج ہوا۔ " پھر لکھا ہے: "ہمیں حضرت منج موعود پر اعتراض نمیں کیونکہ وہ بھی بھی زنا کیا کرتے تھے، ہمیں اعتراض موجودہ خلیفہ (مرزامحود احمد صاحب) پر ہے، کیونکہ وہ ہر وقت زنا کرتا رہتا ہے۔ " اس اعتراض سے پت لگتا ہے کہ بید شخص وقت زنا کرتا رہتا ہے۔ " اس اعتراض سے پت لگتا ہے کہ بید شخص بیغامی طبع ہے (لیمن قادیا نیول کی لاہوری پارٹی سے تعلق رکھتا ہے۔ پغامی طبع ہے (لیمن قادیا نیول کی لاہوری پارٹی سے تعلق رکھتا ہے۔ پغامی اللہ تقاد ہے کہ بھرا حضرت منج موعود کے متعلق بیدا عقاد ہے کہ آپ نی اللہ تنے مربودی (لاہوری) اس بات کو نہیں مانتے اور وہ آپ کو صرف ولی اللہ سمجھتے ہیں۔ "

(خطبه میال محمود احمد صاحب خلیفه قادیان مندرجه اخبار الفصل ۳۱ اگست ۱۹۳۸ء ص۲)

مريد كاشكوه

(۱۹۲۷ء میں سکینہ و زاہر کے قصے گلی کوچوں میں تھلیے، اخباروں کی زینت ہے، عدالتوں میں کو نجے گر خلیفہ کے غالی مرید فیخ عبدالر حمان صاحب مصری کو اپنے ہیر کے نقدس کالفین تب آیا جب ان ترکتازیوں کا سلسلہ بیخ صاحب کے گھر تک آپنچا، تاہم مرید نے پیر کا راز فاش کرنے کے بجائے نجی خطوط کے ذریعہ اصلاح احوال کی ناکام کوشش کی،

ان کے پہلے مطبوعہ خط کے، جو خاصا طویل ہے، چند فقرے باضافہ عنوانات درج ذیل ہیں۔ ناقل)

دو توک بات

"بم الله الرحن الرحيم- نحمده ونصلى على رسوله الكريم
سيدنا- السلام عليم ورحمة الله ويركاند-"

سیدنا۔ اسلام یہ ورحمہ الدور ہے۔ میں ذیل کے چند الفاظ محض آپ کی خیر خوابی اور سلسلہ کی خیر خوابی کو مد نظر رکھتے ہوئے لکھ رہا ہوں، مدت سے میں بید چاہتا تھا کہ آپ سے دو نوک بات کروں گرجن باتوں کا در میان میں ذکر آ نالاز می تھادہ جیسا کہ آپ اچھی طرح جانتے ہیں ایسی تھیں کہ ان کے ذکر سے آپ کو سخت شرمندگی لاحق ہونی لاز می تھی اور جن کے نتیجہ میں آپ میرے سامنے منہ و کھانے کے قابل نہیں رہ سکتے تھے۔ "

تقنرس كابرده

"اگر میں بھی آپ کے اس اشتعال انگیز طریق سے متاثر ہو کر جلد بازی سے کام لیتا اور ابتدا میں ہی اپنا بنی بر حقیقت بیان شائع کر دیتا اور جو تقدس کا ہناوٹی پردہ آپ نے اپنا اوپر ڈالا ہوا ہے اسکو اٹھاکر آپ کی اصل شکل دنیا کے سامنے ظاہر کر دیتا تو آج نہ معلوم آپ کا کیا حشر ہو آ۔ "

تعجب کی بات

"تجب ہے جھے توان دیرینہ تعلقات کااس قدر پاس ہو کہ آپ کے گندے افعال کاذکر آپ کے سامنے کرنے سے بھی شرم محسوس کروں، اور محض اس خیال سے کہ میرے سامنے آنے سے آپ کو شرم محسوس ہوگی آپ کے سامنے آنے سے حتی الوسع اجتناب کر تارہا ہول لیکن ان تعلقات کا آپ کو اتنا بھی پاس نہ ہوا جتنا کہ ایک "دمعمولی قماش کے بدچلن انسان" کا ہو تا ہے بیں نے سنا ہے بدچلن سے بدچلن آ دی بھی اپنے دوستوں کی اولاد پر ہاتھ ڈالنے سے احراز کر تا ہے لیکن افسوس آپ نے اتنا بھی نہ کیا اور اپنے ان مخلص دوستوں کی اولاد پر بی ہاتھ صاف کرنا چاہا، جو آپ کے لئے اور آپ کے خاندان کے لئے جانیں تک قربان کر دینا بھی معمولی قربانی سیجھتے تھے۔ (جان کے ساتھ عزت و ناموس اور ضمیر کی قربانی بھی سسی وہ اخلاص بی کیا ہو اجوابی قربانیوں کا بھی متحمل نہ ہو۔ ناقل)

ناجائز فائده

"میں دیکھ رہاہوں کہ ایک طرف تو آپ نے اپی عمیاشی کو انتا تک پہنچا یا ہواہ ، جس لڑکی کو چاہا پی عجیب وغریب عمیاری سے بلا یا اور اس کی عصمت دری کر دی، اور پھر ایک طرف سے اس کی طبعی شرم حیا سے ناجائز فائدہ اٹھا لمیا اور دو سری طرف دہمکی دے دی کہ "اگر تو نے کس کو بتا یا تو تیری بات کون مانے گا، لوگ تجھے پاگل اور منافق کمیں گے، میرے متعلق تو کوئی یقین شیس کرے گا۔ " اور اگر کسی نے جرآت میرے اظہار کرویا تو مختلف بہانوں سے ایکے خاوندوں یا والدین کو ٹال دیا۔"

جال اور ماتم

"لڑکیوں اور لڑکوں کو پھنسانے کے لئے جو جال آپ نے ایجنٹ مرووں اور ایجنٹ عورتوں کا بچھا یا ہوا ہے اس کار از جب فاش کیا جائے گاتولوگوں کو پیتہ لگے گا کے کس طرح ان کے گھروں پر ڈاکہ پڑتا ہے مخلص جو آپ کے ساتھ اور آپ کے خاندان کے ساتھ تعلق پردا کرنا فخر سجھتے ہیں ان کے گھرول ہیں سب سے زیادہ ماتم پڑے گا۔ (بشرطیکہ عقل اور حس بھی خلیفہ پر "قربان" نہ ہو چکی ہو۔ ناقل)۔"

انقام، انقام، انقام

"دوسری طرف جن لوگوں کو آپ کی غلط کاریوں کاعلم ہوجات ہو ایا ہو اس کے سامنے اظہار کر پیلنے ہیں اور آپ کو اس کاعلم ہوجات ہو گھر آپ اس کیا جیس دحم آپ کھر آپ اے کہنے جیس در ہوجاتے ہیں، اور اس کہنے جیس دحم آپ کے نز دیک تک نمیں پھٹلنا، اور پھر سے بھی زیادہ سخت دل کے ساتھ اس پر گرتے ہیں اور آپ کی سزا دی جی اصلاحی پہلو بالکل مفقود اور انتخامی پہلو بالکل مفقود اور انتخامی پہلو نمایاں ہوتا ہے۔ (چنا نچہ مثال کے طور پر کینہ بیگم زوجہ مرزاعبد الحق صاحب کو بی لے لوجس نے ظیفہ کی اخلاقی دراز دستی کی مرزاعبد الحق صاحب کو بی لے لوجس نے ظیفہ کی اخلاقی دراز دستی کی شکامت ۱۹۲۷ء جس کی تھی ۔ بالکل شابت کیا جاتا ہے جو کچھ اس نے کہا تھا اس کی سجائی تو اب بالکل شابت ہو چکی ہونے کے قیدیوں سے بدتر زنمگی بر کر رہی ہے، اس کی صحت جاہ ہو چکی ہے۔ "

قارياني حيال

آپ نے یہ چال چل ہوئی ہے کہ لوگوں کو ایک دو مرے سے ملنے نہ دیا جائے اور منافقوں سے بچے ، منافقوں سے بچے کے شور سے لوگوں کو خوفردہ کیا ہوا ہے اور ہر ایک کو دو سرے پر بد ظن کر دیا ہوا ہے اب ہر شخص ڈر تا ہے کہ میرا مخاطب کمیں میری رپورٹ عی نہ کر دے ، اور پھر فوراً مجھ پر منافق کا فوتی لگ کر جماعت سے اخراج کا اعلان کر دیا جائے ، اور یہ سب پچھ آپ نے اس لئے کیا ہوا ہے کہ آپ کی سیاہ جائے ، اور یہ سب پچھ آپ نے اس لئے کیا ہوا ہے کہ آپ کی سیاہ

كاربول كالوكول كوعلم نه هوسكے، ليكن......)

ممکن ہے کہ:

"آپ کی بدچلنی کے متعلق جو پچھ میں نے لکھا ہے اس کے متعلق ایک بات میرے دل میں کھنگتی رہتی ہے اس کا ذکر کر ویٹا بھی ضروی سمجھتا ہوں اور وہ یہ کہ ممکن ہے جس چیز کو ہم زنا سجھتے ہیں، آپ اسے زنائی نہ سجھتے ہوں، پس اگر ایسا ہے تو مربانی فرماکر جھے سمجھادیں، اگر میری سمجھ میں آگئی تو میں اینے سارے اعتراضات واپس لے لوں گا۔ "

بعض دفعه نماز

"میں اس جگہ اس بات کا اضافہ کر دینا بھی ضروری مجھتا ہوں کہ میں آپ کے پیچھے نماز نہیں پڑھ سکتا، کیونکہ جھے مختلف ذرائع سے سے علم ہوچکا ہے کہ آپ جنبی کی حالت میں ہی بعض وفعہ نماز پڑھانے آجاتے ہیں۔"

(كمالات محوويه ص ٩٨ ما ١١١٣ ملخصنا)

عدالت میں گونج

(۱۹۳۷ء بس فیخ عبدالرحن معری کو فلیفہ سے اخلاق دکلتیں پیدا ہوئیں، بتیجہ یہ ہواکہ فیخ صاحب جماعت سے الگ ہوگئے، یاکر دئے گئے تو فلیفہ سے محاذ آرائی ہوئی بات اشتماروں اخباروں سے آگ عدالتوں تک پنجی ذیل بی ان کا حلفیہ عدالتی بیان ورج ہے، جے عدالت عالیہ لاہور نے اپنے ۲۳ متمبر ۱۹۳۸ء کے فیصلہ بیل شامل کیا۔ '' موجودہ خلیفہ (مرزامحمود احمہ صاحب) سخت بدچلن ہے، بیہ تقدس کے پردے میں عورتوں کا شکار کھیلا ہے، اس کام کے لئے اس نے بعض مردوں اور بعض عورتوں کو بطور ایجنٹ رکھا ہوا ہے، ان کے ذریعہ بیہ معصوم لڑکیوں اور لڑکوں کو قابو کر تاہے، اس نے ایک سوسائی بنائی ہوئی ہے، جن میں مرداور عورتیں شامل ہیں اور اس سوسائی میں زنا ہوتا ہے۔ ''

(فیخ عبدالر جمان مصری کاعدالتی بیان - مندرجد فیصله بائی کورث لامور مورخه ۲۳ ستمبر ۳۸ ۱۹ مصفحه ۲)

ماہرانہ شہادت

بوا الزام به لگایا جاتا ہے کہ خلیفہ (مرزامحمود احمد صاحب خلیفہ قادیان "عیاش ہے، اس کے متعلق میں کہتا ہوں کہ میں ڈاکٹر ہوں اور میں جانتا ہوں کہ وہ لوگ جو چند دن بھی عیافی میں پڑ جائیں وہ وہ ہوجاتے ہیں جنہیں احمریزی میں wreck کتے ہیں۔ ایسے انسان کانہ وماغ کام کار ہتا ہے نہ عقل درست رہتی ہے نہ حرکات سیح طور پر کرتا ہے غرض سب قولی اس کے برباد ہوجاتے ہیں اور سرسے لے کر پیر تک اس پر نظر ڈالے سے فوراً معلوم ہوجاتے ہیں اور سرسے لے کر پیر تک اس پر نظر ڈالے سے فوراً معلوم ہوجاتا ہے کہ وہ عیافی میں پڑ کر ایپ آپ کوبرباد کر چکا ہے اس لئے کہتے ہیں "الزنا یخرب البنا" کہ زنا انسان کو بنیاد سے نکال رہتا ہے۔"

(وُاكْرُ محمد اسليل صاحب كالمضمون مندرجد الفضل ١٠ جولائي ٢٥٥)

شهادت کی تصدیق

" ڈاکٹروں کاخیال تھا کہ چند ہفتوں میں دماغی حالت اپنے معمول پر آجائے گی، لیکن اب تک جو ترقی ہوئی ہے اس کی رفتار اتنی تیز نہیں آ دمیوں کے سمارے سے دوایک قدم چل سکتا ہوں مگر وہ بھی مشکل سے دماغ اور زبان کی کیفیت الی ہے کہ میں تھوڑی دیر کے لئے بھی خطبہ نہیں دے سکتا اور ڈاکٹروں نے دماغی کام سے قطعی طور پر منع کر دیا ہے۔ "

" مجھے پر فالج کا حملہ ہوا اور اب میں پاضانہ پیشاب کے لئے امداد کا محتاج ہوتا ہوں۔ "

(ميان محمود احمد صاحب كارشاد مندرجه الفضل ١٢ ايريل ١٩٥٥ء)

" ٢٦ فرورى كو مغرب كے قريب مجھ پر بائيس طرف فالح كا حملہ ہوا اور تھوڑے سے وقت كے لئے ميں ہاتھ پاؤں چلانے سے معذور ہوگيا..... وماغ كاعمل معطل ہوگيا اور وماغ نے كام كرنا چھوڑ ديا..... ميں اس وقت بالكل بيكار ہوں اور أيك منٹ نہيں سوچ سكتا۔ "

الفضل ٢٦ ايريل ١٩٥٥ء ص ٣ _ ٥)

میں نے اس دعویٰ پر کہ بہودیوں کی طرح قادیانی بھی ساری دنیا پر تھرانی کے خواب دکھے رہے ہیں، دوسراحوالہ الفضل ۱۹ جنوری ۱۹۵۲ء سے نقل کیا تھا کہ:
''۵۲۵ء کو گزرنے نہ دیجئے جب تک احمدیت کا رعب، دشمن اس
رنگ میں محسوس نہ کرے کہ اب احمدیت مٹائی نہیں جاستی اور وہ مجبور
ہوکر احمدیت کی گود میں آگرے۔''

اس فقره کی اشتعال انگیزی محتاج دضاحت نہیں، اس میں تمام اسلامیان پاکستان کو دشمن، قرار دے کر ان پر "احریت کارعب" جمانے کا الٹی میٹم دیا گیااور تمام مسلمانوں کو مجور ہوکر "احریت کا کود" میں گرنے کا چینج بھی کیا گیا۔ قادیا نیوں کا میں اشتعال انگیز پر دیا گیائے تھا۔ قادو میانوں کا میں اشتعال انگیز پر دیا گئی تھا۔ محتاج کی تحریک پر منتج ہوالیکن مرزا طاہرا حمد صاحب سسادگی سے لیستے ہیں کہ یہ اعلان خدام الاحریہ کے مہتم تبلیجی طرف سے تھا۔ (گویائس کی کوئی ذمہ دارانہ حیثیت نہیں کہ اس پر مسلمان احتجاج کریں) اور بید کہ:

" یمال رعب سے مراد کوئی توپ د تفنگ اور شمشیر دسنال کار عب شیں بلکہ احمدی نوجوانوں کو محض تبلیغ کی تلقین کی گئی ہے اور بیہ کوئی قابل

اعتراض بات نهیں۔ "

(ربوه سے آل ابیب تک پر مخصرتمره صفحه ۲۳)

لین قادیانی صاحبان تمام مسلمانوں کو مرتد کر آسکیمیں بتایمیں، ان کے دشمن ہونے کا اعلان کریں، ان پر رعب جمانے کا چیلنج دیں اور انہیں مجبور ہوکر قادیا نیت کی گود میں آگرنے کی دھمکیاں دیں یہ توصاحب زادہ صاحب کے خیال میں کوئی قابل اعتراض بات نہیں، ہاں آگر کوئی مسلمان قادیا نیوں کی اس جلاحیت پراحتجاج کرے توصاحب زادہ صاحب کے نزدیک یہ اس کی بے عقلی ہے۔

صاحب زاده صاحب كايه تكته بهي خاصا يراطف م كه:

" ہر ذہب و ملت اور ہر فرقہ اسلام (خواہ وہ کیسائی مگراہ ہو۔ ناقل) کا حق بلکہ فرض ہے کہ وہ جن نظریات کو ہر حق اور باعث نجات سجھتا ہے ان کی تبلیغ کرکے و نیا کو ہدایت کی طرف بلائے، اس مؤقف پر کوئی صحح العقل انسان اعتراض نہیں کر سکتا۔ "

(ربوه سے بل ابيب تك ير مخفرتبره صفحه ٣٣)

گویاکسی ند بب و ملت یا کسی نام نماو فرقد اسلام کا واقعناحق پر ہونامرزا طاہرا حرصاحب کے خزدیک ضروری نہیں بلکہ اپنے آپ کوحق پر سمجھنا کافی ہے۔ پس دنیا کاجو شخص بھی اپنے نظریات کو ہر حق اور باعث نجلت سمجھتا ہو وہ مرزا طاہرا حمد کے مطابق دنیا کو ہدایت کی طرف بی بلا قائے۔ اس لئے اس دعوت ہدایت پر اعتراض کر ناان کے خیال میں کسی صحیح العقل آدمی کا کام نہیں ۔ اور چونکہ راقم الحروف نے قادیا نیوں کے اپنے و مثمن پر رعب جمانے اور اسے مجبور کر کے احمدیت کی گود میں گرانے پر نکتہ چینی کی ہے اس لئے اس مرزا طاہرا حمد صاحب کے دربار معلی سے «صحیح العقل انسان "کملانے کا مرثیقی سے نہیں مرزا طاہرا حمد صاحب کے دربار معلی سے «صحیح العقل انسان "کملانے کا مرثیقی سے نہیں مرزا طاہرا حمد صاحب کے دربار معلی سے «صحیح العقل انسان "کملانے کا مرثیقی سے نہیں مرزا طاہرا حمد صاحب کے دربار معلی سے «صحیح العقل انسان "کملانے کا مرثیقی سے نہیں مرزا طاہرا حمد صاحب کے دربار معلی سے «صحیح العقل انسان "کملانے کا مرثیقی سے نہیں میں سکتا۔

جناب صاحب زادہ کے اس ارشاد پر مجھے حیرت نہیں ہوئی، کیونکہ میں جانا ہوں کہ مختلف لوگوں کے زہن میں 'وصحے العقل انسان "کامعیار مختلف ہوتا ہے۔ مثلاً لاہور می پارٹی جو مرزا قادیانی کوچود ہویں صدی کامجد د مانتی ہے، اس کے مطابق قادیانی عقیدہ کی روسے مرزا غلام اسمہ قادیانی بھی آیک 'وصحے العقل انسان " طبت نہیں ہوتے کیونکہ وہ بوی

شد دمد سے اپن نبوت کا اٹکار بھی کرتے ہیں ادر قادیانیوں کے بقول وہ نبی بھی ہیں۔ چنا نچہ لاہوری پارٹی کے ایک معزز رکن مکرم چھہرری مسعود اخترا یڈوو کیٹ مرزاصاحب کے تین شعر، جن میں ختم نبوت کا اظہار ہے۔ نقل کرنے کے بعد رقمطراز ہیں:

"مندرجه بالااشعار_حفرت ميح موعود (مرزاصاحب) كے عقيده دربار اختم نبوت ادران کے دعویٰ کی الی کمل تصویر تعییجے ہیں جوشروع ے آخر تک ان کاعقیدہ رہا۔ جناب مجدد زمال حضور بی صلعم (صلی الله عليه وسلم.. ناقل) ير مرنبوت اور مريفيري ك ختم مون كاعقيده رکھتے تصاوراس عقیدہ پر ہیشہ قائم رہے۔ زمانہ کی ستم ظریفی ویکھئے کہ جناب میاں محود احرصاحب نے محض اپنی گدی قائم کرنے کے لئے (گدی کا طعنہ کچھ پھبتا نہیں، باپ کی گدی بیٹے بی کو ملنی تھی، مثلاً مولوی محمد علی کے والد لے میہ گیدی بنائی ہوتی تواس پر میاں محمود احمہ تموری بیضت بال اولاد جسما باز مانابالغ موتو یح عرصه کے لئے کسی "معتد" كاسربراه بن كر كدى نشين بوجانااور بات ہے۔ ناقل) محض این گدی قائم کرنے کے لئے نبوت، نبوت کی ایسی رث لگائی کہ وہ الزام ۔ جو حضرت مجدد زمان پر ان کے مخالفین لگاتے تھے (اور اس کے لئے مرزاصاحب کے سیکڑوں الهامات اور قطعی عبارتیں پیش کرتے تھے۔ ناقل) اور جس الزام کو حضرت مسج موعود (مرزاصاحب) ستان عظیم اور دجل قرار دیے تھے، وہ خودان کے صاحب زادے صاحب فان پرلگا دیا (کویاصاحب زادے نے حملیم کرلیا کہ مخالفین کا الزام غلط أمين تما، بلكه مرزاصاحب كي أويليس غلط تعين ياغلط فنمي يرجني تعين-ناقل) اورایک کثیرتعداولوگول کی اس محدی نشین کی حاشیه بر دارین کر ان پر دعویٰ نبوت کا الزام دیے گئی۔ (اس کدی نشین کے حاشیہ نشینوں کی بیشتر تعداوان لوگول کی متنی جواس کے باپ کے حاشیہ نشین رہ چکے تھے اور اس کے طلسی دعودی کو اپنے کانوں سے من چکے تھے۔ ناقل) کوتکہ حضرت مجدو زمان کی تحریروں سے تابت ہے کہ آپ کی

طرف کسی قتم کی نبوت منسوب کر نااتهام والزام ہےاور دجل عظیم ہے (مرزا صاحب کی طرف نبوت سب سے پہلے ان کے الهامات میں منسوب کی عمیٰ، اس کئے اس انهام والزام اور دجل عظیم کاپہلامر تکب مرزاصاحب کاالهام کنندہ ہے۔ مرزاصاحب نے اس کی تقلید میں سے ا نهام والزام اور دجل عظیم اینی تقریر و تحریر میں بیان کر ناشروع کر دیا اور دوسرے لوگوں نے مرزاصاحب سے س کریدبات ملے باندھ لی، موافقوں نے بھی اور مخالفوں نے بھی۔ پس اس کی پہلی ذمہ داری تو مرزا صاحب کے ملم صاحب پر عائد ہوتی ہے۔ ووسرے نمبر پر خوو مرزا صاحب اس کے ذمہ دار ہیں، رہے مخالفین! سووہ بے جارے اس ا تهام، الزام اور دجل عظیم کومحض مرزاصاحب کے حوالے سے نقل كرتے ہيں اور "نقل كفر كفر نباشد" - ناقل) حضور امام زمان كاوعوى محض ملہم من اللہ، محدث، مجدوا ورمسے موعود ہونے کا تھااور ان میں ے کوئی دعویٰ بھی نبوت کا وعویٰ قرار نہیں دیا جاسکتا۔ (مگر مرزا صاحب تو میں قرار دیتے تھے، شاید وہ سمجھے نہ ہوں مھے۔ ناقل) حضور کے مندرجہ بالااشعار سے بی ظاہر ہے کہ جناب ہرفتم کی نبوت اور ہرفتم کی پنمبری کو حضور نبی کریم صلی الله علیه وسلم پر ختم ہونے کاعقیدہ رکھتے تنے (مرایک قتمی نبوت کوجاری بھی کتے تھے۔ ناقل) لاذاالیاعقیدہ ر کھنے کے بعد کسی قتم کی نبوت کا دعویٰ چہ معنی دارد؟ کوئی صحیح العقل انسان بیک وقت به نهیں کر سکنا که ایک طرف تو ہرتشم کی نبوت اور ہر فتم کی پنجبری کو حضور رسول کریم صلعم (صلی الله علیه وسلم - ناقل) پر ختم قرار دے اور دوسری طرف کسی فتم کی نبوت کا دعویدار ہو۔ (اور جناب مرزاصاحب نے بیک وقت به رونوں کام کر و کھائے، جوریکار ڈیر موجوویں۔ انذااب یہ عقدہ قادیانیوں کے لئے ہیشدلا بخل رہے گاکہ كياان كأميح موعود "دُصْحِ العقل انسان" تفا؟ ناقل)

(قادیانیوں کی لاہوری جماعت اخبار پیغام صلح جلد ۲۳، نمبر ۲۰- ۲۱ «دمیج موعود نمبر" ۱۸/۵۲ مکی، ۱۹۵۷ء) پس جس طرح لاہوری معیار سے ازروئے عقیدہ قادیانی دوسیح العقل انسان "کی تعریف مرزاصاحب پر صاحب نادہ طاہر احمد صاحب نے بھی دوسیح العقل انسان "کی کوئی نئی تعریف ایجاد فرمانی ہو۔ مثلاً یہ کہ آیک دوسیح العقل انسان " میں ان تمام اوصاف واخلاق کا پایا جانا ضروری ہے جو ان کے جد بزرگوار مرزا فلام احمد صاحب میں پائے جاتے سے بعنی وہ مراق، ہسٹریا، دماغی بیبوشی، دوران سر، درد مرا، دق، سل، ذیا بیطس، نشنج، ضعف اعصاب، بدخوابی کے عوارض میں جتال ہوروزانہ سو سو بار بیشاب کا مغجرہ اسے حاصل ہو، سوء ہضم اور کثرت اسمال اس کے وائی معمولات میں شامل ہوں، حافظہ بہت خراب ہو، دائیں بائیس کی تمیزسے قاصر ہو، سیدھے معمولات میں شامل ہوں، حافظہ بہت خراب ہو، دائیں بائیس کی تمیزسے قاصر ہو، سیدھے کو الثااور النے کو سیدھا پساکرے، اوپر کا ہٹن شیخے کے کاج میں لگائے پھرے، جرابوں کی ایر یاں پاؤں کے اوپر کی طرف کرے، گر کھانے کاشوقین اور سلسل البول کا مریض ہواور کوئیری پائیس کی جیب میں رکھا کرے۔ کوغیرہ وغیرہ و

اور شاید «مجع الحقل انسان " کے لئے یہ بھی لازم ہے کہ نانحرم عورتوں سے بدن دبوا تا ہو، عورتوں کے پہرے میں شب گزاری کرتا ہو، ناکتھ ائیس رات کی تنائیوں میں اس کی «خدمت " کرتی ہول، نیم دبوانی عورتیں ہے تکلف و ہے جب اس کے سامنے عنسل کرتی ہوں، وہ خواب میں نامحرموں سے معانقہ پر کلمہ شکر بجالا تا ہو، وغیرہ وغیرہ ۔ اور شاید صحح الحقل ہونے کی ایک شرط سے بھی ہو کہ آدمی متضاد اور مناقض دعوے کرے سامنے کرم خاک، کرے ۔ بھی عیسیٰ ہو بھی مریم، بھی مرد ہو بھی عورت، بھی انسان ہو بھی کرم خاک، کرے ۔ بھی بندہ ہو بھی خدا، بھی احمد ہو بھی غلام احمد بھی قرآن کھول کر بتائے کہ فلال نبی زندہ ہے ووبارہ ونیا میں آئے گااور بھی الهام سائے کہ وہ مرگیا ہے اب نہیں آئے گا۔ وغیرہ وغیرہ وغیرہ وغیرہ و

اور ممکن ہے وصیح العقل انسان "کی تعریف میں یہ بھی داخل ہو کہ وہ محمد رسول ہونے کا دعویٰ کرے، اپنی روحانیت سے ہونے کا دعویٰ کرے، اپنی روحانیت کو آخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت سے المل بتائے، قرآنی معجوات کو مکروہ اور قابل نفرت کرشے تھرائے، انبیاء وادلیاء پر سب وشتم کرے، تمام مجددین امت کو فیج اعوج اور گراہ قرار دے، صحابہ کرام رضی اللہ

عنهم کواحمق اور ناوان کے ، اپنے نہ ماننے والوں کو خنریر ، کتے ، شیطان ، ولدالحرام ، ذریة البغایا اور نطفة السفهاء ایسے مهذب الفاظ سے یاد کرے۔ تمام امت مسلمہ کو کافر ، یہودی ، مشرک اور جنمی کا خطاب دے۔ وغیرہ وغیرہ۔

الغرض آگر کمی مخص کے ضیح العقل ہوئے کیلئے اُن اوصاف کا کر کڑیا بعضا پایا جاتا مرزا طاہراحمہ صاحب کے نزدیک ضروری ہے جو قدرت نے بیک وقت ان کے دادا جناب مرزاغلام احمد صاحب میں جمع کر دیئے تھے تو مجھے اعتراف ہے کہ میں ان کے اس معیار پر بورا اتر نے سے قاصر ہوں۔ (الحمد للذ الذي عافانی مما ابتلاء ہر)

تاہم صاحب زادہ صاحب کا یہ خودساختہ اصول کہ "کمی فرقہ کی طحدانہ تعلیم و تبلغ پر اعتراض کے ناکمی صحح العقل انسان کا کام نہیں ہوسکتا۔ "محل بحث ہے۔ کون نہیں جانتا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پیشر و مسلم نہ یمامہ کی تبلغ پر اعتراض کرتے ہوئے آخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے "الکذاب" کالقب دیا تھا، جو آج تک مرزا قادیانی کی طرح اس کے نام کا جز ہے۔ پھر کون نہیں جانتا کہ اسود عسسی کے نظریات کی تبلغ پر قد عن لگانے کے لئے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیم احمد عیں کو آپ نے فرمایا تھا۔ پھر کون نہیں جانتا کہ آپ نے مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دینے کا تکم فرمایا تھا۔ مرزا طاہر احمد صاحب کے نزدیک آپ کی حیثیت صحیح العقل انسان کی تھی یا نہیں؟

پھر کون نہیں جانبا کہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مدعی نبوت مسلمہ کذاب کے نظریات کاصفا یا کرنے کے لئے اکابر صحابہ کالشکر بھیجااور انہوں نے حدیقة الموت میں اس کے بیس ہزار ساتھیوں سمیت اسے واصل جنم کیااور اس معرکہ میں سات اشراف صحابہ شہید ہوئے۔ کیابہ تمام اکابر صحابہ مرزاطا ہراحمد صاحب کے زدیک عقل وخرد سے کورے تھے؟

اور پھر کون نہیں جانتا کہ سیدنا صدیق اکبر ٹ نے مانعین زکوۃ کو اپنے نظر یات پھیلانے اور ان کو تبلیغ کرنے کا حق نہیں ویا، بلکہ ان کے خلاف فوج کشی کی اور جزیر ہ کو ختہ ارتداد سے پاک کیا۔ کیاان کا بیہ اقدام صحت عقل کے منافی تھا؟ اور پھر کون نہیں جانتا کہ سیدنا فاروق اعظم ٹ نے یہود کی ریشہ دوانیوں کا قلع قمع اور پھر کون نہیں جانتا کہ سیدنا فاروق اعظم ٹ

كرنے كے لئے انہيں جلاوطني كائحكم ديا۔ كياان كابد عمل غيرِ عاقلانہ تھا؟ اور پھر کون نہیں جانتا کہ علائے رہانییں نے ہر دور میں ممراہ فرقوں کے نظریات یر اعتراض کیااور اسلامی معاشرہ میں ان کے پھلنے کوبر داشت نمیں کیا۔ کیامرزاطاہرا حمد صاحب کے نزدیک میرسب عقل و خرد سے محروم تھے۔

اگر مرزاطا ہرا حد صاحب اپنے اس زالے اصول کے ذریعہ آنخضرت صلی اللہ عليه وسلم سے لے كر تمام اكابر امت ير "ضيح العقل انسان" نه ہونے كافتوى صادر فرما عظتے میں توراقم الحروف بھی ان کے اس نتویٰ سے محروم نمیں رہنا چاہتا۔

ان شوام و نظار سے معلوم ہوا ہوگا کہ مرزاطا ہر احد صاحب کا یہ اصول غلط اور قطعاً غلط ہے کہ ہر فد ہب و فرقد کوخواہ وہ کتنائی باطل پرست ہو، اپنے نظریات پھیلانے کا حق ہے ان کے اس مخترع اصول سے بوری اسلای تاریخ کی نفی ہوجاتی ہے۔ سوال پیدا مونا ہے کہ صاحب زاوہ صاحب کوایے باطل اصولوں کاسمارا لینے کی ضرورت کیوں پیش ائى؟اسىكى وجديد كمرزاطام احمرك باپ دادانے جودين وغر مب ايجاد كياہے، وه سمى شينه اسلامى معاشرے ميں نہيں پنپ سكتا۔ اس كى نشو ونما يا تو خالص غير اسلامى معاشرہ میں ہو سکتی ہے یا کم از کم ایسے معاشرہ میں جس میں ممرای وید دینی کی گھٹائیں چھائی ہوئی ہوں اور جوانے تاریک ماحول کی بدولت حق وباطل کی تمیزے معذور ہو۔ یمی وجہ ہے کہ قادیانی لیڈروں نے اپی بقاء و حفاظت کے لئے اسلامی حکومت کے مقابلہ میں بھیشہ کفرے طل حمایت کو ترجیح دی ہے۔ ملاحظہ مو:

"سواس نے مجھے بھیجااور میں اس کاشکر کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک الی مور نمنٹ (برطانیہ) کے سامیر حست کے نیچے جگہ وی جس کے زیر سامید میں برس آزادی سے اپنا کام نصیحت اور وعظ کااواکر رہاموں۔ اگرچداس محن گورنمنث کا ہرایک پررعایا میں سے شکر داجب ہے گر میں خیال کر تا ہوں کہ مجھ پر سب سے زیادہ داجب ہے کوئکہ یہ میرے اعلی مقاصد جو جناب قیصر مندکی حکومت کے سامد کے نیچے انجام یذر ہورہے ہیں ہر گز ممکن نہ تھا کہ وہ کسی اور گور نمنٹ کے زیر سامیر انجام يذر موسكة - أكرچه وه كوئي اسلاى كورنمنث عي موتى - " (تخفه قيصريه منفيه اسم، ٣٢ مندد جدروحاني فرائن ج١٢ص ٢٨٣، ٢٨٣) -

"میں اپناس کام کونہ کمہ میں اچھی طرح چلاسکتا ہوں، نہ مدینہ میں،
نہ روم میں، نہ شام میں، نہ ایران میں، نہ کابل میں، گراس کور نمنٹ
میں جس کے اقبال کے لئے وعاکر تا ہوں۔ لنذاوہ اس الهام میں اشارہ
فرماتا ہے کہ اس کور نمنٹ کے اقبال اور شوکت میں تیرے وجود اور
تیری دعا کا اڑ ہے۔ اور اس کی فقوعات تیرے سبب سے ہیں۔ کیونکہ
جدھر تیرا منہ ادھر خدا کا منہ۔ "

(مرزاغلام احمد قادیانی کااشتهار..... ۲۲ مارچ ۱۸۹۷ء، مندرجه تبلیغ رسالت جلد ششم، صفحه ۲۹ طبع قادیان بار اول)

.... بلد من حدا من الاین باراون)

" قدیم سے میں نے اپنی بہت کی کمالوں میں بار بار بھی شائع کیا ہے کہ

اس گور نمنٹ کے ہمارے سر پر احسان ہیں، اس کے زیر سایہ ہم

آزاوی سے اپنی خدمت تبلیغ پوری کرتے ہیں اور آپ جانے ہیں کہ
ظاہری اسباب کی روسے آپ کے رہنے کے لئے اور بھی ملک ہیں اور اگر

آپ اس ملک کو چھوڑ کر مکہ میں یا مدینہ میں یا تسطیفنیہ میں چلے جائیں تو

سب ممالک آپ کے ذہب اور مشرب کے موافق ہیں، لیکن اگر میں

جاؤں تو میں ویکھتا ہوں کہ وہ سب لوگ میرے لئے بطور در ندوں کے

ہیں۔ اللما شاء اللہ، اس صورت میں ظاہر ہے کہ سے خدا تعالیٰ کا میرے پر
احسان ہے کہ ایسی گور نمنٹ کے زیر سایہ جھے مبعوث فرمایا ہے جس کا

مسلک دل آزاری نہیں اور اپنی رعایا کو امن ویتی ہے۔ "

در بادہ راس میں در مقرم مغر بریادن میں مدان خوائی ہا ہوں میں موری

(براہین احمد بی جدد، ضمیم منی ۱۳۷ مندرجدرو حانی نزائن ج ۲۱ ص ۲۹۳)
"میرا وعویٰ ہے کہ تمام دنیا میں گور نمنٹ برطانیہ کی طرح کوئی ووسری
الی گور نمنٹ نمیں جس نے زمین پر ایساامن قائم کیا ہو میں بچ بچ کتا
ہوں کہ جو کچھ ہم پوری آزادی ہے اس گور نمنٹ کے تحت میں
اشاعت حق کر سکتے ہیں یہ خدمت ہم مکہ معظمہ یا مینہ منورہ میں بیٹھ
کر بھی ہر گر بجانمیں لا سکتے۔ "

(ازاله اوام حاشيه منحد ٥٣ مندرجه روحاني خرائن حاشيه ج ٣ ص ١٣٠)

'دم کور نمنٹ برطانیہ کے ہم پر بوے احسان ہیں اور ہم بوے آرام اور اطبینان سے ذندگی بسر کرتے اور اپنے مقاصد کو پورا کرتے ہیں اور اگر دوسرے ممالک میں تبلیغ کے لئے جائمیں تو دہاں بھی برلش گور نمنٹ ہماری مدد کرتی ہے۔ "

(بر كات خلافت صغحه ۲۵ از مرزامحمود احمه)

قادیانیوں کی حکومت طلبی کے سلسلہ میں میں نے تیسراحوالہ الفضل ۱۴ فروری ۱۹۲۲ء سے پیش کیاتھا، صاحبزادہ مرزا طاہراحمہ صاحب اس کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں :

"اس اقتباس کے متعلق ہم صرف اتنا ہی کہنا کانی سجھتے ہیں کہ جس الفصل کامولانانے حوالہ ویاہے وہ ونیامیں بھی شائع ہی نہیں ہوا، خدا جانے مولانانے میہ حوالہ کیسے ایجاد فرمالیا۔"

(ربوہ سے بل ابیب تک پر مخفر تبعرہ ص ۲۳ ۔ ۲۴)

صاحبزادہ صاحب کو بین السطور اس امر کااعتراف ہے کہ الفضل کے جس مضمون کاحوالہ دیا گیاہے وہ اقتباس تو موجود ہے۔ البتہ جس الفضل کاحوالہ دیا گیاہے اس میں نہیں بلکہ کسی دوسرے الفضل میں ہے، اور حوالہ اسی الفضل کا دیناچاہتے تھا۔ نہ کہ اس الفضل کاجو دنیا میں بھی شائع ہی نہیں ہوا۔

میں اس تھیج پر صاحبزادہ صاحب کاشکریداداکر تاہوں، واقعی مجھ سے سہو ہواہے جھے فروری کے بجائے مارچ کے الفضل کاحوالہ دینا چاہئے تھا۔ رہا مرزا طاہرا حمہ صاحب کا یہ سوال کہ " خدا جانے مولاتا" نے یہ حوالہ کیسے ایجاد فرمالیا ہے۔ "جوایا گزارش ب كه مرزاغلام احمد صاحب في حديث: "هذا خليفة الله المهدى - "ك كرارش شريف كاحواله كيم ايجاد فرمالياتها - مرزا صاحب لكھتے ہيں:

"اگر حدیث کے بیان پر اعتبار ہے تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہئے ۔
جو صحت اور وثوق میں اس حدیث پر کئی ورجہ بردھی ہوئی ہیں۔ مثلاً صحح
بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زملنہ میں بعض خلیفول کی نبست
خردی گئی ہے ، خاص کر وہ خلیفہ جس کی نبست بخاری میں لکھا ہے کہ
آسان سے اس کی نبست آواز آ کے گی کہ ہذا خلیفة الله المهدی۔
اب سوچ کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے جو ایس کتاب میں ورج
ہے جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔ "

(شهاوة القرآن ص ۴۱ مندرجه روحانی نزائن ج۲ص ۳۳۷)

جناب مرزاطاہراحرصاحب کوراقم الحروف کاممنون ہونا چاہئے کہ اس نے سمواً الفضل کے ایک ممینہ کی جگہ دوسرام مینہ لکھ دیا۔ صحیح بخاری شریف کاحوالہ نہیں دے دیا۔ ورنہ شاید انہیں راقم الحروف پر بھی وہمینے موعود " ہونے کا شبہ ہونا۔ بسرحال جناب صاحبزادہ صاحب کا تھیجے شدہ حوالہ درج ذیل ہے:

"احمدیوں کے پاس آیک چھوٹے سے چھوٹا کلزاہی نہیں جہاں احمدی
ہی احمدی ہوں، کم از کم ایک علاقہ کو مرکز بنالواور جب تک ایک ایسامرکز
نہ ہو جس میں کوئی غیر نہ ہواس وقت تک تم مطلب کے مطابق امور
جاری نہیں کر سکتے اور نہ اخلاق کی تعلیم ہو سکتی ہے، نہ پورے طور پر
تربیت کی جا سکتی ہے۔ اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تھم دیا
تقاکہ مکہ اور حجازے مشرکوں کو تکال دو، ایساعلاقہ اس وقت تک ہمیں
نفیب نہیں جو خواہ چھوٹے سے چھوٹا ہو گر اس میں غیر نہ ہوں۔
جب تک یہ نہ ہواس وقت تک جمارا کام بہت مشکل ہے، اگر یہ نہ ہوا
تو کام اور مشکل ہو جائے گا۔ (مطلب یہ کہ کمی نہ کمی جگہ خالص
تادیانی حکومت ہوئی چاہے۔ خواہ ایک قصبہ میں بی کیوں نہ ہو۔
تادیانی حکومت ہوئی چاہے۔ خواہ ایک قصبہ میں بی کیوں نہ ہو۔
تاقل")

(خطبه میان محمود احمد صاحب مندر جداخبار الفضل ج۹ نمبر ۹۷ سامارچ ۱۹۲۲ء بحواله قادیانی ند بب فصل ۱۶ نمبر ۵۰ ص ۹۰۰ طبع پنجم)

آج جناب مرزاطا ہرا حمر صاحب "قادیانی حکومت" کانام س کر کانول پر ہاتھ رکھتے ہیں اور اسے وغمن کی اڑائی ہوئی ہوائی باور کراتے ہیں، حالانکہ یہ سالماسال تک ان کے والد محترم جناب مرزا بشیرالدین صاحب کے خطبوں کا موضوع رہا ہے اور وہ اسی کو اصل قادیانی ہدف ظاہر کرتے رہے ہیں۔ ایک صدی کی کروٹ کے بعد آج آگر ان کے یہ خیالات "مجنوب کی بو" تصور کئے جائیں گے تو تعجب نہیں۔ مگروہ اس کو سے موعود کی بعث کی اصل غرض قرار دیتے رہے ہیں۔ ان کی بیٹار تحریروں اور تقریروں سے چند اقتباسات ورج ذیل کئے جاتے ہیں۔

قادياني غرض اور مقصد

"جمیں خدا تعالی نے اس غرض کے لئے دنیا میں کھڑا کیا ہے کہ ہم بادشاہتوں کوالٹ دیں حکومتوں کو بدل دیں اور سلطنتوں میں انتقاب پدا کر دیں، اور پھران بادشاہتوں، حکومتوں اور سلطنتوں کی جگہ نئ حکومتیں اور نئی سلطنتیں قائم کریں، اور دنیوی حکومتوں کواپنے ماتحت لا کر انہیں مجبور کریں کہ وہ اس تعلیم کو جاری کریں جواسلام (قادیانی اسلام۔ ناقل) ونیا میں قائم کرنا چاہتا ہے۔ " (ارشاد میاں محمود احمد صاحب مندرجہ اخبار الفعنل جلد ۳۲ نمبر ۲۳۹ مورخہ ۲۲ اکتور ۱۹۳۹ء)

ونياكو كمصاحانا

ہلری جماعت ظاہری حالت کے لحاظ سے کمزور ترین نہیں بلکہ آیک ہی کمزور ہماعت ہے دنیا میں کوئی آیک بھی منظم جماعت جو کام کر رہی ہو ہم سے کمزور نہیں، گمر ہاوجود اس کے کسی کے ارادے ایسے بلند اور ایسے وسیع نہیں ہیں، اور ان میں سے کوئی بھی سے امید نہیں رکھتی کہ وہ دنیا کے موجودہ نظام کو توڑ کر ایک نیانظام جاری کرے گی۔ سوائے ہماری (احمدی) جماعت کےاس وقت آیک ہی جماعت الی ہے جو کمزوری کے لحاظ سے ونیا میں سب سے گری ہوئی ہے، مگرارا وہ کے لحاظ سے سب سے بوھی ہوئی ہے، پھروہ منہ سے دعوے ہی تہیں کرتی اس کی بنیاد ہی اس کی بنیاد ہی اس کی بنیاد ہی اس کی بنیاد ہی اس کی بنیاد سے کہ دنیا کو کھاجانا ہے، کیونکہ اس کی بنیاد سے کہ ہم کو خدا تعالیٰ نے حضرت میں موجود (مرزا غلام احمد قادیانی) کے متعلق فرمایا ہے: دنیا میں آیک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا، لیکن خدا اس کو قبول کرے گا اور بڑے ذور آور حملوں سے اس کی سچائی دنیا پر اس کی سچائی دنیا پر نام کرے گا۔ (چنانچہ آخری بارے سمبر ۲۵ ماء کو ساری و نیا پر اس کی دنیا پر اس کی داخل کی در داد کا کی در در اس کی در اس کی دنیا پر اس کی در اس کی دو در آخر کی در اس کی در انیا کی در اس کی د

(خطبه میان محمود احمد خلیفه قادیان، مندرجه الفضل ج ۱۵ نمبر ۸۲ مورخه ۱۷/ اپریل ۱۹۲۸ء)

دنيامين تهلكه

" خوجہ قوم بے شک بست مالدار قوم ہے، مگریدا منگ مجھی ان کے ول میں پیدائیس ہو سکتی کہ ساری دنیا پر چھا جائیں۔ بے شک میمن اور پورے بہت مالدار ہیں مگر ان کے دماغ کے سمی کوشے میں بھی بھی یہ بات نہیں آ سکتی کہ ہم دنیا کے بادشاہ ہو جائیں گے اور نظام عالم میں تبدیلی پیدا کر دیں ہے، ان کی دولتیں اتنی زیادہ ہیں کہ ان میں سے کئی ایسے ہیں جو اس زمانہ میں بھی جبکہ مال و دولت کی کثرت ہے اس قدر مالدار ہیں کہ انفرادی طور پر مدینہ کو خریدنے کی طاقت رکھتے ہیں (مدینہ کو خریدنے کی بات کرنی تھی۔ تاقل) مگر مان کے دماغ کے سمی گوشہ میں بھی نہ یہ خیال آیا کہ ہم نے دنیا کو فیج کرنا ہے اور دنیا کے نظام کو در ہم بر ہم کر کے ایک نیا نظام جاری کرنا ہے۔ مگر اس کے مقابلہ میں ایک اور قوم ہے جو اپنے مال، اپنی دولت ہے۔ مگر اس کے مقابلہ میں ایک اور قوم ہے جو اپنے مال، اپنی دولت

اپی عزت اور اپی تعداد اور اپنا از ورسوخ کے لحاظ ہے دنیای شاید تمام منظم جماعتوں ہے کمزور اور تھوڑی ہے، گر باوجود اس کے اس کے دل میں یہ امنگ ہے اور اس کے ارادے اس قدر پخت اور بلند ہیں کہ اس کا دعویٰ ہے کہ وہ تمام کمزور یوں کے باوجود اور سامان کی کی کے باوجود مساری دنیا میں تملکہ مجادے گی۔ اور موجودہ نظام کو توز کر اور موجودہ دستور کون و بالاکر کے نیانظام اور نیا کام جاری کرے گی، اور وہ جماعت احمد ہے (جس کی سب سے بڑی خصوصیت ہے ہے کہ اس کے لیڈر بحد ہوائی قلع تغیر کرتے ہیں، اور اپنے خوش فہم مریدوں کو سبز باغ دکھایا کرتے ہیں۔ ناقل)۔ "

(خطبه میال محمود احمد خلیفه قاویال ، مندرجه الفعنل ج ۱۵ نمبر ۸۲ ، ۱۵ / ایریل ۱۹۲۸ء)

تجارت اور حکومت پر قبضه

"جب احمیت تق کرے گی۔ ہماری جماعت کے لوگوں کی آمریٰ اور ہوں گی، ہمارے ہاتھ میں حکومت آجائے گی۔ احمدی امراء اور بادشاہ ہوں گے، تواس وقت ۱/۱ حصد کی وصیت کافی نہ ہوگی۔"

ایک زماند ایدا آنے والا ہے جب ۱/۱ حصہ تو کنچنیال بھی واخل کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گی۔ اس وقت حکومت احمد یہ کی ہوگ۔ آمدنی زیادہ ہوگی، مال واموال کی کشت ہوگی، اور ۱۰/۱ حصہ واخل کرتا کوئی بات ہی نہ ہوگی، گراب تھوڑی جماعت ہے۔ جس نے بہت ہو جھ اٹھانا ہے۔ احمد یہ کی وجہ سے ہمارے آ دمیوں کی ملاز متیں رکی ہوئی ہیں۔ ترقیاں رکی ہوئی جی سے جارتے ہوں کو مد نظر رکھتے ہوئے ۲۰ یا ۲۵ فیصدی جو چندہ دیتے ہیں وہی ہوا ہمجما جاتا ہے، لیکن جب تجارت اور حکومت ہمارے قضہ میں ہوگی اس وقت اس قشم لیکن جب تجارت اور حکومت ہمارے قضہ میں ہوگی اس وقت اس قشم

کی تکلیفیں نہ ہوں گی۔ " (خطبه میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیاں، مندرجہ الفضل ج ۱۳ نمبر ۱۱۵ ص ۸ مورخہ ۸/ جون ۱۹۲۹ء)

اورنگ زیب بادشاه

"ہندو ہیرالڈ کانامہ نگارسب کو مسلمان بنانے کاذکر کرتا ہوالکھتاہے:
ہھلاجس کام کواورنگ زیب جیسابادشاہ نہ کر سکااے تم کس طرح کر
لوگے۔ " بندہ خدا اورنگ زیب کی جستی تی کیا تھی میرے سامنے؟
اورنگ زیب بادشاہ تھااور دنیا کاباوشاہ تھا، وہ دنیا کی بستری کے لئے جو
پچھ کر سکتا تھاوہ اس نے کیا، بیس ایک مصلح کا خلیفہ ہوں۔ اگر آج
اورنگ زیب زندہ ہوتا اور خدا تعالی حق کی شاخت کے لئے اس کی
آئیسیس کھول دیتا تو وہ ہمی میرے ما تبحتوں بیس ای طرح کام کرتاجس
طرح اور کر رہے ہیں۔

(غالب یہ ہے کہ مجامد فی سبیل اللہ اور تک زیب رحمہ اللہ، میں کہ پنجاب کی وریت سے وہی سلوک کرتے جو حضرت صدیق اکبررضی اللہ عند نے مسلمہ کذاب اور اس کی ذریت سے کیا تھا۔ ناقل)
(خطب میاں محمود احمد صاحب مندرجہ الفضل جلد ۱۳ منبر ۹۵ مضحہ کے ساجون ۱۹۲۷)

بے ایمانی اور بیوقونی

"تعجب ہے کہ (قاویانی) جماعت کے لوگوں کو یہ خیال نہیں آٹا کہ چونکہ اللہ تعالی نے ہمیں چناہے اس لئے ہم ضرور کامیاب ہوں گے، ہم سے کتنے ہیں جو مایوس ہیں، کتنے ہیں۔ جن کو خیال ہے کہ ہمارے اندر کچھ قابلیت نہیں۔ گراس سے زیادہ ہے ادبی اور گستاخی کیا ہو سکتی نین کرسکتے۔ غور تو کرو کب خدانے کی قوم کواس لئے چناہے کہ وہ
دنیا کو بھے کرے گی اور اس نے نئی زیمن اور نیا آسان نہ پیدا کر دیا۔ کیا
اب خدا تعالیٰ (نعوذ باللہ) بوڑھا ہو گیاہے کہ اس کی قوت انتخاب کمزور
ہوگئی ہے۔ اس نے حضرت نوح"، حضرت ابراہیم"، حضرت کرش،
حضرات رام چندر، حضرت بدھ، حضرت موکی" حضرت عیسی " اور
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ قوموں کو چنا اور وہ کامیاب
ہوئیں پھرکیا اب خدا کی عقل کمزور ہوگئی ہے کہ اس نے ہم کو چنا اور ہم
ماکام رہ جائیں گے۔ یہ انتما ورجہ کی ہے ایمانی اور بے وقیق ہے۔ "
ماکام رہ جائیں گے۔ یہ انتما ورجہ کی ہے ایمانی اور بے وقیق ہے۔ "
(جس میں ایک صدی سے قادیا نی جماعت جتا ہے۔ تاقل)
(خطبہ میاں محمود احمد صاحب مندرجہ اخبار الفضل جلد ۱۸، نمبر ۲۵ ص

ہے کہ خدا کہتا ہے کہ تم ونیا کو فتح کرو گے، لیکن تم کہتے ہو نہیں، ہم

زندگی اور موت

"غرض ہر قوم یا ہر طبقہ اور ہر ملک میں گھراہ ن اور بے چینی پائی جاتی ہے۔ اگر کوئی ایس جماعت ہے جو اپنے ندہب پر پکے اور امید ویقین سے پر ہے تو وہ احمدی جماعت ہے وہ لوگ جو واقعہ میں حضرت سے موعود (مرزاغلام احمد قادیانی) پر ایمان لاتے ہیں ججھے اور یقین رکھتے ہیں کہ سب کچلے جائیں گے صرف ہم باتی رہ جائیں گے۔ ہر ایک کو موت نظر آرہی ہے اور صرف ہم کو زندگی دکھائی دے رہی ہے کیونکہ ہمارے متعلق ہی کما گیا ہے "آسان سے کئی تخت ازے پر تیما تخت سب سے اوپر بچھایا گیا" پس دو مری بادشاہتوں کو خطرہ ہے کہ وہ ٹوٹ جائیں گی، مکر اس ڈور ہے کہ بادشاہت دی جائے گی، مکر اس ڈور ہے ہیں کہ ان کی حکومت جاتی رہے گی گر ہم خوش ہیں کہ ہمارے ہاتھ میں دی جائے گی۔ "

(خطب میال محمود احمد، خلیف قادیان مندرجه الفضل جلد10، نمبر ۲۸-ساریل ۱۹۲۸ء)

قادياني رحم

"فرایا (مرزامحود احمد صاحب خلیفہ قادیان نے کہ) مجھے توان غیر
احمدی مولویوں پر حم آیا کر تا ہے جب میں سے خیال کیا کرتا ہوں کہ ان
کی تواب دلت در سوائی کے سامان ہور ہے ہیں اور خدا نے ہمیں قوت اور
سطوت عطا کرنی ہے۔ سے لوگ زیادہ سے زیادہ ایک سوسال تک اور
بھٹیل اس رنگ میں گزارہ کر سکیں گے، پھر جب خدا تعالیٰ احمدیوں کو
محومت دے گا، احمدی باوشاہ تختوں پر بیٹے ہوں گے، الفضل کے
پرانے فائل ثکال کر پیش ہوں گے تواس وقت ان بے چلروں کا کیا حال
ہوگا؟ (بحمد للہ ابھی تک تو "الفضل کے پرانے فائل" خود قادیا نیوں
کے لئے درد سر بے ہوئے ہیں۔ ناقل) مجھے خطرہ ہے کہ اس وقت
کے احمدی ان کے مظالم کو پڑھ پڑھ کر اور ان کے قتل اور سنگ ساری
کے جرائم کے حالات کو دیکھ کران سے کیاسلوک کریں گے؟ (غالبًا جو
قادیان اور رہوہ میں مخالفین سے ہوتارہا ہے۔ ناقل) اس وجہ سے جھے
قادیان اور رہوہ میں مخالفین سے ہوتارہا ہے۔ ناقل) اس وجہ سے جھے
کاریان کے مشاہ خود پھرا ہے اور پھرا ہے اور پھرا ہے اور پھرا ہے اور پھرا ہے دو تھروہ ہی اسی سزا کے مستوجب ہوں

(ارشاد ميال محمود احمد صاحب مندرجه اخبار الفعنل ۱۵ اكتوبر ۱۹۲۳ء)

قادياني يهودي

" فرمایا: جب تک حضرت میج موعود (مرزاغلام احمد قادیانی) و نیامیں نه آئے تنے وہ یمود، یمود تنے اور ان پر وہ لعنت تنحی جو حضرت میج علیہ السلام کونہ مانے کی دجہ سے ان پر نازل ہوئی۔ گرجب سے حضرت میے
موعود (مرزاصاحب) آگئے ہیں تب سے ان کی اور ان مولویوں کی
پوزیشن برابر ہوگئی ہے بلکہ بیان سے بھی گر گئے ہیں۔ اور زیادہ قابل
مواخذہ ہیں اور یمی دجہ ہے کہ اب وہ یہود ابھرتے نظر آتے ہیں اور بیہ
مثیل یہود بیٹھتے چلے جارہے ہیں۔ " (نعتی سے آگر کافروں کو مسلمان
نمیں بنا سکتا تو مسلمانوں کو یہودی بنانے کا کام ہی سی۔ لینی الٹی
مسیحت۔ ناقل)

(ارشاد میال محود احمد صاحب خلیفه قادیاں مندرجه اخبار الفصل ۱۵اکتوبر ۱۹۲۴ء)

قادیانی مینیم اور ان کی دیوار

"ایک صاحب نے عرض کیا کہ بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ انگریزدل کی سلطنت کی تفاظت اور ان کی کامیابی کے لئے حضرت مسے موعود (مرزاغلام احمد قاویانی) نے کیول دعائیں کیں؟ حضور (مرزامحود احمد صاحب) بھی ان کی کامیابی کے لئے دعا کرتے ہیں اور اپنی جماعت کے لوگوں کو جنگ ہیں مدد دینے کے لئے بحرتی ہونے کاار شاد فراتے ہیں۔ حالا مکہ انگریز مسلمان نہیں۔ اس کے جواب میں حضور (مرزامحمود احمد صاحب خلیفہ قادیاں) نے جوار شاد فرایاس کا خلاصہ عرض کیا جاتا ہے۔

فرایا: اس سوال کا جواب قرآن کریم میں موجود ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جو نظارے و کھائے گئے ان میں سے ایک یہ تھا کہ ایک گری ہوئی دیوار بنادی گئی کہ اس کے نیچے خزانہ تھا جس کے مالک چھوٹے بیچے تھے دیوار اس لئے بنادی گئی کہ ان لڑکوں کے بڑے ہوئے تک خزانہ کی اور کے ہاتھ نہ لگے اور ان کے لئے محفوظ رہے۔ یہ دراصل حضرت میے موعود (مرزا غلام احمد

قادیانی) کی جماعت کے متعلق پیش گوئی ہے۔ جب تک جماعت احمد یہ نظام حکومت سنبھا لنے کے قاتل نہیں ہوتی اس وقت تک ضروری ہے کہ اس دیوار (لینی انگریزی حکومت۔ ناقل) کو قائم رکھا جائے ماکہ یہ نظام کی ایسی طاقت کے قضہ میں نہ چلا جائے جو احمدیت کے مفادات کے لئے ذیادہ مفزاور نقصان رساں ہو۔ جب جماعت میں قابلیت بیدا ہوجائے گاس وقت نظام اس کے ہاتھ میں آجائے گا۔ یہ قابلیت بیدا ہوجائے گاس وقت نظام اس کے ہاتھ میں آجائے گا۔ یہ

یماں اس لطیفے کا ذکر بھی دلچپی سے خالی نہ ہوگا کہ انگریزوں کے ابتدائی دور تسلط میں یمی ذہنیت ہندووں کی تقی ۔ چنانچہ جناب قمرالدین احمہ چائنا ہاؤس، میشا در چوک، کراچی نمبر ملی کتاب "ابوالفریب" (حصہ ادل ص ۱۰۲) میں ایک بنگالی نادل نگار بنکم چندر کے مشہور نادل " آئند مٹھ" (مسرت کی خانقاہ) سے حسب ذیل کا اقتباس نقل کیا ہے:۔

"سے ذہب کی تجدید کی اس وقت تک المید شیں کی جاسمی جب تک الل برطانیہ ہمارے حکمرال نہ ہو جائیں ملچھیوں (تاپاک لوگوں) نے ہمارے ندہب کا نام ہندو رکھا ہے اگریز سائنس میں بہت تق یافتہ ہیں اور قابل استاذ ہیں۔ اس واسطے انہیں کو ہمارا باوشاہ ہونا چاہئے "جب تک ہندو علم، صداقت اور طاقت اوج کمال پرنہ ہنچ جائیں اس وقت تک برطانوی سلطنت کو قائم رکھناضردری ہے، اس کے ماتحت عوام پر مسرت زندگی بسر کر سکیں گے اور بغیر کم اللہ یہ اس کے ماتحت عوام پر مسرت زندگی بسر کر سکیں گے اور بغیر مدافلت اپنے ندہبی شعائر کو پورا کر سکیں گے ہمارا دسمن (اسلامی کومت) اب کمال ہے؟ وہ اب ختم ہوچکا ہے۔ براش اقتدار ہمارے کے دوست ہے۔ "

دیکھنے وہی دہنیت، وہی فلسفہ، وہی تکنیک، غالبًا قادیا نیت کی یمی ہندوانہ دہنیت تھی جس کی بنا پر مرزا قادیانی کو «کرش جی مهاراج "محوُ پال۔ "سورمار" اور ہے "سنگھ بهادر" کے خطابات عطا کئے گئے۔ وجہ ہے اگریزوں کی حکومت کے لئے دعا کرنے اور ان کو فتح حاصل کرنے میں مدد دینے کی۔ " (افسوس ہے کہ ۱۹۴۷ء میں تاریانی تیموں کی بیہ دیوار گر گئی اور ان کا مدفون دوسروں کے ہاتھوں میں چلا عمیا۔ ناقل)

(میان محمود احمد صاحب کی و دمجلس علم و عرفان " مندرجه اخبار الفصل جلد ۳۳ ، نمبر ۳ - مورخه ۳ جنوری ۱۹۳۵ء)

تحریک حریت اور نادان احمدی

"بندوستان میں انقلاب پیدا ہونے والا ہے اور ہندوستانیوں میں اس وقت جو جذبۂ حریت پیدا ہورہا ہے، (انگریزی) گور نمنٹ زیادہ دیر کئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی ہے شک وہ مقابلہ تو کرے گی لیکن آہستہ آہستہ وہ خود ہندوستانیوں کو حقوق دینے پر آبادہ ہوجائے گی اور وہ نادان احمدی جوایک حد تک تحریک حریت کوہندوستان کے لئے مفید شخصے ہیں اس وقت دیکھیں کے کہ وہ لوگ جن کی ظاہر داری کو دیکھ کر وہ انہیں اپنا ہمدر در شخصے ہیں ان کی مثال بعینہ اس بلی کی طرح ہے جس کاجم نمایت ملائم اور ریشم بہت نرم لیکن ناخن خوفاک ہوتے ہیں اور وہ وہ کی سے فرح ان کی آنکھوں کو نکا لئے اور چرہ کو نوچنی کی کوشش کرتے ہیں ۔۔۔۔ اگر تم بھی اللہ کے پیارے ہو تواس وقت تک کی کوشش کرتے ہیں ۔۔۔۔ اگر تم بھی اللہ کے پیارے ہو تواس وقت تک کی کوشش کرتے ہیں ہوجائے تمادے راستے سے یہ کانٹے ہر گر کی دور نہیں ہوسکتے اور حتہیں بھی بھی امن وابان حاصل نہیں ہوسکتے اور حتہیں بھی بھی امن وابان حاصل نہیں ہوسکتے اور حتہیں بھی بھی امن وابان حاصل نہیں ہوسکتے اور حتہیں بھی بھی امن وابان حاصل نہیں ہوسکتے اور حتہیں بھی بھی امن وابان حاصل نہیں ہوسکتے اور حتہیں بھی بھی امن وابان حاصل نہیں ہوسکتے اور حتہیں بھی بھی امن وابان حاصل نہیں ہوسکتے اور حتہیں بھی بھی امن وابان حاصل نہیں ہوسکتے اور حتہیں بھی بھی امن وابان حاصل نہیں ہوسکتے اور حتہیں بھی بھی امن وابان حاصل نہیں ہوسکتے اور حتہیں بھی بھی امن وابان حاصل نہیں ہوسکتے اور حتہیں بھی بھی امن وابان حاصل نہیں ہوسکتے اور حتہیں بھی بھی امن وابان حاصل نہیں ہو سکتے ہو تک کی حالت ہوجائے گیں وہی سکتے ہیں سکتے ہو تک کی تعدیل ہیں ہو سکتے ہو تک کی حالت ہوجائے گور سے سکتے ہو تک کی حالت ہوجائے ہو تک کی حالت ہوجائے گیں وہی ہو سکتے ہو تک کی حالت ہوجائے ہو تک کی حالت ہو جائے گیں کی حالت ہو جائے ہو تک کی حالت ہو تک کی حالت ہو جائے ہو تک کی حالت ہو تک کی تک کی حالی کی کی کی تک ک

(خطبه میان محمود احمد صاحب مندر جداخبار الفصل جلد ۱۷، نمبر ۸۹ مورخه ۲۵ اپریل ۱۹۳۰ء بحواله قادیانی ند مب س ۹۰۳ فعل ۱۲ نمبر ۵۵ طبع پیجم) "جمیں جن کا اعتقاد ہے کہ کسی وقت برلہ لیما بھی ضروری ہوتا ہے۔
اس خیال سے مطمئن نہیں ہونا چاہئے کہ ہم کسی کا کچھ نہیں بگاڑتے اس
لئے ہمیں بھی کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔ ہماری بھلائی کی صرف ایک
عی صورت ہے اور وہ یہ کہ تمام دنیا کو اپنا دشمن سمجھیں۔ تاان پر غالب
آنے کی کوشش کریں کیونکہ جب تک مخالفت نہ ہو ترقی بھی نہیں
ہوسکتی تمام انبیاء کی جماعتیں ایک بی جیسی ہوتی ہیں۔ پہلوں میں ہم
سے زیادہ ایمان نہ تھا۔ "

"ان کی ستی کو دیکھ کراللہ تعالی نے ہماری جماعت کے لئے چند ایک اہتا ہدا کتے ہیں آگہ اگر جماعت کے دوست دوسروں کی ہوایت کے لئے احمدیت کو نہیں پھیلاتے تو یہ سمجھ کر کہ ساری دنیا ہماری دشمن ہے اور جب تک ہم ساری دنیا کو احمدیت میں داخل نہ کر لیس ہمارا کوئی شمطانہ نہیں۔ اور جمعی چین سے زندگی بسر نہیں کر سکتے۔ تبلیغ کی طرف معوجہ ہوں۔ "

(خطبه میان محمود احمد مندر جدا خبار الفصل جلد ۱۵، نمبر ۸۹ م مورخه ۲۵ اپریل ۱۹۳۰ مربر ۵۳ مربخ پنجم) اپریل ۱۹۳۰ و بحواله قادیانی ندیب ص ۹۰۲ فعل ۱۲ نمبر ۵۳ ۵۳ طبع پنجم)

چوہڑے جمار

حضرت خلیفه میح الثانی ایده الله بنصره العزیز نے جلسه سالانه ۱۹۳۲ء کی افتتاحی تقریر میں فرمایا تھا:

"الله تعالیٰ کے نفنل سے وہ بنیاد جواس دقت بہت کمزدر نظر آتی ہے اس پر عظیم الثان عمارت تقیر ہوگی۔ ایس عظیم الثان کہ ساری دنیااس کے اندر آجائے گی ادر جو لوگ باہر رہیں گے ان کی کوئی حیثیت نہ ہوگی۔ جیساکہ خداتعالی سے خبر پاکر حضرت میں موعود (مرزاغلام احمد صاحب) نے فرمایا ہے کہ ایسے لوگوں کی حیثیت چوہڑے چماروں کی ہوگیاس عبارت کا مطلب تویہ ہے کہ "احمیت کا بودا جواس وقت بالکل کمزور نظر آیا ہے، اللہ تعالیٰ کے نصل سے ایک دن ایساتناور درخت بن جائے گا کہ اقوام عالم اس کے سابید میں آرام پائیں گی اور جماعت احمد میرجواس ونت بالکل معمولی اور نے حیثیت سی نظر آتی ہے اس قدر اہمیت اور طاقت حاصل کرلے گی کہ دنیا کے ندہب تہذیب و تدن اور سیاست کی باگ اس کے ہاتھ میں ہوگی۔ ہر قتم کا اقتدار اسے حاصل ہوگا اور اینے اثر ورسوخ کے لحاظ سے یہ دنیاکی معزز ترین جماعت ہوگی۔ دنیا کا کثیر حصداس میں شامل ہوجائے گا۔ ہاں جوایی برقمتی سے علیحدہ رہیں گے وہ بالکل بے حیثیت سمجھ جائیں گے۔ سوسائی کے اندران کی قدر وقیت نہ ہوگی، دنیا کے نہ ہی، تندنی یاسای وائزے کے اندران کی آوازایی غیر موٹراور نا قابل النفات ہوگی جیسی کہ موجودہ زمانہ میں چوہڑے جماروں کی ہے۔ (گویا مرزاصاحب کی پیش کوئی کے مطابق قادیانی حکومت میں غیر قادیانیوں کی سی حیثیت ہوگی۔ ناقل) (الفضل قاديال مورخه ۲۹ جنوري ۱۹۳۳ء)

ہٹلر اور مسولینی

" حکومت ہمارے پاس نہیں کہ ہم جبر کے ساتھ لوگوں کی اصلاح کریں اور ہٹلر یا مبولینی کی طرح جو شخص ہمارے حکموں کی تعمیل نہ کرے اسے ملک سے نکال دیں اور جو ہماری باتیں سنے اور ان پرعمل کرنے کئے تیار نہ ہوا ہے عبر تناک سزا دیں۔ اگر حکومت ہمارے پاس ہوتی تو ہم ایک دن کے اندر اندر سے کام کر لیتے۔ "

ز تقریر میاں محمود احمد صاحب، مندرجہ الفضل جلد ۲۳، نمبر ۲۵۹۔ مورخہ ۲ جون ۱۹۳۲ء)

غلبه اسلام

گزشتہ بالااقتباسات سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ قادیانی لیڈر " دنیا کو کھاجائے"
کے خواب کتنی مرت سے دیکھ رہے ہیں اور مسلمانوں کو "بیودی " ٹھراکر دنیا بھر میں ان کی حکومتوں کے زوال کے کس شدت سے متمنی ہیں، اس کے باوجود آگر مرزا طاہراحمہ صاحب قادیا نیوں کی اس گھٹاؤنی زہنیت پر ا نکار وگریز کے پردے ڈالنا چاہیں توبہ ان کی مجبوری ہے، ان کی بیہ حالت زار واقعتہ لائق رحم ہے جس پر سب کو ترس آنا چاہئے، کجاوہ دن سے کہ انگریز بماور کے سائے ہیں ان کا طوطی بولتا تھا، ملاز متیں اور نوکر بیاں انہی کے اشارہ سے ملاکرتی تھیں، وہ دنیا بھر کے مسلمانوں پر دھونس جمایا کرتے تھے۔ انہیں بھتین تھا کہ ہمارا مرشد و مربی (انگریز بمادر) جائے گاتو زمام حکومت ہمارے سپرد کر کے جائے گا۔ وہ ترنگ میں آکر کہا کرتے تھے۔

"ہم میں سے ہرایک فخص بدیقین رکھتا ہے کہ تھوڑے عرصہ کے اندر ہی (خواہ ہم اس وقت زندہ رہیں یا نہ رہیں لیکن بسر حال وہ عرصہ غیر معمولی طور پر لمبانسیں ہوسکتا) ہمیں تمام دنیا پرنہ صرف عملی برتری حاصل ہوگی بلکہ سیاسی اور نہ ہبی برتری بھی حاصل ہوجائے گی۔ اب بیہ خیال ایک منٹ کے لئے بھی کسی سچے احمدی کے دل میں فلائی کی روح پیدائسیں کر سکتا ہے جب ہمارے سامنے بعض حکام آتے ہیں توہم اس پیدائسیں کر سکتا ہے ساتھ اس سے ملاقات کرتے ہیں کہ کل یہ نمایت ہی بھون اور وثوق کے ساتھ اس سے ملاقات کرتے ہیں کہ کل یہ نمایت ہی

(الفضل ۲۲ اپریل ۱۹۳۸ء)

کجا آج یہ دن کہ ملت اسلامیہ کے معدہ نے انہیں مرکدہ کمھی کی طرح باہراگل دیا۔ وہ تمام مسلمانوں کو ''چوہڑے جمل ''کی حیثیت دینے پرادھار کھائے بیٹھے تھے گر خداکی قدرت کا تماشاہ ویکھو! کہ آج خووان ہی کانام آئین میں شیڈول کاسٹ (چوہڑے جماروں) کے ساتھ درج ہے ایسے میں مرزاطاہرا حمد صاحب اپنے باپ دادا کے افعال و اقوال اور تحریوں پرا نکار و آویل کے پردے ڈال کر خفت مٹانے کی کوشش نہ کریں تو آخر کیا کریں۔

ع "حذر! اے چرہ دستان! سخت ہیں فطرت کی تعزیریں-

"دلیکن طرفہ تماشایہ ہے کہ صاجزادہ صاحب ایک طرف تویہ فرارہ ہیں کہ قادیاتی لیڈروں کا حکومت پر قابض ہونے کا کوئی ارادہ نہیں، دوسری طرف خوش فیم مریدوں کویہ کہ کر دلاسادی ہیں کہ قادیاتی جماعت غلبہ اسلام کے لئے کھڑی کی گئی ہاوریہ کہ اس جماعت کے ذریعہ اسلام ساری دنیا پر غالب آئے گا چنا نچہ وہ قرآن مجید کی آیت: هوالذی ارسل رسولہ بالهدی ودین الحق لیظهرہ علی الدین کله ولو کرہ المشرکون ن کا حوالہ دے کر کھتے ہیں:

"احریت کاتودعویی ہی ہے کہ بیہ تحریک تمام ادیان پراسملام کے غلبہ
کے لئے جاری کی گئی ہے قرآن کریم میں اللہ تعالی نے حضرت محمہ مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم سے جو سچااور اٹل دعدہ فرمایا تھا کہ وہ آپ کو اور آپ کے دین کو تمام دوسرے ادیان پر غالب فرما دے گااس وعدہ کے ایفا کا سامان تحریک احمیت کو جاری کرکے فرمایا گیا ہے۔ "

(مرزاطابراح صاحب کاربوہ سے تل ایبب تک پر "مخفرتبرہ" ص ۲۵) اس سلسلہ میں صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں چند گذارشات پیش کرنا چاہتا

جول :

اول: عربی میں ایک مثل ہے: "پہلے عمارت بنالو، پھر نقش و نگار ہمی کر لینا"
صاجزادہ صاحب کی تحریک احمدیت دنیا میں اسلام کو جب غالب کرے گی سود یکھاجائے
گا، گر میرا مخلصانہ مشورہ ہے کہ پہلے وہ خود تو مسلمان ہولیں۔ صاجزادہ کو یہ لکھتے وقت
احساس نہیں رہا کہ ان کی تحریک احمدیت شریعت و آئین کی روسے غیر مسلم ہے اور ایک
غیر مسلم کا یہ دعویٰ کرنا کہ وہ اسلام کو دنیا پر غالب کرے گادراصل اسلام اور مسلمانوں
سے بدترین فداق ہے۔ نامسلم ہونے کے باوجود اسلام کو غالب کرنے کا دعویٰ کتنا بجیب
ہے؟ یہ تو وہی لطیفہ ہوا جو احقوں کی بستی کے مؤذن کے بارے میں مشہور ہے کہتے ہیں
کہ کسی بستی کے لوگوں کو کوئی مسلمان مؤذن نہ ملا توانھوں نے ایک پڑھے لکھے یہودی کو
اس خدمت کے لئے کرائے پر رکھ لیا۔ اذان کے کلمات، فلام ہے کہ خود اس کے اپنے مشوری اس خدمت کے خلاف تھے، ان کا بیٹوقۃ اعلان کیسے کر تا؟ اوھر ڈیوٹی بجالنا بھی ضروری اس

مشکل حل کے لئے اس نے یہ تلاش کیا کہ اذان میں بجائے "اشران محمدار سول الله" لیخی بہتی کے وہ یہ لفلان کرتا کہ: "السہدان اہل القریقہ یقولون ان محمدار سول الله" لیخی بہتی کہ خود تو مسلمان نہیں، گراذان دی جارتی ہے کہ اسلام کو غالب کرنے کے لئے ہماری خدمات حاضر جیں۔ چندہ دواور اسلام کو غالب کراؤ۔ شاید مرزاصاحب نے عالم اسلام کو خدمات حاضر جیں۔ چندہ دواور اسلام کو غالب کراؤ۔ شاید مرزاصاحب نے عالم اسلام کو ہمی "اجتموں کی بہتی " سمجھ رکھا ہے۔ میں ان سے مؤدبانہ گذارش عرض کردں گا کہ دہ اسلام اور مسلمانوں سے یہ ذاق بند کر دیں، الله کا شکر ہے اہل اسلام ابھی زندہ ہیں، دہ اسلام کی جیسی کہیں بری بھلی خدمت خود ہی کر لیں گے، انہیں اسلام کی خدمت کے وہ اسلام کی جیسی کہیں بری بھلی خدمت خود ہی کر لیں گے، انہیں اسلام کی خدمت کا شوق ہے تو بسم الله تشریف لائیں اسلام کا دروازہ بند نہیں، دہ پہلے خود دائرہ اسلام میں داخل ہوئیں اور پھر خدمت اسلام کا دروازہ بند نہیں، وہ پہلے خود دائرہ اسلام میں داخل ہوئیں اور پھر خدمت اسلام کا ایک ہیں جتنے چاہیں نکالیں۔ قرآن کریم نے ان کے بیشروں کو پہلے سے تلقین کر رکھی ہے: مقت خود ہیں میں اناس ایباایمان لاؤ جیسا دوسرے مسلمان ایمان لائے ہیں میں اناس ایباایمان لاؤ جیسا دوسرے مسلمان ایمان لائوں لاؤ جیسا دوسرے مسلمان ایمان لائے ہیں

وہ قرآن کریم کے اس ارشاد کو بگوش ہوش س کر پلے باندھیں۔ دوم: صاحبزاوہ صاحب کا کہنا ہے کہ قادیانی تحریک تمام ادیان پر اسلام کے غلبہ کے لئے جاری کی گئی ہے۔ اب فرض کیجئے کہ ان کانام نماد اسلام بقول ان کے ساری دنیا پر غالب ہوجائے۔ دنیا کے چید چیہ پر بس ان ہی کا دین و ندہب نظر آنے لگے توسوال سے ہے کہ اس وقت صاحبزادہ صاحب زمام حکومت کیا سکھوں کے حوالے کر دیں گے؟ کیونکہ وہ خود تو حکومت کانام س کر ہی بدکتے ہیں۔

غلبہ اسلام اور حکومت آپس میں لازم و ملزوم ہیں۔ جب آپ ہے دعویٰ رکھتے ہیں کہ قادیانی تحریک غلبہ اسلام (لیعنی غلبہ قاویانی دین) کے لئے جلری کی گئے ہے تواس سے خود بخود ہے دعوٰی بھی لازم آ تا ہے کہ قادیانی تحریک کامقصد ساری ونیا پر "قادیانی راج " قائم کرنا ہے اس صورت میں میں نے وہ کونسا تعمین الزام آپ پر عائد کر دیا تھا جس کی تردید کے لئے آپ کو بنفس نفیس زحمت اٹھانا پڑی آپ کا ایک طرف غلبہ اسلام (جس سے قادیا نیت کا غلبہ مراد ہے) کے دعوے کرنا اور دوسری طرف لوگول کو بہ باور کرانے کی کوشش کرنا کہ ہمارا حکومت پر قبضہ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے کیا ان

دونوں باتوں میں تاقض نہیں؟ یا آپاس تاقض کو سجھنے سے قاصر ہیں آپ کے دادا مرزاغلام احمد صاحب تو متضاد اور متناقض باتیں کیاہی کرتے تھے، مگر تعجب ہے کہ ریہ ریت ان کے خاندان میں ابھی تک باتی ہے۔ سج ہے کہ

"جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے۔"

(ضميمه برامين پنجم ص ۱۱۱ مندرجه روحانی خرائن ج ۲۱ ص ۲۷۵)

سوم : صاحبزادہ صاحب تو قرآن کریم کی آیت نقل کرے ہمیں یہ بتاتے ہیں کہ اس
آیت کے سچے اور اٹل وعدہ کو پوراکر نے کے لئے تحریک احدیت جاری کی گئے ہے، گران
کے دادا مرزا غلام احمد صاحب اس آیت کواپی ذات پر چہاں کر کے ببانگ دہل اعلان
فرمایا کرتے تھے کہ یہ غلبدان کے ہاتھ ہے ہوگا۔ اور یہ کہ ان کی زندگی جی یہ دعدہ پورانہ
ہو تو وہ جھوٹے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ مرزا طاہرا حمد صاحب کا بیان صحیح ہے یاان کے دادا
مرزا غلام احمد صاحب کا؟

واقعہ یہ ہے کہ مرزاغلام احمد صاحب کو اپنے دعادی کے ساتھ دنیا ہے رخصت ہوئے پون صدی گزر رہی ہے، گر ہنوز ردزادل ہے، اسلام کے غلبہ کی قرآنی پیش گوئی نہ مرزاصاحب کے ہاتھ پر پوری ہوئی، نہ ان کے پون صدی بعد تک ان کے کسی جانثین کے ہتھ پر بیسہ کیا کامل آیک صدی کے تجربہ کے بعد دنیا یہ جھنے پر مجبور نہیں کہ ''غلبہ اسلام، غلبہ اسلام، غلبہ اسلام ، غلبہ اسلام کو غالب ہوناتھا، نہ ہوااور پندے بورے بورے کے لئے تھی درنہ قادیا نیت کے ذریعہ نہ اسلام کو غالب ہوناتھا، نہ ہوااور نہ یہ ممکن ہے۔ قادیا نیت کے ذریعہ دنیا پر اسلام تو کیا غالب آنا، الثابیہ ہوا کہ جو لوگ نہ یہ ممکن ہے۔ قادیا نیت کی سبزقد می سے وہ بھی مسلمان نہ رہے، پچھ عیسائی ہو گئے، پچھ بمائی، پچھ مرزائی اور دہر ہے بن گاور جو مسلمان اپنے دین پر قائم رہے انہیں قادیا نی الہام نے بیک جنبش لب کافر بنا دیا ملاحظہ فرما ہے:

ا۔ "خدا تعالی نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہرائیک فخص جس کو میری دعوت پہنچتی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا ہے وہ مسلمان نہیں ہے۔ "

(مرزا غلام احمد قادیانی کاارشاد مندرجه الذکر انکیم نمبر ۲ ص ۲۳) "جو فحف تیری پیروی نمیں کرے گااور تیری بیت میں داخل نہیں ہو گاا در تیرا مخالف رہے گاوہ خدا ورسول کی نافرمانی کرنے والااور جنمی ہے۔

(الهام مرزا قادیانی مندرجه " تذکره " ص ۳۳۶ طبع چهارم) "جس نے مخمے شاخت کرنے کے بعد تیری دشمی اور تیری خالفت اختیار کی وہ جہنمی ہے۔ "

(الهام مردا آنجهاني مندرجه تذكره ص ١٧٣ طبع چهارم)

"علادہ اس کے جو مجھے نہیں مانتا وہ خدااور رسول کو بھی نہیں

ماننا، کیونکه میری نسبت خدا اور رسول کی پیش گوئی موجود ہے۔ "

(حقيقة الوحى ص ١٦٢ مندرجه روحاني نزائن ج ٢٢ ص ١٦٨) دو کفردوفتم پرہے۔ (اول) ایک بیا کفر کہ ایک فخص اسلام ے بی ا نکار کر آ ہے اور آنخضرت صلی الله علیه وسلم کو خدا کارسول نمیں مانیا، (دوم) دوسرے میہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود (لیعنی خود بدولت مرزا قادیانی۔ ناقل) کونمیں مانیا، اگر غورے دیکھاجائے

تویہ دونوں قتم کے کفرایک ہی قتم میں داخل ہیں۔ "

(حقيقة الوى ص ١٤٩ مندرجه روحاني فرائن ج ٢٢ ص ١٨٥) د کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے۔ خواہ انہوں نے حضرت مسيح موعود كانام بھى نہيں سا۔ وہ كافر

اور وائر و اسلام سے خارج ہیں۔ "

(آئينهٔ مدانت ص ٣٥- از ميان محود احمد قادياني)

" برایک ایبافخف جوموی کوتومانتا ہے مگر عیسی کونمیں مانتا۔ ماعيلى كومانتائ محرمحمه كوننين مانتاب ادريا محمه كومانتائ برميح موعود (مرزافلام احمر) كونسي مانتاوه نه صرف كافريكديكا كافراور وائرة اسلام ہے فارج ہے۔ "

(كلمنة الفصل ص ١١٠ - از مرزا بشيراحمه قادياني)

یہ ہے وہ غلبہ اسلام جس کے لئے قادیانی تحریک جاری کی گئی اور جو قادیانی تحریک کی بدوات ظہور میں آیا۔ گویا روے زمین سے اسلام کا صفایا کر دینے کا نام قادیانی اصطلاح میں "غلبه اسلام" ہے۔

ع بریں عقل و دانش بیاید گریست۔ اس کے باوجود مرزا طاہراحمد صاحب کی صفائی دیکھنے کہ وہ اب تک غلبہ اسلام کا ڈھول پیٹ رہے ہیں۔ کوئی شریف آدمی ان

ے بیہ نہیں پوچھاکہ:

حضرت! آپ کے دادا صاحب غلبۂ اسلام کی مہم میں ناکام کیوں رے؟

اب آپ نے مرزا غلام احد کو غلبة اسلام کے منصب سے معزول کرکے اس کا چارج " تحریک احمدیت" کے حوالے کیوں فرما دیا؟

الساس الله المريت " ك زرايد اب تك جو كه ظهور مين آيا

ہ اگر اس کانام "غلبه اسلام ہے توغلبه کفر کے کہتے ہیں؟

چمارم : جناب مرزاغلام احمد صاحب في است منصب كي وضاحت اور "غلبة اسلام "كي تشریح کرتے ہوئے اخبار ''قلقل'' کے آڈیٹر کے نام اپنے خطیس بڑے طمطراق اور تحدی ہے لکھاتھا:

> "میرا کام، جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں، یمی ہے کہ میں عیسیٰ پرسی کے ستون کو توڑ دول، اور بجائے مثلیث کے توحید کو پهيلاؤل اور انخضرت صلى الله عليه وسلم كى جلالت ادر عظمت اور شان ونیایر ظاہر کروں۔ پس آگر مجھ سے کروڑوں نشان بھی ظاہر ہوں اور سے علت عالی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں۔ پس دنیا مجھ سے کیوں دشنی کرتی ہے، وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی۔ اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر و کھایا جومسیح موعود اور مهدی موعود کو كرنا چاہيئے تھا تو پھر ميں سچاہوں اور اگر پچھے نہ ہوا اور ميں مركياتو پھرسب گواه ربین که بین جمعونا بول- والسلام، فقط غلام احمد- "

(اخبار بدرج ۲ نمبر۲۹ ص ۴ مورخه ۱۹/جولائی ۱۹۰۲ء)

مرزا صاحب کو بہ غلط فہی تھی کہ اشاعت اسلام کے راستہ میں سب سے بری ر کاوٹ حیات سیج کامسکلہ ہے ، اگر وہ لوگوں کو کاغذی پٹنگ بازی کے ذریعہ اس جھوٹ کو سے باور کرانے میں کامیاب ہو گئے کہ عیسلی مرچکے ہیں توعیسلی پرستی کاستون ٹوٹ جائے گا۔ تلیث کی جگہ توحید پھیل جائے گی۔ عیسائی ونیا فورا المنا و صدقنا کہ کر ان کے قد موں میں اگرے گی اور سیدناعیسی علیہ السلام کے بجائے "مریض قادیان" کو "مسیا" مان لے گی۔ یمی وجہ ہے کہ مرزاصاحب نے مرسید کے شاکر دوں کی مدد سے (جو پہلے بی اسلامی عقائد سے منحرف تھے) اس موضوع پر طومار تیار کر فے شروع کر دیخ اوراسی (۸۰) سے زائد کتابیں خود لکھ ڈالیں جن میں سے بقول شخصے: "انگریزی مرح وستائش، مرزائی تعلیمات اور وفات مسیح کو نکال دیا جائے تو پیچھے مفررہ جاتا ہے۔ " الغرض مرزاصاحب نے اپنے حواریوں سمیت دفات مسیح کاافسانہ اڑانے کے لئے خوب بروپیگنٹرہ کیا۔ گر سنجیدہ دنیانے ، کیامسلمان اور کیاعیسائی ، مرزائی خیالات کو گوزشتری حثیت بھی نہ دی۔ تیجہ سب کے سامنے ہے کہ مرزاصاحب کو رخصت ہوئے یون صدی ہو رہی ہے گر ان کے کاغذی پروپیگنٹے سے نہ عیسیٰ پرسی کاستون ٹوٹا۔ نہ تثلیث کے بجائے توحید دنیامیں پھیلی نہ ان کی مہدویت کارگر ہوئی۔ نہ ان کی مسحیت کا کھوٹا سکہ چلا، بلکہ وہ نکاح آسانی کی طرح یہ ساری حسرتیں قبرمیں ساتھ لے گئے۔ ع "وكم حسرات في بطون المقابر"

> مگر صاحبزا دہ مرزا طاہر احمد ساحب کو اپنے دادا کے قول: '' پس آگر مجھ سے کروڑوں نشان بھی ظاہر ہوں اور بیہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں۔ ''

"ا دراگر کچھ نه ہوااور بیں مر کیانؤسب لوگ گواہ رہیں کہ بیں جھوٹا

، مول- "

کی صدافت میں ابھی تک شک ہے اور وہ ابھی تک بیہ فرمائے جارہ ہیں کہ تاریخ ہیں ہے۔ یعنی مرزاغلام احمد کا (خود اپنے ہی قول سے) جھوٹا ہوتا آ فآب نصف النہار کی طرح ساری دنیا پر کھل چکا ہے، مگر مرزاطا ہراحم صاحب اور ان کے رفقاذن کی روشنی میں بھی سیاہ وسفید کے در میان

تميز كرف سے معذور ييں۔ ومن لم يجعل الله له نورا فماله من نور-

سوال وجواب

اس بحث کے آخر میں جناب صاجزادہ صاحب نے راقم الحروف سے ایک سوال کیا ہے اس کا جائزہ لینا بھی ضروری ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

" آخر میں مولانا سے صرف یہ سوال کرنے کی جمارت کر تا ہوں کہ آپ بھی دیگر ذاہب پر اسلام کے غلبہ کے قائل ہیں یا نمیں ؟ اگر ہیں تو کیااس کے لئے عالمی جلنے و تربیت کا پروگرام بنانے کا ارادہ بھی رکھتے ہیں یا محض قائل ہونے پر ہی اکتفاہے ؟ اگر اس ضمن میں عمنی پروگرام بنانے کا بھی ارادہ ہے توکیا آپ کی آخری اور فیصلہ کن عالمی فتح پر بھی جناب کو ایمان ہے کہ نمیں ؟ اگر ہے تو فرمائے کہ کیا آپ کے اس پروگرام کو صیبونیت کے عالمی غلبہ کے منصوبہ سے مشابست تو نمیں؟ ذراسوچ کر ولیل کے ساتھ جواب د تیجے۔ "

(ربوہ سے تل ابیب تک پر مخفر تبعرہ ص ٢٦)

جناب صاحبزادہ صاحب کے سوال کا جواب تو بہت ہی مخضر ہے کہ جس غلبہ کی آب بات کر رہے ہیں اس کے لئے ہمیں کسی منصوبہ بنانے کی ضرورت نہیں۔ گریہ جن غلط فنمیوں کی پیداوار ہے میں چاہتا ہوں ان کے ازالہ کے لئے چند امور کی قدرے وضاحت کر دوں:

الف اسلام ایخ الل اصولوں، قطعی عقائد، صاف ستھرے قیانین اور موافق فطرت تعلیمات کے ذریعہ ولیل وہرہان کے میدان میں تمام اویان پر بھشاغالب رہاہ، یقین نہ آئے تو آج بھی کسی قدیم وجدید فدہب کے اصول و فروع کا اسلام سے مقابلہ کرکے ویکھ لیجئے۔ ویکر فداہب تو پھر کمنہ اور فرسودہ ہو چکے ہیں۔ مرزا طاہراحمہ صاحب کا آبائی وین تواہمی ماذہ ہے، اس پر ایک صدی بھی ابھی پوری تہیں ہوئی، شوق ہو تواسی کے کسی اصول کو اسلام سے خکرا کر ویکھ لیجئے۔

ب اسلام کے ساتھ حاملین اسلام کا گروہ بھی بحد اللہ بھیشہ غالب و منصور رہا ہے اور

ان کاتسلسل صدراول سے لے کر آج تک مجھی منقطع نہیں ہوا، صحیحین کی روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
لا یزال من امتی امدة قائمة بامر اللہ میری امت میں ایک جماعت بیشد امراللی پر قائم
دے گی۔

لا يغرهم من خدلهم ولا من حالفهم حلى ياتي امرالله وهم على ذالك

رہے گی ان کے مخالف اور ان کی مدد سے ہاتھ کھینچنے والے انسیں کوئی " نقصان نمیں پنچاسکیں مے اور وہ قیامت تک اسی پر قائم رہیں گے " (مشکواة ص ۵۸۳)

اور ترندی شریف می بسند سیح به روایت سے:

لايزالطائفة من امتى منصورين لايضرهم من خذلهم حتى تقوم الساعة

"میری امت کالیک گروہ قیامت تک بیشہ غالب و منصور رہے گا، ان سے الگ ہو کر ان کی نصرت سے کنارہ کشی کرنے والے ان کا پچھ شمیں بی کیس گے۔" (محکواۃ ص ۵۸۳)

ان ارشادات سے معلوم ہوا کہ امت مرحومہ پر مجھی کوئی دور ایسانہیں گذرا کہ دہ مجموعی طور پر جادہ مستقیمہ سے ہٹ گئی ہو۔ بلکہ حاملین دین کا گروہ بیشہ حق پر قائم اور غالب و منصور رہاہے۔ اس سے مرزاغلام احمد کانیہ عقیدہ قطعاً غلط جابت ہوتا ہے کہ قرون ثلثة کے بعد پوری کی پوری امت اسلامیہ (معاذاللہ) مگراہ کافرو مشرک اور یمودی ہوگئی تھی۔ ان میں کوئی جماعت بھی عقائد حقد کی حامل نہیں رہی تھی۔ نیز مرزا کا بیہ عقیدہ بھی باطل ہو جاتا ہے کہ اسلام اور قرآن دنیا سے اٹھ گئے تھے اس لئے خدا کو قادیان میں دوبارہ قرآن اتارتا ہوا۔

ح : ایک ہزار برس تک اسلام کو دنیا پر سیاسی معاشرتی اور تهذیبی میدانوں میں بھی غلبہ حاصل رہا۔ اس کئے آیت: لیظھرہ علی الدین کله (آگر عالب کر دے اس کو تمام دینوں پر) کا ارشاد اللی ہر پہلو سے بورا ہوچکا۔ گر ہر کمال کو زوال ہے۔ یہ قانون

مسلمانوں پر بھی نافذ ہوناتھا، اس لئے چند صدیوں سے مسلمان سیاسی زوال واضمحلال کا شکار ہیں (جبکہ دلیل وبر ہان اور اصولوں کی صدافت کے اعتبار سے اسلام آج بھی تمام ادیان پر غالب و منصور ہے، اور اس کی فوقیت و برتری آج بھی بمقابلہ تمام نظریوں کے در خشاں و تاباں ہے " اور مسلمانوں کے ساس و تهذیبی زوال کا باعث بھی نام نماد مسلمانول کی غداری اور بهائیت، و بابیت، مهدویت و قادیا نیت الیی اسلام کش منافقاند تحریکوں کا بھرناہے جو دشمنان اسلام نے مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنے، ان کو اسلام سے مایوس کرنے اور ان کی جاسوی کرنے کی غرض سے کھڑی کیں۔

و: تاہم مایوسی کی کوئی وجہ نہیں، انشاء اللہ وقت آئے گا کہ مسلمان پھرسے اٹھیں گےوہ دشمنان اسلام کے خود کاشتہ پودوں سے گلشن اسلام کو پاک صاف کر دیں گے۔ اسلامی ممالک میں اسلامی قانون نافذ کریں گے۔ اسلام کل نشاہ فائیہ ہدگی اور اس کی برکت سے

مسلمانوں کو ایک بار پھر پوری دنیا پر سیاس بر تری حاصل ہوگی۔

٥ : اور تقديرِ اللي ميں اسلام كاايك اور رنگ ميں غلبه بھی مقدر ہے، جے "غلبه كامله" سے بھی تعبیر کیا جاسکتاہے اس کی صورت یہ ہوگی کہ قرب قیامت میں اللہ تعالی اسلام کی نصرت و حمایت اور فتنه و جال کے قلع قمع کرنے کے لئے سیدناعیسی علیہ السلام کو نازل فرائیں گے، ان کی تشریف آوری سے تمام ذاہب یکسر مث جائیں گے اور صرف اسلام باقی رہ جائے گابعض مفسرین نے آیت: لیظھرہ علی الدین کلہ کی پیش گوئی کامصداق اس آخری دور کے غلبہ اسلام کو قرار دیا ہے خود مرزا غلام احد صاحب بھی جب تک

مسلمان تقے ای پر ایمان رکھتے تھے۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔

"اور فرقانی اشاره اس آیت میں ہے: هوالذی ارسل رسولہ بالهدیٰ و دین الحق لیظهرہ علی الدین کلہ یہ آیت جسمانی اور سیاست مکل کے طور پر حضرت مسے کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کالمہ دین اسلام کاوعدہ دیا گیاہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گااور جب حضرت مسيح عليه السلام ووباره اس دنيامين تشريف لائيس مح توان ك باتھ سے اسلام جميع آفاق اور اقطار ميں پھيل جائے گا۔

(برامین احد حصد چهارم ص ۴۹۸ - ۴۹۹ حاشید ور حاشید مندرجه روحانی

خرائن جرام ۵۹۳)

اور اسی غلید کاملہ کو آمخضرت نے بایں الفاظ ارشاد فرمایا ہے:

"وبہلک الملل کلہ الا الاسلام "کو حضرت عیسیٰ علیہ المام کی تشریف آوری کے بعد اسلام کے سواتمام نداہب مث جائیں گے۔ اس سے یہ بات کھل کر سامنے آگئی کہ آیت کریمہ میں اسلام کے جس غلبۂ کاملہ کا وعدہ ہے وہ انسانی تداہیر اور منصوبوں سے ظہور پذیر نہیں ہوگا۔ اس کے لئے نہ کسی انسان کی جاری کی ہوئی تخریک منصوبہ یا قدیم کارگر ہوسکتی ہے بلکہ جدید یا قدیم کارگر ہوسکتی ہے نہ کوئی انسانی منصوبہ سازی مفید و سود مند ہو سکتی ہے بلکہ اس کا منصوبہ خدا وند ذوالجلال کے علم میں پہلے سے تیار رکھا ہے یعنی سیدنا عیسیٰ بن مریم (علی نبینا و علیہ ہما الصلوات و التسلیمات) کا دوبارہ تشریف لانا، جب اس غلب اسلام کے ظہور کا وقت آئے گاتب اللہ تعالی اس منصوبہ کو بروئے کار لائیں گے، جس کی اسلام کے ظہور کا وقت آئے گاتب اللہ تعالی اس منصوبہ کو بروئے کار لائیں گے، جس کی اس محفوظ ہے۔

اس تحقیق سے معلوم ہوا ہوگا کہ جناب مرزا طاہرا حمد صاحب کا یہ مطالبہ سرے علط اور معمل ہے کہ تم بھی اس موعودہ غلبہ کے لئے پروگرام بنارہ ہو یا نہیں؟ کیونکہ یہ غلبے موعودہ جیسا کہ اوپر ہتاچکا ہوں۔ ایک خاص نظام اللی کے تحت بروئے کار آئے گالور وہ ہے سیدنا عیسی بن مریم (علی نہینا و علیہ الصلوۃ والسلام) کا نازل ہونا، حب یہ غلبہ انسانی تدبیروں اور منصوبوں کے تحت ہوگائی نہیں بلکہ خاص نظام قدرت کے تحت ہوگائی نہیں بلکہ خاص نظام قدرت کے تحت ہوگائی نہیں بلکہ خاص نظام قدرت اس ہے تحت ہوگائی سے بات ہے جواس امری دلیل ہے کہ سائل نہ توقر آن مجید کی آیت کے مفہوم سے آگاہ بات ہے جواس امری دلیل ہے کہ سائل نہ توقر آن مجید کی آیت کے مفہوم سے آگاہ اور نہ وہ کی جانتا ہے کہ یہ غلبۂ موعودہ کی تحصیلات معلوم ہیں نہ وہ نظام اللی سے باخر ہے اور نہ وہ کی جانتا ہے کہ یہ غلبۂ موعودہ کس وقت، کن حالات ہیں، کس نظام اللی کے تحت، کس شکل ہیں، کس مقصد کے لئے ظہور پذیر ہوگا۔

یماں سے سے بھی معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی کا سے دعویٰ کہ وہی سے موعود ہے جس کے ہاتھ پراسلام کاغلبۂ موعودہ ہوتاتھا، قطعاً غلط ہے، اگر وہ واقعتہ سے موعودہ ہوتے تو کوئی وجہ نہ تھی کہ خدا اپناوعدہ پورانہ کرتا۔ اس طرح قادیا نیت کا سے دعویٰ بھی قطعاً بے بنیاد ہے کہ وہ نظام اللی کے ماتحت غلبہ اسلام کے لئے جاری کی گئے ہے۔ اگر وہ خدائی وعدہ کے ب

ایفاء کے لئے وجود میں آئی ہوتی توایک صدی تک خدا کواپنا وعدہ پورا کرنے سے کس نے روک رکھاتھا؟

و: جہاں تک اس غلبہ موعودہ سے پہلے پہلے اسلام کی تبلیغ واشاعت اور تعلیم و تربیت کا تعلق ہے یہ بلاشبہ مسلمانوں پر فرض ہے اس کے لئے محنت وسعی کرنا، تدبیریں سوچنا۔ منصوبے بنانابھی ببقدر استطاعت فرض ہے اور اللہ کاشکر ہے کہ مسلمان نہ پہلے بھی اس فریضہ سے غافل رہے ہیں نہ اب اس گئے گذرے وور ہیں اس سے غافل ہیں، قادیا نیول نے کاغذی پروپیگنڈے کے ذریعے مشہور کر رکھاتھا کہ بس وہی ایک جماعت ہے جو اسلام کی تبلیغ کر رہی ہے۔ باتی سب مسلمان سوئے پڑے ہیں گر ہیں ہمصتابوں کہ مرزا اسلام کی تبلیغ کر رہی ہے۔ باتی سب مسلمان سوئے پڑے ہیں گر ہیں ہمصوث ہے اول تو غلام احمد کی نبوت و مسجیت کی طرح یہ چو دہویں صدی کاسب سے بڑا جموث ہے اول تو جیسا کہ عرض کر چکاہوں قادیا نیوں کو اسلام سے کوئی دور کابھی واسطہ نہیں وہ اگر تبلیغ و اشاعت کرتے ہیں تواسلام کی نہیں، بلکہ اس دین و فرہب کی جو مرزا طاہر احمد کے باپ دا دا نے ایجاد کیا ہے قادیا نیوں کے ''تبلیغ اسلام '' کے پروپیگنڈے کی مثال بالکل ایس ہے کہ نے ایجاد کیا ہے قادیا نیوں کے ''تبلیغ اسلام '' کے پروپیگنڈ کی مثال بالکل ایس ہے کہ کوئی خص ابر ہہ کی طرح ایک مکان بناکر اس کانام ''کعبہ اور بیت اللہ'' رکھدے اور پھر میں ہر بروپیگنڈ اگر تا بھوں اتناکوئی مسلمان نہیں کرتا بلکہ وہ اسپنے ہی بنائے مسلمان نہیں کرتا بلکہ وہ اسپنے ہی بنائے مسلمان نہیں کرتا بلکہ وہ اسپنے ہی بنائے مسلمان نہیں کرتا بلکہ وہ اپنے ہی بنائے موئے مکان کے گر دیچکر لگاتا ہے۔

پھر قادیانی جو تبلیغ کرتے ہیں اس کا حدود اربعہ بھی ہمیں معلوم ہے، کوئی مبلغ صاحب باہر ملک بھیج دیئے اور انھوں نے کسی ہوٹل میں چائے پی لی تو مرکز کورپورٹ بھیج دی کہ آج ہوٹل میں استے لوگوں کو تبلیغ کی گئی۔ کوئی سرباز ار متعارف ہخض مل گیا۔ اس سے علیک سلیک ہوگئی بس «تبلیغ» ہوگئی۔ کسی کالج میں چلے گئے وہاں دو چار "برے لوگوں "کوایک وو پیفلٹ دے آئے بس حق تبلیغ اوا ہوگیا۔ کسی تقریب میں چندلوگوں کو بلالیاوہاں "گروپ فوٹو" اتروالئے چلو تبلیغ ہوگئی اور اخباروں میں اس کی خبر چھپوا دی۔ اخبار "پیغام صلع" کے بقول:

"اب ذرا قادیانی مبلغ کاطریق تبلیغ بھی ملاحظہ ہو۔ کسی دوست سے
ملے، کمیں چائے پر چلے گئے کسی اور اجتاع میں چند آدمیوں سے

ملا قات ہوگئ بس قادیان رپورٹ لکھ دی کہ ہم نے تین سو آ دمیوں کو اسلام یا احمدیت کا بیام پہنچا دیا۔ "

(لاہوری جماعت کے مبلغ محمد عبراللہ صاحب کا مکتوب مندرجہ اخبار پیغام صلح لاہور سرجون ۱۹۳۸ء ۱۹۳۹ فصل ۱۲ نمبر ۲۲۸ طبع پنجم)

"ادہر قادیان میں اتی بری جماعت نے کیا خدمت اسلام کی۔ ظاہر ہے
کہ اس قدر قلیل کہ نہ ہونے کے برابر البنة اجرائے نبوت اور تحفیر
مسلمانان کامستلہ نکال کر اسلام کا تختیات دیا، اور مطاع الکل خلیفہ بنا
کر احمدیت کا بیرط غرق کر دیا۔

ہاں! جماعت کو سیاست کے خوب سبق پڑھائے گئے۔ کبھی سرکار انگریزی کا ہاتھ بڑایا گیا، کبھی اسے دھمکایا گیا، قادیان کو آیک دارالسلطنت کے رنگ میں دیکھنے کے خواب آنے لگے، مگر خدمت وین کیا ہوئی ؟ کچھ بھی نہیں! اور ہوتی کس طرح۔ جب شب وروز یہ کوشش ہو کہ دنیا ہماری خادم سنے اور ہم مخدوم اور مطاع الکل بنیں، پھر خدمت دین کی توفق کا مجھن جانالازی امرتھا۔

(پیغام صلح۔ ۳ دمبر۱۹۳۹ء بحوالہ قادیانی فدہب ص ۸۹۴ فصل ۱۲ نمبر۱۴)

یہ ہے قادیانی تبلیغ! جس پر ناز کیا جاتا ہے اور "غلبۂ اسلام، غلبۂ اسلام" کے شور
دغوغاہے آسان سرپر اٹھایا جاتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں بلامبالغہ مسلمانوں کالیک ایک
ادارہ اسلام کی تبلیغ واشاعت اتی کر رہاہے کہ ساری قادیا نیت مل کر بھی اپنے نئے دین کی
اشاعت اتی شیں کر سکتی۔ مسلمانوں کی ایک "تبلیغی جماعت" کے کام کو آگر سامنے
رکھاجائے تو قادیا نیوں کی "تبلیغی سرگر میاں" اس کے مقابلہ میں کیا حیثیت رکھتی ہیں؟
مسلمانوں کے یماں قرآن کریم، مدیث نبوی، علم فقہ ادر دین کے دیگر موضوعات پر جو
تدریحی، تصنیفی اور تحقیقی کام ہورہاہے کیا قادیانی تحریک اس کا ہزارواں حصہ بھی پیش
تدریحی، تصنیفی اور تحقیقی کام ہورہاہے کیا قادیانی تحریک اس کا ہزارواں حصہ بھی پیش

دراصل قادیانوں نے " بینگ بازی" اور کاغذی گھوڑے دوڑانے کوغلبہ اسلام

كى مهم سجه ركهام، أيك زمان مين مرزامحود احمد صاحب في " تحفد الامير" نامى کتابچه کلھاتھا، اسے بوے بوے امراء ووزرا کے پاس پہنچا کر سمجھ لیا گیا کہ بس ہم نے غلبُہ اسلام کی مهم سر کرلی ہے۔ مرزاغلام احمر صاحب نے ملکہ برطانیہ کو گھٹیا قتم کے خوشارانہ خطوط کھے اور امید باندھ کی کہ بس ملکہ و کوربیہ مسلمان ہوئی کہ ہوئی اس کی پیشکو ئیاں بھی جز دمی گئیں۔ چی چید زبانوں میں اس کے اسلام قبول کرنے کی دعائیں بھی کی گئیں مگر اس بھا گوان نے مرزا تانجمانی کے خطوط کا جواب رینا بھی اپنی توہین سمجھا۔ قادیا نیوں کی ١٩٧٨ء كى تبليغي رپورٹ ميں ايك فولو ديا گياہے جس ميں ايك قادياني دوشيزه امريكي صدر کو قرآن کریم کا قادیانی ایدیش بیش کر رہی ہے اور اس کے فیچے یہ تحریر ہے۔ "امریکه کی ایک احمدی خاتون مبارکه صاحبه، صدر صاحب امریکه

جرالذ فورڈ کو ترجمہ قرآن کریم انگریزی پیش کر رہی ہے۔ " عالبًا قادیانی صاحبان سجھے ہوں کے کہ صدر امریکہ اس "احمدی خاتون " کے رخ زیبای زیارت کرتے ہی اپنے قادیانی ہونے کا اعلان کر دیں گے۔ قادیانیوں نے تبلیغ کے لئے جو طریقے ایجاد کر رکھے ہیں اضیں زبان قلم پر لانا بھی باعث شرم ہے۔ قادیانیوں کے نز دیک شاید صنف نازک کی حرمت کو پامال کرنا، اور انہیں غیر محرموں کے باس خلوت میں بھیجنااور پھران کے فوٹو شائع کرنابھی غلنہ اسلام کی مہم کاایک حصہ ہے۔ مسلمان بحد الله اسلام کی اشاعت و تبلیغ کے لئے پوری طرح مستعد ہیں، اور جگہ جگہ دعوت و تبلیغ اور تحقیق و تصنیف کے مراکز بھی قائم ہیں۔ مگر وہ جو کچھ یں۔ کرتے ہیںا ہے دین کی خدمت کے لئے کرتے ہیں، کسی پراحسان نہیں دھرتے نہ اس کا نمائثی پروبیگنڈا ضروری سجھتے ہیں ملکہ خداکی رضا جوئی کے لئے اس فریضہ کو انجام دیتے ہیں۔ انہیں قادیانی امت کی طرح نہ توغیر فطری طریقے ایجاد کرنا آتے ہیں۔ نہ انہیں نیک اسلام کے لئے کاغذی گھوڑے دوڑانے کی حاجت ہے اور نہ ان کا کوئی گروہ اس بات کامدعی ہے کہ دنیامیں تبلیغ اسلام کا تھیکہ بس اس کے پاس ہے یہ سب کچھ قادیانی امت ہی کو زیب ریتا ہے۔

ز: اب میں مرزاطاہر احمد صاحب کے سوال کے آخری حصہ کولیتا ہوں۔ مسلمانوں کی حکومتیں پہلے بھی رہی ہیں بحداللہ اب بھی موجود ہیں اور انشاءاللہ آئندہ بھی رہیں گی، گر اسلامی حکومت کے قیام کی کوشش کو یہود سے مشابت قرار دینامرزاصاحب کی روایتی خوش

منمی ہے، اس لئے کہ راقم الحروف نے جو قادیانی حکومت طلبی پر گرفت کی تھی اور اسے يبود کی مشابهت ٹھمرا یا تھااس کامنشانفس حکومت نہیں تھا (میرے رسالہ کوایک وفعہ بھر یڑھ لیجئے) بلکہ اسلام کے قصرعالی تخریب کر کے اس کے ملبہ پر قادیانی محل تعمیر کرنے پر مجھے اعتراض تھا۔ بینی جس طرح یہود اسلامی سلطنوں کو ختم کر کے ان کی جگہ پوری دنیا کو یمودی ریاست میں تبدیل کرنا جاہتے ہیں اس طرح قادیانی بھی تمام عالم اسلام کی حکومتوں کو ختم کر کے ان کی جگہ " قادیاتی حکومت" قائم کرنے کے خواہاں ہیں گویا دونوں کے در میان قدر مشترک اسلام دشنی اور مسلمانوں سے عداوت ہے قادیانی تمام مسلمانوں کوچونکہ یمودیوں سے بدتر سمجھتے ہیں اس لئے وہ بری شدت سے بے چین ہیں که کس طرح ساری ونیا سے اسلامی حکومتوں کو ملیامیٹ کر دیا جائے اور کس طرح ان تی جگہ تاویانی ریاست قائم کر وی جائے جہاں قادیانیوں کے ''امیرا^ا کو منین'' کا سکہ خلافت جاری مواور ساری ونیا کے مسلمان ان کے سامنے چوہڑے چمار بن کررہ جائیں؟ یہ سب کچھ محض الزام نہیں بلکہ یہ ایک امرواقعہ ہے جس کے متند حوالے میں اوپر پیش کر چکاہوں۔ اب ویکھنے کہ مرزا طاہراحمہ صاحب میری اس داضح عبارت کے منشا کو توخو د سیھنے سے قاصر رہے ہیں مگر اپنی خوش فنمی کی بناء پریہ سوال جھ سے کر رہے ہیں کہ کیا مسلمانوں کااسلامی حکومت کے تیام کی کوشش کرنا یہودے مشابهت نہیں ؟ اور اس عقل و فہم کے ہاوصف آنجاب قاویانیوں کے " حضرت صاحبرا وہ صاحب" ہیں۔ ع وزیرے چنیں شہریارے چنیں۔

قادیانی جاعت کے امام مزاطاه اور سے مزاطاه اور سے پہلنج کاجواب

مَضرَ وَلَا الْحُدَّ لِوَيْنِ الْمِيادِي

- GM

بىم الله الرحن الرحيم الحمد لله وسلام على عباده الذين الصطفى

جرمنی کے قادیانیوں نے مسلمانوں کے نام مرزاطا ہراحمہ کاایک چیلنج شالع کیاہے' جس کاعنوان ہے:

> «حفرت مرزاطام احمد صاحب امام جماعت احمد یه کا» «مخالفین کو چیانج»

یہ ایک صفح کی تحریر ہے ،جس میں مرزاطا ہرصاحب نے اپنی عادت کے مطابق "لعنه الله علی الکانسین" کی خوب گردان کی ہے۔ ہمارے احباب نے ہمیں یہ پرچہ مجوایا 'اور ساتھ ہی ذکر کمیا کہ اس چیلنج کے بل بوتے پر قادیا نیوں نے یماں اود هم مجار کھا ہے ، مناسب ہے کہ اس کاجواب لکھا جائے۔

ہم نے اسے پڑھاتو معلوم ہوا کہ یہ پوری تحریر جھوٹ کابلندہ ہے 'اور اس کا ایک ایک فقرہ غلط ہے۔ ایبا لگتا ہے کہ مرزا طاہر صاحب نے اس چیلنج کو اپنے مخالفین کے سامنے پیش کرنے سے پہلے شاید موکد بہ عذاب حلف اٹھایا تھاکہ:

"یا الله آپ گواه رہے کہ میں اس چیلنج میں ایک حرف بھی بچ نہیں لکھوں گا۔" اور پھراپنے حلف کوخوب خوب نبھایا۔

ہمیں مرزاطا ہرصاحب کے رویئے سے نہ تعجب ہے' نہ شکایت' اس لئے کہ ایک "جمعوٹے نبی" کے جمعوٹے نائب کو جسیا ہونا چاہئے' مرزا طاہر صاحب اس کا کال و مکمل مرقع ہے' مرزا غلام احمد کی ایک ایک بات جمعوث تھی۔ حتیٰ کہ وہ کلمہ طیبہ "لاالہ الااللہ محمد رسول الله" میں بھی جھوٹ بولتا تھا (قار کین کرام کی خدمت میں ان شاء الله اس کا دلیہ سوت بیش کروں گا) اس لئے مرزا طاہر کی ایک صفح کی تحریر کا اگر ایک ایک فقرہ غلط اور جھوٹ ہو تو ذرا بھی تعجب نہیں کہ یہ اس کے باپ دادا کی میراث ہے۔ البتہ قادیانی صاحبان پر قدرے تعجب ضرور ہے کہ انہوں نے دین تو مرزا طاہر صاحب کے قدموں میں نچھاور کیا بی تھا کو بھی مرزا طاہر صاحب کی خاطر خیریاد کہ دیا؟ شایدان صاحبان نے شخ سعدی کی حکایت پر عمل کیا ہوگا:

اگر شه روز را گوید که شب است این به باید گفت اینک ماه و پروین

بسرحال مرداطا ہری تحریر کا ایک ایک نظرہ حرف بہ حرف نقل کرے اس کا جو اب کصتا ہوں 'اور دنیا بھر کے اتال عقل کو منصف بنا تا ہوں کہ مرداطا ہر کے الزام اور میرے جو اب کو واقعات کی روشنی میں پڑھیں ' ماکہ ان کے سامنے جھوٹے کا جھوٹ عالم آشکارا ہوجائے۔ یقین ہے کہ مرداطا ہر کے جھوٹے چیلنج کی حقیقت معلوم ہوجانے کے بعد اہل انصاف بے اختیار بول اسمیں گے: "لعنة اللّه علی الکاذبین"۔

نوٹ:مرزاطاہر کی عبارت اقتباس کی شکل میں دے کر''جواب'' کے لفظ سے اس پر تبصرہ کیاگیاہے۔



بسمالله الرحمان الرحيم الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى

س "ہم بڑے فخرے کتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قاویانی) رسول اللہ کی بیش گو ئیوں کے مطابق امتی نبی تھے"۔

جواب : - مرزا غلام احمد قادیانی کو آنخضرت کمتر کی پیش کو کیوں کا مصداق کمنا مرزا طاہر کا سب سے بردا جھوٹ ہے کیونکہ مرزا قادیانی پر آنخضرت کمتر کیونکہ مرزا قادیانی پر آنخضرت کمتر کی بیش کو کیوں کا ایک حرف بھی صادق نہیں آن بطور مثال مرزا طاہر کے والد مرزا محمود کی کتاب حقیقتہ النبوۃ ص ۱۹۲سے آنخضرت کمتر کی میں کا ترجمہ خود مرزا محمود کی قام سے درج ذیل ہے:

" انبیاء علاقی بھائیوں کی طرح ہوتے ہیں ان کی مائیں تو مختلف ہوتی ہیں اور دین ایک ہوتی ہیں اور دین ایک ہوتا ہوں کو کلہ ایک ہوتا ہوں کو کلہ ایک ہوتا ہوں کو کلہ اس کے اور میں عینی بن مربم سے سب سے زیادہ تعلق رکھنے والا ہوں ہیں جب اس کے اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں اور وہ نازل ہونے والا ہے۔ بس جب اس دیکھو تو اسے پہچان لو اگر وہ درمیانہ قامت مرخی سفیدی ملاہوا رنگ زرد کیڑے ہنے

ہوئ اس کے مرے پانی نہک رہا ہوگا ہم مربر پانی نہ ہی ڈالا ہو اور وہ صلیب کو تو رہ کا اور جزیر کو تل کرے گا اور جزیہ ترک کردے گا اس کے زمانہ میں سب نہ اہب ہلاک ہوجا کیں گے اور صرف اسلام رہ جائے گا اور شیر اونٹول کے ساتھ اور جھٹر کے کریوں کے ساتھ چرتے بھریں گے اور حن اسلام میں جاتے گا اور شیر اونٹول کے ساتھ اور بھٹر کے کریوں کے ساتھ چرتے بھریں گے اور بچ ساتھ اور بھٹر کے کریوں کے ساتھ چرتے بھریں گے اور دہ ان کو نقصان نہ ویں گے ، عینی بن مربم چالیس سال رہیں سانے ور بھر فوت ہوجا کیں گے ، اور مسلمان ان کے جنازہ کی نماز پڑھیں گے "۔

(حقيقت النبوة ص١٩٢)

اس پیش گوئی کو مرزاکے حالات سے ملایئے اور دیکھئے کہ کیااس پیش گوئی کا ایک حرف بھی مرزا قادیانی پر صادق آتا ہے؟ نہیں! ہرگز نہیں!!

ذرادرج ذيل سوالات پرغور كيجيّ!

- كيامرزاعيسي بن مريم تفا؟ - نهيس!

۲- کیامرزا سرخ و سفید رنگت کاتھا؟۔ نہیں!(اگر مرزاطا ہر کو یقین نہ آئے تو آئینہ میں اپنی شکل دیکھ لیس'اور اندازہ کرلیس کہ ان کادادابھی ایساہی ہوگا)۔

٣-كيامرزازردرنگ ك كرر بين بوك نازل بواقفا؟ - نسين!

سمدکیااس کے سرے پانی ٹیک رہاتھا؟۔ نسیں!

۵-کیامرزانے صلیب تو ژدی؟- نہیں!

١- كياخزر كوقل كرديا؟ - نهين!

2-کیامرداکے زمانے میں اسلام کے سواسارے نداہب مث گئے 'صرف اسلام باتی رہ گیا؟۔ نہیں!

۸۔کیامرزائے زمانے میں کمی نے شیر کو اونٹوں کے ساتھ 'چیتے کو گائے بیلوں کے ساتھ اور بھیڑیوں کو بکریوں کے ساتھ چرتے دیکھا؟۔ نہیں! ۹۔کیاکمی نے قادیانی بچوں کو سانیوں کے ساتھ کھیلتے دیکھا؟۔ نہیں! ۱۰ کیا مرزادعویٰ میحیت کے بعد چالیس سال زمین پر ٹھرا؟۔ نہیں! (بلکہ اس نے ۱۸۹۱ء میں مسیح ہونے کا دعویٰ کیا' اور ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو مرگیا۔ مدت قیام کل ۱۷سال ۴ مینے '۲۵ دن۔)

ال كياسلمانون في اسكى نماز جنازه برهي؟ بنين!

معلوم ہواکہ مرزا' آنخضرت مستن اللہ کا کہ پیش گوئیوں کامصداق نہیں تھا' للذ امرزاکادعویٰ بھی جھوٹا'اور مرزاطاہر کا اس پر فخر بھی جھوٹا۔اب وہ اپنے حق میں' اپنے دادا کے حق میں ادر اس جھوٹے کو ماننے والوں کے حق میں جتنی بارچاہیں "لعنقاللّه علی الکاذبین" پڑھ لیں۔

C

" رسول الله کی پیش گوئیاں لازما " مجی ہیں "۔

جواب: ---- آخضرت مستفاعی پیش گوئیال بلاشبه سی بین برحق بین اور بر مسلمان ان پر ایمان رکھتا ہے۔ لیکن مرزاطا برکا آپ مستفلیلی کی بیش گوئیول کو کیول کو کی کمنااس کا جھوٹ ہے۔ "والله پیشدان السناف قیبن لکا ذبون۔ "اس لئے کہ اگروہ آخضرت مستفلیلی کی اس بیش گوئی کو 'جو ابھی نمبرایک میں نقل کی گئی' سی مستمتاتو این دادا مرزاغلام احمد کو ہرگز مسیم موجود نہ سیجھتا کی بلکہ اس پر سوسو بار لعنت بھیجتا۔

اب آخضرت مَتَوْلَ مُنْكِلِينًا كَلَيْ الكِاور بيش كُولَى ملاحظه فرماكمين:

المخضرت مین کارشادے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونے کے بعد شادی کریں گے 'اور ان کے اولاد ہوگی' ینزوج ویولدلمہ (محکوہ ص ۲۸۸)

مرزا غلام احمد لکھتا ہے کہ اس پیش گوئی میں شادی سے خاص شادی اور اولاد سے خاص شادی اور اولاد سے خاص اولاد مراد ہے جو بطور نشان کے ہوگی اور اس خاص اولاد مراد ہے جو بطور نشان کے ہوگی ایش محمدی بیگم سے مرزا کی شادی ہوگی۔ سے خاص اولاد پیدا ہوگی۔

ونیاجانتی ہے کہ مرزاک محری بیگم سے میہ شادی نہیں ہوئی 'اس سے خاص اولاد

کے پیدا ہونے کا کیا سوال؟"نه رہے بانس نہ ہج بانسری"

اگر مرزاطاہر آنحضرت ﷺ کی اس پیش گوئی کو تھی۔ سمجھتاتو لازما سمزا غلام احمد کو جھوٹا جانتا کیونکہ آنحضرت ﷺ کی پیش گوئی مرزا قادیانی کے حق میں بوری نہیں ہوئی۔

معلوم ہوا کہ مرزا طاہر کو آخضرت کھتا ہے ہیں گو کیوں پر ایمان نہیں' اور اس کا یہ وعویٰ جھوٹا ہے کہ "آخضرت کتا ہے ہیں گو ٹیل لازما" کی بیش گو ٹیل لازما" کی بین"۔ اب وہ جتنی بار جاہے اپنے لئے "لعنة اللّه علی الکانسین" کاوظیفہ پڑھے' اور قادیا نیوں کو بھی جاہے کہ مرزا طاہر کے حق میں میہ وظیفہ دن رات پڑھاکریں۔

 C

" کوئی مسے ہے آئیں سکتاجب تک نبی اور رسول ہونے کادعوئی نہ کرے"۔ جواب: ----- حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب نازل ہوں گے تو سب کو معلوم ہو گا کہ یہ وہی عیسیٰ بن مریم رسول اللہ ہیں جو بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہوئے تھے' اس لئے نہ ان کو نبوت و رسالت کادعو کی کرنے کی ضرورت ہوگی' نہ اپنی رسالت و نبوت منوانے کے لئے کاغذی پینگ اڑانے کی حاجت ہوگی۔ چنانچہ کسی حدیث سے ثابت نہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونے کے بعد یہ وعویٰ کریں گے:

ياايهاالناس انى رسول الله اليكم جميعا

معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی کارسالت و نبوت کے دعوے کرنا خالص جھوٹ تھا'اور مرزاطا ہر کابیہ کمناکہ ''سچامسے نہیں آسکتاجب تک کہ وہ رسول اور نبی ہونے کاوعویٰ نہ کرے'' یہ بھی نراجھوٹ ہے۔

اب اس جھوٹ پر مرزاطا ہرائے اور اپنے دادا کے حق میں جتنی بار جاہے "لعنة اللّه علی الکانبین" کاوظیفہ پڑھاکرے۔ ن " مرزاطاہر کی مندرجہ بالاعبارت ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس کے دادا (مرزاغلام احمد قادیانی)نے نبی درسول ہونے کادعویٰ کیا۔ "

ادهر مرزا قلریانی کمتاہ کہ مدعی نبوت ملعون ہے کاذب ہے کافرہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے کو چنانچہ اپنے اشتمار ۲۸ر شعبان ۱۳۱۳ ادھ (مطابق ۲۵ر جنوری ۱۸۹۷ء) میں لکھتا ہے:

"ان پر واضح رہے کہ ہم بھی مدعی نبوت پر لعت بھیجتے ہیں"۔

(مجموعه اشتمارات ص ۲۹۷ج۲)

الر اكتوبر ١٨٩١ء كے اشتمار میں لکھتا ہے:

"سیدنا و مولانا حفرت محر مصطفی مستفلین ختم الرسلین کے بعد کمی دوسرے مدعی نبوت و رسالت کو کازب اور کافرجانیا ہوں"۔ (مجموعہ اشتارات م ۲۳۰ ج۱) اور اینے رسالہ "آسانی فیصلہ" میں لکھتا ہے:

. "میں نبوت کاری نہیں ' بلکہ ایسے ری کو اسلام سے خارج سمجتا ہوں"۔

(آسانی فیصله ص ۳)

گویا مرزاطاہر کے جھوٹے عقیدے کے مطابق اس کادادا چو نکد مدعی نبوت تھااس لئے ملعون تھا 'کاذب تھا'کافر تھااور دائرہ اسلام سے خارج تھا۔ مرزاطا ہر کو چاہیے کہ ایسے کافرب و کافراور ملعون پر صبح وشام ایک آلیک شبیج لعنة اللّه علی الکاندیں کی پڑھاکرے۔

ایک ایک ایک آلیک شبیج العنة اللّه علی الکاندیں کی پڑھاکرے۔

"جب مبالم کاچینج دیں تواس وقت تویہ ہزار بمانے بنا کر تھاگتے ہیں"۔

جواب: ۔۔۔۔ یہ مرزا طاہر کا سفید جھوٹ ہے کہ ان کے مخالفین ان کا چینج قبول نہیں کرتے ' بلکہ بمانے بناکر بھاگ جاتے ہیں۔ امید ہے کہ اس سفید جھوٹ پر ان کو قادیانی بھی ہزار بار لعنة اللّه علی الکاندین کا تحفہ دیں گے۔

واقعہ یہ ہے کہ مرزا طاہرنے جون ۱۹۸۸ء میں مسلمانوں کو مباہلہ کا چیلنے دیا تھا' مسلمانوں نے اس چیلنج کو علی الاعلان قبول کیا' لیکن "مرزا بھاگ گیا"۔ خود راقم الحروف کے نام بھی مرزا طاہر نے مباہلہ کے چینے کی ایک کابی بجوائی تھی، میں نے مرزا طاہر کے چہنے کو تبول کرتے ہوئے ان کو لکھا کہ تمارے ذمہ مباہلوں کا جو بچاس سالہ قرضہ ہے، کہلے تواس کو ادا کیجئے۔ اور بھر وقت اور تاریخ کا اور جگہ کا تعین کرکے بچھے اطلاع فرائے، آپ جہال کسیں گے، اور جب کسیں گے مباہلہ کے لئے حاضر ہوجاؤں گا۔ میرا یہ جواب " مرزا طاہر کے نام " عرضیا ہوا موجود ہے۔ جس میں میں نے جلی تلم ہے لکھا تھا؛ " آئے! اس فقیر کے مقابلہ میں میدان مباہلہ میں قدم رکھئے، " آئے! اس فقیر کے مقابلہ میں میدان مباہلہ میں قدم رکھئے، آئے کھول تمانا دیکھیے۔ آخضرت مشافہ کا کھلی آئے اور پھر میرے مولائے کریم کی عزت و جلال اور قبری جلی کا کھلی آئے وان کے آئے ہوں تمانا کی نجوان کے بارے میں فرمایا تھا کہ اگر وہ مباہلہ کے لئے فکل آئے تو ان کے درختوں پر ایک پرندہ بھی زندہ نہ بچتا۔ آئے! اس کے بارے میں فرمایا تھا کہ اگر وہ مباہلہ کے لئے فکل آئے تو ان کے آئے مقابلہ میں میں نہا ہم میں نہا ہم میں نکل کر آنحضرت مشافہ تھی کے مقابلہ میں انگل کر آنحضرت مشافہ تھی کے مقابلہ میں انگل کر آنحضرت مشافہ تھی کے ختم نبوت کا اعجاز آئیک بار پھرد کھے لیجئے"۔ مشافہ تھی کے ختم نبوت کا اعجاز آئیک بار پھرد کھے لیجئے"۔

جھے یقین تھاکہ مرزاطاہر محمد رسول اللہ مستفل کا اللہ کے کسی ادنی غلام کے مقابلہ میں بھی میدان مبابلہ میں اترنے کی بھی جزات نہیں کرسکتا کیونکہ اس کو سوفیصد یقین ہے کہ وہ خود بھی اس کاباب بھی اس کادادا بھی سب کے سب جھوٹے ہیں۔اس لئے میں نے مرزاطاہر کی غیرت کوللکارتے ہوئے مزید لکھاتھا:

"اس ناکارہ کاخیال ہے کہ آپ آگ کے اس سمندر میں کودناکی طال میں قبول سی تبول میں تبول میں تبول میں تبول میں تبول میں کریں گے، لیکن سیس کریں گے، لیکن آخضرت مستفری کی اور ای اللائق امتی کے مقابلہ میں میدان مباہلہ میں اترنے کی میرات نہیں کریں گے "۔

مرزا طاہر کو اگر ذراہمی غیرت ہوتی اور اس کو اپنی سچائی کا ذرا بھی خیال ہو تا تو میرے ان الفاظ کو پڑھ کر ممکن نہیں تھا کہ کم از کم میرے اس وعوے ہی کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے میدان مبللہ میں نہ آنا کین اللہ تعالی نے اپنے محبوب مسئلہ میں نہ آنا کین اللہ تعالی نے اپنے محبوب مسئلہ میں اور نے طفیل آپ کے ایک ٹالا کق امتی کے الفاظ کی لاج رکھ کی مرزا طاہر نے ذات کی موت مرنا تو پند کیا گراس نے میدان مباہلہ میں اور نے کی جرات نہ کی اس طرح میری پیش مرنا تھی تھی اور کی تھی نگل۔

میرے اس خط کے جواب میں مرزا طاہر کے سکرٹری کاجواب آیا کہ مباہر کے لئے میدان مباہر میں آمنے سامنے آنے کی ضرورت نہیں 'تم بھی گھر بیٹھے مرزا طاہر کی طرح "لعنقاللَه علی الکانسین" کی پڑنگ بازی کرتے رہو "بس اس کانام مباہر ہے۔ اس کے جواب میں اس ناکارہ نے "مرزا طاہر بر اتمام حجت" نامی رسالہ شائع کیا۔

اس کے جواب میں اس ناکارہ نے "مرزاطا ہر پر اتمام جمت" نامی رسالہ شائع کیا۔
جس میں قرآن و حدیث اور خود مرزاغلام احمد کی تحریروں سے ثابت کیا کہ مباہر کامسنون
اور صحیح طریقتہ یہ ہے کہ دونوں فریق ایک میدان میں جمع ہوں اور مل کر "لعنة اللّه علی
الکاذبین" کمیں۔ میں نے اس رسالہ میں مرزاغلام احمد کی ورج ذیل تحریر کابھی حوالہ ویا
کہ:

"اور میں پھران سب کو اللہ جل شانہ کی قتم دیتا ہوں کہ مبابلہ کے لئے تاریخ اور مقام مقرر کرکے جلد مبابلہ کے میدان میں آویں "اور اگر نہ آئے "اور نہ تکفیرو کھذیب مقام مقرر کرکے جلد مبابلہ کے میدان میں گے"۔ باز آئے تو خدا کی لعنت کے پنچ مریں گے"۔ (انجام آئم م 10) دومانی ترائن م 19جاد)

میں نے مرزاطا ہر کو یہ بھی لکھا کہ آگر آپ پاکستان نہیں آسکتے تو میں آپ کو سفر کی زحت نہیں دیتا' چلئے اپنے "لندنی اسلام آباد" ہی کو میدان مباہلہ قرار دے کر تاریخ کا اعلان کردیجئے۔

" یہ فقیر آپ کے متفرر عاضر ہوجائے گا۔ اور جتنے رفقا آپ فرائیں گے الاکھ

دولا کھ وس بیں لاکھ اپنے ساتھ لے آئے گا۔ دیکھتے! اب میں نے آپ کا کوئی عذر سمیں چھوڑا اب آپ کو آپ کے دادا کے الفاظ میں غیرت دلا تاہوں کہ:

" آپ کواللہ جل شانہ کی قتم ویتا ہوں کہ مبابلہ کے لئے تاریخ و مقام مقرر کرکے جلد مبابلہ کے میں گے"۔ جلد مبابلہ کے میں گے"۔

میرے اس چینج کو سات سال گزر رہے ہیں 'لیکن مرزاطا ہر کو اب تک جرات نہیں ہوئی کہ اس چینج کو تبول کرلے 'میں آج تک اس کے جواب کا منتظر ہوں 'لیکن وہ آج تک خدا کی لعنت کے بینچ مرے گا۔
آج تک خدا کی لعنت کے بینچ ہے۔ اور ان شاء اللہ اسی خدائی لعنت کے بینچ مرے گا۔
گرشاباش! مرزاطا ہر کی اس غیرت و حیار 'کہ خود مبابلے سے راہ فرار افقیار کرتا پھرتا ہے اور دو سروں پر بھاگنے کا جھوٹا الزام لگاتا ہے۔ مرزاطا ہر کو چاہئے کہ اپنے اس جھوٹ پر ضح و شام "لعنة اللہ علی الکانسین" پڑھا کرے۔ مرزاطا ہر کی جماعت کے لوگوں کو چاہئے کہ میرے ان دونوں رسالوں "مرزاطا ہر کے جواب میں "اور" مرزاطا ہر پر آفری اتمام جحت "کامطالعہ فرمائیں۔ اگر توفیق الی دیگیری کرے تو مسلمان ہوجائیں 'اور اگر اسلام ان کی قسمت میں نہیں تو کم سے کم مرزاطا ہر کو مباہلہ پر آمادہ کر کے اسے خدائی لعنت کے بینچ سے نکالیں' ورنہ مرزاطا ہر کے لئے صبح و شام ساسا مرتبہ "لعنة الله غلی الکاندیں "کاوظیفہ کم سے کم چالیس دن تو ضرور پڑھ لیں۔

سيكتي بيس كه جماعت احمديد الكريز كاخود كاشته بودا ب- من كمتا بول كه بيد جموث ب- "لعنة الله على الكادبيس"

جواب: ---- به جھوٹ خود مرزاطاہر کے دادا مرزاغلام احمد کا ہے۔اس نے گورنمنٹ برطانیہ سے کما تھا کہ میرا خاندان پچاس سال سے ٹوڈی اور انگریز کا خدمت گار چلا آ تاہے 'لنذ اگورنمنٹ:

"اس خود کاشتہ بوداکی نبت نمایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام

لے 'اور اپنے ماتحت دکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اغلام کا کاخاط رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور میرانی کی نظرے دیکھیں "۔
(مجموعہ اشتمارات م ۲۰۱۱ م ۲۰۱۲ م

اس عبارت میں مرزا قادیانی نے اپند "خود کاشتہ پودا" ہونے کا قرار کیا ہے اور اس کے حوالے سے اپنے لئے اور اپنی جماعت کے لئے اگریز سے "خاص نظرعنایت" اور مربانی کی بھیک مانگی ہے۔ اب اگریہ جموث ہے تو مرزا طاہر اپنے داوا کانام لے کرشوق سے کس ۔ "جموٹے پر خداکی لعنت"۔ اور قادیانی بھی مرزا طاہر کے ساتھ مل کر کسیں": لعن سے کس ۔ "جموٹے پر خداکی لعنت"۔ اور قادیانی بھی مرزا طاہر کے ساتھ مل کر کسیں": لعن سے علی الکاندین"

 \bigcirc

جواب:---- اسلامی جہادے منسوخ ہونے کا جھوٹ بھی مرزاغلام احمد نے بولا تھا' چنانچہ اس نے لکھا تھا کہ:

" مدیث می ہے کہ مسے کے وقت میں جماد کا حکم منسوخ کردیا جائے گا"۔

(تجليات النبيه ص ٨)

اگریہ جھوٹ ہے تو مرزاطا ہر شوق سے اپنے واوا کانام لے کر کے کہ "جھوٹے پر ضداکی لعنت"" لعنة الله على الكاذبين"۔

 \bigcirc

ک "بیر کتے ہیں حفرت میم موعود (مرزا قادیانی) نے (ڈرگز) کی تعلیم دی۔ میں کہتا ہوں سیر جمعوث ہے۔ "لعنة اللّه على الكاذبين"۔

جواب: -- به مرزاطام کاسفید جھوٹ ہے۔ کسی مسلمان نے ایسانہیں کما البتہ مسلمان یہ کہتے ہیں کہ مرزاغلام احمہ پلوم کی دکان سے ٹائک وائن منگوا تا تھا۔

(خطوط المام بیام غلام من ۵)

اب این اس جھوٹ پر مرزاطاہر شوق سے نعرہ بلند کریں کہ "جھوٹے پر خدکی احت" اور قلویانی صاحبان بھی مرزاطاہر کی آوازیس آواز طاکر کمیں۔"لعنة اللّه علی الکاذبین"

 \bigcirc

و سی کتے ہیں کہ آپ نے پچاس کتابیں اسلام کے خلاف لکھیں 'میں کتابوں سے جھوث ہے۔ "لعنة اللّه على الكاذبين"۔

جواب: ۔۔۔۔۔یہ بھی مرزا طاہر کا جھوٹ ہے' مرزا کی پچاس کتابیں کسی مطلق نے نہیں لکھیں' البتہ مسلمان' مرزاغلام احمد کے اس اقرار کا حوالہ ضرور دیتے ہیں کہ:

مدمیری عمر کا کشر حصد اس سلطنت اگریزی کی بائید اور حمایت میں گذرا ہے اور میں میں میں گذرا ہے اور میں میں اور میں جماد اور اگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں کھی ہیں اور اشتار شاکع کے بیں کہ آگر وہ رسائل اور کتابیں اکشی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر عتی ہیں "۔ (زیاق القلوب می مارو مانی خوائن می ۱۵۵۔ ج ۱۵)

انگریز اسلام کابر ترین دشمن تھا' ایسے دشمن اسلام کی تائید و حمایت کرنا' جماد کی ممانست کا فتو کی دینا' اور انگریزی اطاعت کادرس دینااسلام دشمنی تھی۔ مرزاغلام احمد کهتا ہے کہ اس نے اپنی عمر کا اکثر حصہ اسی اسلام دشمنی میں گذارا' اور اس نے رسالے اور کتابیں لکھ لکھ کر'' پچاس الماریاں'' بحرڈ الیس۔

مرذاطاہراور اس کے ساتھ تمام قادیانی بڑی سریلی آواز میں یہ گیت قرئیں: ''ایسے وشمن اسلام پرخداکی لعنت''۔''لعنقاللَه علی الکاذبین''

C

سير كت بن كدان كى وفات بليك حالت عن بوئى - عن كتابول بير محموث من المعالمة على الكاذبين" - "لعنقالله على الكاذبين" -

"حفرت صاحب (مرزا قادیانی) جس رات کو پیار ہوے اس رات میں اپ متام پر جاکر سوچکا قلد جب آپ کو بہت تکلیف ہوئی تو جھے جگایا گیا تھا جب میں حفرت صاحب (مرزا قادیانی) کے پاس پنچا اور آپ کا صال دیکھا تو آپ نے جھے مخاطب کر کے فرایا "میرصاحب! مجھے وبائی ہیضہ ہوگیا ہے۔" اس کے بعد کوئی الی صاف بات میرے خیال میں نہیں فرائی یماں تک کہ دو سرب روز دس بے کے بعد آپ کا انقال ہوگیا"۔

مرزاطا ہر صاحب! آپ کے دادا مرزا قادیانی کا "وبائی ہیضہ" کی بماری سے انتقال کرنا اور وونوں راستوں سے نجاست کا خارج ہونا ہمار الزام نہیں' بلکہ یہ آپ

کے اپنے گھر کی روایت ہے اور اس کے راوی ہیں () آپ کے پہا () آپ کی دادی '() آپ کی دادی '() آپ کی دادی '() دادی نے ابااور () خود آپ کے دادا۔ اگر یہ سب لوگ جھوٹے تھے تو ان کانام لیکر منج وشام "لعنماللہ علی الکانبین" کاوظیفہ پڑھا کیجئے۔

C

میں نے اپنے رسالہ "مرزاطاہر کے نام "میں آپ کو چیلنے کیا تھا کہ: "کیا آپ یہ دعاکرنے کی جرات کریں گے کہ آپ کو آپ کے باپ دادا جیسی وت نصیب ہو؟"۔

اور پھراپنے دو سرے رسالہ "مرزاطا ہر پر آخری اتمام جمت" میں میں نے یاد دہانی کراتے ہوئے لکھاتھا:

" آپ نے میرایہ چینج بھی قبول نہیں کیا اور شاید آپ کو اس کی جرات بھی نہ ہوگی کہ میرے سوال کا جواب اخباروں میں چھاپ کرونیا کو ایک نیا تماشائے عبرت دیکھنے کاموقع فراہم کریں۔"

مرزاطا ہر صاحب! اگر آپ کے باپ اور واداکی موت نلیاک حالت میں نہیں ہوئی تو یہ دعا اخباروں اور رسالوں میں کیوں نہیں چھاپ دینے کہ:

"یاالله امجھے میرے بلپ اور دادا جیسی موت نصیب فرما۔"

مرزاطا ہرصاحب! آپ یہ وعاکمی شائع نہیں کریں گے "کیونکہ آپ کو معلوم ہے کہ آپ کو معلوم ہے کہ آپ کو معلوم ہے کہ آپ کو و بھی ان کو جموٹا اور اور واوا کی موت کا نشان سیجھتے ہیں۔ اس لئے کوئی مضا کقہ نہیں کہ آپ این جموٹا اور ان کی موت کو عبرت کا نشان سیجھتے ہیں۔ اس لئے کوئی مضا کقہ نہیں کہ آپ این جموٹے باپ واوا کانام لے کران پر "لعنة اللّه علی الکانسین" کا نعوہ بلند کیا کریں۔

ع ب-الله سجول ير رحت فرائ-"

جواب: مرزاطا ہرکا یہ بچ خالص جھوٹ ہے کیونکہ اوپر جھوٹ نمبر ہ کے ذیل میں لکھ چکا ہوں کہ مرزا می نبوت کو کافرو کافر و کافر و انکو اسلام سے خارج قرار دیتا ہے۔ جمال تک عیلی ہونے کے دعویٰ کا تعلق ہے 'یہ بھی مرزا تادیانی کے بقول جھوٹ ہے کیونکہ وہ لکھتا ہے:

"اس عابز نے جو مثیل موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں ۔۔۔ ہیں نے بید دعویٰ ہر گزنہیں کیا کہ میں مسیح بن مریم ہوں' جو مخض بیہ الزام میرے پر لگادے وہ سرامر مفتری اور کذاب ہے"۔

(ازاله ادمام م ١٩٠ روماني تزائن ص ١٩٢ج ٣)

پس مرزاطاہر خود اس کے دادا کے فتویٰ کے مطابق مفتری اور کذاب ہے۔ سب کہیں "جھوٹے پر خداکی لعنت"۔ اور تادیانی صاحبان بھی مرزاطاہر کانام لے کر بلند آواز سے کمیں "لعنقاللّه علی الکاذبین"

 \bigcirc

(۱۲) " یہ کتے ہیں کہ اللہ کے متعلق حضرت میچ موعود (مرزا قلویانی) نے لکھا ہے' شادی کر آئے' اور تعلقات جنسی قائم کر آئے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ جموٹ ہے"۔ جو اب: ۔۔۔۔۔یہ بھی مرزا طاہر کاسفید جموث ہے۔ کسی مسلمان نے یہ نہیں کہا۔ البتہ مسلمان یہ کہتے ہیں کہ مرزا کے ایک نام نماد صحابی قاضی یار محمہ نے اپنے رسالہ "اسلای قریانی" میں لکھا ہے:

"حفرت میچ موعود (مرزا قاریانی) نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی کہ کشف کی حالت یہ ظاہر فرمائی کہ کشف کی حالت آپ ہو اللہ نے کشف کی حالت آپ ہو اللہ نے دیات کی طاقت کا اظہار فرمایا۔ سمجھنے والے کے لئے اشارہ کانی ہے"۔

(ريك ١١٠٠ اسلامي قرباني ص ١١٠)

(۱۳) " اور یہ بھی لکھا ہے کہ اللہ تعالی براش تھا اور براش ہونے کی حیثیت سے انگریزی بولیا تھا۔ میں کتابوں یہ جھوٹ ہے":لعنقاللّه علی الکاذبین"

> " پھر پعد اس کے بہت ہی زور ہے۔ جس سے بدن کانپ کیا 'یہ المام ہوا۔ " وی کین وہث وی ول ڈو

اس وقت ایک ایبالجہ اور تلفظ معلوم ہواکہ گویا ایک انگریز ہے جو سرپر کھڑا بول رہاہے"۔

اس عبارت میں مرزائے اللہ تعالی کے بارے میں کماہے کہ وہ کویا اگریز ہے 'اور احکرین ہو تاہم ہے کہ وہ کویا اگریز ہے 'اور احکرین ہوت ہے۔ للذ اس جھوٹ پر مرزاطا ہر احکرین ہوت ہے۔ للذ اس جھوٹ پر مرزاطا ہم اسپنے دادا مرزاغلام احمد پر جنتی بارچاہے "لعنة اللّه على الكاذبين "پڑھے۔

کتے ہیں کہ اللہ نے آپ پر (کرس) کیا میں کتا ہوں یہ جھوٹ ہے "لعنة اللّه على الكاذبين-"

جواب: ----- یہ بھی مرزا طاہر کامسلمانوں پر غلط الزام ہے 'یہ تحفہ تو وہ مرزا غلام احمہ کی خدمت میں خود پیش کرتے ہیں 'جیسا کہ گزشتہ نمبروں سے معلوم ہوچکا ہے۔ چتانچہ اوپر گزرچکاہے کہ:

🔾 مرزا طاہر کتے ہیں کہ مرزاغلام احمہ نے نبوت کادعویٰ کیا' ادھر مرزاغلام احمہ لکھتا

ہے کہ "ہم بھی دی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں۔"اب مرزاطاہر کے عظیدے کے مطابق مرزاغلام احمد ملعون ہوا۔

○ مرزاطا ہر کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمہ نے نبوت و رسالت کے دعوے کئے 'ادھر مرزا غلام احمد لکھتا ہے کہ ''آنخضرت کستان کا کہ النبیین کے بعد جو فخص نبوت و رسالت کے دعوے کرے وہ کافرو کلؤب اور دائرہ اسلام سے خارج ہے ''۔ اور کافروں اور جھوٹوں کا ملمون ہوناسب کو معلوم ہے۔ لنذ امرزاطا ہرکے عقیدے کے مطابق مرزا غلام احمد ملمون ہوا۔

مرزاطا ہر کہتے ہیں کہ مرزاغلام احمد مسیح موعود ہے۔ اوھر مرزاغلام احمد کہتا ہے کہ:
"اس عابز نے جو مثیل موعود ہونے کا وعویٰ کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح
موعود خیال کر ہیٹھے ہیں ۔۔۔۔۔ ہیں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ ہیں مسیح بن مریم
ہوں'جو فحض یہ الزام میرے پر لگاوے وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے۔"

اول او سو المرد العابر کے عقیدے کے مطابق مرز اغلام احم کم فیم اور مفتری و کذاب تھرا' اب جس قدر جی جاہے اس مفتری و کذاب غلام احمد پر لعنة اللّه علی الکا دبین پڑھے۔ الغرض خداکی لعنت تو غلام احمد پر خود مرز اطابر برساتا ہے اور جھوٹا الزام مسلمانوں کو دیتا ہے:

ع "بو چاہیں مو آپ کریں ہیں ہم کو عبث بدنام کیا" ہاں! یہ ضرورے کہ ہم بھی مفتری و کذاب اور دائرہ اسلام سے خروج کرنے والے مرتد کو لعنت خدادندی کامستی سمجھتے ہیں۔

(10) "بيكتيس آپ نے دعوى كياكه تمام انبياء سے بشمول محدرسول مستولين الله على قيامت تك كيلئ آپ افغل ميں ميں كمتا ہوں يہ جھوث ہے لعنة الله على الكاذبين -"

جواب: مرزاطاہر کامسلمانوں پریہ الزام بھی فلط ہے 'واقعہ یہ ہے کہ تمام انبیاء کرام علیم السلام سے افضل ہونے کا دعویٰ مرزاطاہر کے دادا مرزاغلام احمہ نے کیا' ملاحظہ فرمائیے:

مرزاحفرت آدم عليه السلام سے افضل

"الله تعالى في آدم كو پيدا كرك اشيس تمام ذى دوح انس وجن پر مردار اور حاكم و اميرينايا پر شيطان في انسيس به كايا اور جنتوں سے نكاوايا - اس جنگ و جدال بن آدم كو ذات در سوائى نصيب بوئى پس الله تعالى في مسيح موعود كو پيدا كيا باكه آخر زمات هي شيطان كو فكست وے - " (حاليہ خلبہ السامیہ روحانی خزائن ۱۳۳ م ۲۲) در آدم اس ليح آيا كه نفوس كو اس دنيا كى زندگى كى طرف نكا كو اور ان ك در ميان اختلاف اور دهنى كى آك بحر كائے "اور مسيح امم اس ليح آيا كه ان كو دار فتاكى طرف لوتاك اور ان سے اختلاف اور دهنى كى آگ بحر كائے "اور مسيح امم اس ليے آيا كه ان كو دار فتاكى طرف لوتاك اور ان سے اختلاف كو دور كرے "

(خطبه الهاميه - روحاني خزائن ص ۲۰۸ ج ۱۸)

حفرت نوح عليه السلام سے افضل

"اور خدا تعالی میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھلا رہاہے کہ اگر نوح کے زمانے میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے"۔

(تمه حقیقت الوحی ص سامه روحانی خزائن ص ۵۷۵ج ۲۳)

حضرت بوسف عليه السلام سے افضل

"دلی اس امت کالوسف لینی مید عاجز اسمرائیلی پوسف سے بردھ کر ہے۔ کیونکہ مید عاجز قد کی دعائر میں اس امت قد کی دعائر قد کی دعائر اس امت قد کی دعا کرے بھی قید سے بچایا گیا گار اس امت کے بوسف (مرزا قادیانی) کی بریت کیلئے چکیس برس پہلے ہی خدانے آپ گواہی دے دی اور بھی نشان دکھلائے محمر پوسف بن بعقوب اپنی بریت کیلئے انسانی کواہی کامتیاج ہوا۔" اور بھی نشان دکھلائے محمر پوسف بن بعقوب اپنی بریت کیلئے انسانی کواہی کامتیاج ہوا۔" (براہین جمم م 21- دوحانی نزائن م 40 ج 10)

حضرت عيىلى عليه السلام سے افضل:

"خدانے اس امت میں ہے مین موعود بھیجاجو اس پہلے مین ہے اپنی تمام شان میں بہت بردھ کرہے۔ بچے فتم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مین بن مریم میرے زمانہ میں ہو تاتو وہ کام جو میں کرسکتا ہوں وہ ہرگزند کرسکتا 'اور وہ نشان جو جھے ہے نام مورے ہیں وہ ہرگزند د کھلاسکتا۔ "

(حقیقته الوحی م ۱۳۸ په روحانی خزائن م ۱۵۲ ج ۲۲)

" پھر جبکہ خدانے اور اس کے رسول نے اور تمام نبیوں نے آخری ذمانہ کے مسیح کو اس کے کار ناموں کی وجہ سے افغال قرار دیا ہے تو پھریہ شیطانی وسوسہ ہے کہ یہ کما جائے کہ کے کہ یہ کما جائے کہ کے دیں ہمائے ہوں تم مسیح بن مربیم سے اپنے تنبئ افغال قرار دیتے ہوں"

(حقيقته الوحي ۱۵۵ ـ روحاني خزائن م ۱۵۹ ج ۲۲)

"ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بستر غلام احمہ ہے" "بہ شاعرانہ باتیں نہیں' بلکہ واقعی ہیں'آگر تجربہ کی روسے خدا کی آئید مسیح بن مریم سے بڑھ کرمیرے ساتھ نہ ہو تو ہیں جھوٹا ہوں۔"

(دافع البلاء م ٢٠٠ روحاني خزائن م ٢٣٠ ج١١)

مرذا خاتم النبيين

" شريد با بالا چكاموں كد ش بموجب آيت وافرين سنهم لما يلحقوا بهم بروزي طور پروي في خاتم الانبياء مول، لور خدائے آئ سے بيس بيم بيل برابين احمد بيس ميرا عام محمد لور احمد ركھا ہے، لور جمم آخضرت صلى الله عليه وسلم كانى وجود قرار ويا ہے۔ "
آخضرت صلى الله عليه وسلم كانى وجود قرار ويا ہے۔ "
(ليك فلطى كان الله من ١٠ روحانی فرائن من ٢١٢ ج ١٨)

"مبلاک ده جس نے بھے بچلا، بیں خداکی سب راہوں بی سے آخری نور آخری راہ ہول، اور بیل اس کے سب نورول بیل سے آخری نور ہول۔ بدقست ہے دہ جو بھے چھوڑ آ ہے کیونکہ میرے بنے سب آرکی ہے۔ "

ومثنى نوح صلك روطل فرائن م ١١ج ١٩)

مرزا كمالات انبياء كالمجموعه

مسملات مترقد ہو تمام دیگرانمیاوی پائے جلتے ہوں سب معنرت رسول کریم جی بن سے بدھ کر موجود تھے اور وہ سارے کملات معنرت رسول کریم سے خللی طور پر ہم کو مطا کے ملحے، اور ای لئے بھراہم آوم ،ابراہیم ، موئی، اور ، دونو ، پوسٹ، سلیمان ، یجیٰ ، میسیٰ وغیرہ ہے ۔۔۔۔ پہلے تمام انبیاء طل ہے ہی کریم کی فاص فاص مغلت جی اور اب ہم ان تمام مغلت جی ہی کریم کی طل ہیں۔ "

مرزا كاتخت سب يسے اونچا

" آبان سے کی تخف ازے مر جرا تخت سب سے اونچا بچایا کیا۔ "

(مرزا كالمام - متدج فركره لمخ دوم ص ٢٠١١)

أيك نفيس فائده:

حفرات انبیاء کرام علیم السلام سب کے سب دیگر تمام انسانوں سے افضل ہیں' اور علم عقائد میں بیہ اصول طے شدہ ہے کہ کوئی ولی'خواہ کتناہی بردا ہو'کسی نبی کے رتبہ کو نہیں پہنچ سکتا' شرح عقائد نسفی میں ہے:

ولايبلغولى درجة الانبياء لان الانبياء معصومون مامونون عن خوف

الخاتمة مكر مون بالوحى ومشابدة الملك مامورون بتبليغ الاحكام وارشادالانام بعدالا تصاف بكمالات الاولياء

(ص ۱۹۲۲ مطبوعه مکتبه خیرکیرکراچی)

ترجمہ : کوئی ولی انبیاء کرام علیم السلام کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا کو نکہ انبیاء کرام معصوم ہیں 'ان کے حق میں سوء خاتمہ کا اندیشہ نہیں' وہ وحی التی اور فرشتوں کے مشاہدہ سے مشرف ہیں' اور وہ اولیاء کے کمالات کے ساتھ متصف ہونے کے بعد تبلیخ احکام اور

خلق خداکی رہنمائی کے کام پر مامور ہوتے ہیں۔"

ای طرح صحابیت کا شرف ایسی نفیلت ہے کہ جو حضرات صحابہ کرام سے سواکسی کو نفیلب نہیں ہوسکتی۔ اس بنا پر جمہور اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ بعد کے اولیاء صحابہ کرام کی فضیلت کو نہیں پنچ سکتے۔

اہل عقل کا یہ مسلمہ اصول ہے کہ جب کسی فرد کا نقابل دو سرے افراد سے کیا جائے تو یہ نقابل ہیشہ اس کی نوع کے افراد کے درمیان ہو تا ہے۔ پس ہو مخص جس ہماعت یا گروہ میں شامل ہو اس کی انضلیت وغیر انضلیت کا نقابل اس کی اپنی ہی جماعت یا گروہ کے افراد کے ساتھ ہوگا' چنانچہ جو مخصیت انبیاء کرام علیم السلوۃ والسلام کی جماعت ہوگا' جماعت سے ہوااس کی انضلیت کا نقابل اس جماعت انبیاء کے افراد قدسہ کے ساتھ ہوگا' غیر انبیاء کے ساتھ نہیں اس کی انضلیت کی بحث خلاف غیر انبیاء کے ساتھ نہیں اس کی انضلیت کی بحث خلاف اصول اور خلاف عقل سمجی جائے گی۔ کیونکہ غیر انبیاء کو انبیاء آکرام علیم السلوۃ والسلام کے علو مرتبہ اور رفعت شان سے کیا نسبت ؟اور نبی کا غیر نبی کے ساتھ کیا مقابلہ ؟اس طرح کسی صحابی کی افضل جیں تو اس سے مراد یہ کہ دیگر صحابہ طرح کسی صحابی کی فلال صحابی افضل جیں تو اس سے مراد یہ ہے کہ دیگر صحابہ کے مقابلہ میں افضل جیں' ورنہ صحابہ طرح کسی دیگر اولیاء عظام کے مقابلہ میں زیر بحث آئے کے مقابلہ میں افضل جیں' ورنہ صحابہ طرح کسی دیگر اولیاء عظام کے مقابلہ میں زیر بحث آئے کیا نسبت ؟'اس طرح کسی دلی کی افضلیت دیگر اولیاء عظام کے مقابلہ میں زیر بحث آئے کیا نسبت ؟'اس طرح کسی دلی کی افضلیت دیگر اولیاء عظام کے مقابلہ میں زیر بحث آئے گی نسبت ؟'اس طرح کسی دلی کی افضلیت دیگر اولیاء عظام کے مقابلہ میں زیر بحث آئے گی نسبت ؟'اس طرح کسی دلی کی افضلیت دیگر اولیاء عظام کے کہ فلال دلی افضل ہے تو مرادیہ گی نہ کہ عوام الناس کے مقابلہ میں 'پس جب کماجائے کہ فلال دلی افضل ہے تو مرادیہ گی نہ کہ عوام الناس کے مقابلہ میں 'پس جب کماجائے کہ فلال دلی افضل ہے تو مرادیہ

ہوگی کہ دیگر اولیاء کے مقابلہ میں افضل ہے۔ علی ہذا القیاس۔

جب مرزاغلام احمد قادیانی اپ آپ کو انبیاء کرام علیهم الساوة والسلام کی جماعت میں شامل کر آ ہے اور حضرت نوح اور حضرت عیسی علیهم السلام جیسے اولوالعزام رسولوں سے افضل قرار دیتا ہے تو اس کے بیان کردہ مندرجہ ذیل الهام سے کہ

" أسان سے كنى تخت اترے ، مرتيرا تخت سب سے اونجا بھالا كيا۔ "

ندکورہ اصول کے مطابق ہرذی شعوریہ سیجھے گاکہ آسمان سے اترنے والے تخوں
سے حضرات انبیاء کرام علیم السلام کے درجات و مراتب عالیہ مراد ہیں 'اور " تیرا تخت
سب سے او نچا بچھایا گیا" کے نقرہ سے انبیاء کرام علیم السلام کے مقابلہ میں صاحب الهام
کی افضلیت مراد ہے۔ چو نکہ مرزا' تمام انبیاء کرام علیم السلام کے کمالات کی جامعیت کا
مدی ہے 'اور چو نکہ اس کو اولوالعزام رسولوں سے افضلیت کا دعویٰ ہے اس لئے "اس
کے تخت کا سب سے او نچا ہو تا "اس کے معنی اس کے سوا پچھ نہیں کہ اس الهام میں اس
کو تمام انبیاء کرام علیم السلام سے افضل قرار دیا گیا۔ نعوذ باللہ ۔ استغفر اللہ۔

فخراولين وأخرين

روز نامه النسنل قادیان مسلمانوں کو لاکارتے ہوئے کتاہے: "اے مسلمان کملانے والو! اگر تم واقعی اسلام کا بول بالا جاہے ہو اور باتی دنیا کو اپنی طرف بلاتے ہو تو پہلے خود سے اسلام کی طرف آ جاتو (لینی

بق دنیاکوائی طرف بلاتے ہوتو پہلے خود سے اسلام کی طرف آباد (این مسلمان کا اسلام جمونا ہے۔ نبوذ باشد، باقل) جو سے موجود (مرزا تو یاف) بی میں ہو کہ مالے، ای کے فقیل آج یر وتفقیٰ کی راہیں کملی بیں، ای کی بیروی سے فسان قلاح و نجلت کی منزل مقسود پر پہنچ سکا ہے وہ وی فحر لولین و آخرین ہے، جو آج سے تیرہ سویرس پہلے رحمت للعالمین من کر آیا تھا۔ "

(التشنل قویان - ۲۱ متمبر ۱۹۱۵ مکولار قویانی خیب ص ۲۱۱ ص ۲۱۲ طبع نم- لادد)

يملے محد رسول اللہ سے بوھ كر

(خلبهالماميرص ١٨١ روطاني فوائن ص ١٢٦ ج١١)

"لام لینا عزیزہ اس جہاں میں غلام احمد ہوا دراللماں میں غلام احمد ہوا دراللماں میں غلام احمد ہو دراللماں میں غلام احمد ہو ویا لامکال میں غلام احمد رسول اللہ ہے برحق شرف پایا ہے نوع انس و جال میں محمد پھر انز آئے جی ہم میں لور آگے سے ہیں بورہ کر اپنی شال میں محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل غلام احمد کو دیکھنے تادیاں میں محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل غلام احمد کو دیکھنے تادیاں میں (افیار بر تادیاں ۲۵ کرید دیکھنے تادیاں میں (افیار بر تادیاں ۲۵ کرید دیکھنے تادیاں میں (افیار بر تادیاں ۲۵ کرید دیکھنے دیکھنے دیاں ۲۵ کرید دیکھنے دیاں دیاں ۲۵ کرید دیکھنے دیاں دیاں ۲۵ کرید دیکھنے دیاں دیا دیاں ۲۵ کرید دیکھنے دیاں ۲۵ کرید دیکھنے دیاں ۲۵ کرید دیکھنے دیاں دیا دیاں ۲۵ کرید دیکھنے دیاں ۲۵ کرید دیاں ۲۵ کرید دیکھنے دیاں ۲۵ کرید دیار

ہلال اور بدر کی نبت

"اور اسلام ہلال کی طرح شروع ہوا، اور مقدر تھا کہ انجام کار آخری زلتہ میں بدر (چود حویں کا چاند) ہوجائے، فدا تعالیٰ کے حکم سے ہیں فدا تعالیٰ کی حکمت نے چاہا کہ اسلام اس صدی میں بدر کی شکل افتیار کرے جو شکر کے رو سے بدر کی طرح مشلیہ ہو (اینی چود حویں ضدی) ۔ "

(قلب الماليد من علمه دوطل فريش من ٢٥٥ ج ١١) " آخفرت كيافت لل من آب كي تشرول كو كافراود والرواملام بزی فتح مبین

"اور طاہرے کہ فقیمین کا دقت ہا ہے نی کریم کے ذانے ی گرر کیالور دوسری فقی بق رق جو کہ پہلے ظب سے بہت زیادہ بدی اور زیادہ طاہرے اور مقدد تھاکہ اس کا دقت کے موجود (مرزا ظام احمد قادیانی) کا دقت ہو۔ "

(خلب الماري ص ١٩١٠ - ١٩٢ روماني خواكن ص ٢٨٨ اح ١١)

روحاني كملات كي ابتدا اور انتها

(مین کی بعث میں) اعمل صفات کے ساتھ ظہر فرمایالور وہ زلند اس رومانیت کی ترقیات کا انتاز تھا، بلکہ اس کے کملات کے معراج کے لئے پہلاقدم تھا پھر اس رومانیت نے چھے بزار کے آخر میں مین اس وقت بوری طرح سے جمان فرائی۔ "

(خلرالمامه ص ١٧٤ دوطل فزائن ص ٢٦١ ج١١)

محمر عربی کا کلمہ پڑھنے والے کافر

"اب معظمہ صاف ہے آگر ٹی کریم کا انکار کفرہے تو سے موجود کا انکار بھی کفر ہونا چاہئے کی کہ مسیح موجود ٹی کریم سے للگ کوئی چیز نہیں ہے بلکہ دی ہے لور آگر مسیح موجود کا مشکر کافر نہیں تو نعوذ باللہ ٹی کریم کا مشکر بھی کافر نہیں کے تکہ میہ کس طرح ممکن ہے کہ پہلی بعث میں تو آپ کا ا نکار کفر ہو مگر دوسری بعث میں جس میں بقول حضرت مسیح موعود آپ کی ردحانیت اتویٰ اور اکمل اور اشد ہے، آپ کاا نکار کفرنہ ہو۔ " (کلتہ الفصل ص ۱۳۷۔ ۱۴۷ منددجہ رابع کاف ریلیجنز۔

لرج وامر في ١٩١٥ء)

"برلیک ایدافض جو موی کو تو انتاب مر مینی کو تین انتا، یا مینی کو انتاب مر مینی کو تین انتا، یا مینی کو انتاب مر محر کو تین انتا، اور یا محر کو انتاب پرسیج موعود کو تنین انتا ده نه صرف کافر بلکه یکا کافر اور وائزه اسلام سے خادج ہے۔ "

(کلت الفسل من ۱۱۱ مرزابشراور - ایم اف -) " تحریک احمریت اسلام کے ساتھ دی رشته رکھتی ہے جو عیسائیت کا یمودیت کے ساتھ تھا۔ "

(محر على البورى قاويلى - منقل از مباحثه راولبندى من ٢٣٠)

د كل مسلمان، جو حضرت سيح موعود (مرزاغلام احمد قلويلى) كى بيت بين شال نسيل بوئ خواه انهول في حضرت مسيح موعود (مرزاغلام احمد قاريانى) كا عام محمى نسيل سنا، وه كافر اور وائره اسلام سے خارج ميں - "

را کند صدانت م ۱۵ از مرزامحود احمد قادیانی)
" امدای خور احمد قادیانی)
" امدای فرض ہے کہ ہم غیر احمد یوں کو مسلمان نہ سمجیس اور ان کے
پیچے نماز نہ پڑھیس، کیونکہ امارے نزدیک وہ خدا کے لیک نی کے مکر
ہیں یہ دین کا معللہ ہے، اس میں کسی کا اپنا اختیار نہیں کہ پچھ
کرستے۔ "

(انوار خلافت م ، ٩٠ از مرزامحود احمر قاد ياني)

ል ተ

قار ئین کرام ان حوالہ جات کو ذکیھ کر محسوس کرسکتے ہیں کہ ان عبار توں میں مرزا غلام احمد قادیانی نے انبیاء کرام ہے افضل ہونے کا دعویٰ کیا ہے ' دنیا کی کسی عدالت میں ان عبار توں کو (لکھنے والے کا نام ہتائے بغیر) رکھ دیجئے اور اس سے فیصلہ کرالیجے کہ ان عبار توں میں انبیاء کرام ہے افضل ہونے کا دعویٰ پایا جاتا ہے یا نہیں؟ عدالت سے کہنے پر مجور ہوگی کہ جس شخض کی یہ عبارتیں ہیں وہ انبیاء کرام پر اپنی نضیلت و برتری کا مرق ہے۔ لیکن مرزاطا ہراس دعویٰ کو مسلمانوں کی طرف منسوب کرکے اسے جھوٹ قرار دیتا ہے اور اس پر ''لعنت اللہ علی الکاذبین'' کہتا ہے۔

ماری گزارش میہ ہے کہ میہ دعوی اگر جھوٹ ہے تو بیر سیاہ جھوٹ خود مرزاطا ہرکے دادا مرزا غلام احمد قادیانی کا تصنیف کردہ ہے۔ لنذا مرزا طاہر کو اگر «لعنت الله علی

الکاذیبن "کی گردان کاشوق ہے تو وہ اپنے دادا ابا کا نام لے کریہ شوق ضرور بورا فرماسکتے ہیں۔

خلاصه:

قار کین کرام نے ملاحظہ فرمایا کہ مرزا طاہر نے جتنی باتیں مسلمانوں کی طرف منسوب کرکے ان کو جھوٹ کما' اور ان پر لعنت کی گردان کی وہ سب کی سب خود ان کے گھرسے برآ مد ہو کیں' اس لئے مرزا طاہر احمد صاحب بالقابہ خود جھوٹ کے مرتکب اور ابن لعنت بازی کے خود مورد ہوئے۔

اس ناکارہ نے اپنی اس پوری تحریر میں اپنی طرف سے ان پر لعنت نہیں کی ہلکہ ہیہ بتایا ہے کہ ان کی لعنت خود انہی پر لوٹتی ہے۔

ایک لطیفه اور یاد د مانی:

مرزاطاہراہم صاحب لعنت بازی کے عادی مریض ہیں 'ان کی کوئی تحریر و تقریر مشکل ہی ہے اس شغل سے خالی ہوا کرتی ہے ' دراصل یہ ان کے خاندان کا۔ مراق کی طرح۔ موروثی مرض ہے ' جو تین پہنوں سے مسلسل چلا آرہا ہے ' اور اب یہ "ماء الکلب" کی طرح مرزاطاہر کے رگ و پے میں سرایت کرچکا ہے 'جس سے بظاہران کا شفایا ہونامشکل نظر آ تا ہے 'والا مربیداللّہ

اس ناکارہ نے ۱۸ ۱۹ ۱۱ سال پہلے انہیں مخلصانہ مشورہ دیا تھاکہ اول توبیہ اس "لعنت بازی"کاشغل ہی نہ فرمایا کریں 'اور اگر اپنی "خاندانی علت" کی بنا پر مجبور ہوں تو کم سے کم اپنے اوپر اتنااحسان ضرور کریں کہ لعنت بازی کیلئے قرآن حکیم کی آیت ' اللہ علی الکاذبین'' نہ پڑھا کریں 'کیونکہ وہ اس آیت شریفہ کو پڑھ کردو سروں پر لعنت کرنے کی بجائے قرآن کریم کی زبان سے خود اپنے اوپر لعنت فرماتے ہیں۔ ان کے گھر میں لعنت کی بہلے بھی پچھ کی نہیں 'قرآن کی زبان سے اس میں مزید اضافہ نہ کیا کریں تو بمتر ہے۔
کی پہلے بھی پچھ کی نہیں 'قرآن کی زبان سے اس میں مزید اضافہ نہ کیا کریں تو بمتر ہے۔
افسوس ہے کہ اس فقیر کی یہ خیرخواہانہ تھیجت مرزاطا ہر پر کارگر نہ ہوئی' بھی وجہ ہے کہ ان کی بید بیاری آج کل "ماءال کلب" کی شکل اختیار کرچکی ہے۔ مناسب ہوگا کہ

ہے کہ ان کی یہ بیاری آج کل "داءالکلب" کی شکل اختیار کرچکی ہے۔ مناسب ہوگا کہ یمال اپنی انیس سال قبل کی تھیعت نقش کردوں' ناکہ اگر مرزا طاہر کو نہیں تو شاید ان کی جماعت کے کسی فرد کو نفع ہوجائے۔۔۔۔ وہو ہذا:

قادياني تخفه

جموت، بہتان، افتر، اور لعنت کی گردان قادیا نیوں کا خاص محفہ ہے۔ جوان کی جانب سے عطاکیا جاتا ہے، مرزا طاہر احمد صاحب نے بھی اپنے ''تبمرہ '' میں سے قادیا نی تخفہ بردی فیاضی سے مولانا بنوری کو عطافرہا یا ہے۔ جموث اور بہتان تو خیر مرزا صاحب کے گھر کی دولت ہے، اس رداں صدی میں قادیان اور ربوہ اس دولت کے سب سے بڑے معدن ہیں، وہ ساری دنیا پر بھی اسے تقییم کر دیں تب بھی ختم نہ ہوگی۔ جمال جموث اور افتر کے جشے الجتے ہوں وہاں دو چار چلواگر راہ چلتوں پر بھی چھینک دیے جائیں توکیا کی واقع ہوتی ہے۔ دنیا کا سب سے بڑا جموث، جموثی نبوت کا دعویٰ ہے، جو لوگ اس کو واقع ہوتی ہوں۔ طاہر ہے کہ جموث ان کے گوشت، بوست میں سرایت کے ہوئے ہوگا۔ اور انہیں ہر سو جموث تی جموث نظر آئے گا۔

باقی ری لعنت! تو یہ جموث کا خاصہ لازمہ ہے، یی وجہ ہے کہ مرزا آنجمانی کے گر اس کی بھی بری فراوانی تھی، اور اس کی داد و دہش جس بھی وہ بڑے تی تھے، دس گر اس کی بھی بری فراوانی تھی، اور اس کی داد و دہش جس بھی وہ بڑے تی تھے، دس دس، بیس بیس لعنتیں توسعولی بات پر ان کا معمول تھا، اور بھی موج جس آتے تو گن گئر ہزار ہزار لعنتیں آیک سانس میں تقسیم کر کے اٹھتے، افسوس ہے کہ اس دولت کی تقسیم میں مرزا آنجمانی جیسی فیاضی اب مرزائی خاندان جس میں رہی، غالبًا بید دولت مرزا صاحب کو بھی صاحب کو بھی دیے خاندان اور متعلقین میں تقسیم ہو کررہ گئی، جناب مرزا طاہراحمد صاحب کو بھی حصہ رسدی لی ہوگی، اس لئے ان وں نے مولانا ہوری کو اس کا عطیہ دینے جس اسپنے جد

بزر گوار کی می فیاضی کا مظاہرہ تو نہیں کیا، ماہم بخل ہے بھی کام نہیں لیا۔ اپنی بساط اور مقدور کے موافق انہوں نے خوب لعت بر سائی ہے، دعا کرنی چاہئے کہ حق تعالی ان کی اس خاندانی وولت میں دن دونی رات چو گئی ترتی فرمائے اور دنیاو آخرت میں انہیں اس میٹی برا دولت سے مالا مال رکھے۔

باران لعنت کے سلسلہ میں جناب مرزاطا ہرا حمد صاحب کو ایک بست ہی مخلصانہ و نیاز مندانہ معورہ دینا چاہتا ہوں۔ معورہ ذرا وقتی ساہے۔ امید ہاس پر توجہ فرائیں گے۔ معورہ دینا چاہتا ہوں کہ بیان کا گئے۔ معورہ دید کہ دو کو گوں پر لعنت بر سانے کا شوق تو ضرور فرایا کریں کہ بیان کا آبائی ترکہ ہے، اور کسی کوحق نہیں کہ انہیں اس میراث سے محروم کروے، مگراس کے لئے قرآن کریم کی آیت لعند الله علی الکاذبین نہ پڑھاکریں۔ وجہ اس کی بیہے کہ صدیث میں آیا ہے:

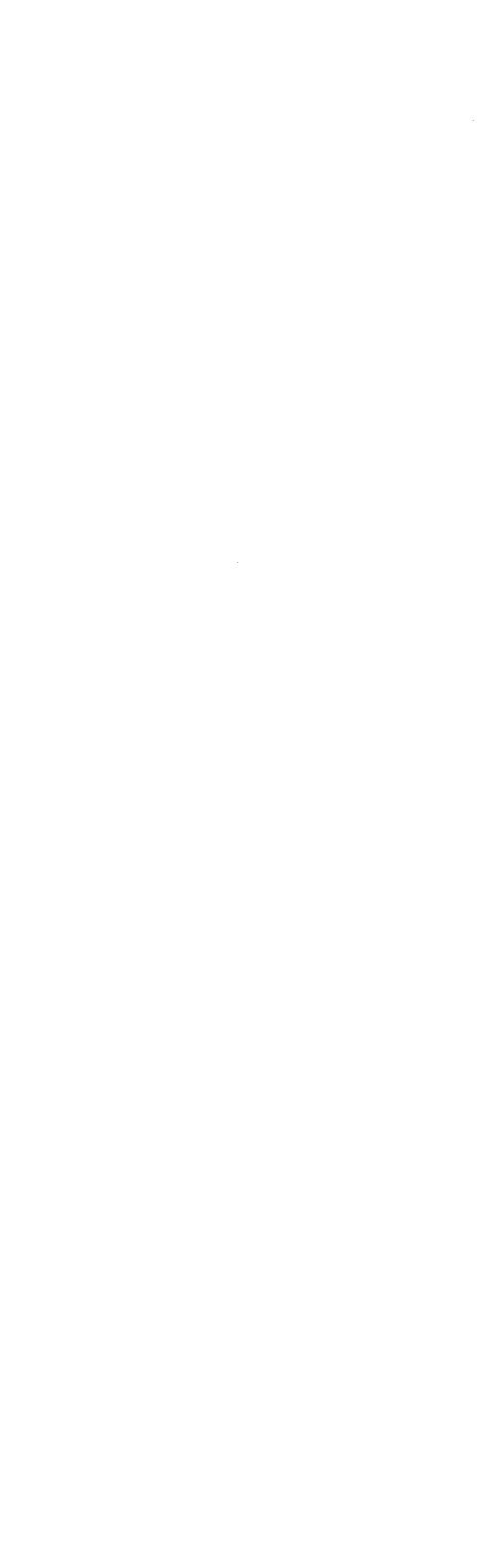
ربقارىقر آنوالقر آنيلعنه (مشكوة)

"بت سے قرآن پڑھنے والے ایسے ہیں کہ قرآن ان پر لعنت کر آ ہے"

اس حدیث کے مفہوم میں یہ بھی داخل ہے کہ ایک فخص خود ظالم ہے اور دہ قرآن مجیدی تلاوت کرتے ہوئے رفطالم ہے اور دہ قرآن مجیدی تلاوت کرتے ہوئے پڑھتاہے: الالعنة الله علی الطالمین (طالموں پر خداکی لعنت) تو در حقیقت وہ قرآن کی زبان سے خود اپنے آپ پر لعنت کر رہاہے۔ اس طرح ایک فخص خود مجموعا ہے اور وہ آیت کریمہ لعنة الله علی الکاذبین پڑھتا ہے تو تا والنة این چر لعنت کرتا ہے۔

ی توسب جانے ہیں کہ مرزا آنجمانی کو نبی، مین احمد، اور محمد رسول اللہ کمنایکسر فلاف داقعہ ہے (اس کو جھوٹ کتے ہیں) اس لئے ان عقائد کے باوجود صاجزادہ صاحب کااس آیت کی تلاوت کرنا حدیث بالا کا مصداق ہے۔ بزعم خود وہ یہ دولت دوسروں کو تقسیم کرتے ہیں مگریہ آیت خود ان کے حق میں اس دولت کے اضافہ کا باعث بتی ہے۔ کو یاصاحبزادہ صاحب اس آیت کو پڑھ کر خود اسٹے اوپر بد دعاکرتے ہیں میرے خیال میں یہ انجھی بات نہیں، امید ہے وہ یہ خیر خواہانہ مشورہ قبول کر کے آئندہ لعنہ الله علی الکاذبین کا مورد بنے، بتانے سے احراز فرائیں گے، جتنی اب تک انہیں بل جب وہ یہ جو بی بہت ہے۔

واللهيقولالحقوهويهدىالسبيل





بم الله الرحل الرحيم

الحمدللهوسلام على عباده الذين اصطفى

سب سے پہلے اس امرکی وضاحت ضروری ہے کہ اسلام 'اس وین کا تام
ہ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کی طرف سے پیش کیا۔
چنانچہ جو لوگ کلمہ طیبہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ " پڑھ کر دین اسلام
میں وافل ہونے کا عمد کرتے ہیں ان کو دین اسلام کی ان تمام باتوں کا بانا لازم ہو
جاتا ہے جن کی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم وی اور جن کا جوت قطعی
تواتر سے ہوا ہے۔ ایسے امور کو "ضروریات دین" کما جاتا ہے۔ ایس تمام "
فروریات دین" کو بانا شرط اسلام ہے اور "ضروریات وین " میں سے کسی ایک کا انکار کرنا وراصل کلمہ طیبہ کا انکار اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا انکار
ہے۔ اس لیے جو محض "ضروریات دین " میں سے کسی ایک کا انکار کرے یا ان میں
مسلمان نہیں بلکہ وائرہ اسلام سے خارج ہے۔
مسلمان نہیں بلکہ وائرہ اسلام سے خارج ہے۔

قرآن كريم من ارشاد ہے

وماكان لمؤمن ولا مومنة اذا قضى الله و رسوله امرا ان يكون لهم الخيرة من امرهم و من يعص الله و رسوله فقد ضل ضلالًا مبينًا (الاحزاب آيت ٣٦)

اور کی ایماندار مرد اور کی ایماندار عورت کو مخبائش نہیں ہے جبکہ اللہ اور اس کا رسول کی کام کا تھم دے دیں کہ (پر) ان کو ان (مومنین) کے اس کام میں کوئی افتیار (باتی)

ہے اور جو مخص اللہ کا اور اس کے رسول کا کمنا نہ مانے گاوہ مریح مگرای میں پڑا۔ (زجمہ حفرت تعانوی)

دو سری جگه ارشاد ہے

فلا وربک لا يؤمنون حتى يحكموک فيما شجر بينهم ثم لايجد وا في انفسهم حرجًا مماقضيت و يسلمواتسليمًا (التماء ٢٥)

پر قتم ہے آپ کے رب کی۔ یہ لوگ ایماندار نہ ہوں گے جب تک یہ بات نہ ہوکہ ان کے آپس میں جو جھڑا واقع ہو اس میں یہ لوگ آپ سے تعفیہ سے اپنے ولوں میں شکی نہ یاویں اور یورا بورا شلیم کرلیں۔

ام جعفر صادق رحم الله اس آیت کی تغیر می فرماتے ہیں لو ان قومًا عبد و الله تعالٰی و اقا موا الصلوة و اتوا الزکوة وصا موار مضان و حجوا البیت ثم قالوا لشبی ء صنعه رسول الله صلی الله علیه وسلم الا صنع خلاف ماصنع او وجدوا فی انفسهم حر جالکانوا مشرکین ثم تلا هذلا الایة (روح الحانی می اے ج۵)

اگر کوئی قوم اللہ تعالی کی عبادت کرے' نماز کی پابندی کرے' زکوۃ ادا کرے۔ رمضان کے روزے رکھے اور بیت اللہ کا ج کرے' پھر کمی ایسی چیز کے بارے میں' جس کا کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فاہت ہے' یوں کے کہ آپ نے ایسا کیوں کیا۔ اس کے خلاف کیوں نہ کیا' اور اس کے مانے سے اپنے ول میں تنگی محسوس کرے تو یہ قوم مشرکین میں سے ہے۔

آنخصرت ملی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے عن ابی هریرة رضی اللّه عنه عن رسول اللّه صلی اللّه عليه وسلم قال امرت ان اقاتل الناس حتى يشهدوا ان لا اله الا الله و يو منوابى وبما جنت به (صح مسلم عص سر عرو) ج الم مطبوع كراجي)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے علم ہوا ہے کہ میں لوگوں سے قال کروں۔ یماں تک کہ وہ "لا اللہ الا اللہ" کی گوائی ویں اور مجھ پر اور ان تمام باتوں پر ایمان لائیں جن کو میں لایا ہوں۔

امام محد بن حسن الشياني "السيرالكبير" مين فرات بين ومن انكر شياء من شرائع الاسلام فقد ابطل قول لااله الا الله (شرح السيرالكبير ص ٣٦٥ ج ٣ طبع جديد) جس فرامال مركم احكام وقوانين من سيركمي الكركا إذكار كما

مسلم رن سير سير الله الله الله على الله كا الكاركيا جس نے "الااله الاالله" كے قول و قرار كو باطل كرديا۔ امام عجم الدين سفى اپنے عقائد ميں لكھتے ہيں

الايمان في الشرع هو النصديق بما جاء به الرسول صلى الله على وسلم من عند الله والا قرار به (شرح عقائد سفى ص ٢٢١ طبع كراجي)

شریعت بیں ایمان نام ہے ان تمام امورکی تصدیق و اقرار کرنے کا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کی طرف سے لائے۔

سلطان العلماء على قارى شرح نقد اكبر من كيست بين الايمان هو تصديق النبى صلى الله عليه وسلم بالقلب في جميع ماعلم بالضرورة مجيئه به من عند الله تعالى (شرح نقد اكبر مطبوعه جبائى والى) ايمان ان تمام امور من آنخضرت صلى الله عليه وسلم كى ول

ے تصدیق کرنے کا نام ہے۔ جن کے بارے میں بھینی طور پر معلوم ہوا ہے کہ آپ ان کو اللہ تعالی کی طرف سے لائے۔ علامه تفتازاني شرح مقاصد مين لكيت بي

اعنى تصديق النبي صلى الله عليه وسلم فيما علم مجئيه به بالضرورة أ فيما اشتهر كونه من الدين بحيث يعلمه العامة من غير افتقار الى نظرو استدلال

(شرح مقاصد م ۲۳۷ج ۲٬ وارالمعارف نعمانيه لا بور)

ایمان آنخضرت صلی الله علیه وسلم کی تصدیق کا نام ہے۔ ان تمام امور میں جن کا اللہ تعالی کی طرف سے لانا واضح طور پر معلوم ہے۔ لینی ان کا دین اسلام میں واخل ہونا اس قدر مشہور ہے کہ عام لوگ بھی اس کو جانتے ہیں اور ان کے ثبوت میں کسی فکر استدلال کی ضرورت نہیں۔

فانالا قرار حينئز شرط اجراء الاحكام عليه فى الدنيا من الصلوة عليه و خلفه والدفن في مقابر المسلمين و المطالبة بالعشور والزكوة و نحوذالك (شرح مقاصد م

جب ایمان کا نام ہوا تو اسلام کی تمام باتوں کا اقرار کرنا کسی مض پر اسلام کے دیوی احکام اجاری کرنے کے لیے شرط ہوگا۔ مثلاً اس کی نماز جنازہ پر صنا۔ اس کے پیچھے نماز کا جائز ہوتا۔ اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا اور اس ہے ز كوة اور عشر كامطالبه كرنا وغيره وغيره-

مندرجه بالاتفريحات سے حسب ذيل امور معلوم مو اے۔

اول جو مض آ مخضرت صلى الله عليه وسلم ك يورك دين كو دل س قبول کر تا ہو وہ مسلمان ہے۔

دوم دین اسلام کے قطعی و متواثر امور کو "ضروریات دین" کہتے ہیں '

جو مخض ان میں سے کسی ایک کو نہ مانے وہ وائرہ اسلام سے خارج ہے۔

سوم ہو مخص دائرہ اسلام سے خارج ہو مسلمان اس کی نماز جنازہ نہیں پر حمیں گے۔ اس کے بیچھے نماز جائز نہیں ہوگ۔ اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں کیا جائے گا۔ اور اس کو اسلامی برادری میں شامل نہیں کیا جائے گا۔

ان تمیدی امور کے بعد ہم کتے ہیں کہ مرزا غلام احمہ قادیانی بہت ہے "
ضروریات دین" کا انکار کرنے کی وجہ سے کافر و مرتد اور دائرہ اسلام سے فارج
ہے' اور جو لوگ مرزا غلام احمہ قادیانی کی جماعت میں شامل ہیں اور وہ مرزا کو اپنا
روحانی و نہ ہی چیوا تسلیم کرتے ہیں چو نکہ وہ اس کے تمام دعووں کو سیا سجھتے ہیں
اور اسکے المامات کو وحی اللی مانتے ہیں اس لیے وہ بھی کافر و مرتد ہیں' خواہ لاہوری
گروہ سے ہوں یا ربوہ کی جماعت سے اور چو نکہ مرزا قادیانی نے اسلام کے تعلی
اور مسلمہ نظریات سے انحاف کر کے امت مسلمہ سے خود علیحگی افقیار کرلی ہے۔
اس لیے امل اسلام اس بات پر مجبور ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس پر انمان
رکھنے والوں کو خارج از اسلام قرار دیں۔ چنانچہ تمام امل اسلام اس پر متنق ہیں کہ
مرزا قادیانی اور اس کی جماعت کا مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں۔

مرزاغلام احمد قادیانی کیوں مرتد اور خارج از اسلام ے؟

مرزا غلام احمہ قادیانی ۔ کہ کفرو ارتداو اور خارج از اسلام ہونے کے وجوہ بے شار ہیں مگر ہم بحث کو مخضر کرنے کے لیے مندر جہ ذیل چار وجوہات پر اکتفا کریں گے۔

(۱) مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت و رسالت کا دعویٰ کیا ' جبکه اسلای عقیدہ کی رو سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ اور جو مخص آپ کے بعد نبوت و رسالت کا وعویٰ کرے یا مدی نبوت کی تقدیق کرے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

(۲) مرزا غلام احمہ قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے افضل ہونے کا دعویٰ کیا اور اسلای عقیدہ کی رو سے ایسا دعویٰ مرا سر کفرہے۔ (۳) مرزا قادیانی نے دعویٰ کیا کہ تمام انبیاء کے اوصاف و کمالات اس کی زات میں جمع میں اور ایبا اوعا کفرہے۔

سی مرزا قادیانی نے انبیاء کرام علیم السلام خصوصاً حضرت عیسی علیہ السلام کی نمایت محروہ الفاظ میں توہین کی ہے اور کسی نبی کی توہین کفرہے۔ ویل میں ہم ان چار نکات پر الگ الگ بحث کریں گے۔

مرزا قادیانی کے ار تداد کی پہلی وجہ

رسالت و نبوت کا دعویٰ

"فی" اسلام کا ایک مقدس اصطلاحی لفظ ہے۔ جس کا استعال صرف انبیاء کرام علیم السلام پر ہوسکتا ہے۔ چو نکہ منصب نبوت حضرت خاتم النبین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوچکا ہے اس لیے جو مخص آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد "نبی" کا لفظ اپنے لیے استعال کرے وہ اگر مجنوں اور دیوانہ نبیں تو کافرو مرتد ہے۔ (تفسیل کے لیے و کمصیے تحفہ قاویا نبیت ج اول ص ۱۰ تا ص ۲۹) کافرو مرتد ہے۔ (تفسیل کے لیے و کمصیے تحفہ قاویا نبیت ج اول ص ۱۰ تا ص ۲۹) مرزا غلام احمد قاویا نی نہ صرف نی کا مقدس لفظ اپنے لیے استعال کیا بلکہ کھل کر نبوت کا وعویٰ کیا نبوت کے تمام اوصاف و لوازم بھی اپنے لیے ثابت کیے۔

مرزاغلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا

یہ بات ہر شک و شبہ سے بالاتر ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے نبی ہوئے کا قائل اور اپنے لیے عمد کا نبوت کا مدعی ہے اور عمد کا نبوت کے لوازم کے طور پر مندرجہ ذیل امور اپنے لیے ٹابت کرتا ہے۔

ا۔ وعویٰ نبوت کا اعلان

۲۔ خداکی طرف ہے مبعوث کیے جانا کا اقرار

س- اپنے لیے لفظ نبی کا اقرار

س وحی نبوت کا اقرار

۵۔ اپنے معجزات کا قرار ۷۔ اپنے کو نبی تشلیم کرانے کی دعوت ۷۔ نبی معصوم ہونے کا اقرار ۸۔ نہ ماننے والوں کو مجرم ٹھمرانا 9۔ ماننے اور نہ ماننے والوں کے درمیان تفریق

زیل میں مرزا غلام احمد کی کتابوں سے مندرجہ بالا نکات کا علی الرتیب جوت پیش کیا جاتا ہے۔

ا۔ دعویٰ نبوت کا اعلان

ا۔ "سپا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔" (واقع البلاء ص ۱۱، روحانی خزائن ج ۱۸، ص ۲۳۱)

" جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان
معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں
اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں گر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے
رسول مقتدا سے بالمنی فیوض عاصل کر کے اور اپنے لیے اس کا نام پاکر
اس کے واسطے سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے رسول اور نبی
ہوں گر بغیر کسی جدید شریعت کے۔ اس طور کا نبی کملانے سے میں نے
ہوں گر بغیر کسی جدید شریعت کے۔ اس طور کا نبی کملانے سے میں نے
کبی انکار نہیں کیا بلکہ انبی معنوں سے خدا نے جھے نبی اور رسول کرکے
بیارا ہے۔ سو اب بھی ان معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار
نہیں کرتا۔" (ایک غلطی کا ازالہ ص ۲-2۔ روحانی نزائن ج ۱۸ ص
ا۲۲۔ مجموعہ اشتمارات ص ۲۳۳۵۔ ۲۳۳۲ ج سے۔ النبوۃ فی الاسلام ص

سے ہمارا وعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں' اصل ہیں یہ نزاع لفظی ہے' خدا تعالی جس کے ساتھ ایبا مکالمہ مخاطبہ کرے کہ جو بلحاظ کمیت و کیفیت دو سروں سے بڑھ کر ہو' اور اس ہیں پیش کوئیاں بھی کثرت سے

ہوں' اے نی کتے ہیں اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے' یس ہم نی ہیں' ہاں یہ نبوت تشریعی نہیں۔"

آمے لکھا ہے

"بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے ہیں جن پر کوئی کتاب نازل نمیں ہوئی۔ مرف خدا کی طرف سے میسکوئیاں کرتے تھے جب سے موسوی دین کی شوکت و صدافت کا اظہار ہو تا' پس دہ نبی کملائے کی حال اس سلمہ (احمدید) میں ہے" (لمفوظات مرزا قادیانی طبع ربوہ' ج ۱۰ میں رہا)

۔ "پی جیسا کہ میں نے بار بار بیان کر دیا ہے کہ یہ کلام جو میں ساتا ہوں ' یہ قطعی اور بھتی طور پر خدا کا کلام ہے جیسا کہ قرآن اور توریت خدا کا کلام ہے اور میں خدا کا علی اور بروزی طور پر نبی ہوں اور ہرایک مسلمان کو دبئی امور میں میری اطاعت واجب ہے اور مسیح موعود مانا واجب ہے۔" (تحفتہ الندوہ ' ص 2 ' روحانی خزائن ج 1 ' ص 90)

ر "اور میں اس خداکی قتم کھاکر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان کے کہ اس خداکی قتم کھاکر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان کے کہ اس نے کہ اس نے میری تقدیق کے نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میری تقدیق کے لیے بوے بوے نشان ظاہر کیے ہیں جو تمین لاکھ تک کینچتے ہیں۔" (تتمہ حقیقتہ الوحی ص ۱۸ 'روحانی خزائن ص ۵۰۳ ج۲۲)

۲- "میں مسیح موعود ہوں اور دبی ہوں جس کا نام سردار انبیاء نے نی
 اللہ رکھا ہے۔" (نزول المسیح ص ۴۸) روحانی فزائن ص ۳۲۷ ج ۱۸)

۲۔ خدا کی طرف سے مبعوث کیے جانے کا اقرار

انبیاء کرام علیهم السلام دعویٰ نبوت کے ساتھ اعلان کرتے ہیں کہ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کیا گیا (بینی بھیجا گیا) ہے۔

ای طرح مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے المامات اور تحریروں میں

سینکڑوں جگہ اعلان کیا ہے کہ اس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے بعدہ نبوت مبعوث کیا گیا ہے۔ یماں چند حوالے درج کئے جاتے ہیں۔ جن میں یہ اعلان وحی النی کے حوالہ سے کیا گیا ہے۔

> ۱/۷- هوالذی ارسل رسوله بالهدٰی و دین الحق یظهره علی الدین کله (مرزا کا الهام)

> "خدا دہ خدا ہے جس نے اپنا رسول اور اپنا فرستادہ اپنی ہدایت اور سچے دین کے ساتھ جمیجا ناکہ اس دین کو ہر قتم کے دین پر غالب کرے۔"

> (حقیقته الوی ص ایر روحانی خزائن ج ۲۲ ص سیر تذکره ص هس مد کد ۲۳۸ سال ۲۷۳ سال ۱۳۵۰ کاس سال ۳۸۹ میرود) ۲۸۹ کار ۱۲۹ و ۲۹۹ مالار طبع ۲۴ ربوده)

> ۱۸- خدا تعالی کی وہ پاک وی جو میرے پر تازل ہوتی ہے۔
> اس میں ایسے الفاظ رسول اور رسل اور نبی کے موجود ہیں نہ
> ایک وفعہ بلکہ صدبا وفعہ ' پھر کیو تکریہ جواب صحیح ہوسکتا ہے کہ
> ایسے الفاظ موجود نہیں ہیں بلکہ اس وقت تو پہلے زمانہ کی نسبت
> بہت تصریح اور توضیح ہے یہ الفاظ موجود ہیں اور براہین احمدیہ
> میں بھی جس کو طبع ہوئے با کیس برس ہوئے یہ الفاظ پچھ
> تموڑے نہیں ہیں۔ چنانچہ وہ مکالمات ایسہ جو براہین احمدیہ میں
> شائع ہو بچکے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ وی اللہ ہے۔

سماع ہو ہے ہیں۔ ان عمل سے ایک بید وی اللہ ہے۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالهدی و دین الحق لیظهرہ علی الدین کلہ ویکھو براہین احمدیہ اس میں صاف طور پر اس عاجز کو رسول کرکے بکاراگیا ہے۔ (مجموعہ اشتمارات ص ۱۳۳، ج سے ایک غلطی کا ازالہ ص ۲۔ روحانی خزائن ص ۲۰۲، ج ۱۲۔ النبوة فی الاسلام ۲۰۰۵۔ حقیقتہ النبوة ص ۲۲۱)

"اور مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن ادر حدیث میں موجود

اور توی اس آیت کا معداق ہے۔ ھوالذی ارسل رسولہ ' بالمدى و دين الحق يظهره على الدين كله " (اعجاز احمدی' ص ۷۔ روحانی خزائن ص ۱۱۳ ج ۱۹)

٩/٣ وان يتخذونك الا هزوا" اهذا الذي بعث الله (مرزا كا المام)

اور عجمے انہوں نے عصصے کی جگہ بنا رکھا ہے۔ وہ بنی کی راہ ے کہتے ہیں۔ کیا بی ہے جس کو خدائے مبعوث فرمایا حقیقت الوحي ص ٨١ - روحاني خزائن ص ٨٨ ج٢٢

(تذكره طبع م ربوه ص ٨٩- ١٨١- ١٢٠٠ ٢٧٧- ٢٢٧-

(179_FAZ_FAA_F19

١٠/٣ وقالوا ان هذا الا اختلاق الم تعلم ان الله على كل شئى قدير يلقى الروح على من يشاء من عباده "اور كىيں كے كه يه تو ايك بناوث ہے۔ اے معرض كيا تو نيس جانا که خدا برایک بات پر قادر ہے۔ جس پر اپنے بندول میں ے جاہتا ہے اپنی روح والآ ہے لینی منعب نبوت اس کو بخشا ہے۔ (حقیقتہ الوی ص ۹۵۔ روحانی خزائن ص ۹۹ ج ۲۲۔ تذكره ص ١٥١ طبع ٧ ربوه)

١١/٥ اتا ارسلنا اليكم رسولًا شاهدا عليكم كما ارسلناالي فرعون رسوآا

"ہم نے تہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے۔ ای رسول کی مانند جو فرعون کی طرف بھیجا گیا تھا۔ (طبقت الوی ص ١٠١۔ روحانی خزائن من ۱۰۵ ج ۲۲ تذکره طبع ۲ ربوه ص ۱۲- ۱۲۲

(104 ۱۲/۲ لاہوری جماعت کے بانی و امیر اول جناب محمد علی

صاحب مرزا غلام احر کے نمی کی حیثیت سے مبعوث ہونے کا

اعلان كرت موئ كليح بي-

۔ سورہ الجمعہ میں آیا ہے۔

جو الذين بعث في الاميين رسولا منهم يتلوا عليهم اياته ويزكيهم و يعلمهم الكتاب و الحكمة و ان كانوا من قبل لفي ضلال مبين و اخرين منهم لما يلحقوا بهم و هو العزيز الحكيم

ترجمہ: خدا تو وہ ہے کہ جس نے ای لوگوں بی ہے رسول مبعوث کیا کہ انس اس کی آیات سائے اور انسی پاک بنائے اور کتاب و حکمت کی ان کو تعلیم وے کو وہ پہلے عیاں طور پر غلطی بی پڑے ہوئے سے اور نیز آخری زمانہ بی ایک الی قوم ہوگی جو اہمی ان بی شامل نہیں ہوئی۔ وہ قوم بھی ان اس طرح نی مبعوث لوگوں کے جرنگ ہوگی اور ان بی بھی ای طرح نی مبعوث ہوگا جو انہیں خدا کی آیات سائے گا۔ اور انہیں پاک بنائے گا اور انہیں پاک بنائے گا اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دے گا۔ اور خدا غالب اور حکمت والا ہے۔ "

(ريويو آف ريليزم ١٩٠ ع ١- مارچ ١٩٠٤ع)

"آبت كريمه من جن لوگوں كے درميان اس فارى الاصل في كى بعثت كسى ج انسي آخرين كما كيا ہے اور بكى وہ لفظ ہے جو بحند يا جسك متراوف الفاظ ان تمام ميككوئيوں من كھے ہوئے ہيں جو مسح موعود كے نزول كے متعلق ہيں۔ (ايساً)

/ ساا۔ ان تمام حوالوں میں بعثت سے مراد بعثت بعدہ نبوت ہے ' چنانچہ لاہوری جماعت کے امیراول محمد علی صاحب لکھتے ہیں۔

«کذشتہ بحث میں تطعی اور بیٹنی طور پر فابت ہوچکا ہے کہ زمانہ بعثت مصلح آخر الزمان میں ہے اور "مسح و مهدی اور فخص فاری الاصل" وغیرہ سب ای مسلح کے نام ہیں' اور ٹھیک وقت پر معفرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہو کر دعویٰ بھی کر دیا ہے۔"

(دبید آف ریلیزم ۹۷ ع ۲ نبرس مارچ ۱۹۰۷)

۲۔ اینے لیے لفظ نبی کا استعمال

ا/۱۳- "ای طرح اواکل میں میرا یکی عقیدہ تھا کہ جھ کو میکا بن مریم سے کیا نبست ہے۔ وہ نی ہے اور خدا کے بزرگ مقربیان سے ہے اور اگر کوئی امر میری فسیلت کی نبست ظاہر ہو آ تو میں اسکو جزئی فشیلت قرار دیتا تھا گربعد میں جو خدا تعالی کی وی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس لے جھے اس مقیدے پر قائم نہ رہنے ویا اور مرتح طور پر نی کا خطاب جھے دیا گراس طرح سے کہ ایک پہلو سے نی اور ایک پہلو سے دیا گیا گراس طرح سے کہ ایک پہلو سے نی اور ایک پہلو سے امتی۔ " (حقیقت الوی میں ۱۵۔ ۱۵۹۔ روحانی خزائن میں ۱۵۔ ۱۵۳۔ روحانی خزائن میں ۱۵۔ ۱۵۳۔ روحانی خزائن میں ۱۵۔

1/8- "غرض اس حصد كثيروى الحى ادر امور غيب بن اس امت بي اس عبر اي فرد مخصوص بول اور جس قدر محمد امت بيل اولياء اور ابدال اور وظاب اس امت بيل اس حرر يحمد كثير اس لعت كا نبي ديا كيا- بي اس وجه سه في كا نام بان كو يه حصد كثير اس لعت كا نبي ديا كيا- بي اس وجه سه في كا نام بان كيا كيا- اور دو مرك تمام لوگ اس نام كه مستق نبير-" (مقيقت الوى مل ١٣٠٠)

۱۷/۳- "میں اس خداکی قتم کھاکر کہنا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ای نے مجھے بھیجا ہے ادر ای نے میرا نام نی رکھا ہے ادر ای نے مجھے میج موعود کے نام سے پکارا ہے۔" (تمتر حقیقت الوحی ۱۸۔ روحانی خزائن ص ۵۰۳ ج

۳/۱۵۔ ہارا نہ بب نہیں ہے کہ الی نبوت پر مرلک می ہے مرف اس نبوت کا دروازہ بند ہے جو احکام د شریعت جدیدہ ساتھ رکھتی ہو یا ایسا و توئی ہو جو آخضرت صلی اللہ علیہ دسلم کی اتباع سے الگ ہو کر دعوئی کیا جائے لیکن ایسا مخض جو ایک طرف اس کو خدا تعالی اس کی دمی میں امتی بھی قرار دیتا ہے پھر دو سری طرف اس کا نام نبی بھی رکھتا ہے۔ یہ دعوئی قرآن شریف کے احکام کے مخالف نہیں ہے۔

فميد برابين احمه به ۱۸۱ روحانی فزائن جلد۲۱ ص ۳۵۲)

سم وحي نبوت كا اعلان

مرزا غلام احمد قادیانی نے اس کا بھی برلما اعلان کیا ہے کہ اس پر جو دمی نازل ہوتی ہے وہ دمی نبوت ہے۔ چنانچہ اپنے رسالہ اربھین میں وہ یہ وعویٰ کرتے میں کہ جموٹا مدمی نبوت ہلاک کیا جاتا ہے۔ اس پر ایک اعتراض کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

ا/۱۸۔ "اس مقام سے ثابت ہو تا ہے کہ خدا تعالی کی تمام پاک
کتابیں اس بات پر متفق ہیں کہ جمونا نبی ہلاک کیا جاتا ہے۔
اب اس کے مقابل یہ پیش کرنا کہ اکبر بادشاہ نے نبوت کا
دعویٰ کیا روشن دین جالند حری نے دعویٰ کیا یا کمی اور مخص
نے دعویٰ کیا ادر وہ ہلاک نبیں ہوئے۔ یہ ایک ددسری
محافت ہے جو ظاہر کی جاتی ہے۔ بھلا اگر یہ بچ ہے کہ ان لوگوں
نے نبوت کے دعوے کئے اور سیسس برس تک ہلاک نہ
ہوئے۔ تو پہلے ان لوگوں کی خاص تحریہ سے ان کا دعویٰ طابت
کرنا چاہے اور وہ الهام پیش کرنا چاہے جو الهام انہوں نے خدا

کے نام پر لوگوں کو سایا بینی بیہ کما کہ ان لفظوں کے ساتھ میرے پر وی نازل ہوئی ہے کہ میں خدا کا رسول ہوں۔ اصل لفظ ان کی وجی کے کامل ثبوت کے پیش کرنے جاہئیں کیونکہ حاری تمام بحث وجی نبوت ہے۔ جس کی نبست یہ ضروری ہے كه بعض كمات پيش كركے بير كما جائے كه بيد خدا كاكلام بج جو ہارے پر نازل ہوا۔ غرض پہلے تو یہ جوت دینا چاہئے کہ کونماکلام الی اس مخص نے پیش کیا ہے جس نے نبوت کا وعویٰ کیا۔ پھر بعد اس کے یہ جوت دینا جائے کہ جو تیکس يرس تك كلام الني اس ير نازل مو ما رباوه كيا ب- يعنى كل وه کلام جو کلام الی کے وعوے پر لوگوں کو سایا گیا ہے ، پیش کرنا عاب جس سے بعد لگ سکے کہ تیس برس تک متفق و توں میں وہ کلام اس غرض سے پیش کیا گیا تھا کہ وہ خدا کا کلام ہے یا ایک مجموع کتاب کے طور پر قرآن شریف کی طرح اس وعوے سے شائع کیا گیا تھا کہ یہ خدا کا کلام ہے جو میرے پر نازل ہوا ہے۔ جب تک ایا جوت نہ ہو تب تک بے ایمانوں کی طرح قرآن شریف پر حملہ کرنا اور آیت لو تقول کو بنتی مشتصے میں اڑانا ان شرروں کا کام ہے جن کو خدائے تعالی پر بھی ایمان سیں اور صرف زبان سے کلمہ پڑھتے اور باطن میں اسلام سے بھی محر ہیں۔ (اربعین سے سوص ۱۱) روحانی خزائن جلدياص ١٧١٧)

مرزائي وحي واجب الايمان

مرزا قادیانی اپی وی کوتوریت ' انجیل اور قرآن کی طرح مقدس اور یقین سجمتا ہے۔ اس پر ایمان لانے کو فرض اور اس میں شک و شبہ کے اظہار کو کفر قرار دیتا ہے۔ بے شار حوالوں میں سے مندرجہ ذیل چند عبارتیں ملاحظہ فرمائے۔ ۱۹ الف. "مجھے اپنی وئی پر ایبا بی ایمان ہے جیبا کہ تورات اور انجیل' قرآن کریم پر۔" (اربیجن جلدس م ۲۵) آنچہ من بشوم تروهی خدا بخدا یاک وائش ز خطا

> بي قرآن حوه اش وانم از خطا إ بسي است ايمانم

> بخدا ست این کلام مجید از وبان خدائ پاک وحید

> آل یقینے کہ بود عیلیٰ را بر کلاے کہ شر بر و القا

> وال يقين كليم بر تورات وال يقين باے سيد الساوات

کم نیم زاں ہمہ بردئے یقیں ہر کہ گوید دروغ ہست کھین ا۔ میں جو خدائی دمی شنا ہوں' خداکی هم میں اس کو خطا اور غلطی سے پاک سمجنتا ہوں۔۔

۲۔ میں اس کو قرآن کی طرح خطا ہے منزہ سجمتا ہوں۔ یکی میرا ایمان ہے۔

س خداکی هم اید کلام مجید خدائے واحد کے منہ سے لکلا موا ہے۔

س جو يقين كه عيني كواين اوپر نازل شده كلام پر تما-

۵- اور جو يقين موى كو تورات بر تما اور جو يقين محمر عربي كو قرآن بر تما-

۱۹۔ لیکن ان بیل سے کمی سے کم نہیں ہوں * جو غلط اور جموث کے وہ ملحون ہے۔ (ور شین ص ۱۷) نزول المسی ص ۹۹ ، روحانی فزائن جلد ۱۸ ص ۲۷۷)

۱۱ ج۔ "اور بیل جیسا کہ قرآن شریف کی آیات پر ایمان رکھتا

ہوں ایسا بی بغیر فرق ایک ذرہ کے خدا کی اس کملی کملی وی پر
ایمان لا آ ہوں جو جمجے ہوئی۔ جس کی سچائی اس کے متواتر

نشانوں سے جمحے پر کمل گئی ہے۔ اور بیل بیت اللہ میں کھڑے

ہوکر یہ قتم کھا سکتا ہوں کہ وہ پاک وی جو میرے پر نازل ہوتی

ہوکر یہ قتم کھا سکتا ہوں کہ وہ پاک وی جو میرے پر نازل ہوتی

عیسیٰ "اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا کلام نازل

میسیٰ "اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا کلام نازل

میسیٰ "اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا کلام نازل

میسیٰ "اور حضرت محمد مصطفیٰ ملی اللہ علیہ وسلم پر اپنا کلام نازل

میسیٰ "اور حضرت محمد مصطفیٰ میں اللہ علیہ وسلم پر اپنا کلام نازل

میسیٰ "اور حضرت محمد مصطفیٰ میں اللہ علیہ وسلم پر اپنا کلام نازل

میسیٰ "اور حضرت محمد النبوۃ نی الاسلام میں ۱۳۰۰ حقیقتہ النبوۃ
میں ۱۲۰۰ مضمیمہ النبوۃ نی الاسلام میں ۱۳۰۰ حقیقتہ النبوۃ

مرزا قادیانی کی وحی کی جو صفات ہم نے اوپر کے عنوانات کے تحت باحوالہ وکر کی ہیں۔ ان کودیکھنے کے بعد کسی وائش مند کو ایک لمحد کے لئے بھی اس ہیں ڈک و شہد نمیں رہ جاتا کہ مرزا قادیانی وحی نبوت ' وحی شریعت اور وحی معموم کا مدعی ہے اور اس پر ایمان لانا ضروری سجھتا ہے۔ انساف سیجے کہ اس کے باوجود سے کہنا کہ مرزا نے نبوت کا دعویٰ نمیں کیا' کمال تک قرین عشل ہے۔

۲۲ د- "به مكالمه البه جو مجھ سے ہو آ بے بیٹی ہے۔ اگر میں ایک دم كے لئے ہى اس میں شک كول تو كافر ہو جاؤل اور ميرى آ ثرت باہ ہو جائے۔ وہ كلام جو ميرے پر نازل ہوا بیٹی اور قطعی ہے اور جیساكم آ فآب اور اس كی روشنی كو دكھ كركئ شک نمیں كر سكا كم يہ آ فآب اور به اس كی روشنی ہے۔ ايمان اس كلام میں ہمی فتک نمیں كر سكا۔ جو خدا تعالى كی طرف سے ميرے پر نازل ہو آ ہے۔ اور میں اس پر ايمانی كی طرف سے ميرے پر نازل ہو آ ہے۔ اور میں اس پر ايمانی ايمان لا آ ہوں جيساكم خداكى كتاب پر۔ يہ تو ممكن ہے كم كلام

الني كے معنی كرنے میں بعض مواقع بیں۔ ایک وقت تک مجھ سے خطا ہو جائے گریہ ممکن نمیں كہ میں شک كروں كہ خدا كا كلام نمیں ہے۔ " (تجلیات الیہ ص ۲۰ طبع ربوہ ' روحانی خزائن جلد ۲ ص ۲۱۲)

۲۳ ھے۔ "میں خدا تعالی کی تئیس برس کی متواتر وی کو کیو کر رد کر سکتا ہوں۔ میں اس کی اس پاک وی پر ایبا ہی ایمان لا تا ہوں جیسا کہ ان تمام خدا کی وحیوں پر ایمان لا تا ہوں جو مجھ سے پہلے ہو چکی ہیں۔" (حقیقتہ الوی' ص ۱۵۰ روحانی خزائن جلد ۲۳ مل ۱۵۰)

۲۳ و۔ "مرزا خلیفتہ اللہ اس پر ایمان ضروری ہے اور ان پر اعتراض کرنا موجب سلب ایمان ہے۔ (مخص کمٹو ظامت جلدک ص

نزول وحی کی کیفیت

زول وی کے دفت انبیاء علیم السلام پر ایک خاص کیفیت طاری ہوا کرتی ہے۔ مرزائی صاحبان مرزا صاحب کی وی میں اس خاص کیفیت وی کے بھی مرق میں۔ پس۔ چنانچہ مرزا صاحب پر زول وی کی کیفیت کو بیان کرتے ہوئے جماعت لاہور کے بانی و قائد اول مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں:

۱۹۵۱۔ "اس میں کھ شک نمیں کہ سرپونلٹ تکلف ہے اپنے اندر وہ ربودگی کی حالت پیدا کرنا چاہتے ہیں جو نی پر نزول وجی کے وقت منجانب اللہ طاری ہو جاتی ہے۔ فدا کے فغلوں میں ہے جو سلسلہ میں شامل ہونے ہے ہم نوگوں کو حاصل ہوئے ہیں 'ایک یہ بڑا فغل ہے کہ آج ایسے امور کے لکھنے کے لئے ہمیں ا کھلوں ہے کام نمیں لیما پڑآ بلکہ ان حالات کو ہم میجشم خود حفرت مسیح موعود کی ذات میں مشاہرہ کر حالات کو ہم میجشم خود حفرت مسیح موعود کی ذات میں مشاہرہ کر

رہے ہیں۔ کوئی فخص جب اس سلطے میں شامل نہیں۔ وہ دوو اس دعویٰ سے اس مضمون پر قلم نہیں اٹھا سکتا کیونکہ وہ خود اس بات سے بے خبرہے کہ نزول وی کس طرح ہوتا ہے جانتا چاہئے کہ نزول وی ک فرات ہویا ہے جانتا رہودگی کی طاری ہو جاتی ہے آگرچہ بعض وقت عین بیداری میں بھی نزول وی یا مکاشفہ ہو جاتا ہے۔ اس ربودگی کی وجہ سے ہوتی ہے کہ چو نکہ خدا تعالی کا کلام پاک وہ سرے عالم سے آتا ہے اس لئے جب تک اس طرف سے انقطاع کلی کرکے ہوتی ہے اس لئے جب تک اس طرف سے انقطاع کلی کرکے وہ دو سرے عالم میں انسان اپنے آپ کو نہ پائے۔ اس وقت تک وہ دو سرے عالم کی حالت کو مشاہدہ بھی نہیں کر پا سکتا گر سے وہ دو سرے عالم کی حالت کو مشاہدہ بھی نہیں کر پا سکتا گر سے ربودگی کی حالت ایس ہوتی ہے کہ وہ معمولی اسباب جس سے میں سبب کی طرف منسوب نہیں کی جا عتی۔ بلکہ یکا یک بی سے حالت آتی ہے اور جب نزول وی ہو چکتا ہے تو پھر خود بی وہ حالت جاتی رہتی ہے۔ "

(مولانا محمد على صاحب امير جماعت لامور كالمضمون - بعنوان اسلام سريجو كلزم اور

منی سوسائی مندرجه رابویو آف ریلیمزج م ص ۱۳۳۰ ایریل ۱۹۰۱ع)

اس چئم دید شاوت سے معلوم ہوا کہ مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت لاہور کے نزدیک مرزا صاحب پر بھی الی کیفیت سے وحی نازل ہوتی تھی جس طرح پہلے انبیاء کرام پر۔

نزول جبريل

انبیاء کرام پر وی کا نزول بذریعہ جریل علیہ السلام ہوتا ہے اور محمد علی لاہوری صاحب نے نزول جریل کو وی نبوت کالازی خاصہ قرار دیا ہے 'چنانچہ کلھتے ہیں:
۱۲۱/- "انبیاء پر وی نبوت جریل کا لے کر آنا اور غیرنی یا
امتی پر نزول جریل نہ ہونا امت محمدیہ میں ایک مسلم امر

"-~

(ا بنوۃ فی الاسلام ص ۲۸ مطبوعہ احمدیہ المجمن اشاعت اسلام لاہور ۱۹۲۳ء) اب طاحظہ فرمایے کہ مرزا صاحب اپنے اوپر جبریل علیہ السلام کے نزول کے بھی مدعی ہیں۔

۲۷/۲- " جاء نی اثیل و اختار و ادار اصبعه و اشار ان و عدالله اتی فطوبی طن وجدورائی

اس جگہ آئل خدا تعالی نے جرائیل کا نام رکھا ہے اس لئے کہ بار ہار رجوع کر آ ہے۔ (حقیقتہ الوی ص ۱۰۳ ' روحانی خزائن ص ۲۱ جلد ۲۲) مرزا صاحب کے فرزند اکبر مرزا محود احمد کابیان ہے کہ:

روا صاحب سے حرورہ اسر حرا اسود اسمد الاین ہے لدہ

۲۸/۳ "میری عرجب نویا وس برس کی تھی میں اور ایک
طالب علم ہارے گر میں کھیل رہے تھے۔ وہیں ایک الماری
میں ایک تاب پڑی تھی جس پر نیلا جزدان تھا۔ وہ ہارے دادا
صاحب کے وقت کی تھی۔ نے بنے ہم پڑھنے گئے تھے۔ اس
ماحب کو جو کھولا تو اس میں لکھا ہوا تھا کہ اب جرا کیل نازل
نہیں ہوتا۔ میں نے کہا یہ فلا ہے "میرے ابا پر تو نازل ہوتا ہے
گراس لڑکے نے کہا کہ جرا کیل نہیں آیا کیونکہ اس کاب میں
لکھا ہے۔ ہم میں بحث ہوگئی۔ آخر ہم دونوں مرزا صاحب کے
لکھا ہے۔ ہم میں بحث ہوگئی۔ آخر ہم دونوں مرزا صاحب کے
لکھا ہے۔ ہم میں بحث ہوگئی۔ آخر ہم دونوں مرزا صاحب کے
مرزا محد بین مرزا تادیانی مندرجہ الفعنل قادیان۔ جلدہ
مرزا محدود بن مرزا تادیانی مندرجہ الفعنل قادیان۔ جلدہ
مرزا محدود بن مرزا تادیانی مندرجہ الفعنل قادیان۔ جلدہ
مرزا مورخہ ۱۰ ابریل ۱۹۲۲ء)

لاہوری جماعت کے بانی و قائد اول مسٹر محمد علی مرزا غلام احمد پر نزول

جربل کے محروں کو جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

۲۹/۳ "جس طرح آج ایک مسلمان بلکه مصلح کملانے والاب كتا ہے كه جرائل كو ايماكلام لانے كى ضرورت نسي ہے ، جو كى انسان كے كلام من يہلے سے موجود ہے۔ اى طرح كفار كتے تھے بلكه آج تك ان كے وارث عيمائي صاحبان كى كتے ہیں کہ جب یہ قصے پہلے موجود تے تو چرکل کی ان کو وی الی کے طور پر لانے کی کیا ضرورت تھی۔ محر افسوس ان مسلمانوں ر جو حفرت مرزا صاحب کی نالفت میں اندھے ہو کر انمی اعتراضوں کو دہرا رہے ہیں۔ ہو عیسائی آنخضرت ملی اللہ علیہ وسلم پر کرتے ہیں۔ بینہ ای طرح جس طرح عیمائی انخضرت صلى الله عليه وسلم كى تخالفت من اندم موكر ان اعتراضون کو معبوط کر رہے ہیں اور دہرا رہے ہیں۔ جو یمودی حفرت عیلی علیہ السلام پر کرتے تھ ' سے نی کا بی ایک بوا بھاری اممازی نثان ہے کہ جو اعتراض اس پر کیا جائے گا وہ سارے بہوں پر برے گا۔ جس کا نتیجہ یہ ہو تا ہے کہ جو فض ایسے امور من الله كو روكرنا ب وه كويا كل سلسله نبوة كو روكرنا ہے۔ اگر یہ لوگ کچھ سوچ سمجھ کر اعتراض کریں تو نہ آپ ٹھو کر کھائیں نہ دو سروں کو محراہ کرنے والے تھمریں۔" (ربوبو آف د یلیخ جلد۵ نمبر۴ م ۳۱۸ اگست ۱۹۰۷ء)

۵۔ مرزاصاحب کے معجزات

انبیاء کرام علیم السلام بی ایک امتیازی ہے کہ ان کے دعوی نبوت کو البت کرنے کے دعوی نبوت کو البت کرنے کے دعوی نبوت کو البت کرنے کے البت اللہ البت کرنے میں جو انسانی قدرت سے فارج ہوں اور جنیس دیکھ کر مخلوق کو ان کی صدافت و مخانیت اور مخانب اللہ مولے کا یقین ہو جاتا ہے۔ اسلای اصطلاح میں اسے نشان یا مجزہ کہتے ہیں۔ مرزا

ماحب لكمة بين:

ا/ ٢٠٠٠ "دينا من بزارون آدى بين كه العام الدر مكاله اليه كا وعولي بكرت بين كر مرف مكاله اليه كا وعولي بكد ين نسب به بسب تك اين قول كر سائله اليه كا وعولي بكد ين نسب به فاكل اين قول كر سائله جو خدا كا سجما كيا به خدا كا فضل نيني مجرد نه بور" (تته حقيقت الوى عن ٥٩٥ دوماني فرائن بالد ١٩٠٠م)

چونکہ مجبورہ نبوت کی مضمومیت ہے اس لئے جو مختص مجزہ نمائی کا وعویٰ کرے وہ ور حقیقت نبیت کا مذائی ہے۔ اس لئے مجزہ نمائی کا وعویٰ کفرہے۔

الماعل قاري شرح فقد أكبر من لكن بين

" التحلى فرع دعوى النبوة و دعوى النبوة بعد نيينا صلى الله عليه وسلم كفر بالاجماع

مجرہ و کھانے کا چینے کرتا فرع ہے۔ دعوت نبوت کی اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعوی نبوت بالاجماع کفرہے۔ (شرح فقد اکبر ص ۲۰۲)

اور تعيده بد الامالي كي شرح بين لكين بين:

" المعجزة شرطها دعوى النبوة بخلاف الكرامة حيث يقر صاحبها بالمتابعة فان الولى يخرج بد عوى النبوة عن الاسلام فضلا" عن الولاية

ب شک ججره کے لئے دعویٰ نبوت شہط ہے۔ بخلاف کرامت کے کہ صاحب کرامت نبوت کا مرقی تحییں ہوتا۔ کو تکد ولی نبوت کا دوی تحییں ہوتا۔ کو تکد ولی نبوت کا دعویٰ گرکے صرف ولایت بی سے نمیں بلکہ اسلام سے بھی خارج ہو جاتا ہے۔ (ضوء المعالی شرح تعیدہ بدالاما لی مسلم)

مرزا صاحب کو بھی وجوپی ہے کہ اللہ تعالی نے ان کی نبوت و رسالت کو اللہ تعالی کے ان کی نبوت و رسالت کو اللہ کا ب

عبارتوں میں سے یمال چند جملے نقل کئے جاتے ہیں جن سے ان کے معجزات کی ثان و شوکت اور ان کی رسالت و نبوت کی عظمت کا اندازہ ہو سکے گا۔

۱۳۱/۲- "اور خدا تعالی نے اس بات کو البت کرنے کے لئے کہ بین اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان و کھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر تقتیم کئے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت البت ہو سکتی ہے لیکن چو تکہ یہ آخری زمانہ تھا اور شیطان کا معہ اپنی تمام ذریت کے آخری تملہ تھا۔ اس لئے خدا نے شیطان کو فکست دینے کے لئے ہزار ہا نشان ایک جگہ جمع کر ویئے لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں بین ہو میں سے شیطان ہیں وہ نمیں مانے اور قادیانی تشریحی نہیں مانے اس لئے بقول مرزا کے دونوں فریق انسانوں بین جد سیطان ہیں۔ مشیطان ہیں۔ (چشمہ معرفت میں کاس روحانی فرائن جلد ۲۳ شیطان ہیں۔) (چشمہ معرفت میں سائے روحانی فرائن جلد ۲۳ میں۔)

مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ جو زلزلے' طاعون اور ویگر آفات ان کے زمانے میں نازل ہوئیں وہ بھی ان کی رسالت و نبوت کا معجزہ اور نشان ہے۔ اس سلطے میں بھی ان کے ایک دو اقتباس ملاحظہ فرمائیے۔

۳۲/۳- "خدا تعالی کے تمام نبی اس بات پر متفق ہیں کہ عادت اللہ بیشہ ہے اس طرح پر جاری ہے کہ جب ونیا ہر ایک قسم کے گناہ کرتی ہے ادر بہت ہے گناہ ان کے جمع ہو جاتے ہیں تب اس زمانہ ہیں خدا اپنی طرف ہے کسی کو مبعوث فرما تا اور کوئی حصہ ونیا کا اس کی محلایب کرتا ہے ' تب اس کا مبعوث ہوتا شریر لوگوں کی مزا دینے کے لئے بھی جو پہلے بجرم ہو پچے ہوتا شریر لوگوں کی مزا دینے کے لئے بھی جو پہلے بجرم ہو پچے ہیں ' ایک محرک ہو جا تا ہے ادر جو شخص اپنے گذشتہ گناہوں بیں ' ایک محرک ہو جا تا ہے ادر جو شخص اپنے گذشتہ گناہوں کی مزایا تا ہے۔ اس کے لئے اس بات کا علم ضروری نہیں کہ اس زمانہ ہیں خدا کی طرف سے کوئی نبی یا رسول بھی موجود اس خوالی طرف سے کوئی نبی یا رسول بھی موجود

ہے۔" (مقیقتہ الوحی ص ۱۲۰٬۱۲۰ روحانی فزائن جلد۲۲ ص ۱۲۷۔ ۱۲۵)

٣/٣٣- "سان فرا نسكو دغيره مقامات كے رہنے والے جو زلزلہ اور دو سرى آفات سے ہلاك ہو گئے ہيں۔ اگرچہ اصل سب ان پر عذاب نازل ہونے كا ان كے گزشتہ گناہ تنے۔ گربیہ زلزلے ان كو ہلاك كرنے والے ميرى سچائى كا ايك نشان تنے۔ كيونكہ قديم سنت اللہ كے موافق شرير لوگ كى رسول كے آنے كے وقت ہلاك كئے جاتے ہيں۔ (حقیقت الوى مرالا) روحانی فرائن جلد ٢٢ م ١٤٥٥)

۳۴/۵ یاد رہے کہ خدا کے رسول کی خواہ کمی حصد زمین میں کھذیب ہو عمراس کھذیب ہو ممراس کھذیب ہو ممراس کھذیب کے وقت دو سرے مجرم بھی کھڑے جاتے ہیں جو اور ملول کے رہنے والے ہیں جن کو اس رسول کی خبر بھی نہیں جیسا کہ نوح کے وقت میں ہوا۔ (لیمن وی بات کہ کرے واڑھی والا کھڑا جائے موجھوں والا) (حقیقتہ الوی می الا روحانی فرائن جلد ۲۲ می ۱۹۵)

۱۳۵/۲- "سویاد رہ کہ جب خدا کے کی مرسل کی محذیب کی جاتی ہے، خواہ وہ محذیب کوئی خاص قوم کرے یا کی خاص حصہ زمین میں ہو، محرخدا تعانی کی فیرت عام عذاب نازل کرتی ہے۔ " (حقیقت الوحی ص ۱۹۲ ردحانی فرائن جلد ۲۲ ص ۱۹۷) ۱۳۸/۳- "میں دیکتا ہوں کہ خدا تعانی کا فضل ایسے طور ہمیرے شامل حال ہے کہ میری اتمام جمت کے لئے اور اپنی کریم کی اشاعت دین کے لئے خدا تعانی نے وہ سامان مقرد کر رکھے ہیں کہ پہلے اس ہے کسی نی کو میسر نہیں آئے تھے۔ " (حقیقت الوحی ص ۱۹۲۱ روحانی فرائن جلد ۲۲ ص ۱۵۱) میرے "درکھو موجودہ زمانے میں خدا نے اتن کشرت سے زبردست نشانات کا ذخیرہ جمع کر دیا ہے اور ایسے ایسے اسباب زبردست نشانات کا ذخیرہ جمع کر دیا ہے اور ایسے ایسے اسباب

مها كردية بي كد أكر ايك لاكه ني بعى ان نثانات س اپنى نبوت كا ثبوت كرنا چاج توكر سكد" (المؤفلات جلد ١٠ ص ٢٢٨ طبع ربوه)

۱۳۸/۹- "ان چد سطرول پی جو پیش گوئیال بیل وه اس قدر نشان را مشتل بیل جو دس لاکھ سے زیادہ ہول کے اور نشان بھی ایسے کھلے کھلے بیل جو اول درجہ پر خارق عادت ہیں۔"
(برابین حصہ پنجم ص ۵۱، روحانی خزائن جلد۲۱ ص ۷۲)
۱۳۹/۱- "اور اگر خطوط بھی ان کے ساتھ شامل کئے جائیں جن کی کثرت کی خبر بھی قبل از وقت کمنامی کی حالت بیل دی گئی تحقی تو شاید یہ اندازہ ایک کرو ڑ تک پہنچ جائے گا گر ہم صرف مالی اید اور بیعت کشدول کی آمد پر کفایت کرکے ان نشانوں کو تخییا" وی لاکھ نشان قرار دیتے ہیں۔" (برابین حصہ پنجم

م ۵۸° روحانی خزائن جلد ۲۱ ص ۷۵) لاہوری جماعت کے پہلے بانی و قائد جناب مسٹر مجمد علی صاحب مرزا صاحب کے معجزات کی تصدیق اور ان سے مرزا صاحب کی نبوت کا ثبوت پیش کرتے ہوئے

کے مجزات کی تقدیق اور ان سے مرزا صاحب کی نبوت کا ثبوت پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

اا/ ۱۹۰۰ "ایا بی ایک نی اس وقت مجی خدا تعالی نے مبعوث فرمایا۔ لیکن لوگوں نے ای طرح اس کا انکار کیا جیسا کہ پہلے نبیوں کا۔ کاش کہ بیہ لوگ اس وقت غور کرتے اور سوچتے کہ کیا وہ نشان ان کو نہیں و کھلائے گئے جو کوئی انسان نہیں و کھلا سکتا اور کیا وہ اس طرح پر گناہ سے نجات نہیں دیتا۔ جس طرح پہلے نبیوں نے دی اور ایک جمہ علم اور جمہ طاقت ہت کے متعلق وہی لیقین ان کے لئے داوں میں نہیں پیدا کرتا جو پہلی امتوں میں پیدا کرتا جو پہلی امتوں میں پیدا کرتا جو بہلی موعود ہونے کا وعولی کرتے ہیں جو براروں نشان اپنی تصدیق موعود ہونے کا وعولی کرتے ہیں جو براروں نشان اپنی تصدیق

مِن وكملا كِل جِي مِن " (ريويو آف ريليخز جلد منبر) ص ۲۳۸ جولائی ۱۹۰۳ع)

٣١/١٢ "بلكه يج تويه ہے كه اس في اس قدر مجزات كاوريا روال کرویا ہے کہ باشٹناء ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے باتی تمام انبیاء علیم السلام میں ان کا فہوت اس کثرت کے ساتھ تطعی اور یقینی طور پر محال ہے۔ اور خدا نے اپنی حجت بوری كروى ب اور اب جاب كوئى قبول يا نه كرك-" (تمه

حقیقت الوحی ص ۱۳۷، روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۵۷۳)

۱۳۳/۱۳ "اور خدا تعالى ميرے لئے اس كثرت سے نشان و كھلا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانہ میں وہ نشان و کھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نه موتے-" (تمته حقیقت الومی ص۱۳۷ روحانی نزائن جلد ۲۲ ص۵۷۵)

یمان ہمیں اس امرے بحث نہیں کہ مرزا صاحب جن امور کو "معجزات" كے نام سے موسوم كرتے ہيں وہ وا تعتد" معجزہ ہيں بھی يا نسيں اور يدكه ان سے ان کی رسالت و نبوت عابت بھی ہوتی ہے یا نہیں؟ یمال محل غور صرف یہ امرے کہ مرزا صاحب کس طرح اصرار و تحرار کے ساتھ نبوت و رسالت کا وعویٰ کرتے ہیں پھر کس طرح اس کے لئے "وحی الی" کا بارش کی طرح نازل ہونا بیان کرتے ہیں ' پر کس طرح تحدی کے ساتھ اپنی رسالت و نبوت کے ثبوت میں دنیا کے سامنے این معجزات کی طویل فہرست پیش کرتے ہیں اور کس طرح ان معجزات میں تمام انبیاء کرام سے برتری اور فوقیت کا ادعا کرتے ہیں اور کس طرح اپنے کو تمام انبیاء كرام كے معيار پر بار بار بيش كرتے بي اور جماعت لاہور كے امير كس طرح مرزا صاحب کے معجزات کو پیش کرکے ان کی نبوت پر استدلال کرتے ہیں۔ اس کے باوجوو اگر کوئی محض یہ دعوی کرتا ہے کہ مرزا صاحب نے سرے سے نبوت و رسالت کا وعویٰ ور حقیقت کیا بی نہیں ' تو فرمایئے کہ وہ حقائق کی دنیا میں رہتا ہے؟

۱۔ اینے کو نبی تشکیم کرانے کی دعوت

انبیاء کرام علیم السلام لوگوں کو اپنی نبوت و رسالت کے ماننے کی دعوت دیتے ہیں۔ ان کی نقالی کرتے ہوئے مرزا قادیانی نے سینکٹوں جگہ اپنی رسالت و نبوت کو منوانے کی دعوت دی ہے۔ چند حوالے ملاحظہ فرمائیں۔

> ۱/۳۳ و قل یا ایها الناس انی رسول الله الیکم جمیعا م (عد کره ص ۳۵۲ طبع مربوه)

> اور کمہ اے لوگو! میں تم سب لوگوں کی ظرف خدا کا رسول ہو کر آیا ہوں۔

> ۱۳۳/۲ انا ارسلنا الیکم رسولا شاهدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا (حقیقت الوی ص ۱۰۱، روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۱۰۵، تذکره طبع سم ربوه ص ۱۱۰، ۲۱۲، ۲۵۷) می نیم نے تماری طرف ایک رسول بیم ہے۔ ای رسول کی ماند جو فرعون کی طرف بیم کیا تھا۔

۳۵/۳ قل جاء که نور من الله فلا تکفروان کنتم مومنین (تذکره ص ۱۳۷ طیع ۳ راوه)

کمہ خداکی طرف سے نور اترا ہے سوتم آگر مومن ہو تو انکار مت کرد۔

٣٦/٣- "مبارك وہ جس نے جھے پہانا میں خدا كى سب راہوں ميں سے آخرى راہ ہوں اور ميں اس كے سب نوروں ميں سے آخرى نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو جھے چھوڑ تا ہے كيونكم ميرے بغير سب تاريكي ہے۔" (كشى نوح ص ٥٦ روحانى خزائن جلد ١٩ ص ١٦)

٣٦/٥ الف - "اس عمارت میں ایک این کی جگه خالی تھی ا پی خدا نے ارادہ فرمایا کہ اس پیش گوئی کو پورا کردے ادر آ ٹری این کے ساتھ بنا کو کمال تک پنچادے ۔ پس میں دہی این موں ۔۔۔۔ اور میں منعم علیم کردہ میں سے فرد اکمل كياكيا بول- (خطبه الهاميه ص١٥٥-١٥٨) روحاني خزائن جلاا ص الينا")

۷- مرزاصاحب معصوم بیں؟

اسلامی عقیدہ کے مطابق حضرات انبیاء کرام علیم السلام کا ایک خاص المیازیہ ہے کہ وہ خدا تعالی کی نافرانی سے معصوم ہوتے ہیں۔ ٹھیک انبی کے طرز پر مرزا صاحب کو بھی معصوم ہونے کا دعویٰ ہے۔

۳۷/۱ مااناالاكالقر آنوسيظهر على يدى ماظهر

من الفرقان تذكره ص ١٧٣ طبع

اور میں تو بس قرآن بی کی طرح ہوں اور عفریب میرے ہاتھ

ر ظاہر ہو گا جو کچھ فرقان سے ظاہر ہوا۔

قرآن کریم مسلمانوں کی نمایت مقدس ندہی کتاب ہے جے خود مرزا صاحب کے پیرو بھی محفوظ عن الحلا سجھتے ہیں اور مرزا صاحب اپنے نقدس کو قرآن کے مثل طابت کرتے ہیں۔

۳۸/۲ ـ محن نزلناه و اتا له لحافظون (تذكره ص٤٠١

طبع ۸ ربوه)

ہم نے اس کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔

یہ قرآن کریم کی آیت ہے ' جے مرزا صاحب نے معمولی تصرف کے ساتھ اپنی ذات پر چیاں کیا ہے گویا جس طرح قرآن منزل من اللہ ہے اور اللہ تعالی نے ہر خطا و خلل سے اس کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے۔ ٹھیک وہی نقدس مرزا صاحب کو بھی عاصل ہے۔

۳۹/۳- و ما ینطق عن الهوی ان هو الا وحی یوحی (تذکره ص۳۹۸ ۳۷۸- طبع ۱۸ ربوه) اور وه اپی خواهش سے نمیں بولتا میہ تو وی ہے جو اس پر نازل کی جاتی ہے۔ یہ مجی قرآن کریم کی آیت ہے جو مرزا صاحب نے اپی ذات پر چہاں کی ہے اور جس سے مثایہ ہے کہ مرزا صاحب ہر خواہش نفس سے بھی معصوم ہیں۔

۵۰/۳ ما شئت فانی قد غفرت لک انت منی بمنزلة لا يعلمها الخلق (تذكرہ ص ۱۰۸ سلام ۳۲۳ طبع ۳ ربوه) اور جو کچھ تو چاہے كر' میں نے مجھے بخشا' تو جھ سے وہ منزلت رکھتا ہے جس كی لوگوں كو خرنیں۔

چونکہ مرزا غلام احمہ نے اپنے آپ کو نبی معصوم کی حیثیت سے پیش کیا اس لئے مرزا کے زمانے میں ان کے امتی ان کو نبی معصوم بی سجھتے تھے۔ پر/۵۔ سوال ششم (از مجمہ حسین صاحب) حضرت اقدس (مرزا غلام احمہ صاحب) غیرعور توں سے ہاتھ پاؤں کیوں دبواتے ہیں؟

جواب: (از حکیم فضل دین صاحب) وہ نبی معصوم ہیں۔ ان سے مس کرنا اور اختار منع نہیں بلکہ موجب رحمت و برکات ہے۔ (اخبار الحکم جلداا نمبر ۱۳ مور خد الربل کے ۱۹۰۰ء)

، المراحم چوتھا سوال (پاوری) ڈائیش کا گناہ کے متعلق ہے کہ آیا مسے موعود (مرزا صاحب) سے گناہ صادر ہو تا ہے یا نہیں؟

یماں میں ڈاکیس صاحب کے سوال کے جواب میں یہ کمنا چاہتا ہوں کہ یہ بالکل حق بات ہے کہ چاہتا ہوں کہ یہ بالکل حق بات ہے کہ اللہ تعالی اپنے انجیاء کو شیطان کے تسلط سے محفوظ رکھتا ہے اور بھی عمدا" خداکی نافرمانی کے مرتکب نہیں ہوتے۔ ایبا ہی حضرت مسے موعود (مرزا صاحب) ہیں۔

(لاہوری جماعت کے امیر مولانا محمد علی صاحب کا مضمون: مندرجہ ربویو آف ریلیمز جلد ۵ ص ۱۵۱٬ اپریل ۱۹۰۷ء)

۵۳/۷- "مردان خدا ---- وہ گناہ سے معصوم وہ دھنوں سے بھی دھنوں سے بھی معصوم وہ تعلیم کی غلطیوں سے بھی معصوم ہوتے ہیں۔" (تحفہ کولڑویہ ص ۸۵ ، روحانی فزائن جلدکا ص ۱۷)

۵۳/۸- "صحیح بخاری کی حدیث که بغیر عیسیٰ بن مریم (اور اس کی مال) کے کوئی مس شیطانی سے محفوظ نمیں رہا ---اس حدیث کے بیہ معنی ہیں کہ تمام وہ لوگ جو بروزی طور پر عیسیٰ بن مریم کے رنگ میں ہیں ---- وہ سب معصوم ہیں(تخفہ کولڑو یہ ص ۲۲۲، روحانی خزائن ص ۳۰۸ جلد ۱۷)

۸- نه ماننے والوں کو مجرم تھرانا

ا/۵۵- "جو هخص تیری پیروی شیں کرے گا اور تیری بیعت میں واخل نہیں ہو گا اور تیری بیعت میں واخل نہیں ہو گا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جنمی ہے۔" (مرزا کا الهام تذکرہ میں ۳۳۹ طبیع میں ربوہ مجموعہ اشتمارات میں ۲۷۵ جلد میں کلت الفضل میں ۱۲۹)

۵۶/۲- «جو مخض خداکی باتی نہیں سنتا' وہ ووزخی ہو تا ہے۔» (مرزاکاالهام- تذکرہ ص ۲۵س طبع سربوہ)

٣/٥٥- "جو فخص اس كشى ميں سوار ہو گا وہ غرق ہونے سے نجات يا جائے گا اور جو انكار ميں رہے گا اس كے لئے موت ور پيش ہے۔" (مرزا كا الهام۔ تذكرہ ص ١٦٨ طبع ٣ ربوه ' فتح اسلام ص ٣٦-٣٣ روحانی خزائن جلد ٣ ص ٢٥-٢٣)

۵۸/۴- "اور فی الحقیقت و و فض بدے ہی بد بخت ہیں۔ اور انس و جن میں سے ان جیسا کوئی بھی بد طالع نہیں۔ ایک وہ جس نے خاتم الحلفاء جس نے خاتم الحلفاء جس نے خاتم الحلفاء (مرزا) پر ایمان نہ لایا۔ (الدی ص۵ مردمانی خزائن جلد ۱۸ ص ۲۵۰)

۵۹/۵- "اور تمام ناپاک فرقے جو اسلام میں مر اسلام کی

حقیقت کے منافی ہیں۔ صفحہ ہستی سے نابود ہو کر ایک ہی فرقہ (قادیانی) رہ جائے گا۔ (تخفہ کولڑویہ ص ۳۱) روحانی خزائن جلد ۱۷ مے ۲۲۷)

۱/۱۰- "انمی دنوں ہیں ہے ایک فرقہ (احمدیہ) کی بنیاد والی جادئے گی اور خدا اپنے منہ ہے اس فرقہ کی حمایت کے لئے ایک قرنا بجائے گا اور اس قرنا کی آواز پر برایک سعید اس فرقہ کی طرف کھینچا آئے گا۔ بجو ان لوگوں کے بوشتی ازلی اور دوزخ بحر نے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ (کلمتہ الفسل میں ۱۲۸ براہین احمدیہ حصہ بنجم ص ۸۲ دوحانی فرنائن جلدا ۲

ے ۱۱/۷- "خدانے میں ارادہ کیا ہے کہ جو مسلمانوں میں سے مجھ سے علیحدہ رہے گا' وہ کاٹا جائے گا۔ (مجموعہ اشتہارات جلد ۲ ص ۲۱۲)

9- ماننے اور نہ ماننے والوں میں تفریق

جس طرح ہرنی کی وعوت کو قبول کرنے اور نہ کرنے کے بنتیج میں وو فریق بن جاتے ہیں' اس طرح مرزا غلام احمہ نے بھی اپنے ماننے والوں کو' نہ ماننے والوں سے الگ فریق قرار دیا۔

۱/ ۱۲- " ہر ایک مجن جس کو میری دعوت پنجی اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔ " (مرزا کا الهام: تذکرہ ص ۱۰۵ طبع ربوہ کلت الفصل ص ۱۲۵)

۲/۱۳/۳ "ان الهامات بیل میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ فدا کا فرستادہ فدا کا مامور فدا کا ابین اور فدا کی طرف سے آیا ہے۔ جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دسمن جسمی ہے۔ (انجام آ تم ص ۱۲ روحانی فزائن جلدا ا

ص ۲۲)

١٣/٣- "اس كلام الني سے ظاہر ب كه تحفير كرنے والے اور کلزیب کی راہ افتیار کرنے والے ہلاک شدہ قوم ہیں۔ اس لئے وہ اس لائق نہیں ہیں کہ میری جماعت میں سے کوئی محض ان کے پیچیے نماز پر ھے۔ کیا زندہ مروہ کے پیچیے نماز برھ

پس یاو رکھو کہ جب خدائے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ وہ کسی کفریا کمذب یا مترود کے چیچے نماز پر عو۔ بلکہ چاہیے کہ دی تسارا امام ہو جوتم میں ے ہو۔" (ماشیہ ضمیمہ تحقہ کوازویہ ص۱۸ روحانی خزائن

ص ۲۲ جلد ۱۷)

۸/۵۷- "تمام فرقے مسلمانوں کے جو اس سلسلہ (قادیانیت) ے باہر بیں وہ دن بدن کم ہو کر اس سلسلہ میں واخل ہوتے جائیں کے یا نابود ہوتے جائیں گے۔ جیسا کہ یمودی گفتے گفتے یمال تک کم ہو گئے کہ بہت ہی تھوڑے رہ گئے۔ ایا ہی اس جماعت کے مخالفوں کا انجام ہو گا۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۷۲٬ روحانی نزائن ص ۹۵ جلد۲۱)

٩١/٥- "لي خدا تعالى مجھے (مرزا) يوسف قرار دے كريه اشارہ فرماتا ہے کہ اس جگہ بھی میں ایبا بی کروں گاکہ اسلام اور غیراسلام میں روحانی غذا کا قحط ڈال دوں گا۔ اور روحانی زندگی کے ڈھونڈنے والے بجزاں سلسلہ (قادیانیت) کے کسی جكه آرام نه پائيس كے ____ پس وه لوگ جو اس روحاني موت سے بچا چاہیں کے وہ اس بندہ عالی (مرزا) کی طرف رجوع كريس ك- (برابين احميه حصه پنجم ص24 روحاني خزائن ص ١٠١٠ جلد٢) ٢/١٤- "اور جو ميرے مخالف تے ان كا نام عيمائى اور يبودى اور مشرك ركما كيا- (زول المسيح ص م حاشيه وحاني خزائن ص ۳۸۲ جلد ۱۸)

١٨/٤ "جو مخض مجمع نسيل مانا وه خدا اور رسول كو بهي نمیں مانا ---- تو وہ مومن کیونکر ہو سکتا ہے۔ (حقیقت

الوحي ص ١٦٨٬ روحاني خزائن ص ١٦٨ جلد ٢٢)

١٩/٨ "هين ميح موعود هول ---- پين جس مخض پر میرے مسیح موعود ہونے کے بارہ میں خدا کے نزدیک اتمام جحت ہو چکا ہے۔ اور میرے وعویٰ پر وہ اطلاع یا چکا ہے۔ وہ قابل مواخذه مو گا۔ (حقیقت الوحی ص۱۷۸ روحانی خزائن

جلد۲۲ ص۱۸۳)

٩/٠٤٠ " و بشر الذين امنو ان لهم قدم صدق عندربهم اس الهام میں اللہ تعالی نے مومن صرف ان لوگوں کو کما ہے جو حضرت میج موعود (مرزا) پر ایمان لے آتے ہیں حنی يميز الخبيث من الطيب اس الهام من ووكرومول كا ذكر کیا گیا ہے۔ خبیث و طیب اور وہ دو مروہ مومنین اور محرین

كے بيں۔ (كلمنة الفصل ص ١٣١)

۱/۱۷- "بن وه هخص جو مسيح موعود کي طرف نبين آيا وه ا بمان سے محروم ہے۔ (کلمتہ الفصل ص ۱۳۲)

اا/ ۷۲- "يد ميرى كايس جنيس مرمسلمان محبت و مودت س ویکتا ہے اور ان کے معارف سے فائدہ اٹھا آ ہے اور مجھے قول کر آ ہے اور میرے وعادی کی تصدیق کر آ ہے مر تجربوں کی اولاد جن کے ولوں پر اللہ نے مرزگا دی ہے وہ مجھے تجول نیں کرتے۔ (ترجمہ آئینہ کمالات اسلام صے٥٣٨-٥٣٨) روحانی خزائن جلده ص ایسنا")

۱۲/۱۲ - "ادایه فرض ہے کہ ہم غیراحمدیوں کو مسلمان نہ مجمیں اور ان کے پیچے نماز نہ ردمیں۔ (انوار ظافت

۱۳/۱۳ "جنهول نے حفرت مسیح موعود کو قبول نہیں کیا . کیونکہ وہ خدا کے نزدیک مغضوب ٹھمر بچے ہیں۔ (انوار خلافت ص٩٠)

ما/20_ "وأقع بن بم آب لوكون (مسلمانون)كو كافر كت

یں۔ (انوار خلافت ص ۹۲)

27/۱۵ "لڑی کو بٹھائے رکھو لیکن غیراحدیوں (مسلمانوں) کو نه دو- (انوار ظافت ص ۹۴)

٧٤/١٦- "جو لوگ قاديان شيس آتے مجھے ان كے ايمان كا

خطره رہتا ہے۔ (انوار خلافت ص2اا)

۱/۷۸- "دکیمو وه زمانه چلا آتا به بلکه قریب ہے کہ خدا اس سلسلہ کی دنیا میں ہدی تبولیت پھیلائے گا اور یہ سلسلہ و مشرق وخرب اور ثال و جنوب من تھلے گا۔ اور دنیا میں اسلام سے مرادی سللہ مو گا۔ یہ باتیں انبان کی باتی نیں۔ یہ

اس خدا کی وی ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔

(تحفه موارويه مع اول ص٥٦ ربوه ص٩٦ نزائ جلد ١٤ ص ۱۸۲)

۷۹/۱۸ "امت محریہ کے تمام فرقول میں نجات یافتہ فرقہ قادیانی ہے۔ (مخص اربعین نمبر س سسس روحانی خزائن

جلد ١٤ ص ٣٢١) ٨٠/١٩ " فامن و لا تكن من الكافرين (خطبه الهاميه

ص١٤٨ روحاني فزائن ص٢٦٧ جلد١١، مباحثه راولينذي ص ۲۲۰) ۰۸۱/۲۰ " و جاء عل الذين اتبعوك فوق الذين كفروا (تذكره ص ۲۱-۹۲-۳۱۱-۳۲۲ طبع ۳ ريوه ' مباحثه راولپنڈی ص ۲۲۰)

۸۲/۲۱ " قل جاء کم نور الله فلا تکفر وا ان کنتم مومنین (ماحث راولپنژی ص ۲۳۰ تذکره ص ۱۳۵ طبح ۲ روه)

۸۳/۲۲ " قل یا ایها الکفار انی من الصادقین (تذکره میدسه ۱۸۲ طبع مین ربوه میادشد راولیندی میدسه)

۸۳/۲۳ " و يقول الذين لست مرسلا (مباحثه راولپندي ص ۲۳۰)

۸۵/۲۳ " قل یا ایها الکافرون (تذکره ص۸۳ طیم» ریوه)

۱۰ مرزا قادیانی کی امت

ا/۸۲- "جس طرح پہلے نی رسول اپی امت میں نہیں رہے اس بھی نہیں رہوں گا۔" (ربوبو ستبر ۱۹۰۳ء) ربوبو اکتوبر ۱۹۰۱ء جلد۵ ص ۱۹۹۵) (مجموعہ اشتمارات جلد۳ ص ۱۳۹۵) من امت کا ۱۸۸- "پہلا مسج صرف مسج تھا۔ اس لئے اس کی امت کراہ ہو گئی۔ اور موسوی سلسلہ کا خاتمہ ہوا۔ اگر میں بھی مرف مسج ہو تا تو ایبا ہی ہو تا۔ لیکن میں ممدی اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا بروز بھی ہوں۔ اس لئے "میری امت "ک دو ھے ہوں گے۔ ایک وہ جو مسجست کا رنگ اختیار کریں گا اور یہ جو مہدویت کا رنگ اختیار کریں گا اور یہ جو مہدویت کا رنگ اختیار کریں گا اور یہ جو مہدویت کا رنگ اختیار کریں گا اور یہ جو مہدویت کا رنگ اختیار کریں گا اور یہ جو مہدویت کا رنگ اختیار کریں گا اور یہ جو مہدویت کا رنگ اختیار کریں گا اور یہ جو مہدویت کا رنگ اختیار کریں گا۔

مورخه ۲۷ جنوري ۱۹۱۲ع) (قادياني نهب فصل م نمبرسس)

مرزاغلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت کے سلسلہ میں آخری اور فیصلہ کن بات

مرزا غلام احمد قادیانی کی جماعت اس کے پہلے جانشین کیم نور الدین کی دفات (مارچ ۱۹۱۳ء) تک ایک تھی۔ مارچ ۱۹۱۳ء جس مرزا قادیانی کے بوے صاحبزادے مرزا محمود احمد قادیانی مرزا کے گدی نشین ہوئے ادر جماعت دد حصول جس تقیم ہوگی۔ ایک کا مرکز بدستور قادیان رہا'جس کی قیادت مرزا محمود کے ہاتھ جس تھی اور دو سرے فریق نے مشر محمد علی صاحب ایم اے کی قیادت بیں اپنا مرکز احمد یہ بلڈنگس لاہور کو بنا لیا۔ اول الذکر کو "قادیانی جماعت" کما جاتا ہے اور موز الذکر "لاہوری جماعت" کما جاتا ہے اور بغیر کمی ججک کے "نی" کمتی اور مانتی ہے اور لاہوری جماعت یہ تو تشلیم کرتی ہے بغیر کمی ججک کے "نی" کمتی اور مانتی ہے اور لاہوری جماعت یہ تو تشلیم کرتی ہے کہ مرزا صاحب نے اپنی کتابوں جس نبی و رسول کا لفظ اپنے لئے بے شار جگہ اس سے مراو حقیق نبوت نہیں بلکہ بات ہے۔ ان دونوں فریقوں سے مرزا صاحب کی ٹھیک ترجمانی کون کرنا عبادی نبوت نہیں بلکہ عبادی نبوت نہیں ورسول کا فقیل کیا ہے۔ ان دونوں فریقوں سے مرزا صاحب کی ٹھیک ترجمانی کون کرنا

اختلاف سے پہلے

اس کا فیصلہ دو طریقے سے بری آسانی سے ہو سکتا ہے۔ اول سے کہ سے دیکھا جائے کہ اختلاف سے پہلے مرزا تادیانی کے پیرووں کا عقیدہ کیا تھا؟

محمرعلى اميرجماعت لامور كاعقيده

اس سلسلہ میں سب سے پہلے خود لاہوری جماعت کے قائد امیراول جناب مسٹر محمد علی صاحب ایم اے کے متعدد حوالے گذشتہ سطور میں گذر چکے ہیں کہ وہ مرزا صاحب کو نمی برحق مانتے تھے۔ ان کی ومی اور معجزات لوگوں کے سامنے پیش کرتے تھے۔ مرزا پر نزول جبریل کے قائل تھے۔ مرزا کے معصوم عن الحطا ہونے کا اعلان کرتے تھے اور مرزا صاحب کی جماعت کے بارے میں یہ صراحت کرتے تھے کہ:

> ۱/۸۸۔ "تحریک احمدیت اسلام کے ساتھ وی رشتہ رکھتی ہے جو عیسائیت کا بیودیت کے ساتھ ہے۔" (مباحثہ راولپنڈی ص۲۳۰)

پس جس طرح میسائیت افتیار کر لینے کے بعد کوئی مخص یہودی نمیں کملا آ۔ اس طرح مرزائیت افتیار کرنے کے بعد کوئی مخص مسلمان نمیں کملا سکا۔ ۸۹/۲ دجناب مجد علی صاحب نے باقرار صالح مقدمہ کرم دین بنام مرزا غلام احمد قادیانی میں مورخہ ۱۹۰۳/۵/۱۳/۷ کو بطور کواہ استغاشہ بیان دیتے ہوئے کما کہ:

"کذب مدی نبوت کذاب ہوتا ہے۔ مرزا صاحب طرح مدی نبوت ہے اور اس کے مرید اس کے دعوے میں سچا اور دشمن جھوٹا سیجھتے ہیں۔ پیغیر اسلام مسلمانوں کے نزدیک سیجے نبی ہیں اور عیمائیوں کے نزدیک جھوٹے ہیں۔" (مباحثہ راولپنڈی صححہ)

مشرمحر علی کے اس عدالتی بیان سے دو باتیں واضح ہیں۔ ایک یہ کہ مرزا صاحب مدی نبوت ہے اور دو سرے یہ کہ جس طرح مسلمان بیفیر اسلام صلی الله علیہ وسلم کو "سپانی" سمجھتے ہیں اس طرح مرزا قادیانی کو ماننے والے اس کو سپانی ماننے ہیں۔

امير جماعت لاہور مجمر علی لاہوری کا ایک قول

The Ahmadiyya Movement stands in -9./F

the same relation to Islam in which

"Christianity stood to Judaism." ترجمہ: تحریک احمدیت اسلام کے ساتھ وہی رشتہ رکھتی ہے جو عیسائیت کا یموویت کے ساتھ ہے۔ (اقتباس از "مباحثہ راولینڈی" مطبوعہ قادیان ص۲۳۰)

حكيم نور دين كاعقيده

حکیم نور وین صاحب دونوں جماعتوں کے متنق علیہ خلیفہ اور پوری جماعت کے نمائندہ و ترجمان تھ' ان کاعقیدہ طاحظہ ہو۔ (الف) ۹۱۔ حکیم صاحب ایک خط میں جو مرزا صاحب کی زندگی میں لکھا گیا تھا'

(الف) ۹۱۔ کیم صاحب ایک خط میں جو مرزا صاحب کی زندگی میں لکھا گیا تھا' کیستے ہیں۔

"موئی علیہ السلام کے میج کا مکر جس فتوے کا مستق ہے۔
اس سے بڑھ کر خاتم الانبیاء کے میج کا مکر ہے۔ صلواۃ الله
علیم الجمعین۔ میاں صاحب! الله تعالی مومنوں کی طرف سے
ارشاد فرما آ ہے کہ ان کا قول ہو آ ہے لانفر ق بین احد من
رسله اور آپ نے بلا وجہ یہ تفرقہ نکالا کہ صاحب شریعت کا
مکر کافر ہو سکتا ہے اور غیرصاحب شرع کا کافر نہیں۔ ججھے اس
تفرقہ کی وجہ معلوم نہیں۔ جن دلائل و وجوہ سے ہم لوگ
قرآن کریم کو مانے ہیں ' انہیں دلائل و وجوہ سے ہمیں میج کو
مانا پڑا ہے۔ اگر دلائل کا انکار کریں تو اسلام ہی جاتا ہے۔ "
ربر دا جولائی کے ۱۹۰ء مباحثہ راولینڈی ص ۲۵۱)

لاموري جماعت كاعقيده واعلان

حکیم نور دین صاحب کے زمانے میں لاہوری جماعت کے قائد اول مسرر محلے علی ایم این چھوٹر کر لاہور میں فروکش ہو گئے تھے اور یماں احمد بیلڈنگ سے ایک اخبار "پیغام صلح" نکالنا شروع کیا تھا۔ کی نے ان کی طرف سے یہ غلط فئی پھیلا دی کہ پیغام صلح کے ماتھ تعلق رکھنے والے لوگ

(ب)/ ۹۲ - " ہم خدا کو شاہر کرکے اعلان کرتے ہیں کہ ہمارا ایمان ہے کہ حضرت مسیح موعود و مہدی معبود علیہ السلواق والسلام اللہ تعالی کے سیچ رسول تنے اور اس زمانہ کی ہرایت کے لئے دنیا میں نازل ہوئے اور آج آپ کی متابعت میں می دنیا کی نجات ہے اور ہم اس امر کا اظمار ہر میدان میں کرتے ہیں اور کمی کی خاطران عقائد کو .خفلہ تعالی چھوڑ نہیں سکتے۔ (افبار پیغام مسلح لاہور مور خہ کے ستمبر ۱۹۹۴ء)

اور اس کے چالیس ون بعد اعلان کیا گیا کہ:

(ج)/ ۱۹۳۳ سمعلوم ہوا ہے کہ بعضے احباب کو کسی فض نے فلط فنی پی ڈال ویا ہے کہ اخبار ہدا کے ساتھ تعلق رکھنے والے احباب یا ان پی ہے کوئی ایک سیدنا و ہادینا حضرت مرزا فلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معود علیہ السلواۃ و السلام کے مدارج عالیہ کو اصلیت ہے کم یا استخفاف کی نظر ہے ویکھنا ہے۔ ہم تمام احمدی جن کا کسی نہ کسی صورت ہے اخبار پینام صلح لاہور کے ساتھ تعلق ہے۔ خدائے تعالی کو جو ولوں کا بھید جانے والا ہے۔ حاضر و ناضر جان کر علی الاعلان کہتے ہیں۔ جاری نبیت اس فتم کی غلط فنی پھیلانا محض بہتان ہے۔ ہم حضرت می مودو و معمدی معود کو اس زمانہ کا نبی کر سول اور خور درجہ مسیح موعود نے اپنا بیان خورت ویکھنے ہیں۔ تبیات وہندہ مانے ہیں اور جو درجہ مسیح موعود نے اپنا بیان خوایا ہے اس کو کم و بیش کرنا موجب سلب ایمان سیجھتے ہیں۔ تا فرایا ہے اس کو کم و بیش کرنا موجب سلب ایمان سیجھتے ہیں۔ تا ویان سا و ممبر ۱۳۹۱ء کو پر ۱۹۹۱ء کو الہ اخبار الفضل (اخبار پیغام صلح لاہور ۱۲ اکو پر ۱۹۹۱ء کو الہ اخبار الفضل اور ان سر ۱۹۹۱ء کو الہ اخبار الفین سر ۱۹۹۱ء کو الہ اخبار الفین الور ان سر ۱۹۹۱ء کو الہ ان سر ۱۹۹۱ء کو سر ۱۹۹

اختلاف کے بعد

اختلاف کے بعد جب جماعت دو دھڑوں میں تقیم ہوگی تو جماعت کی اکثرے (جس کی تعداد 49 فیصد تھی' النبوۃ فی الاسلام ص۲۹۸) وہ بدستور مرزاک نبوت کی قائل رہی اور اب تک قائل ہے اور ایک قلیل گروہ نے (جس کی تعداد ایک فیصد تھی) مرزا قادیانی کی نبوت کا انکار کر دیا اور اس کے نبوت کے دعوول میں تاویل کرنے گئی۔ اہل فیم انساف کر سے ہیں کہ مرزا قادیانی کے وعوے کی شمیک ترجمانی ان میں سے کون فریق کرتا ہے' آیا وہ فریق' جس کی تعداد 49 فیصد نمو ہے۔ جس کے پیشتر افراد مرزا کے صحبت یافتہ ہیں اور جن کی قیادت خود مرزا قادیانی کا بیٹا کر رہا ہے یا وہ جماعت جن کی تعداد ایک فیصد جو اپنے مرکز قادیان کو چھوٹر کر کا بیٹا کر رہا ہے یا وہ جماعت جن کی تعداد ایک فیصد جو اپنے مرکز قادیان کو چھوٹر کر کا بیٹ مرکز قادیان کو چھوٹر کر کا بیٹ مرکز قادیان کو چھوٹر کر کا جائے تو لاہوری جماعت کی دعوے کی حقیقت کھل جاتی ہی دو تکتوں پر غور کر لیا جائے تو لاہوری جماعت کے دعوے کی حقیقت کھل جاتی ہے۔

مرزا کے ارتداد کی دو سری وجہ حضرت مسیح علیہ السلام سے افضل ہونے کا دعویٰ

اسلای عقیدے کے مطابق حضرت عینی علیہ السلام جلیل القدر صاحب شریعت رسول ہیں۔ لیکن مرزا غلام احمد قادیانی حضرت مسیح علیہ السلام سے افضل ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور یہ تین وجہ سے کفرہے۔ اول یہ کہ اس سے مرزا کا وعویٰ نبوت ثابت ہوتا ہے۔ دوم اس لیے کہ اس سے مرزا کا صاحب شریعت ہونے کا دعویٰ ثابت ہوتا ہے۔ تیمرے یہ کہ اس سے حضرت مسیح علیہ السلام کی توہین ہوتی ہے اور تیموں باتیں کفرہیں۔

۱/۹۳- "اے عیمائی مشزیو! اب رہنا المسیح مت کو اور دیکھو کہ آج تم میں ایک ہے جو اس مسیح سے بڑھ کرہے۔" (دافع البلا ص ۱۳ روحانی خزائن جلد ۱۸ ص ۲۳۳) 90/۲ "فدانے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا ہو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔" (دافع البلاء صسا) روحانی خزائن جلد ۱۸ ص ۲۳۳)

47/۳ "فدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح ہے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے ---- جھے متم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں وہ جرگز نہ کر سکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ جرگز نہ وکھلا سکتا۔ (مقیقتہ الوحی ص ۱۳۸ روحانی جن اکر کام کار اللہ کارائن جلد ۲۲ ص ۱۵۲)

۳/۹۷۔ "پھر جبکہ خدا نے اور اس کے رسول نے اور تمام نبیوں نے آخری زمانے کے مسیح کو اس کے کارناموں کی وجہ سے افضل قرار ویا ہے۔ تو پھریہ شیطانی وسوسہ ہے کہ یہ کما جائے کہ کیوں تم مسیح ابن مریم سے اپنے تنیس افضل قرار ویتے ہو۔" (حقیقتہ الوحی ص ۱۵۵ وحانی خزائن جلد ۲۲ میں ۱۵۹)

۹۸/۵ - "ابن مریم کے ذکر کو چھو ژو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے۔" (وافع البلاص ۲۰۰ روحانی خزائن جلد ۱۸ ص ۲۳۰ ، در مثین اروو ص ۵۳)

۱۹۹/۳ "اور جھے شم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر میں بن مریم میرے زمانے میں ہو آ تو وہ کام جو میں کر سکتا اور وہ نشان جو جھ کام جو میں کر سکتا اور وہ نشان جو جھ سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ ہرگز نہ و کھلا سکتا۔" (کشتی نوح میں کہ دومانی فزائن جلدام میں)

2/ ۱۰۰- "میں عینی بن میے کو ہر گز ان امور میں اپنے اوپر کوئی زیادت نہیں دیکتا کینی جیسے اس پر خدا کا کلام نازل ہوا ایما بی مجھ پر بھی ہوا۔ اور جیسے اس کی نبیت معجزات منسوب کئے جاتے ہیں میں بیٹنی طور پر ان معجزات کا مصداق اپنے نئس کو دیکتا ہوں ' بلکہ ان سے زیادہ اور یہ تمام شرف مجھے صرف ایک نبی کی پیروی سے ملا ہے جس کے مدارج اور مراتب سے دنیا بے خبر ہے۔ " (چشمہ میچی ص ۲۳ کرو مانی خزائن جلد ۲۰ میں سے س

۱۰۱/۸- "جھے کتے ہیں کہ میٹ موعود ہونے کا دعویٰ کیوں کیا گریں ہے ہی کہتا ہوں کہ اس نبی کی کائل پیروی سے ایک مخص عینی سے ہوتھ کر بھی ہو سکتا ہے۔ اندھے کتے ہیں کہ یہ کفرہے۔ بیں کہتا ہوں کہ تم خود ایمان سے بے نصیب ہو۔ پھر کیا جانے ہو کہ کفرکیا چیز ہے۔ کفرخود تمہارے اندر ہے۔ اگر تم جانے کہ اس آیت کے کیا معنی ہیں کہ اهدنا الصراط المسنقیم صراط الذین انعمت علیم تو ایبا کفرمنہ پر نہ لاتے 'خدا تو تمیں یہ ترغیب ویتا ہے کہ تم اس رسول کی کائل پیروی کی برکت سے تمام رسولوں کے متفرق کمالات اپنے اندر پر جمع کر کتے ہو اور تم صرف ایک نبی کے کمالات ماصل کرنا کفر جانے ہو۔ " (چشمہ مسیحی عمیم" روحانی خزائن جلد۲۰ جانے سے سے

۱۰۲/۹ "جو کامیابی اور اثر مسیح بن مریم کا ہوا وہ تو صاف ظاہر ہے اور جس کمزوری کے ساتھ انہوں نے زندگی بسری وہ انجیل کے پڑھنے سے صاف معلوم ہوتی ہے۔ مگر مسیح موعود جیسے اپنے زبروست اور قوت قدسیہ کے کامل اثر والے متبوع کا پیرو ہے۔ اسی طرح پر اس کی عظمت اور بزرگ کی شان اس

سے بوھی ہوئی ہے۔ جو کامیابیاں اور نفرتیں اس جگہ خدانے ظاہر کی ہیں۔ می کی زندگی میں ان کا نشان نہیں۔نہ معرات میں' نہ پیش کو نیول میں' نہ تعلیم میں۔ غرض جیسے آنخضرت اپنے مثیل مویٰ سے ہر پہلو میں برھے ہوئے تھے اور گویا آپ اصل اور مویٰ آپ کا ظل تھے۔ اس طرح مسے موعود مسے موسوی سے نبست رکھتا ہے۔" (ملفوظات ص ۱۴۱ جلد ۴ لندن

۱۰/۳/۱- "خدا تعالى نے براہن احمدید حصص سابقہ میں میرا نام عینی رکھا اور جو قرآن شریف کی آیتیں پیش کوئی کے طور یر حفرت عینی کی طرف منسوب تھیں وہ سب آیتی میری طرف منسوب کر دیں۔ اور یہ بھی فرما دیا کہ تمہارے آنے کی خبر قرآن و حدیث میں موجود ہے۔" (برابین احمریہ حصہ پنجم

ص ۸۵٬ روحانی خزائن جلد۲۱ ص۱۱۱)

اا/۱۰۱۰ "ای طرح اوائل میں میرایی عقیدہ تھا کہ مجھ کو من بن مریم ے کیا نبت ہے۔ وہ نی ہے اور فدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے' اور اگر کوئی امر میری نضیلت کی نبت ظاہر ہو تا تو میں اس کو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا گربعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی' اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نی کا خطاب مجھے دیا گیا۔ گراس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔" (حقیقتہ الومی ص۱۵۰ روحانی نزائن جلد ۲۲ **م** ۱۵۳)

۱۰۵/۱۲ "بال من اس قدر جانا مول كه آسان بر خدا تعالى کی غیرت عیسائیوں کے مقابل پر بردا جوش مار رہی ہے۔ انموں الله الخضرت ملى الله عليه وسلم كى شان كے مخالف وہ توہین کے الفاظ استعال کے ہیں کہ قریب ہے کہ ان سے آسان محبث جائیں۔ پس خدا و کھلاتا ہے کہ اس رسول کے اوٹی خاوم اسرائیلی میج ابن مریم سے بدھ کر ہیں۔ جس مخص کو اس فقرہ سے غیظ و غضب ہو اس کو افتیار ہے کہ وہ اپنے غیظ سے مر جائے مرضدانے جو جاہا ہے کیا اور ضداجو جاہتا ہے کرتا ہے کیا انسان کا مقدور ہے کہ وہ احتراض کرے کہ ایبا تو نے کیوں كيابه" (حقيقته الوحي ص ١٥٠ ' روحاني خزائن جلد٢٢ ص ١٥٥) ۱۰۶/۱۳ "اس جگه به مجی یاد رے که جب که مجھ کو تمام دنیا كى اصلاح كے لئے ايك خدمت سپردكى منى ہے اس وجہ سے کہ حارا آقاء اور مخدوم تمام ونیا کے لئے آیا تھا تو اس عظیم الثان خدمت کے لحاظ سے مجھے وہ قوتیں اور طاقتیں بھی دی مئی ہیں جو اس بوجد کے اٹھانے کے لئے ضروری تھیں اور وہ معارف اور نشان بھی دیئے گئے ہیں جن کا دیا جانا اتمام جمت کے لئے مناست وقت تھا مگر ضروری نہ تھاکہ حضرت عیلی کو وہ معارف اور نثان دیئ جائے۔" (حقیقت الوی من ۱۵۱) روحانی خزائن جلد۲۲ ص ۱۵۵)

۱۱/ ۱۰- "پر جس حالت میں یہ بات ظاہر اور بدی ہے کہ حطرت عینی علیہ السلام کو اس قدر روحانی قوتیں اور طاقتیں وی مئی تعین جو فرقہ یہودکی اصلاح کے لئے کافی تھیں تو بلاشبہ ان کے کمالات بھی اس پیانہ کے لحاظ سے ہوں گے۔ (حقیقت الوجی ص ۱۵۱) روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۱۵۵)

ول ماری اگر هاری فطرت کو ده قوتیس نه دی جاتیس جو

۱۹۸/۱۵ ملی اللہ علیہ دسلم کے تمام کمالات کو اللی طور پر المخضرت ملی اللہ علیہ دسلم کے تمام کمالات کو اللی طور پر حاصل کر سکتیں تو یہ تھم ہمیں ہر گزنہ ہو تا کہ اس بزرگ ہی کی پیروی کرد کیونکہ خدا تعالی فوق الطاقت کوئی تکلیف نہیں

دیا۔ "(حقیقتہ الوی ص ۱۵۲ و حانی فرائن جلد ۲۲ ص ۱۵۱)
۱۹/۱۹۔ " خلاصہ کلام یہ کہ چو تکہ میں ایک ایسے نی کا آباع
ہوں جو انسانیت کے تمام کمالات کا جامع تھا اور اس کی شریعت
اکمل اور اتم تھی اور تمام ونیا کے اصلاح کے لئے تھی اس
لئے جمعے وہ قوتیں عنایت کی تمئی جو تمام ونیا کی اصلاح کے لئے
مروری تھیں تو پھر اس امر میں کیا شک ہے کہ حضرت مسیح
علیہ السلام کو دہ فطرتی طاقتیں نہیں دی تمئیں جو جمعے دی تمئیں
کیونکہ دہ ایک خاص قوم کے لئے آئے تھے۔ " (حقیقتہ الوی

۱۱۰/۱۱- "اور اگر ده میری جگه ہوتے تو اپنی اس فطرت کی دجہ سے ده کام انجام نه دے سکتے جو خدا کی عنایت نے مجھے انجام دینے کی قوت دی۔ (حقیقت الوی ص ۱۵۳ روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۱۵۷)

۱۱۱/۱۸- "انسانی مراتب پردهٔ غیب می بیر- اس بات می بگرنا اور مند بنانا چها نهیں- کیا جس قادر مطلق نے حضرت عیلی علیه السلام کو پیدا کیا دہ ایسا ہی ایک اور انسان یا اس سے بهتر پیدا نهیں کر سکا-" (حقیقت الوحی ص۱۵۳ روحانی خزائن جلد۲۲ ص۱۵۷)

۱۱۲/۱۹ "فدا تعالی کے کام معلحت اور عمت سے فالی نیں۔ اس نے ویکھاکہ ایک فخص کو محض بے دجہ فدا بنایا گیا ہے جس کی چالیس کروڑ آدی پر سنٹس کر رہے ہیں۔ تب اس نے جمعے ایسے زمانہ میں جمیعا کہ جب اس عقیدہ پر غلو انتا تک پہنچ گیا تھا اور تمام نبیوں کے نام میرے نام رکھے۔ گر مسیح ابن مریم کے نام سے فاص طور پر جمعے مخصوص کرکے وہ میرے پر مریم کے نام سے فاص طور پر جمعے مخصوص کرکے وہ میرے پر رحمت اور عنایت کی گئی جو اس پر نمیں کی گئی۔ آلوگ

سمجیس کہ فضل خدا کے ہاتھ میں ہے کہ جس کو چاہتا ہے ویتا ہے۔ " (حقیقتہ الوحی ۱۵۳ ، روحانی فرائن جلد ۲۲ ص ۱۵۸)

۱۱۳/۲۰ " پھر جبکہ خدا نے اور اس کے رسول نے اور تمام خبوں نے آفری ذانہ کے میح کو اس کے کارناموں کی وجہ نبوں نے آفری ذانہ کے میح کو اس کے کارناموں کی وجہ جائے کہ کیوں تم میح بن مربم ہے اپنے تئین افضل قرار دیتے ہو۔ عزیزہ! جبکہ میں نے یہ قابت کر دیا کہ میح ابن مربم فوت ہو گیا ہے اور آنے والا میح میں ہوں تو اس صورت میں ہو مخص پہلے میح کو افضل سمجھتا ہے اس کو نصوص حد دید اور قرآنیہ ہے قابت کرنا چاہئے کہ آنے والا میج کچھ چیز ہی قرآنیہ ہے فابت کرنا چاہئے کہ آنے والا میج کچھ چیز ہی فرآنیہ ہے فابت کرنا چاہئے کہ آنے والا میج کچھ چیز ہی نمیں۔ نہ نبی کملا سکتا ہے نہ تھم۔ جو کچھ ہے پہلا ہے۔ فدا نے اور حقیقتہ الوحی ص ۱۵۵ روحانی فرنائن جلد ۲۲ ص ۱۵۹)

ز حقیقتہ الوحی ص ۱۵۵ روحانی فرنائن جلد ۲۲ ص ۱۵۹)

خالف فواہ عیمائی ہو فواہ مجھتن مسلمان میری پیش کو ٹیوں کہ آگر کوئی سے موان خواہ عیمائی ہو فواہ مجھتن مسلمان میری پیش کو ٹیوں کہ آگر کوئی

۱۱۳/۲۱ - "میں یہ بات سمی وعدہ سے ملمتا ہوں کہ اگر کوئی کالف خواہ عیمائی ہو خواہ مکفتن مسلمان میری پیش کو بُوں کے مقابل پر اس محض کی پیش کو بُوں کو جس کا آسان سے اترنا خیال کرتے ہیں صفائی اور بقین اور ہدایت کے مرتبہ زیادہ فابت کر سکے تو میں اس کو نقد ایک ہزار روپیہ وسینے کو تیار ہوں۔ " (تذکرة الشاد تین ص ۱۳۳۳ مراس روحانی خزائن جلد۲۰ ص ۱۳۳۳ میں

۱۱۵/۲۲ "الله تعالی کی غیرت نے ---- ایک اونی غلام کو مسیح ابن مریم بنا کے و کھا دیا۔ " (ملفوظات جلد ۵ ص۱۵)
۱۱۲/۲۳ "وه خدا جو مریم کے بیٹے پر اترا تھا وہی میرے ول پر بھی اترا ہے، گر اپنی بخلی میں اس سے زیاوہ۔ وہ بھی بشیر تھا اور میں بھی بشیر ہوں۔" (مقیقتہ الوی ص۲۷۳ روحانی اور میں بھی بشیر ہوں۔" (مقیقتہ الوی ص۲۷۳ روحانی

خزائن جلد ۲۲ ص ۲۸۲)

تیسری وجہ ارتداد تمام انبیاء کرام سے افضل ہونے کا دعویٰ

اسلای عقیدے کی روسے کوئی مخص جو نی نہ ہو کی نی سے افضل نمیں ہو سکتا اور جو مخص ایبا دعویٰ کرے وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ شرح عقائد نسفی ص ١٩٢ اور شرح قصیدۂ بدالاہالی ص ٢٣-٢٣ میں ہے۔

"و لا يبلغ ولى درجة الانبياء لان الانبياء معصومون ماء مونون من خوف الخاتمة مكر مون بالوحى و مشاهدة الملك ما مورون بتبليغ الاحكام و ارشاد الانام بعد الانصاف بكمالات اولاياء فما نقل عن بعض الكرامية من جواز كون الولى افضل من النبى كفر و ضلال

اور كوئى ولى انبياء كے درجہ كو نميں پنج سكا۔ كونكہ انبياء كرام گنابول سے معصوم ، خوف خاتمہ سے مامون ، وحى اور مشاہدہ طلا كد سے مشرف اور تبليغ احكام اور ہدايت كلوق پر مامور ہوتے ہيں۔ پس بير جو بعض كراميہ سے نقل كيا گيا ہے كہ كى ولى كاكسى نبى في افضل ہونا جائز ہے۔ بير كفر و صلال

مرزا کی مندرجہ ذیل عبار توں میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ وہ تمام انبیاء کرام کے کمالات کا جامع ہے۔ اسلامی عقیدے کے مطابق ایبادعویٰ کفرہے۔

ا/١١١- "ميري نبت برابين احديد حمص سابقه بي بي فرمايا جرى الله في حلل الانبياء ليني رسول خدا تمام كذشته انبياء علیم السلام کے پیرائیوں میں' اس وحی النی کا مطلب یہ ہے کہ آدم سے لے کر اخیر تک جس قدر انبیاء علیم السلام فدا تعال كى طرف سے دنيا من آئے ميں خواہ وہ اسرائلي ميں يا غير ا سرائلی ان سب کے خاص واقعات یا خاص صفات میں سے اس عاجز کو کچے حصہ دیا میا ہے اور ایک بھی نی ایسا نہیں گذرا جس کے خواص یا واقعات میں سے اس عاجز کو حصہ نہیں دیا میا۔ ہر ایک نی کی فطرت کا نقش میری فطرت میں ہے۔" (برابین احدید حصد پنجم ص۸۹٬ روحانی خزائن جلدا۲ ص۱۱۱) ۱۱۸/۲ "اور اس زماند می خدائے چاپا کہ جس قدر نیک اور راست باز مقدس نی گذر کھے ہیں ایک بی فض کے وجود میں ان کے نمونے ظاہر کئے جائیں۔ سووہ میں مول-" (براہین احديد حصد پنجم ص ٩٠ روحاني خزائن جلدام ص ١١٨-١١٨) ۱۱۹/۳ "اس جگه به مجی یاد رکهنا ضردری ب که خدا تعالی نے میرا نام عینی بی نس رکھا بلکہ ابتداء سے انتا تک جس قدر انبیاء علیم السلام کے نام تھے وہ سب میرے نام رکھ ویئے۔ (براہین احمد بی حصہ پنجم ص۸۵ کروحانی خزائن جلدا۲ ص۱۱۲) ١٢٠/٣ و ممالات متفرقه جو تمام ديكر انبياء ميں پائے جاتے تھے

وہ سب حضرت رسول کريم ميں ان سے بوھ كر موجود تھے اور

اب وہ سارے کمالات معترت رسول کریم سے علی طور پر ہم

کو عطا کئے گئے اور اس لئے حارا نام آوم' ابراہیم' موکٰ' نوح' داؤر' پوسف' سلیمان' کیلیٰ عیلی وغیرہ ہے ---- پہلے تمام انبیاء عل منے۔ نی کریم کی خاص خاص صفات میں اور

اب ہم ان تمام مفات میں نی کریم کے عل ہیں۔" (المغوظات جلد۳ ص۲۷۰)

١٢١/٥ " فدا تعالى في مجمع تمام انبياء عليهم السلام كامظر ممرايا اور تمام نبوں کے نام میری طرف منسوب کے ہیں۔ یس آوم موں میں شیت موں میں توح موں میں ابراہیم موں میں المحق مون من اسلعيل مون من يعقوب مون من يوسف ہوں میں موکی ہوں میں داؤد ہوں میں عیلی ہوں اور آ مخضرت صلی الله علیه وسلم کے نام کا مظهراتم موں۔ لینی علی طور بر محمد ادر احمد مول-" (حقیقته الوحی من ۲۳ حاشیه' رو حانی نزائن جلد ۲۲ ص ۹۷)

۱۲۲/۲ " شیل وی مدی ہول جس کی نبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ حفرت ابو بمرکے درجہ برے۔ تو انہوں نے جواب ویا کہ ابو کر کیا وہ تو بعض انبیاء سے بہتر ہے۔

(اشتهار معيار الاخيار' مجموعه اشتهارات جلد٣ ص٢٥٨)

١٢٣/٤ "الله تعالى نے آدم كو پيداكيا اور ان كو انس وجن یر حاکم و سروار بنایا۔ ان کو شیطان نے محراہ کیا اور جنت سے نکاوایا۔ اور یہ حکومت اے مل حمیٰ۔ اور آدم کو ذات و خواری (معاذ الله) اس معرکه میں نصیب ہوئی۔ جنگ ایک وول ہے۔ اتقیا کا انجام رحلٰ کے پاس ہے۔ پس اللہ تعالى نے مسح موعود کو بیدا کیا باکه شیطان کو آخری زمانه میں ہزیت دی جا سكيه" (حاشيه خطبه الهاميه ص١١٦، روحاني خزائن جلد١١ ص الينا")

۱۲۳/۸ "فدا تعالی میرے لئے اس کثرت سے نشان د کھلا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانہ میں وہ نشان و کھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نه هوتے۔ (تمه حقیقت الوحی ص ۱۳۷ روحانی خزائن

جلد۲۲ص۵۷۵)

۱۲۵/۹ "پس اس امت کا یوسف یعنی به عاجز اسرائیلی یوسف سے بڑھ کر ہے۔" (برابین احمد یہ عمر ۵۲۰) روحانی خزائن جلدا۲ ص ۹۹)

۱۲۲/۱۰ "پہلے اخیاء کے مجزات تو خاص زمینوں اور خاص شروں تک عموما" محدود ہوئے تھے۔ گر اب تو خدا تعالی ایسے نشان اس سلسلہ کی تائید میں ظاہر کر تا ہے جو دنیا بھر پر اپنا اثر ڈالتے ہیں۔" (ملفو ظات جلد کے ص۳۳۷)

اا/ ۱۲۷ ۔ "آنخفرت ملی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کی دو صدیں مقرر کردی ہیں اور فرما دیا ہے کہ وہ امت صلالت سے مخفوظ ہے۔ جس کے اول ہیں میرا وجود اور آخر ہیں میح موعود ہے بینی ایک طرف وجود باجود کی دیوار روٹین ہے اور دو سری طرف وجود باجود کی دیوار روٹین ہے اور دو سری طرف وجود بابرکت میح موعود کی دیوار دشمن کش ہے ۔۔۔۔ آنخفرت نے ایسے لوگوں کو اپنی امت میں داخل نمیں سمجھا جو میح موعود کے زمانہ کے بعد ہوں گے۔ اور میح موعود کا زمانہ اس حد تک اس کے ویکھنے والوں کے والے یا دیکھنے والوں کے دیکھنے والے دنیا ہیں پائے جائیں گے اور اس کی تعلیم پر قائم ضروری ہے۔ غرض قرون شائد کا ہونا برعایت منہاج نبوت ضروری ہے۔ (تریاق القلوب ص۱۵۱) روحانی خزائن جلد ۱۵ صدر میں

۱۲۸/۱۲ "میں علی الاعلان کتا ہوں کہ اگر اس وقت مسیح ہوتے تو جس قدر عظیم الثان تائیدی نثان پیش گوئیوں کے رنگ میں اب خدانے میرے ہاتھ پر صادر کئے ہیں وہ ان کو دکھے کر شرمندہ ہو جاتے اور اپنی پیش گوئیوں کا ____

مارے ندامت کے نام نہ لیتے۔ (ملفوظات جلد ۳ م ۱۳۲) ۱۲۹/۱۲ "میں بکار کر کہنا ہوں مسیح کو مجھ بر زیادت سیں كيونكمه مين نور محمري كا قائم مقام مون-" (ملفوظات ص١٣٥

١١٠٠/١٣ " خداكي غيرت نے جاباك احد كے غلام كو مسيح سے افضل قرار دیا۔ (ملفوظات جلد ۳ ص۲۵۵)

١٣١/١١٠ " (ميع عليه السلام مين) انسانيت كا اقبال بعي اس کے وجود میں نظر نہیں آ تا ---- مسج محمدی مسج مولوی سے افضل ہے ---- مسج موعود سے مقابلہ کرنے میں ہمی مسج

ابی کامیابی اور بعثت کے لحاظ سے کم ہے۔ کو تکہ محمدی مس محرى كمالات كاجامع ہے۔ (لمفوظات جلد ٣ ص٣١٥)

۱۳۲/۱۵ "میں مسیح اور حسین سے بڑھ ہوں۔ (ملفوظات جلد۳ ص۲۸۳)

١١/ ١٣٣١ "حضرت عيلي أكر اس شان سے آتے جس شان ے وہ پہلے آئے تو وہ کام نہ کر سکتے جو می موعود کے لئے اللہ تعالی نے تھمرایا ہے۔ ان کا دائرہ بہت تنگ اور چھوٹا تھا۔ اور مع موعود کا وائرہ بہت وسیع ہے۔ ان سب امور پر جب نگاہ کی جاوے تو صاف معلوم ہو آ ہے کہ مع موعود ابن مریم سے بردها بوا ب-" (ملفوظات جلد ٢ ص ٣٧٩)

١١/٣/١١ "فدا تعالى كافضل مجه يراس (ابن مريم) سے بت زیادہ ہے اور وہ کام جو میرے سرو کیا گیا' اس (ابن مریم) کے کام سے بہت ہی بڑھ کر ہے ---- میں ضدا سے بول اور

می مجھ سے ہے۔" (ملفوظات ص ۳۳۰ جلدس) ۱۳۵/۱۸ "عیلی تو پانی پر چلتے تھے اور میں ہوا پر تیر ما ہوں۔

اور میرے خدا کا فضل ان سے بڑھ کر جمھ پر ہے۔" (ملفوظات

مرزاغلام احمہ قادیانی کے کفرو ارتداد کی چوتھی وجہ

حضرت عيلي عليه السلام كي تومين

اسلامی اصول کے مطابق کسی نبی کے حق میں اونی محتافی ہمی کفرہے۔ امام قاضی عیاض ماکلی "الشفا" میں لکھتے ہیں:

> " وكذالك من امن بالواحدانينه و صحنه النبوة و نبوة نبينا صلى الله عليه وسلم و لكن جوز على الانبياء الكذب فيما اتوابه ادعى في ذالك المصلحته بزعمه لولم يدعها فهو كافر باجماع

> ای طرح بو مخص وحدانیت محت نبوت اور ہمارے نی صلی الله علیہ وسلم کی نبوت کا قائل ہو کین انبیاء کرام علیم السلام کے حق میں جموث کو جائز سمجے نواہ اس میں کسی مسلحت کا دعویٰ کرے یا نہ کرے وہ بالاجماع کافر ہے۔ (الشفا جلد م

ای سلیلہ میں آھے لکھنے ہیں:

" او استخف به او باحد من الانبیاء او ازری علیهم او آذادهم او قتل نبیا" او حاربه فهو کافر با جماع یا آخادهم او علی الله علیه وسلم کے حق میں سمائی کرے یا کی اور نبی کی سمتافی کرے یا ان پر کوئی عیب لگائے یا کی نبی کو قتل کرے یا اس سے جنگ کرے وہ بالاجماع کافر ہے۔" (طدم ص ۲۳۲)

۱۳۹/۱- "مرزانے خود بھی تنکیم کیا ہے کہ "اسلام میں کسی نی کی تحقیر کفر ہے۔" (چشمہ معرفت (خاتمہ) می ۱۸) روحانی

خزائن جلد ۲۳ ص ۳۹۰)

مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت عیلی علیہ السلام کے حق میں نمایت ماشات تا الله کی میں نمایت ماشات کی توجین کی ہے اور ان کی طرف جھوٹ کی نبست کی ہے۔ اس لئے مرزا قادیانی تمام امت کے نزدیک خارج از اسلام اور مرتد ہے۔ ذیل میں مرزا قادیانی کی کتابوں سے چند فقرے نقل کئے جاتے ہیں۔

ا۔ مسیح کا جال چلن

۱/ ۱۳۷۱ - "مسیح کا چال چلن کیا تفا۔ ایک کھاؤ" پیکو شرابی نه ذاہد نه عابد نه حق کا پرستار ، مشکر خود بیل نه دائی کا دعوی خالا نه ما کا سار ، مشکر خود بیل نه خدائی کا دعوی کا پرستار ، مشکر نود بیل اسلام میں کا کہ لوگ ما ۱۳۸/ سرح اس لئے اپنے شیک نیک نه کمه سکا کہ لوگ جانے شے کہ یہ مخص شرابی کبابی ہے اور یہ خراب چال چلن نه خدائی کے بعد ، بلکہ ابتداء ہی سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ خدائی کا دعوی شراب خوری کا ایک بد بتیجہ ہے۔ " چنانچہ خدائی کا دعوی شراب خوری کا ایک بد بتیجہ ہے۔ " اسلام جنا حوصلہ بھی نہ (رحانی خزائن جلد ۱۹ میں ۱۳۹/ سرح نے تو اہم حسین علیہ السلام جنا حوصلہ بھی نہ دکھلایا۔ (لمنو فلات جلد ۲۳ میں کا نام بھی الٹا نہ بہ بھی الٹا۔ (لمنو فلات جلد ۲۳ میں کا نام بھی الٹا نہ بہ بھی الٹا۔ (لمنو فلات جلد ۲۳ میں کا نام بھی الٹا نہ بہ بھی الٹا۔ (لمنو فلات جلد ۲۳ میں ۱۹۰)

۲- شراب نوشی

۱/۱۳۱۱- "یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے۔ اس کا سب تو یہ تھا کہ عیمیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیاری کی وجہ سے یا پر انی عادت کی وجہ سے۔ رکشی نوح ص ۲۵ حاشیہ 'روحانی فرائن جلد ۱۹ ص ۱۷) سے۔ (کشی نوح ص ۲۵ حاشیہ 'روحانی فرائن جلد ۱۹ ص ۱۷) سے رہیز رکھنے والا

نسیں تھا۔ "(ربیع آف ر ملیمز جلدا ص ۱۳۳ سامہ)

الم ۱۳۳ اسلال وقد کھے آیک دوست نے یہ مظارح وی کہ

قرابیش کے لئے افغان مقبوع کر دی جائے۔ یمی علاج کی توش سے

مشاکلہ نسیں کہ افغان شہوع کر دی جائے۔ یمی نے جواب دیا

کہ یہ آپ نے جائی مربیق کی کہ عدر دی قرائی۔ کی آگر میں

دیا بیلس کے لئے افغان کھانے کی علات کر اول تو میں ڈر آ

موں کہ لوگ فیل اکرے یہ نہ کمیں کہ پہلا می تو شرائی تھا اور
دو مرا افغان۔ " (قیم وجوت می ۱۳ روطانی فرائن جلدا ا

۱۳۴/۳ سیکی ہو نشر نس پیتے تنے مطوم مواکد اس دقت بھی منع تھا مسیح نے مرشد کی تظیر کیوں نہ کی۔ " (منو کات جدس مرمو

اس سے مطوم ہوا کہ مرزا قادیانی کے زدیک شراب اس وقت ہی حرام تھی اس کے باوجود مرزا معرت مسلح علیہ السلام پر شراب نوشی کی تحت نگا ہے اور انہیں "دشرابی کبابی" کا خطاب دیتا ہے۔ اردو محاورہ میں سے لفظ "عیاش۔ بدمعاش" کے معنی میں استعال ہوتا ہے۔

س۔ فاحشہ عورتوں سے تعلق

ا/۱۳۹ا۔ "لین می کی راست بازی اپنے زمانے میں دو سرے راست بازوں سے بور کر قابت نہیں ہوتی۔ بلکہ یکی نی کو راست بازوں سے بور کر قابت نہیں ہوتی۔ بلکہ یکی نی کو اس پر آیک فضیلت ہے کو تکہ وہ شراب نہیں بڑا تھا۔ اور مجی نہیں سا کیا کہ ممی قاحشہ عورت نے آگر اپنی کمائی کے مال

ے اس کے سرپر عطر ملا تھا۔ یا ہاتھوں اور اپنے سرکے بالول سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی۔ اس وجہ سے خدا نے قرآن میں یکی کا نام حصور رکھا گر مسیح کا یہ نام نہ رکھا کوئکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔" (دافع البلاء ٹائیش بیج 'روحانی خزائن جلد ۱۸ ص ۲۲۰)

ان تین فقردل بیل مرزا قادیانی نے حضرت مسیح علیہ السلام پر فاحشہ عور توں سے اختلاط کی تصت لگائی ہے اور اس کی وجہ بیان کی کہ نعوذ باللہ آپ کی تین دادیاں اور تین نانیاں تھیں اور حضرت مسیح پر لگائے گئے الزام کے جوت میں قرآن کا غلط حوالہ دیا ہے۔ نعوذ باللہ۔

الا ۱/۲ د تهیس خرنیس که مروی اور رجولیت انسان کے صفات محمودہ بیں ہے ہے۔ بیجرا ہونا کوئی اچھی صفت نہیں۔ جیے بہرا اور گونگا ہونا کسی خوبی پر داخل نہیں ' بال بید اعتراض بیت بوا ہے کہ حضرت مسلح علیہ السلام مردانہ صفات کی اعلی ترین صفت ہے بے نصیب محض ہونے کے باعث ازواج ہے کی اور کامل حسن معاشرت کا کوئی عملی نمونہ نہ دے سکے 'اس کے اور کامل حسن معاشرت کا کوئی عملی نمونہ نہ دے سکے 'اس کے ورتیں نمایت قائل شرم آزادی سے فائدہ اٹھا کر اعتدال کے وائرہ سے ادھر ادھر نکل سیس اور آخر ناگفتنی فیتی و فیور تک نوبت بیٹی۔ (نور القرآن 'ردحانی خزائن جلدہ ص

٧- غليظ گاليال

۱/۸/۱- "ایک شریر مکار نے جس میں سرا سریبوع کی ردح متی-" (منمیر انجام آتم ص۵ حاشیه ٔ روحانی فزائن جلداا ص۲۸۹) ١٢٩/٢ " إلى آپ (يوع ميع) كو كاليال وي اور بدزياني ك أكثر عادت متى- " (ضميم انجام آتم ص ۵ عاشيه ' روحاني خزائن جلدااص ٢٨٩)

۱۵۰/۳ " يه بمي ياد رب كه آپ (يوع مع) كوكس قدر جموث بولنے کی عادت بھی تھی۔" (ضیمہ انجام آ تم ص٥ حاشيه٬ روحانی خزائن جلداا م ۲۸۹)

١٥١/٣ " نمايت شرم كى بات يه ب كد آپ (يوع مع) ن بہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کملاتی ہے یمودیوں کی کتاب ملا المود سے چرا کر لکھا ہے اور پھرابیا ظاہر کیا ہے کہ کویا سے میری تعلیم ہے۔ لیکن جب سے یہ چوری کیڑی گئ عیمائی بت شرمنده بير-" (ضميمه انجام آئتم ص العاشيه و دعاني خزائن جلدااص ۲۹۰)

١٥٢/٥ "اور آپ (يوع ميع) ك باته يس سوا كرو فريب ك اور كي نبيل تعالى" (ضمم آعم من عاشيه وحاني خزائن جلداا ص٢٩١)

١/١٥٣- " كر تعب ب معرت عيني عليه السلام في خود اخلاقي تعلیم پر عمل نهیں کیا۔" (چشمه مسیحی من ۱۱) روحانی خزائن جلد۲۰ ص۲۹۳)

المماد "فود مس نجل کی تعلیم کے موافق عمل المجل کی تعلیم كرك نهيس د كمايا - " (لمفوظات جلد ٥ ص ٣٥٥)

مندرجه بالا فقرول میں مرزا نے معرت عیلی علیہ السلام کو جو غلیم کالیال دي بين وه غلا<u>مر بين</u>-

٥- معجزات مسيح عليه السلام كاانكار

مرزا تادیانی نے لکھا ہے۔

ا/۱۵۵۔ "اور بموجب بیان یمودیوں کے اس (یموع مسح) ے کوئی معجزہ نہیں ہوا محض فریب اور کر تھا۔" (چشمہ مسیحی م ۹٬ روحانی خزائن جلد ۲۰ م ۳۳۳)

١٥١/٢ "ميائول نے بت ے آپ كے مجرات لكھ بي مرحق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نسیں ہوا۔" (ضمیم

انعام آئم م ٢ حاشيه ' روحاني خزائن جلداا ص٢٩٠)

۱۵۷/۳ "میچ کے معجزات اور پیش موئیوں پر جس قدر اعتراض اور فکوک پیدا ہوتے ہیں میں نہیں سجھ کیا کہ نمی اور نی کے خوارق یا پیش خریوں میں مجھی ایے شمات بیدا ہوئے ہوں۔ کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی رونق دور نہیں كرتا؟" (ازاله اوبام طبع پنجم ص٥' روحاني خزائن جلد٣

١٥٨/٣ "مكن ہے كه آپ (يوع ميع) في معمولى تدير کے ساتھ کسی شب کور وغیرہ کو اچھاکیا ہویا کسی اور ایس بیاری کا علاج کیا ہو محر آپ کی بد تشمتی سے اس زمانہ میں ایک تالاب بھی موجود تھا۔ جس سے بوے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے' خیال ہو سکتا ہے کہ اس آلاب کی مٹی آپ ہمی استعال کرتے ہوں گے۔ ای تالاب سے آپ کے معجزات کی پوری پوری حقیقت کملی ہے اور ای آلاب نے فیملہ کر دیا ہے کہ اگر آپ سے کوئی معجزہ بھی ظاہر ہوا ہو تو وہ معجزہ آپ کا نہیں بلکہ اس تالاب كا معجزہ ہے اور آپ كے ہاتھ ميں سوا كر اور فريب کے اور کچھ نہیں تھا۔" (ضمیمہ انجام آگھم ص2 حاشیہ روحانی خزائن جلداا ص۲۹۱)

١٥٩/٥ "مسح كے معجزات تو اس ثالاب كى وجہ سے ب رونق اور بے قدر سے جو مسح کی ولاوت سے بھی پہلے مظر

عائات تھا جس میں ہر نتم کے بیار اور تمام مجدوم مفلوج مبروم ' وغیرہ ایک ہی غوطہ مار کر اچھے ہو جاتے تھے۔ " (ازاله اوبام طبع پنجم ص ١٣٣ عاشيه ' روعانی خزائن جلد ٣

١١٠/٦ "يه بھي مكن ہے كہ ميح ايسے كام كے لئے اس آلاب کی مٹی لا تا تھا جس میں روح القدس کی تاثیر رکھی گئ تھی۔ بسرحال یہ معجزہ (یرندے بناکر اڑانے کا) صرف ایک کیل کی قتم میں سے تھا۔" (ازالہ اوہام ص١٣٥ حاشيه روحانی خزائن جلد۳ م ۲۶۳)

٧ ـ حضرت مسيح كي پيش گوئيال غلط

ا/١٧١- "بائ كس ك آم يه ماتم لے جائيں كه حضرت عيلى عليه السلام كي تمن پيش موئيال صاف طور بر جموني تكلين-" (اعجاز احمدي صها، روحاني فزائن جلد١٩ مس١٢١)

۱/۲/۲- "يهوو تو حضرت عيلى (عليه السلام) كے معالمه ميں اور ان کی پی گوئیوں کے بارے میں ایسے قوی اعتراض رکھتے ہیں کہ ہم بھی ان کا جواب دینے میں حیران ہیں۔ بغیراس کے کہ دیں کہ ضرور عیلی نی ہے کیونکہ قرآن نے اس کو نی قرار دیا ہے۔" (اعجاز احمدی ص ۱۳ روحانی فزائن جلد ۱۹

ص۱۲۰)

۱۹۳/۳ وکیا آلاب کا قصه میحی معجزات کی رونق دور نمیں كريا؟ اور پيش كوئيوں كا حال اس سے بھى زيادہ ابتر ہے۔ كيا یہ بھی کھے پیش کوئیاں ہیں' زلزلے آئیں گے' مری پڑے گ الاائیاں موں گی، قط برس کے اور اس سے زیادہ قابل افسوس یہ امرے کہ جس قدر حضرت مسے کی پیش کوئیاں غلط تکلیں'

اس قدر صحح كل نهيس سكيس-" (ازاله اوبام طبع پنجم ص۵' روحاني خزائن جلد ۲ ص ۱۰۶)

۱۱۳/۳ "اس درمانده انسان کی پیش گوئیال کیا تھیں۔ صرف کی کہ زلزلے آئیں گے قط پریں کے۔ لاائیال ہول گی ۔۔۔۔ پس اس ناوان اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا پیش کوئی کیوں نام رکھا۔ " (ضمیمہ آتھم صس عاشیہ ' روحانی خزائن جلد س مرکما۔ " (ضمیمہ آتھم صس عاشیہ ' روحانی خزائن جلد س ۲۸۸)

۱۱۵/۵ "جو اس یمووی فاضل نے حضرت عیلی علیہ السلام کی پیش محو ئیوں پر اعتراض کئے ہیں بلکہ وہ نمایت سخت اعتراض ہیں بلکہ ایسے اعتراض ہیں کہ ان کا تو ہمیں بھی جواب نہیں آ۔ "(اعجاز احمدی ص۵) روحانی خزائن جلدوا صااا)

الم ۱۹۱۷۔ "لیس صرف مسیح کا وجود ہی اس قسم کا ہے۔ کہ جس کا ووست بھی جنم میں۔ اس قسم کا ابتلاء ورست بھی جنم میں۔ اس قسم کا ابتلاء کسی اور ویشن بھی جنم میں۔ اس قسم کا ابتلاء کسی اور نبی کے وجود کے ساتھ نہیں ہے۔" (ملغوظات جلد کے مساتھ نہیں ہے۔" (ملغوظات جلد کے مساتھ نہیں ہے۔" (ملغوظات جلد ک

4/١٦٤- " ہماری تو يہ بھی سجھ میں نہيں آنا کہ يہ لوگ اس عيليٰ کو اثار کر کريں گے کيا؟ آخر ان کے قوی تو وی ہوں گ جو پہلے ہتے۔ پہلے کيا کيا تھا' جو اب کريں گے۔ ايک وليل محدووے چند ايک قوم نتی' ان کی اصلاح بھی نہ ہوئی۔ " (لمنو ظات جلد ۵ ص ۲۸۹)

2- حفرت عيني عليه السلام كي نبوت تباه كن فتنه

۱۹۸/۱- "وه (مسیح) ایک خاص قوم کے لئے آیا اور افسوس که اس کی ذات سے ونیا کو کوئی بھی روحانی فائدہ نہ پہنچ سکا۔ ایک الیی نبوت کا نمونہ دنیا میں چھوڑ گیا جس کا ضرر اس کے فائدے سے زیاوہ ثابت ہوا۔ اس کے آنے سے ابتاء اور فتنہ برھ گیا۔" (اتمام الجد لاہوری ایڈیٹن ص۳۲) روحانی فزائن جلد ۸ ص۳۰۸)

۱۲۹/۲ "ایک دفعہ حضرت عیلی مسیح زمین پر آئے تھے تو اس کا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ کئی کروڑ مشرک دنیا میں ہو گئے۔ دوبارہ آکر وہ کیا بنائیں گے کہ لوگ ان کے آنے کے خواہش مند ہیں۔" (اخبار بدر جلد۲ ص۱۹ (قاویان) ۹ مئی ۷-۱۹۰)

ار ۱۷۰ "جو فض کھی سریگر محلّہ خانیار میں مدفون ہے اس کو ناحق آسان پر بھایا گیا۔ کس قدر ظلم ہے۔ خدا تو بہ پابندی اپنے وعدوں کے ہر چیز پر قادر ہے۔ لیکن ایسے فض کو کسی طرح دوبارہ دنیا میں نہیں لا سکاجس کے پہلے فتنے نے بی دنیا کو

(200,0

بحث کا دو سرا نکته حضرت مسیح کی پیدائش بن باپ

تباه کر دیا ہے۔" (دافع البلاء ص١٩) روحانی خزائن جلد١٨

امل اسلام کا عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش کنواری مریم کے بعلن سے بن باپ ہوئی' چنانچہ قرآن کریم میں حضرت مسیح کی پیدائش کا واقعہ پوری تفصیل کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔

وَاذْكُرْفِ الكِتْبِ مَرْيَحَ اِذِانْتَبَكَتُ مِنَ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرُوتِيًّا فَكَاتَّغَنَاتُ مِن دُونِهِ مُرحَابًا فَأَرْسَلُنَا

ٳؖڮؽۿٵۯؙۏۘ۫ڿڹٵڣؙؾؠؾٛڶڷۿٳۺڟٳڛۅؿٳ۞ۊؘٵڵؾؙٳڹٞٞٱۼۅؙۮؙ بِالرَّحَمِٰنِ مِنْكَ إِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ۞قَالُ إِنْكَأَانَارِسُولُ رَبِيكٍ ۗ لِرَهْبَ لِكِ عُلْمًا زُكِيًّا ﴿ قَالَتُ آنِّي يُكُونُ لِي عُلْمُ وَلَهُ يمسشنى بَشَرُ وَلَمُ الدُبَعِنِيّا ﴿ قَالَ كَنَالِكِ قَالَ رَبُكِ هُوعَكَيْ هَيِينٌ وَلِنَجْعَلَةُ النَّةَ لِلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا وَكَانَ آمُرًا مَّقُضِيًّا ®فَحَمَلَتُهُ فَانْتَبَكَ تُ تُولِيَّهُ مَكَانًا قَصِيًّا ® فَأَجَاءُ مَا الْمَخَاضُ إلى جِنْ عِ الغَّنْ لَةِ قَالَتُ يليُتَنِي مِثُ قَبُلَ لَمْذَا وَكُنْتُ نَسُيًا مَّنُسِيًّا ﴿ فَنَادُ بِهَا مِنْ تَحْتِهَا أَ ٱلْاتَحْزَنِي قَدُ جَعَلَ رَبُكِ تَعْتَكِ سَرِيًّا ﴿ وَهُـزِّي ٓ اليُكِ بِجِنُ عِ النَّخُلَةِ تُلقِظُ عَلَيْكِ رُطَبًّا جَنِيًّا ١٠ فَكُلِي وَاشْرَبِي وَقَرِي عَيْنًا فَإِمَّا تَرَيِنَ مِنَ الْبَشُو إَحَدًا فَقُورُ إِنَّ إِنَّ نَذَرُتُ لِلرَّحُلِ صَوْمًا فَكَنُّ أَكُلِّهِ الْيُومَ إِنْسِيًّا اللَّهِ فَأَنْتُ بِهِ قُومُهَا تَعْمِلُهُ قَالُوا لِمُرْيِعُ لَقَدُ حِثْتِ شَيْئًا فَرِيًّا ۞ يَانْخُتَ هُرُونَ مَا كَانَ آبُولِهِ امْرَاسُوءٍ وَمَاكَانَتُ أَتُكِ بَغِيًّا ١٥٠ فَأَشَارَتُ اللَّهُ وَالْوُاكِيفُ نُكَلِّوُمَن كَانَ فِي الْمَهُدِ صَبِيًّا قَالَ إِنَّ عَبْدُاللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ الل

(سوره مريم آيت نمبر١٦ تا٣٠)

اور اب محمد صلی الله علیه وسلم اس کتاب میں مریم" کا ذکر بھی کیجئے۔ جب کہ وہ اینے گھروالوں سے علیحدہ (ہو کر ایک ایسے مکان میں جو مشرق کی جانب میں تھا، عسل کے لیے) ممکن پھران (گھروالے) لوگوں کے سامنے ہے انہوں نے پردہ وال دیا پس (اس حالت میں) ہم ان کے پاس اپنے فرشتہ جرا کیل کو بھیجا اور وہ ان کے سامنے ایک بورا آدمی بن کرظاہر ہوا۔ کہنے گلی کہ میں تھھ سے (اپنے خدائے) ر من کی بناہ ما گلتی ہوں اگر تو کھے خدا ترس ہے (تو یمال سے ہٹ جاوے گا) فرشتہ نے کما کہ میں تممارے رب کا بھیجا ہوا (فرشتہ) ہوں ناکہ تم کو ایک پاکیزہ لڑکا ووں۔ وہ (مجبا") کہنے لگیں کہ (بھلا) میرے لڑکا کس طرح ہو جاوے گا۔ حالانکہ مجھ کو کسی بشرنے ہاتھ تک نہیں لگایا اور نہ میں بدکار ہوں۔ فرشتہ نے کما یوں ہی اولاد ہو جاوے گی۔ تمارے رب نے ارشاد فرمایا ہے کہ بیاب مجھ کو آسان ہے اور اس طور پر ای لئے پیدا کریں کے ناکہ ہم اس فرزند کو لوگوں کے لئے ایک نثانی (قدرت کی) بنا دیں اور باعث رحمت بنادیں اور یہ ایک طے شدہ بات ہے (جو ضرور ہوگی) بھران کے بیٹ میں لڑکا رہ گیا بھراس حمل کو لئے ہوئے (اپنے گھر ے) کسی دور جگہ چلی گئیں۔ درد زہ کے مارے تھجور کے در دست کی طرف آئیں۔ كنے لكيس اے كاش ميں اس (حالت) سے يملے عى مرحمى ہوتى۔ اور الى نيست و نابود ہو جاتی کہ کسی کو یاد بھی نہ رہتی۔ پھر جرئیل نے اس کے (اس) بائیس (مکان) ے نکاراکہ تم مغموم مت ہو' تہارے رب نے تہارے پائیں میں سے ایک نسر پیدا کر دی ہے اور اس محبور کے تنہ کو (پکڑ کر) اپنی طرف کو ہلاؤ۔ اس سے تم پر خرائے تر و تازہ جمزیں گے۔ پھر (اس پھل کو) کھاؤ اور (دہ یانی) پر ادر آ تکھیں مندی کرد۔ پر اگر تم آدمیوں میں سے کمی کو بھی (اعتراض کریا) دیکھو تو کمہ دینا میں نے اللہ کے واسطے روزے کی منت مان رکھی ہے۔ سو آج میں کمی آدی ہے سی بولوں گی۔ پھروہ ان کو گود میں لئے ہوئے اپنی قوم کے پاس آئیں۔ لوگوں نے كما اے مريم" تم نے بوے غضب كاكام كيا۔ اے باردن كى بن تمارے باپ كوئى برے آوی نہ سے اور نہ تماری مال بدكار تھيں۔ پس مريم نے بچہ كى طرف اشاره کر دیا۔ وہ لوگ کنے گئے کہ بھلا ہم ایسے شخص سے کیونکر ہاتیں کریں جو ابھی گود میں بچہ بی ہے۔ وہ بچہ (خور بی) بول اٹھا میں اللہ کا (خاص) بندہ ہوں۔

وَإِذْ قَالَتِ الْمَلَيِّكَةُ

سورة آل عمران آیت نمبر۳۲ آ۲۳

وروہ من طول ایک برا ۱۷۰۰ کے اس وقت کو یاد کرو) جب کہ فرشتوں نے (یہ بھی) کما اے مریم (ملیما السلام) بے شک اللہ تعالی تم کو بشارت ویتے ہیں ایک کلمہ کی جو منجانب اللہ ہوگا۔

اس كانام (ولقب) مسيح عيني بن مريم مو كا-

باآبرو ہوں گے ونیا میں اور خرت میں اور منملہ مقربین کے ہوں گے اور آرمیوں سے کام کریں گے۔ گوارہ میں اور بڑی عمر میں اور شائستہ لوگوں میں سے ہوں گے۔ حضرت مریم (ملیما السلام) بولیں اے میرے پروردگار! کس طرح ہوگا،

میرے بچہ حالانکہ مجھ کو کسی بشرنے ہاتھ نہیں لگایا۔ اللہ تعالی نے فرمایا کہ ویسے ہی (بلا مرد کے) ہوگا۔ (کیونکہ) اللہ تعالی جو چاہیں پیدا کر دیتے ہیں۔ جب کسی چیز کو پورا کرنا چاہتے ہیں تو اس کو کمہ دیتے ہیں کہ ہو جالیں وہ چیز ہو جاتی ہے۔" (ترجمہ مولانا اشرف علی تعانوی)

إِنَّ اللَّهُ رَبِّ وَرَكِيْمُ فَاعْبُنُوهُ لَمْذَاصِرَ الْكُلُّمُ تَقِيْمُ ﴿

سورة آل عمران آيت نمبر٥

بے شک عالت عجیبہ (حضرت) عیلی کی اللہ تعالی کے زدیک مثابہ عالت عجیبہ (حضرت) آدم کے ہے کہ ان (کے قالب) کو مٹی سے بنایا پر ان کو حکم دیا کہ (جاندار) ہو پس وہ جاندار ہو گئے۔ یہ امرواقعی آپ کے پروردگار کی طرف سے (بتایا گیا) ہے۔ سو آپ شبہ کرنے والوں میں سے نہ ہو جائے۔

ومريكم

ابُنَتَ عِمْرانَ الَّاِيِّ آَحُكُنَتُ فَرُجَهَا فَنَفَخُنَافِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَكَّةَتُ بِكِلِماتِ رَبِّهَا وَكُتُرِمِهِ وَكَانَتُ مِنَ الْقُنِيَايُنَ ﴿

اور نیز مسلمانوں کی تعلی کے لئے عمران کی بیٹی حضرت مریم ملیہا السلام کا حال بیان کریا ہے جنوں نے اپنے ناموس کو محفوظ رکھا۔ سو ہم نے ان کے چاک مریبان میں اپنی روح پیونک دی اور انہوں نے اپنے پروردگار کے پیغاموں کی (جو ان کو طلا کہ کے ذرایعہ پہنچے تھے) اور اس کی کتابوں کی تقدیق کی اور وہ اطاعت کرنے والوں میں سے تھیں۔ التحدیم

ان آیات کریمہ سے مندرجہ ذیل امور بالکل واضح ہیں۔

۔ ورسوں کا موار می مریم سے پائل آنا اور جینے کی خوشعجری دیا۔ ۱۔ اس خوشخبری سے کنواری مریم کا تعجب کرنا اور بیہ کمنا کہ ہیں نے نہ شادی کی ہے اور نہ میں بدکار ہوں اور پھر بیٹا کیسے ہوگا۔

_5	مالت میں ہو '	، دیناکه ای د	فرشتة كاجواب	_r
			- /	

س اس پر فرشتے کا ان کے کریبان میں پھونک مارنا اور ان کا حاملہ ہونا۔

۵۔ وضع حمل کے لئے لوگوں سے دور جگہ تمائی میں جانا اور کمور کے درخت سے نیک لگانا۔

۲۔ چونکہ اس بچے کا کوئی باپ نہیں تما اس لئے کواری کا یہ اندیشہ کرنا کہ لوگ کیا کہیں گے اور اس واقعہ سے پہلے مرنے کی تمناکرنا۔

ے۔ فرشتے کا اوٹ میں ہو کر ان کو تنلی دینا اور یہ کمنا کہ جب تم ہے کوئی بات کرے تو تم زبان کی طرف اثنارہ کرکے بولئے سے معذوری ظاہر کر دینا۔

۸۔ کنواری مریم کا نیچ کو گود میں اٹھا کر قوم کے پاس لانا اور لوگوں کا
 اس پرچہ میگوئیاں کرنا اور کنواری کو طامت کرنا۔

۹۔ نیچ کا بخکم الی بات کرنا اور اپنی ماں کی صفائی پیش کرنا۔

یہ وہ مضامین ہیں جو بغیر کسی تفریح و تغییر کے قرآن کریم سے مغموم ہوتے ہیں۔ اور حدیث صبح میں بھی حضرت عیلی علیہ السلام کا گوارے میں بات کرنا جس سے اپنی والدہ کی پاک وامنی بیان کرنا مقصود تھا۔ ذکر کیا گیا ہے۔

" عن ابى هريره رضى الله عن النبى صلى الله عليه وسلم لم يتكلم فى المهد الاثلثة عيسى بن مريم عليه السلام لو صبيى كان فى زمن جريج و صبيى آخر و دكر الحديث (مند احم جلد ٢ ص ٣٠٨)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عند آنخضرت ملی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد لقل کرتے ہیں کہ (بنو اسرائیل میں) صرف تین بچوں کے مال کی گود میں باتیں کیں ایک عینی بن مریم علیہ السلام اور میرے دہ بچہ جو جرت کے زمانے میں تھا اور تیمرے ایک اور بچہ۔

قرآن کریم اور حدیث نوی کی ان تفریحات کی روشی میں مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ عینی علیہ السلام کواری مریم کے بطن سے بن باپ تولد ہوئے اور اس حقیقت کا انکار ممراہ لوگوں کے سواکسی نے نہیں کیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی بھی

حضرت مسج عليه السلام كے بن باپ بيدا مونے كا قائل تھا۔ ملاحظه فرمايے۔

ا/ادا۔ "ہمارا ایمان اور اعتقاد یکی ہے کہ مسیح علیہ السلام بن
باپ شے۔ اللہ تعالی کو سب طاقیس ہیں۔ نیچری جو یہ وعویٰ
کرتے ہیں کہ ان کا باپ تھا، وہ بیری غلطی پر ہیں۔ ایسے لوگوں
کا خدا مردہ ہے۔ ایسے لوگوں کی دعا تجول نہیں ہوتی۔ جو یہ
خیال کرتے ہیں کہ اللہ تعالی کسی کو بلا باپ پیدا نہیں کر سکا۔
ہم ایسے آدی کو وائرہ اسلام سے خارج سجھتے ہیں۔" (مباحثہ راولینڈی میں ۳۰۸)

۱۷۲/۲ و من عقائد ناان عیسی و یحیی قدو لداعلی طریق خراس جاده اطریق خراس جاده می می می المادة (مواجب الرحمن روحانی خراس جاده می ۲۸۹)

۳/۱۷۳ و يقولون ان عيسى والدمن نطفته يوسف الى قوله و يقال و نعوذ بالله من انه من الحرام (مواهسه الرحلن وحانى تزائن جلد ۱۹ م ۲۹۲)

لین افرس ہے کہ مرزا قادیاتی کی لاہوری جماعت مرزا کے ایمان و احتقاد ہے بھی محردم ہے۔ یہ لوگ حصرت عیلی علیہ السلام کو کنواری مال کا بن باپ بیٹا نہیں سیجھتے۔ لاہوری جماعت کے امیرو قائد اول جناب محمد علی صاحب نے لم یمسنی بشر کی تغییر میں کی لکھا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام بن باپ پیدا نہیں ہوئے تھے۔ اور

۱۷۳/۳ " پر مرزا قاریانی کی دو رخی دیکھئے کہ ازالہ اوہام ص۱۲۷ روحانی خزائن جلد سامس۲۵۳ پر لکھا ہے کہ "حضرت میح این مریم این باپ یوسف کے ساتھ باکیں برس تک نجاری کاکام بھی کرتے رہے ہیں۔"

۱۷۵/۳- "پی به تمام امور اس بات پر دلیل بی که قرآن کریم حضرت عیلی کی پیدائش بن باپ بیان نمیں کرتا۔ ولم بمسنی بشر سے مانع نمیں۔" (بیان القرآن

ص ۲۱۳ طبع م محمد على لامورى)

۱۹۱۸- "کشتی نوح حاشیہ ص ۱۱ دوحانی خزائن ص ۱۸ جلد ۱۹ پر لکھا ہے۔ بیوع مسے کے چار بھائی اور بہنیں تھیں۔ یہ سب بیوع کے حقیق بھائی اور حقیق بہنیں تھیں۔ (کشتی نوح الینا"، حالت حمل میں مریم کا نکاح ' بنول کے عمد کو تو ژنا)

مئله جهاد اور مرزا غلام احمه قادياني

قرآن كريم مي المسلانوں كو جماد كا تھم ديا گيا ہے۔ جماد كى بہت ى صورتي بيں۔ ان بيس سے ايك بي ہے كہ شرو فساد كى قوقوں كو سرگوں كرنے كے لئے تكوار الحائى جائے۔

مرزا غلام احمد قاویانی کے کفرو ارتداد کی ایک وجہ یہ ہے کہ اسلام میں جس ضرورت کے تحت تلوار کے جماد کا تھم دیا گیا تھا مرزا قاویانی نے اسے منسوخ کر دیا کفر ہے۔ اس بحث میں ہم دو تکتے ذکر کریں گے۔

اول: خود مرزا قادیانی کے اعتراف کے مطابق آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں "جماد" کی اجازت ہوتا۔

ووم: مرزا قادیانی کا بیہ دعویٰ کہ اس کے زمانے میں جماد کا تھم منسوخ اور موقوف کر دیا گیا۔

> بېلا نکته د

سے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تکوار اٹھانے کی اجازت ا/١٤٤- "مظلومول كو ظالمول كے ظلم سے بچانے كے لئے تحم هوال اذن للذين يقاتلون بانهم ظلموا او ان الله على نصر هم لقدير الذين اخرجوا من ديار هم بغير حق الا ان يقولوارينا الله (ب١٤) كه جن لوكوں كے ساتھ الاائيال خواہ مخواہ کی گئیں اور گھروں سے ناحق نکالے گئے مرف اس

تفي جو تكوار اٹھائي گئي۔ (ملفوظات جلدا ص٣٣) ١٤٨/٢ " أنخضرت صلى الله عليه وسلم نے جو جنگ كئے وہ تیرہ برس تک خطرناک وکھ اٹھانے کے بعد کئے اور وہ بھی مرافعت کے طور پر۔ تیرہ برس تک ان کے ہاتھوں سے آپ تکالیف اٹھاتے رہے۔ مسلمان مرد اور عور تیں شہید کی گئیں۔ آخر جب آپ مینہ تشریف لے محے۔ اور وہاں بھی ان

ظالموں نے پیچیانہ چھوڑا تو خدا تعالی نے مظلوم قوم کو مقابلہ کا تحكم ديا-" (ملغوظات جلدك ص٢٨٣) ۱۷۹/۳ " ادرے نی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑا تیوں کے لئے سنقت سی کی متی۔ بلکہ ان لوگوں نے خود سبقت کی متی۔ خون کے 'ایذائیں دیں 'تیرہ برس تک طرح طرح کے وكه ويئ - آخر جب محابه كرام تخت مظلوم مو كئ تب الله تعالى نے بدلہ لينے كى اجازت وى۔ جيسے فرمايا اذن الذين يقاتلون بانهم ظلموا (١٤١/١٣) و قاتلوا في سبيل الله الذين يقاتلوكم (٢/٨) اس زمانه كے لوگ نمايت وحثي اور ورندے تھے۔ فون کرتے تھے ' جنگ کرتے تھے۔ طرح طرح ے ظلم اور وکھ دیتے تھے۔ ڈاکوؤں اور لٹیروں کی طرح مار

لے کہ انبول نے کما کہ حارا رب اللہ ہے ، سوید مرورت وهاژ کرتے پھرتے تھے اور ناحق کی ایزا دی اور خون ریزی پر كربانده موئے تھے۔ خدا تعالى نے فيملہ دياكہ ايسے ظالموں کو سزا دینے کا اذن دیا جاتا ہے اور یہ ظلم نہیں بلکہ عین حق اور انصاف ہے۔" (ملفو فات جلدہ ص٣٦٦هـ٣١٧)

مرزا غلام احمد قادیانی کے ان اقوال سے یہ بات واضع ہوگئ کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے بیں تکوار کا جماد صرف مدافعت کے لئے تھا۔ دو سرے الفاظ بیں اسلام صرف دفاعی جنگ کا قائل ہے اور اسی دفاع کو "مسئلہ جماد" کما جاتا ہے۔ لیکن مرزا غلام احمد نے "مسیح موعود" کا دعویٰ کرکے جماد کے منسوخ ہو جانے کا اعلان کر دیا۔ مندرجہ ذیل حوالے ملاحظہ فرمائے۔

مرزاغلام احد کے آنے پر جہاد کا حکم منسوخ

ا/ ۱۸۰- "اس مدیث سے ہمی البت ہو آ ہے کہ میح کے وقت
میں جاد کا عظم منسوخ کر دیا جائے گا۔ جیسا کہ صحیح بخاری میں
ہمی میح موجود کی صفات میں لکھا ہے کہ حضے الحرب میح
موجود جب آئے گا تو جنگ ادر جاد کو موقوف کر دے گا۔"
(طاشیہ تجلیات ا ہیہ ص ۴ کروحانی خزائن جلد ۲۰ ص ۲۰۰۰)
۱۸۱/۱۰ "جاد لین دینی لڑائیوں کی شدت کو خدا تعالی آہستہ آستہ کم کرآ گیا ہے۔ حضرت موئی کے وقت میں اس قدر شدت تھی کہ ایمان لانا ہمی قتل سے بچا نہیں سکتا تھا۔ اور شیر خوار نیچ ہمی قتل کے جاتے سے۔ پھر ہمارے نی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بچوں اور بڑھوں اور عورتوں کا قتل کرنا حرام کیا گیا اور پھر جمن قوموں کے لئے بجائے ایمان کے صرف جزیہ دے کر موافذہ سے نجات پانا قبول کیا گیا اور پھر موقود کے وقت قطعا " جماد کا عظم موقوف کر دیا گیا۔ "میح موقود کے وقت قطعا" جماد کا عظم موقوف کر دیا گیا۔ "

اس عبارت میں مرزا قادیانی نے تین الگ الگ زمانوں میں جماد تینی دینی لڑا ئیوں کی تین حالتیں تکھی ہیں۔

اول: مویٰ علیه السلام کا دور ٔ اس میں لڑائی کا تھم بہت سخت تھا۔ ووم: آنخضرت صلی الله علیه وسلم کا زمانه 'اس میں لزائی کے علم میں تخفیف ک

سمئ-

سوم : مرزا غلام احمد قادیانی کا زمانه 'اس میں جماد یکسرمنسوخ اور بند کر دیا گیا۔

۱۸۲/۳ " آج سے انسانی جہاد جو تکوار سے کیا جاتا تھا۔ خدا کے تھم کے ساتھ بند کیا گیا۔ اب اس کے بعد جو مخص کافریر تكوار اشحاتا ب اور ابنا نام غازى ركمتا ب- وه اس رسول كريم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرتا ہے۔ جس نے آج سے تیرہ سو برس پہلے فرا دیا ہے کہ میج موعود کے آنے پر تمام توار کے جماد ختم ہو جائیں گے۔ سواب میرے ظہور کے بعد تکوار كاكونى جاو نبير-" (اشتهار چنده منارة المسيح ضميم خطبه

الهاميه ص٢٨_٢٩ ' روحاني نزائن جلد ١٦ ص٢٨)

۱۸۳/۳ "اور من يقين ركمتا بول جيد جيد ميرك مريد برمیں مے ویے ویے سئلہ جماد کے معقد کم موتے جائیں گے کیونکه مجھے مسیح اور مهدی مان لینا بی سئله جماد کا انکار کرنا ہے۔" (درخواست مرزا كتاب البريه ص٣٧٧ وعاني خزائن

جلد ۱۳ ص ۳۳۷ مجموعه اشتهارات جلد ۳ ص ۱۹)

۱۸۳/۵ اب چموژ دو جماد کا اے دوستو خیال دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور الآل اب آگیا مج جو دین کا امام ہے دین کے تمام جگوں کا اب انعثام ہے اب آسان سے نور خدا کا نزول ہے اب جنگ اور جماد کا فتوئ نفنول ہے وحمن ہے وہ فدا کا جو کرنا ہے اب جماد

مکر نی کا ہے جو بیر رکھتا ہے اعتقاد (ضميمه تحفه مولاويه ص١٤ روحاني خزائن جلد ١٢ ص ٨٨) ١٨٥/١ " ويمو يس ايك كم في كرآب لوكول كے پاس آيا مول- وہ یہ ہے کہ اب سے تلوار کے جماد کا خاتمہ ہے۔" (کورنمنث انگریزی اور جماد ص۱۳۰ روحانی خزائن جلد،

١٨٦/٤ "من موعود كايي كام بك كه وه لزائيون كوبقد كر دے کیونکہ مضم الحرب اس کی شان میں آیا ہے۔" (المفوظات احربه ٔ جلد۵ ص ۱۰۴)

١٨٤/٨ " مم نے صاف طور پر اعلان كيا ہے كه اس وقت جاو حرام ہے کوئلہ جیے میج موعود کا وہ کام ہے من الحرب مجی بھی اس کا کام ہے۔ اس کام کی رعایت سے ہم کو ضروری تھاکہ جماد کے حرام ہونے کا فتوی صادر کریں۔ پس ہم کتے ہیں کہ اس وقت دین کے نام سے تکوار یا بتھیار اٹھانا حرام ادر سخت گناه ہے۔" (ملغو ظات جلد ۴ ص ۱۸)

١٨٨/٩- "ياد رہے كه مسلمانوں ميں سے بيد فرقد جس كا خدا نے جھے امام اور پیٹوا اور رہرمقرر فرمایا ہے ایک برا امتیازی نثان اینے ساتھ رکھتا ہے۔ اور وہ بیا کہ اس فرقہ میں تکوار کا جاد بالكل نس اور نه اس كا انتظار بي" (مميمه ترياق القلوب طبع ربوه ص٣٨٩-٣٩٠ روحاني نزائن جلد١٥

ص ۱۵۱۸ م

-1

مرزا قاویانی کے مندرجہ بالا حوالوں سے مندرجہ زیل امور معلوم ہوئے۔ مرزا کے آنے سے اسلام کا تھم جماد منوخ ہو گیا ہے۔ (حوالہ نمبرا'۲'۸)

اور مرزانے یہ عم میح کی حیثیت سے منوخ کیا ہے۔ (حوالہ ٦٢

(۳	۲'	1	نمر
•	•	•	"	٠

- ۳- مرزا کو سی ماننا اور جماد کو منسوخ ماننا دونوں لازم و ملزدم ہیں۔"
 (حوالہ نمبریم)
 - سم۔ مرزا کو جماد کے خاتمہ کا تھم دیا گیا۔ (حوالہ نمبرہ)
- ۵- مرزا کو صرف اس لئے بھیجا گیا کہ وہ جماد کو بند کر دے۔ (حوالہ نبرے)
 - ٢- مرزاك آنے سے جماد حرام اور قطعی حرام ہو چكا ہے۔ حوالہ نمبر ٨)
 - اوریہ حرمت اور منسوخی ہیشہ کے لئے ہے۔ (حوالہ نمبرہ)



بم الله الرحن الرحيم

نحمله ونصلي على رسوله الكريم

مرزا غلام احمد صاحب قاویانی کی جماعت کا لاہوری فرقد اس بات سے تو انکار نہیں کرتا (اور نہ کر سکتا ہے) کہ موصوف نے اپنی تقنیفات اشتمارات اور اخبارات بیں سینکلوں جگد نبوت کا وعویٰ کیا ہے الیکن ان کا کہنا ہے کہ موصوف کو وعویٰ حقیق نبوت کا نہیں بلکہ مجازی نبوت کا تھا اور یہ ان کے خیال میں کفر نہیں بلکہ "تجدید اسلام" ہے۔ اس سلسلہ میں ہمیں مرزا صاحب کے وعویٰ نبوت اور اس کے لوازم پر غور کر کے یہ دیکھنا ہوگا کہ ان کا وعویٰ کس نوعیت کا ہے۔

نبوت اور اس کے لوازم

اسلام کا سلمہ اور قطعی عقیدہ ہے کہ سلسلہ نبوت سیدنا آدم علیہ السلام کے شروع ہو کر حضرت خاتم النبیس صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوا۔ ان تمام حضرات انبیاء میں جو چیزیں مشترک نظر آتی ہیں اور جو انہیں دیگر انسانوں ہے مینز کرتی ہیں وہ یہ ہیں: بعثت وعویٰ رسالت و نبوت وی نبوت مجوات وعویٰ رکھتا ہے کہ اے اللہ اور نہ مانے والوں کے درمیان تغریق۔ پس جو محض یہ دعویٰ رکھتا ہے کہ اے اللہ تعالیٰ تقالیٰ کی جانب سے رسول اور نبی کی حیثیت سے مبعوث کیا گیا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے انسانوں کو ایمان کی جانب سے انسانوں کو ایمان کی جانب سے انسانوں کو ایمان کی وعوت پر مامور ہے۔ اس کی تائید کے لیے اللہ کی جانب سے اسے مجوات

عطا کے مجے ہیں اور اس پر ایمان لانا مدار نجات ہے۔ وہ بلا شک و شبہ نبوت و رسالت کا مری سمجما جائے گا۔ رہا یہ سوال کہ جو مخص نبوت و رسالت کا مری ہے ، وہ کوئی نئی شریعت لے کر آیا ہے یا سابقہ شریعت بی کا پابند ہے؟ اسے یہ منصب بلاواسطہ حق تعالی کی جانب سے عطا ہوا ہے یا کی نی کی اجاع اور پروی کے نتیج بی بلاواسطہ حق تعالی کی جانب سے عطا ہوا ہے یا کی کی اجاع اور پروی کے نتیج بی یہ دولت بلی ہے؟ وہ اپنے آپ کو مستقل قرار دیتا ہے یا کسی گرشتہ نی کی امت بی شار کرنا ہے؟ یہ چیزیں نہ تو نبوت و رسالت کی ماہیت میں واخل ہیں 'نہ اس کے شار کرنا ہے؟ یہ چیزیں نہ تو نبوت و رسالت کی ماہیت میں واخل ہیں 'نہ اس کے لوازم میں شامل ہیں اور نہ ان تاویلات کے ذریعہ کوئی مخص ادعائے نبوت کے جرم ہو سکتا ہے۔ اس مختمری تمید کے بعد اب مرزا صاحب کے دعوئی نبوت کو خود انبی کے الفاظ میں برھے:

بعثت : مرزا صاحب كى سينكوں نبيں ، ہزاروں تحريب بتاتى ہيں كه انہيں الله تعالى كى جانب الله تعالى كى جانب سال اور نى كى حيثيت سے مبعوث كيا كيا ہے۔ چند عبارتي لماحقه موں:

ا- "فدا دہ فدا ہے جس نے اپنا رسول اور اپنا فرستادہ اپی ہدائت
 اور سے دین کے ساتھ بھیجا آ اس دین کو ہر قتم کے دین پر غالب کرے۔
 فداکی باتیں پوری ہو کر رہتی ہیں۔ کوئی ان کو بدل نیس سکتا"۔

("مرزا صاحب کی وی" مندرجہ "حقیقتد الوی" صلا ۲ - "اور کتمے انہوں نے شخصے کی جگہ بنا رکھا ہے ' دہ نہی کی راہ سے کہتے ہیں کیا یمی ہے جس کو خدا نے مبعوث فرمایا ؟"

" - "ان کو کمه که علی تو ایک انسان موں میری طرف یه دمی موئی ہے دمی موئی ہے کہ تمارا خدا ایک خدا ہے "-

(اینا مراه) ساور ہم نے کھنے تمام دنیا پر رحمت کرنے کے لیے بھیجا ہے "۔ (اینا مرمه) ۵ - "اور کمیں گے کہ یہ خدا کا فرستادہ نہیں۔ کمہ میری سچائی پر خدا کوائی دیتے ہیں جو کتاب اللہ کا علم رکھتے ہیں"۔ (اینا' ص)

۱ - "اور کس کے کہ یہ تو ایک ہناوٹ ہے۔ اے معرض کیا تو نہیں جائیا؟ کہ خدا ہر ایک بات پر قادر ہے۔ جس پر اپنے ہندوں میں سے چاہتا ہے " اپنی ردح ڈالیا ہے یعنی منصب نبوت اس کو بخشا ہے "۔

(اينا'ص ۵۵)

2 - "جم لے تماری طرف ایک رسول بھیجا ہے اس رسول کی ماند جو فرعون کی طرف بھیجا گیا تھا"۔ (ایشا صاد)

۸ - "اے سردار! تو خدا کا مرسل ہے راہ راست پر' اس خدا کی طرف ہے جو غالب اور رحم کرنے والا ہے"۔ (ایسنا' ص ۲۰)

یہ آٹھ حوالے جو ایک ہی کتاب سے نقل کیے گئے ہیں' ان میں دو باتیں خاص طور پر قابل لحاظ ہیں۔ اول یہ کہ یہ قرآن مجید کی آیات ہیں جن کو مرزا صاحب نے اپنی وی کا قالب عطا کیا ہے۔ دوم کہ یہ تمام آیات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب رسالت و نبوت سے متعلق ہیں جنہیں مرزا صاحب کے بقول خدا تعالی نے ان کے حق میں نازل فرمایا۔ گویا ٹھیک اننی الفاظ میں مرزا صاحب کو منصب نبوت عطا کیا گیا ہے۔ جو الفاظ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے کو منصب نبوت عطا کیا گیا ہے۔ جو الفاظ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے لیے قرآن مجید میں آتے ہیں۔ وضاحت کے لیے مندرجہ ذیل نقشہ میں ان آیات پر دوبارہ نظر ؤالیے:

أتخضرت صلى الله عليه وسلم

(۱) هوالذي ارسل رسولد با لهدى
 درن الحق ليظهره على الدين

علیه (سورة جعه ' آیت ۹) کله (سورة جعه ' آیت ۹)

جناب غلام احمد صاحب
(۱) هوالذي ارسل رسوله بالهدي و دين
الحق ليظهره على الدين كله
("حقيقته الوك" مها)

(٢) و ان يتخذونك الا هزوا اهذا الذي بعث الله ("حقيقته الوى"، ص ا) (٣) قل انما انا بشر مثلكم يوحى الى انما الهكم الدفاحد

("حقيقته الوى" ص ٨١ - ٨٢)

(٣) قمأ ارسلنا ك الا رحمت للمالمين (ص ۸۲)

(٥) ويقول الذين كفروا لست مرسلا قل (٥) وقالو لست مرسلا ولل كفي بالله شهيدا بيني وبينكم ومن منه علم الكتاب (ص4)

(١) فقالوا ان هذا الا اختلاق

(2) الم تعلم الله على كل شئى قدير

(ص ۹۵)

كما ارسلنا الى فرعون رسولا

صراط مستقيم كنزيل العزيز الرحيم

(101 00)

(1-20)

(۲) ان يتخذفنك الا هزفا اهذا الذي بعث اللدرسولا (الفرقان) آعت ام)

(٣) قل انما انابشر مثلكم يوحي الي انما الهكم الدفاحد) (سورو كف كت ١١٠)

(٣) فعا ارسلنا كالا رحمت للعالمين (الانبياء' آيت ١٠٧)

كفى بالله شهيدا بيني وبينكم و من حنده علم الكتاب (الرعد' ٣٣)

(١) ان هذا الا اختلاق (١/ ٤) (2) الم تعلم أن الله على كل شئى قدير (القرة ١٠٦)

(٨) بلقى الروح من امره على من يشاء (٨) يلقى الروح على من يشاء من عباره من عبا ده (المومن ' آيت ۱۵)

كما ارسلنا الى فرعون رسولا (الزل ۱۵)

(۱۰) يس و القران الحكيم انك لمن (۱۰) يس انك لمن المرسلين على المرسلين على صراط مستقيم تنزيل العزيز الرحيم (ليم" ١-٣)

(ان آیات کا ترجمہ علی الترتیب مرزا صاحب کے الم سے اور نقل کر چکا ہوں)

اس نقشہ کے مطالعہ سے واضح ہو جاتا ہے کہ مرزا صاحب کی وجی انہیں آگر منصب عطا کرتی ہے۔ قادیاتی است میں آگر فیم و انسان کی کوئی رمتی باتی ہے تو انہیں ہے تسلیم کرنا چاہیے کہ وجی الحق کی رو سے مرزا صاحب اور آخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا منصب نبوت پوری طرح کیسانیت رکھتا ہے۔ آگر نبی ہیں تو دونوں حقیق' تشریعی نبی ہیں اور نہیں تو دونوں نہیں۔۔۔۔ والعیاز باللہ۔۔۔۔ انسان کا نقاضا ہے تھا کہ بحث ای نقط پر ختم ہو جاتی کہ آگر قادیاتی است واقعتا مرزا صاحب کی "وی" پر ایمان رکھتی ہے تو انہیں دو راستوں میں سے ایک راستہ افتیار کرنا چاہیے۔ یا مرزا صاحب کا وعویٰ حقیقی نبوت کا ہے یا آخضرت ملی اللہ علیہ وسلم کا حقیقی نبی ہونا بھی مکلوک ہے۔

یں مرزا صاحب کی دی کے چند حوالے مزید نقل کرکے فیملہ عقلاء کی عدالت پر چھوڑ آ ہوں:

۹- "میرے قرب میں رسول و شمن سے نمیں ڈرتے"۔

("حقیقته الوی" مس ۷۷ ترجمه از عرلی)

-- "خدانے لکھ چھوڑا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب رہیں گے"۔(ایشا' م ۷۲)

۱۱ - "بد ده بشارت ب جو نمبول کو ملتی ب"-(ایشا مسس)

"- "تو خداکی طرف سے کھلی کھلی دلیل کے ساتھ ظاہر ہوا ہے"۔
(مس ساے)

سا۔ "تو میری درگاہ میں وجیہ ہے 'میں نے تخبے اپنے لیے چنا"۔ (ص۵۵)

۱۳ - اور رسول خدا ہے تمام نمیوں کے پیرایہ ش- یعنی ہرایک ہی کی ایک خاص صفت اس میں موجود ہے"- (ص2)

۵ - "سویس نے محض خدا کے فعنل سے نہ ایخ کمی ہنرہے اس

المت سے کائل حصہ پایا جو جھے سے پہلے عبوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی"۔ (مس)

۳ - "آہ کیا مشکل کام ہے۔ ہم نے ایک قربانی دیتا ہے ' جب تک ہم دہ قربانی ادا نہ کریں کسر صلیب نہیں ہوگا۔ ایک قربانی کو جب تک کی نے ادا نہیں کیا ' اس کی فتح نہیں ہوئی "۔ (ص اس)

اس امت علی می ایک فرد مخصوص ہوں اور امور عیبید علی اس امت میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر جھے سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت علی ہے گزر چکے ہیں' ان کو یہ حصہ کیر اس فعت کا نہیں دیا گیا ہیں اس دجہ سے نجی کا نام پانے کے لیے عمل می مخصوص کیا گیا اور دو سرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں"۔(عملہ) کا میں اور دو سرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں"۔(عملہ) میں کا اور دو سرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں "۔(عملہ) میں جوٹے چھوٹے عذابوں کے وقت رسول کا جین' جیسا کہ زبانہ کے گزشتہ واقعات سے ثابت ہے تو پھر کیو کر ممکن ہے کہ اس عظیم الثان عذاب کے وقت عمل جو آخری زبانہ کا عذاب ہے اور تمام عالم پر محیط ہونے ولا ہے' جس کی نبست تمام نہیوں نے چیش گوئی کی نتمی' غدا کی طرف سے رسول ظاہر نہ ہو' اس سے تو صریح کلفیب کی نتمی' غدا کی طرف سے رسول ظاہر نہ ہو' اس سے تو صریح کلفیب کلام اللہ کی لازم آتی ہے۔ اس وی رسول میچ موعود (مرزا) ہے"۔ کلام اللہ کی لازم آتی ہے۔ اس وی رسول میچ موعود (مرزا) ہے"۔ کلام اللہ کی لازم آتی ہے۔ اس وی رسول میچ موعود (مرزا) ہے"۔

۱۹ - "اور ظاہر ہے کہ یہ امور بھی یورپ میں کمال تک پہنچ گئے
 ہیں جو بالطبع عذاب کے مقتنی ہیں اور عذاب رسول کے وجود کا مقتنی ہے
 اور وئی مسیح موعود ہے"۔(ص ۱۵)

"ای طرح قرآن شریف میں یہ بھی پیٹ گوئی ہے و ان من قرید الا نعن مہلکوہا قبل ہوم القیمہ او معذبوہا عذا ہا شدیدا لین کوئی ایسی نہیں جس کو ہم قیادت سے پہلے ہلاک نہ کریں گے یا اس

پر شدید عذاب نازل نه کریں گے۔ لینی آخری زمانه میں ایک سخت عذاب نازل ہوگا۔ اور وو سری طرف فرمایا وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا پس اس سے بھی آخری زمانه میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہو تا ہے اور وہی مسیح موعود ہے"۔ ("تتر" من ۱۵)

٢١ - "ميں اس خداكى فتم كھاكر كہتا ہوں جس كے ہاتھ ميں ميرى جان ہے كہ اس خداكى فتم كھاكر كہتا ہوں جس كے ہاتھ ميں ميرى جان ہے كہ اس نے كہا ہا ہے اور اس نے ميرا نام نبى ركھا ہے اور اس نے مجھے ميح موعود كے نام سے پكارا ہے"۔ ("تتمہ" م ١٨٠)

یہ چد حوالے مرزا صاحب کی صرف ایک کتاب "حقیقته الوی" سے لیے گئے ہیں۔ مرزا صاحب ان صرح اعلانات اور طفیہ بیانات میں بحیثیت رسول کے اپنا مبعوث ہوتا بیان فرما رہے ہیں۔ اگر ان کی وفاوار امت کو آج ان کے طفی بیان پر بھی اعماد نہیں تو فیر۔۔۔ آہم عقلاء ان سے یہ وریافت کر سکتے ہیں کہ کمی رسول کو اپنی بعثت کا اعلان کرنے کے لیے کیا الفاظ استعال کرنے جاہئیں۔

وځي نيوت:

رسالت و نبوت اور وحی لازم و لمزوم ہیں۔ جب کوئی رسول ونیا میں مبعوث ہوتا ہے جب کوئی رسول ونیا میں مبعوث ہوتا ہے جو تا ہے جن جل شانہ سے براہ راست ہدایات لمتی ہیں اور وحی اللی ہر معالمہ میں اس کی راہنمائی کرتی ہے۔ اس لیے عقلا و نقلا یہ ایک طے شدہ امر ہے کہ اگر کوئی شخص وحی نبوت کا دعویٰ رکھتا ہے۔ کوئی شخص وحی نبوت کا دعویٰ رکھتا ہے۔ آگے دیکھیں کہ مرزا صاحب وحی نبوت کے مدعی ہیں یا نہیں۔

۱۔ "خدا نے میرے ضمیر کی اپنی اس پاک وی میں آپ بی خروی ہے" (الخ)("مقیقت الوی" ص ۱۳۸)

۲ - "خدا تعالی نے "براین احمیہ" میں میرا نام میسیٰ رکھا اور یہ
 بح مجھے فرمایا کہ تیرے آنے کی خبر خدا اور رسول نے وی تھی (گویا قرآن کی طرح "براین احمیہ" بھی خدا کی کتاب ہے)"۔ (ص۱۳۹)

۳ - "ليكن بعد اس ك اس باره بيس بارش كى طرح وحى اللي نازل بوئى كد وه مسيح موعود جو آف والا تما الويى ب"- (ص ١٣٩)

۳ - "ای طرح اواکل بی میرایی عقیده تعاسد گربعد بی بو خدا نتالی کی وی بارش کی طرح میرے پر نازل بوئی اس نے مجھے اس عقیده پر قائم ند رہنے وا اور صرح طور پر نبی کا خطاب مجھے وا کیا"۔

(10+ -15°9()*)

۵- "میں خدا تعالیٰ کی شیس برس کی متواتر وجی کو کیو کر رد کر سکتا ہوں میں اس کی اس پاک وجی پر ایبا ہی ایمان لا تا ہوں جیسا کہ ان تمام خدا کی وجیوں پر ایمان لا تا ہوں جو مجھ سے پہلے ہو چکی ہیں"۔(ص ۱۵۰)

۲- "میں کیا کوں کس طرح خدا کے تھم کو چھوڑ سکتا ہوں اور کس طرح اس روشن سے جو مجھے وی گئی تاریکی ہیں آ سکتا ہوں"۔
(ص ۱۵۰)

2 - "میں تو خدا تعالی کی وحی کی پیروی کرنے والا مول"-

(D+O)

۸ - "اور کس مے کہ یہ وی نمیں ہے 'یہ کلمات تو اپنی طرف سے بتائے ہیں ان کو کمہ وہ خدا ہے جس نے یہ کلمات نازل کیے 'پر ان کو لہو و لعب کے خیالات میں چھوڑ دے ان کو کمہ آگر یہ کلمات میرا افتراء ہے اور خدا کا کلام نمیں تو پھر میں سخت سزا کے لائق ہوں"۔ (ترجمہ عربی المام' ص المام ' ص المام' ص اللہ میں کے اللہ میں کا کھیں ہوں۔)

9 - "تيرا رب فرما ما ب كد ايك ايها امر آسان سے تازل موكا جس سے تو خش مو جائے گا"۔ (ترجمہ عربی المام عصمے)

اور جو کھ تیرے رب کی طرف سے تیرے پر دمی نازل کی علی ہوں ہے "۔("ترجمہ کئی ہے، وہ ان لوگوں کو ساجو تیری جماعت میں داخل ہوں مے "۔("ترجمہ

عربي الهام مس مد)

 المد خدا نے یہ کلام ا آرا ہے ' پھر ان کو لہو لعب کے خیالات میں چھوڑ دے "۔(ترجمہ عربی الهام ' ص 2)

۱۲ - "ادر کمیں کے کہ یہ وتی کی بینے آدی پر کیوں نازل نہیں مولی جو دو شہوں میں سے کی ایک شہر کا باشندہ ہے"۔ (مس ۸۲)

۱۳ - "قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں"

(الهام مسهم)

۱۳ - "ہم نے اس کو قادیان کے قریب اثارا ہے اور وہ عین ضرورت کے وقت اثارا ہے اور ضرورت کے وقت اثرا ہے"۔

(ترجمه عربي الهام مس ٨٨)

81 - "تيرا كلام خداكى طرف سے نسيح كيا كيا ہے "تيرے كلام ميں ايك چزہے جس ميں شاعوں كو دخل نہيں"۔

(ترجمه الهام عربي و فاري مس ١٠٠١)

۱۹ - "میرے پاس آیل آیا (اس جگه آکیل فدائے جرکیل کا نام رکھا ہے اس لیے کہ بار بار رجوع کرتا ہے) اور اس نے جھے چن لیا اور اپی انگلی کو گروش دی اور یہ اشارہ کیا کہ فدا کا وعدہ آگیا، پس مبارک وہ جو اس کو یاوے اور ویکھے"۔(ترجمہ عرفی الهام، مسمم)

ا ن کو کہ کہ آگریہ کا دیا ہے۔ "اوٹ ہے ان کو کہ کہ اگریہ کا دوبار بجو خدا کے کئی اور کا ہوتا تو اس میں بہت اختلاف تم دیکھتے"۔ (ترجمہ عربی الهام م ص۱۵)

۱۸ - المام أكر مين في افتراء كيا ب لا ميري محرون يه ميرا مناه بي -("رجمه عربي الهام" ص)

ا - جس قدر خدا تعالی نے مجھ سے مكالمہ و مخاطبه كيا اور جس قدر

امور غیبید مجھ پر ظاہر فرائے ہیں' تیرہ سوبرس ہجری ہیں کسی مخص کو آج تک بجزمیرے یہ نعمت عطا نہیں کی حمیٰ "۔ (ص۳۹)

۲۰ -- "اور خدا كا كلام اس قدر مجمه پر نازل بوا ب كه اگر وه تمام كما جائ تو بيس جزو س كم نيس بوگا"-(ص ۳۹)

یہ تمام اقتباسات بحی موصوف کی صرف ای کتاب "حقیقته الوی" ہے لیے یہ۔ ان پر ایک سرسری نظر ڈالنے ہے اندازہ ہوگا کہ مرزا صاحب جس وی نبوت کے مدی ہیں' وہ ان کے نزدیک خدا کا کلام ہے۔ ہر شک و شبہ ہے پاک ہے' اس پر وہ اپنے عقائد کی بنیاد استوار کرتے ہیں' قدیم عقائد کو اس کی وجہ ہے تبدیل فراتے ہیں' اس پر ایمان لاتے ہیں' خود کو اس کی پیروی کرنے والا بتاتے ہیں' اس کی بیروی کو موجب نجات بچھتے ہیں۔ اپنی امت کے سامنے اس کی خلاوت پر مامور ہیں' اس کی فصاحت و بلاغت کے اعجاز کا اعلان کرتے ہیں' اس کی جانب افتراء کی نبست کا بحکم خداوندی جواب وہے ہیں اور صاف صاف تفریح کرتے ہیں کہ آگرچہ اسلای تاریخ کی تیرہ صدیوں میں لاکھوں صحاب' اولیاء' اقطاب' ابدال' ملمم اور محدث ہو گزرے ہیں گر وہی نبوت کی ہے فعمت صرف انمی کے حصہ میں آئی ہے اور کہ قرآن گررے ہیں ہزد ہیں اور ان کی وہی کے کم از کم ہیں جزد ہوں گے۔ (اس تحریر کے بعد مرزا صاحب ایک سال اور زندہ رہے اور بقول ان کے بارش کی طرح وہی النی ان پر مرزا صاحب ایک سال اور زندہ رہے اور بقول ان کے بارش کی طرح وہی النی ان پر علی کرنے میں انہوں نے بقینا کر لی مرزا صاحب ایک سال اور زندہ رہے اور بقول ان کے بارش کی طرح وہی النی ان پر علی کرنے وہی النی ان پر علی ہوگی۔)

اگر لاہوری فرقہ ان تصریحات کے بعد بھی ایک طرف مرزا صاحب کو "ہامور من الله" مانتا ہے اور دو سری طرف ان کی "وجی نبعت" پر "ایمان لانے" ہے گریز کرتا ہے تو کم از کم مقلا ان سے بیہ تو دریافت کریں کہ "وجی نبعت" کے اوصاف و اخیازات کا کیا معیار ان کے زبن میں ہے؟ جو وجی تھعی و بھینی ہو' ہر شک و شبہ سے پاک ہو' صاحب وجی اس پر ایمان و عقائد کی بنیاویں استوار کرتا ہو' اس کی پیروی

اور حلاوت و دعوت پر مامور ہو' اس کے اعجاز کا چینج کرتا ہو' اگر وہ دی' دی نبوت نبیں تو وی نبوت کی وہ نبال تعریف آخر کیا ہے جو مرزا تی کی "وی" پر صادق نبیں آتی۔۔۔۔؟ لیجئے ہم اس سے بھی مختصر راستہ افتیار کرتے ہیں اور خود مرزا صاحب بی سے شمادت دلا دیتے ہیں کہ ان کی تمام تر بحث "وی نبوت" میں ہے۔

مرزا صاحب نے بیسیوں جگہ آیت ولو تقول (الخ) اپنی صدافت میں پیش فرائی جس کا مطلب بقول ان کے یہ تھا کہ ۲۳ سالہ مت صادق و کاذب کے ورمیان --- حد فاصل کی حیثیت رکھتی ہے ۔ کویا صدق و کذب کا معیار یہ ہے کہ اگر مدی وی و المام ۲۳ سال تک زندہ رہتا ہے تو صادق ورنہ کاذب --- مرزا صاحب کا یہ خود ساختہ معیار عقلاً و نقلا " بالبدا ہیت غلط تھا اور اہل علم کی جانب سے

اس معیار پر مخلف اعتراضات کے جاتے تھے۔ ایک اعتراض کا جواب دیتے ہوئے

مرزا صاحب تحريه فرمات بين:

"فدا تعالی کی تمام کتابیں اس بات پر متنق ہیں کہ جموٹا نبی ہلاک کیا جاتا ہے۔ اب اس کے مقابل یہ پیش کرنا کہ اکبر بادشاہ نے نبوت کا دعوی کیا یا ردش وین جالند هری نے دعوی کیا یا کسی اور فخص نے دعوی کیا اور وہ ہلاک نبیں ہوئے۔ یہ ایک دد سری حماقت ہے جو ظاہر کی جاتی ہے۔ بعد اگر سے چے کہ ان لوگوں نے نبوت کے دعوے کیے اور شیس برس تک ہلاک نہ ہوئے تو پہلے ان لوگوں کی خاص تحریر سے ان کا دعوی ثابت کرنا چاہیے اور وہ الهام پیش کرنا چاہیے جو الهام انہوں نے خدا کے نام پر لوگوں کو ساتھ میرے پر دی نازل پر لوگوں کو ساتھ میرے پر دی نازل ہوئی ہے کہ میں خدا کا رسول ہوں۔ اصل لفظ ان کی دی کی کامل شوت کے ساتھ وی بیست میں میں ہے کہ ماحی فیش کرنے چاہیں کوگھہ ہاری قام جسے دی بیست میں میں ہے کہ سے خدا کا کامل ہوت دیا جس کی نبست یہ ضروری ہے کہ بعض کلمات پیش کر کے یہ کما جائے کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ہمارے اوپر نازل ہوا ہے۔ غرض پہلے تو یہ فبوت دینا خدا کا کلام ہے جو ہمارے اوپر نازل ہوا ہے۔ غرض پہلے تو یہ فبوت دینا

چاہیے کہ کون ساکلام التی اس فخص نے پیش کیا ہے، جس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ چر بحر نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ چر بعد اس کے یہ جبوت دینا چاہیے کہ جو تئیس برس تک کلام التی اس پر نازل ہو آ رہا ہے، وہ کیا ہے۔۔۔ جب تک ایبا جبوت نہ ہو، تب تک بے ایمانوں کی طرح قرآن شریف پر حملہ کرنا اور آیت ولو تقول کو نبی شخصے میں اڑانا ان شریر لوگوں کا کام ہے، جن کو خدا تعالی پر بھی ایمان نہیں اور مرف زبان سے کلمہ پڑھتے ہیں اور باطن میں اسلام ہے بھی مکر ہیں "(دضمیمہ اربین " نبرسے می مکر ہیں "(دفیمہ اربین " نبرسے می مکر ہیں "(دفیمہ اربین " نبرسے می مکر ہیں " (دفیمہ اربین " نبرسے سے بھی مکر ہیں " (دفیمہ اربین " نبرسے سے بھی مکر ہیں " (دفیمہ اربین " نبرسے سے بھی مکر ہیں " (دفیمہ اربین " نبرسے سے بھی مکر ہیں " (دفیم اربین " نبرسے سے بھی مکر ہیں " (دفیم اربین " نبرسے سے بھی مکر ہیں " (دفیم اربین " نبرسے اربین " نبرسے سے بھی مکر ہیں " (دفیم اربین " نبرسے سے ایم مکر ہیں " (دفیم اربین " نبرسے سے بھی مکر ہیں " (دفیم اربین " نبرسے سے ایم مکر ہیں " (دفیم اربین " نبرسے سے بھی مکر ہیں " (دفیم اربین " نبرسے سے ایم مکر ہیں " (دفیم اربین " نبرسے سے ایم مکر ہیں " (دفیم اربین " نبرسے سے ایم مکر ہیں " (دفیم اربین " نبرسے سے بھی مکر ہیں " (دفیم اربین " نبرسے سے بھی مکر ہیں " (دفیم اربین " نبرسے سے ایم مکر ہیں ایم میں میں ایم میں ایم میں ایم میں ایم میں میں ایم میں ایم میں ایم میں ایم میں ایم میں ایم میں

اس اقتباس سے فیملہ ہو جاتا ہے کہ مرزا صاحب کی تمام تر بحث دی نبوت میں ہے اور انہوں نے اپنے اور نازل شدہ وہی کے حوالے سے واقعتہ وعویٰ کیا ہے کہ وہ خدا کے رسول ہیں' ان کی امت کے لاہوری فرقہ کو یہ عبارت اصل کتاب سے نکال کر بغور و تدر بار بار پڑھنی چاہیے۔ اس کے بعد بھی ان کو مرزا صاحب کے وعویٰ رسالت اور وہی نبوت سے انکار ہو تو انہیں سینے پر ہاتھ رکھ کر فیملہ دینا چاہیے کہ مرزا صاحب کا آخری فتوٹی ان پر تو عائد نہیں ہوتا؟

شريعت اور امت

وعویٰ رسالت اور وی نبوت کے بعد تیرا مرحلہ شریعت کا باتی رہ جاتا ہے۔
عقلاً یہ نامکن ہے کہ خدا تعالی کی طرف سے کوئی رسول یا نبی ونیا ہیں آئے اور وہ
کوئی جدید یا قدیم شریعت لے کرنہ آئے مرزا صاحب بھی اس اصول سے مشکیٰ
نہیں رہ سکتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے اس ولو تقول کی بحث میں اپنے صاحب شریعت
ہونے کا ثبوت وے کرایئے مخالفین کو لمزم کیا ہے۔ فراتے ہیں:

"اور اگر کو کہ صاحب الشہوند افتراء کر کے ہلاک ہوتا ہے نہ ہر ایک مفتری۔ بو اول تو یہ دحوی بلا دلیل ہے۔ خدا نے افتراء کے ساتھ شریعت کی کوئی قید نمیں لگائی (الکہ مطلق دعویٰ دمی نبوت بی کو ہلاکت کے لیے کافی قرار دیا ہے۔ ناقل) اسوا اس کے یہ بھی تو سمجو کہ شریعت کیا چز ے؟ جس نے اپنی وی کے ذریعہ چند اوا مرو نمی بیان کے اور اپنی است کے لیے ایک قانون مقرر کیا' وی صاحب الشریعت ہوگیا۔ پس اس تعریف کے رو سے بھی ہمارے مخالف طرم ہیں' کو تکہ (جمع پر صاحب الشریعت کی یہ تعریف پوری صاحب الشریعت کی یہ تعریف پوری صاحب آئی ہے' چنانچہ) میری وجی بی امر بھی ہیں اور نمی بھی۔ مثلاً یہ الهام قبل للمومنین بغضوا من ابصاد هم و بعفطوا بھی۔ مثلاً یہ الهام قبل للمومنین بغضوا من ابصاد هم و بعفطوا فروجهم' فلک اذکی لهم یہ "براہین احمدیہ" بی درج ہے اور اس بی امر بھی ہوتے ہیں اور نمی بھی گزر گئی اور ایسا میں بہی کے در گئی اور ایسا بی اب تک میری وتی بی امر بھی ہوتے ہیں اور نمی بھی۔

اور آگر کو کہ شریعت سے مراو وہ شریعت ہے جس بی سے احکام ہوں تو یہ باطل ہے۔ اللہ تعالی فرما تا ہے: ان ھذا لفی الصحف الاولی صحف ابرا ھیم و موسی لینی قرآنی تعلیم توریت بیں بھی موجود ہے۔

اور آگر که که شریعت ده ب جس می باستیفا امرد نمی کا ذکر ہو تو بی بھی باطل ہے کیونکہ توریت یا قرآن شریف میں باستیفا احکام شریعت کا ذکر ہو آ تو بھر اجتماد کی مخوائش نہ رہتی۔ غرض بیا سب خیالات نسول اور کوند اندیشاں ہیں "۔("اربعین" نمبر،" م))

اس طویل اقتباس کا عاصل یہ ہے کہ مرزا صاحب کے زدیک شریعت کی آخری ود تعریف کے مطابق ان کا آخری ود تعریف کے مطابق ان کا دعویٰ ہے کہ دہ صاحب شریعت ہیں اور وہ تسلیم کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی امت کے لیے آئیت است کے لیے آئیت سے توارد رکھتا ہے۔

معجزات:

انبیاء کرام کی تاتید کے لیے احسی خرق عادت معرات اور نشانات ہمی مطا کے جاتے ہیں' جنہیں دیکہ کر کلوق کو ان کی صداقت و حقانیت کا یقین ہو جاتا ہے۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں: "دنیا میں ہزاروں آدی ہیں کہ الهام اور مکالمہ المهید کا دعویٰ کرتے ہیں گر صرف مکالمہ المهید کا دعویٰ کرتے ہیں گر صرف مکالمہ المهید کا دعویٰ کھے چیز نمیں ہے جب تک اس قول کے ساتھ جو خدا کا سمجماعیا ہے خدا کا فعل لعنی معجزہ نہ ہو"۔

("تتمه حقيقته الوحي" ص٥٩)

مرزا صاحب نے بھی اپنے دعوائے نبوت و رسالت کو اعجاز نمائی سے محروم نہیں رکھا۔ ان کی سینکڑوں عبارتوں میں سے چند جملے یمال نقل کیے جاتے ہیں' جن سے ان کے معجزات کی شان و شوکت اور ان کی نبوت و رسالت کی عظمت بھی واضح ہوگی:

ا۔ "ہاں آگر یہ اعتراض ہو کہ اس جگہ وہ مجزات کماں ہیں؟ تو میں صرف ہی جواب دوں گا کہ میں مجزات دکھلا سکتا ہوں بلکہ خدا تعالی کے فضل اور کرم سے میرا جواب ہیہ ہے کہ اس نے میرا دعویٰ ثابت کرنے کے لیے اس قدر مجزات دکھائے ہیں کہ بہت ہی کم نی ایسے آئے ہیں جنہوں نے اس قدر مجزات دکھائے ہوں۔ بلکہ کج تو یہ ہے کہ اس نے جنہوں نے اس قدر مجزات کا دریا رواں کر دیا ہے کہ باششاء ہمارے نمی صلی اللہ علیہ وسلم کے باتی تمام انبیاء علیم السلام میں ان کا جوت اس کرت کے ساتھ قطعی اور یعنی طور پر محال ہے "۔ ("تمد حقیقته الوی" ص اسلام)

۲ - "اور خدا تعالی میرے لیے اس کرت سے نشان و کھلا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانہ بیں وہ نشان د کھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔ گریں ان لوگوں کو کس سے مثال ووں۔ وہ اس خیرہ طبع انسان کی طبح بیں جو روز روشن کو د کھ کر پھر بھی اس بات پر ضد کرتا ہے کہ رات ہے دان فیس "۔

"تر ملقد الوی مردس)

"اور خدا تعالی نے اس بات کے طابت کرنے کے لیے کہ میں ا

اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان و کھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر تقسیم کیے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو کئی ہے لیکن چو تکہ یہ آخری زمانہ تھا اور شیطان کا معد اپنی تمام ذریت کے آخری تملہ تھا اس لیے خدا نے شیطان کو فکست دینے کے لیے ہزارہا نشان ایک جگہ جمع کر دیے ہیں لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں' وہ نہیں دیے ہیں لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں' وہ نہیں مانے"۔(«چشمہ معرفت» ص اس)

مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ جو زلزلے' طاعون اور ویکر آفات ان کے نمانے میں نازل ہوئیں' وہ بھی ان کی رسالت و نبوت کا مجزہ اور نشان ہے۔ اس سلسلہ میں بھی ان کے ایک وو اقتباس لماحظہ فرمائے:

سے اس طرح پر جاری ہے کہ جب ونیا ہرایک سم کے گناہ کرتی ہے ہیشہ سے ای طرح پر جاری ہے کہ جب ونیا ہرایک سم کے گناہ کرتی ہے اور بہت سے گناہ ان کے جمع ہو جاتے ہیں تب اس زمانہ ہیں خدا اپنی طرف سے کسی کو مبعوث فرما تا ہے اور کوئی حصہ ونیا کا اس کی تکذیب کرتا ہے' تب اس کا مبعوث ہوتا وہ سرے شریر لوگوں کی سزا وسینے کے لیے بھی جو پہلے بجرم ہو چکے ہیں' ایک محرک ہو جاتا ہے اور جو محض اپنے گزشتہ کا ناہوں کی سزا پاتا ہے' اس کے لیے اس بات کا علم ضروری نہیں کہ اس کا ناہ میں خدا کی طرف سے کوئی نی یا رسول بھی موجود ہے''۔

("حقيقته الوى" ص ١٦٠–١١١)

۵- "سان فرانسسكو وغيره مقامات كر رخ والے جو زلولہ اور دوسرى آفات سے بلاك ہوگئے ہيں "اگرچہ اصل سبب ان پر عذاب نازل ہوئے كا ان كے گزشتہ گناہ ہے گر يہ زلولے ان كو بلاك كرنے والے ميرى حجائى كا ايك نشان ہے كوئكہ قديم سنت ا للہ كے موافق شرح لوگ كى رسول كے آئے كے وقت بلاك كيے جاتے ہيں"۔(س١١١)

۳ - "یاو رہے کہ خدا کے رسول کی خواہ کسی حصہ زمین میں کھذیب
 ہو'گر اس کھذیب کے وقت دو سرے مجرم بھی پکڑے جاتے ہیں جو اور
 مکوں کے رہنے والے ہیں' جن کو اس رسول کی خبر بھی نہیں جیسا کہ نوخ
 کے وقت میں ہوا"۔ (ص ۱۲۱)

ے ۔ "سویاو رہے کہ جب خدا کے کی مرسل کی تحذیب کی جاتی ہے، خواہ و تحذیب کوئی خاص قوم کرے یا کسی خاص حصہ زمین میں ہو، محر خدا تعالیٰ کی غیرت عام عذاب نازل کرتی ہے"۔ (ص۱۲۲)

۸ - میں دیکھتا ہوں کہ خدا تعالی کا فضل ایسے طور سے میرے شائل
 ہے کہ میری اتمام جمت کے لیے اور اپنے نبی کریم کی اشاعت دین کے لیے خدا تعالی نے وہ سامان مقرر کر رکھے ہیں کہ پہلے اس سے کمی نبی کو میسر نہیں آئے تتے "۔(ص۲۲))

یماں ہمیں اس امرے بحث نہیں کہ مرزا صاحب جن امور کو "مجزات"

کے نام سے موسوم کرتے ہیں ، وہ وا تعنا مجرہ ہیں بھی یا نہیں اور یہ کہ ان سے ان کی رسالت و نبوت ثابت بھی ہوتی ہے یا نہیں؟ یماں کل خور صرف یہ امرہ کہ مرزا صاحب کس طرح امرار و تحرار کے ساتھ نبوت و رسالت کا دعویٰ کرتے ہیں ' پھر کس طرح اس کے لیے "دی اللی" کا بارش کی طرح نازل ہونا بیان کرتے ہیں ' پھر کس تحدی کے ساتھ اپنی رسالت و نبوت کے جبوت میں دنیا کے ساتے اپنے مجزات کی طویل فرست پیش کرتے ہیں اور کس طرح ان مجزات میں تمام انبیاء کرام سے برتری اور فرقیت کا ادعا کرتے ہیں اور کس طرح اپنے کو تمام انبیاء کرام کے معیار پر برتری اور فرقیت کا ادعا کرتے ہیں اور کس طرح اپنے کو تمام انبیاء کرام کے معیار پر برتری اور فرقیت کا ادعا کرتے ہیں اور کس طرح اپنے کو تمام انبیاء کرام کے معیار پر برتا ہوتا ہیں تریا ہے کہ مرزا میں کرتا ہے کہ مرزا میں کرتا ہے کہ مرزا میں رہتا ہے یا امتی کی جنت ہیں۔۔۔؟

دعو**ت:** منصب نبوت و رسالت سے سرفراز ہونے کے بعد انبیاء کرام کا مثن شر*د*ئ ہوتا ہے۔ وہ مبعوث ہو کر کلوق کو ایمان باللہ کی دعوت دیتے ہیں اور اسے یہ ہتاتے ہیں کہ دنیا کی فلاح اور آخرت کی نجات صرف ان کے قدموں سے دابستہ ہے۔ ان کی پیروی بی موجب نجات ہے اور ان سے پہلے جتنے نبی گزر چکے ہیں' صرف ان پر ایمان لانا کانی نہیں۔ اب مرزا صاحب کو دیکھتے کہ وہ کس طرح انبیاء کرام کی نقالی کرتے ہوئے تمام انسانیت کو اپنے دعوی پر ایمان لانے کی دعوت دیتے ہیں اور کس طرح تمام انسانیت کی نجات و فلاح کو اپنے قدموں سے دابستہ تلاتے ہیں۔ اس طرح تمام انسانیت کی نجات و فلاح کو اپنے قدموں سے دابستہ تلاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں مرزا صاحب کی سیکنوں عبارتوں میں سے چند درج ذیل ہیں:

1- استخ نکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نئی بھی اور شریعت کے مزوری احکام کی تجدید ہے۔ اس لیے خدا تعالی نے میری تعلیم اور اس وحی کو جو میرے اوپر نازل ہوتی ہے فلک یعنی کشتی کے نام سے موسوم کیا ہے... اب دیکھو خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی اور تمام انسانوں کے لیے مدار نجات ٹھرایا ہے۔ جس کی آنکھیں ہوں ویکھے اور جس کے کان ہوں سے "۔('اربعین " نمبر'' ماشید')

۲ - "ان کو کمہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے پس کیا تم قبول کرو کے یا نہیں پھر ان کو کمہ کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے۔ پس کیا تم ایمان لاؤ کے یا نہیں"۔(ترجمہ علی الهام "حقیقته الوحی" صالے)

"اور ایمان والول کو خوشخبری دے کہ خدا کے حضور میں ان کا قدم صدق پر ہے"۔(ترجمہ عربی الهام مسملے)

۳ - المسغد كے رہنے والے اور توكيا جاتا ہے كہ كيا ہيں سغد ك رہنے والے اور توكيا جاتا ہے كہ كيا ہيں سغد ك رہنے والے والے والے ہوں گے۔ وہ تيرے پر ورود بجيجيں كے اور كميں كے كہ اے ہمارے خدا ہم لے ايك منادى كرنے والے كى آواز سى ہے جو ايمان كى طرف بلا آ ہے اور خداكى

طرف بلا آ ہے اور چکتا ہوا چراغ ہے"۔ (ترجمہ عبی الهام 'ص 20) 2 - "خدا ایسا نہیں کہ تھھ کو چھوڑ دے جب تک کہ پاک اور پلید میں فرق نہ کر دکھلا دے"۔ (ایسا' ص 21)

۲- "کمہ اگر تم خدا ہے محبت رکھتے ہو تو آؤ میری پیروی کو آگہ فدا ہے ہوت رکھے"۔ (ایٹا ممال)

۸۔ "کمہ تمہارے پاس خدا کا نور آیا ہے پس اگر مومن ہو تو انکار
 مت کرو"۔(ایپنا می ۸۰)

۱۰ "ان کو کمہ آگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو آؤ میری پیردی کو ' آ خدا بھی تم سے محبت کرتے ہو تو آؤ میری پیردی کو ' آ خدا بھی تم بہ کرے اور آگر تم خرارت کی طرف عود کو گے تو ہم بھی عذاب دینے کی طرف عود کریں گے اور ہم نے جنم کو کافروں کے لیے قید خانہ بتایا ہے "۔

(اینا' م ۸۲)

ان تمام المالات میں 'جنیس مرزا صاحب نے اپنی وی کی حیثیت سے پیش

کیا ہے' خاص بات یہ ہے کہ قرآن مجید کی آیات کے جملے جوڑ جوڑ کر انہیں الہام کے قالب میں ڈھالا گیا ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ جن الفاظ میں آخضرت صلی الله علیہ وسلم اور انہیاء سابقین اپ فاطبوں کو ایمان کی وعوت ویتے تھے' ٹھیک انمی الفاظ میں مرزا صاحب تمام دنیا کو اپی وحی پر ایمان کی وعوت دے رہے ہیں۔ جس طرح موئی علیہ السلام کی تشریف آوری کے بعد صرف انہیائے سابقین پر ایمان لانا اور ان کی شریعت پر چلنا نجات کے لیے کافی نہیں تھا جب تک کہ موئی علیہ السلام کی وعوت 'ان کی وحی اور ان کی شریعت پر ایمان نہ لایا جائے یا جس طرح کہ عینی علیہ السلام کے آنے پر نجات صرف ان کی اجاع میں منحصر ہوگئی تھی یا جس طرح کہ عینی منحصر ہوگئی تھی یا جس طرح کہ مینی منحصر ہوگئی تھی یا جس طرح کہ مینی منحصر ہوگئی تھی یا جس طرح کہ مینی منحصر ہوگئی تھی یا جس طرح کہ مناح کہ ایک ایک بروی میں منحصر ہوگئی ٹھیک اس طرح مرزا صاحب کی وحی کا اعلان ہے:

قل ان كنتم تحبون الله فا تبموني يحببكم الله

"ان کو کمہ اگر تم خدا ہے مجت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کو تا خدا بھی تم ہے محبت کرے"۔ ("حقیقته الومی" ص 24)

ظاہر ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو وین اور اس کے اصول و فروع مرزا صاحب کی آمد ہے پہلے موجود ہے وی ان کی آمد کے بعد بھی موجود ہیں۔ قرآن کریم وی ہے احادیث کی کتابیں وی ہیں۔ محراب امت محمدیہ کی نجات صرف محمد تصوف اصول وغیرہ تمام متعلقہ علوم وی ہیں۔ محراب امت محمدیہ کی نجات صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں ہے وابستہ نہیں بلکہ اب اس کے لیے مرزا صاحب کی نبوت و رسالت ان کی وی اور ان کی تعلیم پر المان لانا اور عمل کرنا بھی شرط قرار پالے۔ بلکہ اس سے بیدھ کریے کہ اب قرآن کریم کی تغییر احادیث نبویہ اور فقہ و کلام اور تصوف و عقائد کے بیانے بھی بدلنے موں میں امت مسلمہ کی تیمہ صدیوں کے اور تضیر تا کی علیہ اس کی پچھ اور تضیر تا کی علیہ اور تضیر تا کی اللہ علیہ اس کی پچھ اور تضیر تا کی علیہ اس کی پچھ اور تضیر تا کی قرائی مدیث کو توا کان مرزا صاحب کی تشریح و تشیر بر بی لانا بڑے گا۔ ساری امت ایک حدیث کو توا کان مرزا صاحب کی تشریح و تشیر بر بی لانا بڑے گا۔ ساری امت ایک حدیث کو

صحح قرار دے اور مرزا صاحب کی "دی" اسے غیر صحح بتائے تو نیصلہ مرزا صاحب کا بی مسلم ہوگا۔ تمام عقائد کی کتابوں میں ایک عقیدہ لکھا ہو اور مرزا صاحب اس کے خلاف بتائیں تو مرزا صاحب کا بتایا ہوا عقیدہ بی صحح مانتا پڑے گا۔ یہ ہمارا قیاس نمیں بلکہ ان کی نبوت اور اس کے لوازم کا منطق بتیجہ ہے۔ وہ خود لکھتے ہیں:

دواگر ایمان اور حیاء سے کام لیتے تو اس کارروائی پر نفرین کرتے ہو مرعلی گولادی نے میرے مقابل پر کی کیا جس نے اس کو اس لیے بلایا تھا کہ جس اس سے ایک مفقول بحث کر کے بیعت کر لوں؟ جس حالت بیس بیل بار بار کمتا ہوں کہ خدا نے جھے مسیح موجود مقرر کر کے بھیجا ہے اور جھے بنا ویا ہے کہ فلال حدیث تجی ہے اور فلال جموئی ہے اور قرآن کے صحیح معنوں سے جھے اطلاع بخش ہے تو پھر جس کس بات بیل اور قرآن کے کے لیے ان لوگوں سے منقول بحث کوں؟ جب کہ جھے اپنی وی پر ایبا بی کے لیے ان لوگوں سے منقول بحث کوں؟ جب کہ جھے اپنی وی پر ایبا بی ایمان ہے جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن کریم پر تو کیا انہیں جھے سے ایمان ہے جسیا کہ توریت اور انجیل اور قرآن کریم پر تو کیا انہیں جھے سے بہ توقع ہو گئی ہے کہ بیل ان کے خلیات بلکہ موضوعات کے ذنجرہ کو من کر اپنے بیٹین کو چھوڑ دوں' جس کی حق الیقین پر بنا ہے اور وہ لوگ بھی اپنی اپنی خد کو تہیں چھوڑ دوں' جس کی حق الیقین پر بنا ہے اور وہ لوگ بھی اپنی ضد کو نہیں چھوڑ دوں' جس کی حق الیقین پر بنا ہے اور وہ لوگ بھی اپنی ضد کو نہیں چھوڑ دوں' جس کی حق الیقین پر بنا ہے اور وہ لوگ بھی اپنی ضد کو نہیں چھوڑ دوں' جس کی حق الیقین پر بنا ہے اور وہ لوگ بھی اپنی ضد کو نہیں چھوڑ دوں' جس کی حق الیقین پر بنا ہے اور وہ لوگ بھی اپنی

دعا واضح ہے کہ جو اسلامی عقائد متوارث چلے آتے ہیں وہ تو "ضد" ہے اور مرزا صاحب کی "وجی" جو پھھ بتائے وہ حق الیقین ہے۔ توریت و انجیل اور قرآن کی طرح لائق ایمان ہے۔ حدیث و قرآن کے معنی و منہوم اور اسلامی ذخرہ عقائد و اصول پر محم اب مرزا صاحب کی ذات ہے۔ وہ جس عقیدہ و محم کو چاہیں ، باقی رکھیں یا موقوف کر ویں۔ خلاصہ سے کہ جب مرزا صاحب کی پیروی میں نجات مخصر ہوگی تو نجات کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت پر ایمان لانا اور آپ کے وین و شریعت پر عمل کرنا کافی نہ رہا۔ بلکہ اب مرزا صاحب کی نبوت برو ایمان لانا اور آپ کے وین و شریعت پر عمل کرنا کافی نہ رہا۔ بلکہ اب مرزا صاحب کی نبوت برو ایمان کا ایمان ان کی پیروی کفیل نجات تھری۔

دو فريق:

انبیاء عیم السلام دنیا میں تشریف لاتے ہیں تو خبیث و طیب چھٹ کر الگ ہو جاتے ہیں اور ان کی وعوت کو تبول کرنے یا نہ کرنے کے بتیجہ میں وو فریق وجود میں آتے ہیں۔ ایک فریق ان کی وعوت پر لبیک کمنے والوں کا ہو تا ہے 'جنہیں مومن اور مسلم کما جا تا ہے اور وو مرا فریق ان کی وعوت کو نہ مانے والے متحروں کا 'جنہیں کافر' ظالم' جنمی اور خارج از اسلام کما جا تا ہے۔ گویا انبیاء علیم السلام کی وعوت کے نتیج میں انسانیت خود بخود سعاوت و شقاوت کے وو خانوں میں بث جاتی ہے۔ سے مرزا صاحب کے دعوی اور وعوت کا فطری اور منطق بتیجہ بھی کی ہوتا ہے۔ سے تھا اور کی ہوا ہمی کہ ان پر ایمان لانے والے ان کے نزدیک مومن و مسلم کملائے اور انکار کرنے والے (معاذ اللہ) کافر' مردود اور جنمی قرار پائے۔ مرزا صاحب یہ اصول تنلیم کرتے ہیں کہ:

ا۔ یہ کھتہ یاد رکھنے کے لائق ہے کہ اپنے دعویٰ کے انکار کرنے دالوں کو کافر کمنا یہ صرف ان نبیوں کی شان ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے شریعت اور احکام جدیدہ لاتے ہیں' لیکن صاحب الشریعت کے ماسوا جس قدر ملم اور محدث ہیں' کو وہ کیسی ہی جناب اللی میں اعلیٰ شان رکھتے ہوں اور خلعت مکالہ المهید ہے سرفراز ہوں' ان کے انکار ہے کوئی کافر نہیں بن جا آ'۔(حاشیہ ''تریاق القلوب'' ص ۱۳۳۰' ''روحانی فرائن' ص ۱۳۳۲'

۲- "ان الهامات من ميرى نبت بار بار بيان كيا كيا كيا كه به خدا كا فرستاده فدا كا مامور فدا كا المن اور خدا كى طرف سے آيا ہے۔ جو كھر كمتا ہے اس پر ايمان لاؤ اور اس كا وشن جنمى ہے۔ (وشن سے وہ تمام لوگ مراد جي جو ايمان نہيں لائے جيسا كه الكل نمبر سے واضح ہے۔ ناقل)

("انجام أتحم مس" روحاني فرائن مس" على

سا۔ "جو مخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیت میں واخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جنی ہے"۔

(مرزا صاحب کا المام' مندرجه "تذکه" مسسس طبح دوم' مل ۱۳۳۳ طبع چارم)

" - "سوال (۱) حنور عالی نے ہزاروں جگہ تحریر فربایا ہے کہ کلمہ کو اور اہل قبلہ کو کافر کمنا کمی طرح صحح نہیں ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ علاوہ ان مومنوں کے جو آپ کی تحفیر کر کے کافر بن جائیں' مرف آپ کے نہ مانے سے کوئی کافر نہیں ہوسکا۔ لیکن عبدا کھیم خان کو آپ لکھتے ہیں کہ ہرایک محض جس کو میری وعوت پنچی ہے' اور اس نے جھے قبول نہیں کیا' وہ مسلمان نہیں ہے۔ اس بیان اور پہلی کابوں کے بیان ہیں تاقض ہے"۔ ("روحانی فرائن' م سامان جو اس بیان اور پہلی کابوں کے بیان ہیں تاقض ہے"۔ ("روحانی فرائن' م ۲۵)

۵ - "الجواب: یہ عجیب بات ہے کہ آپ کافر کمنے والے اور نہ مائے والے کو دو متم کے انسان تھمراتے ہیں حالاتکہ ضدا کے نزویک ایک ہی متم ہے کوئکہ جو محض مجھے نہیں مانتا دہ اس وجہ سے نہیں مانتا کہ وہ مجھے مفتری قرار دیتا ہے۔ گر اللہ تعالی فرما تا ہے کہ خدا پر افتراء کرنے والا سب کافروں سے بڑھ کر کافرہے"۔

(''حقیقته الوحی" مس۱۹۳'''روحانی نزائن" مس۱۹۲' ج۳۲) ۲ - ''بو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا کیونکہ میری نسبت خدا اور رسول کی پیش محوئی موجود ہے"۔ (ایسنا' مس۱۹۳) ۷ - ''بلا شبہ وہ فخص جو خدا تعالیٰ کے کلام کی تکذیب کرتا ہے' کافر ہے۔ سوجو مخض مجھے نہیں مانتا' وہ مجھے مفتری قرار دے کر مجھے کافر ٹھمرا تا ہے۔ اس لیے میری تحفیری وجہ سے آپ کافر بنا ہے"۔

(ایناً طاشیه ص ۱۹۳۱)

۸۔ "جو فض خدا اور رسول کے بیان کو نہیں ماتا اور قرآن کی کھذیب کرتا ہے اور جھ کو کھنیب کرتا ہے اور جھ افدا تعالیٰ کے نشانوں کو رو کرتا ہے اور جھ کو باوجود صدیا نشانوں کے مفتری نمبراتا ہے تو وہ مومن کیو کر ہوسکتا ہے اور اگر وہ مومن ہے تو میں بوجہ افترا کرنے کے کافر نمبرا۔ کیونکہ میں ان کی نظر میں مفتری ہوں"۔(ایپنا می ملا" ۱۹۳۳) "روحانی نزائن" می ۱۸۸ ، ۲۲۲)

9 - "کافر کو مومن قرار دینے سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جو فضی درحقیقت کافر ہے وہ اس کے کفر کی نفی کرتا ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ جس قدر لوگ میرے پر ایمان نہیں لاتے وہ سب کے سب ایسے ہیں کہ ان تمام لوگوں کو دہ مومن جانتے ہیں جنوں نے جملے کو کافر نمبرایا ہے۔ میں اہل قبلہ کو کافر نہیں کتا لیکن جن میں خودا نہیں کے ہاتھ میں اب بھی اہل قبلہ کو کافر نہیں کتا لیکن جن میں خودا نہیں کے ہاتھ ہے۔ وجہ کفریدا ہوگئ ہے ان کو کیوں کہ مومن کمہ سکتا ہوں"۔

(ايناً م ١٨٥ ماشيه "روماني فرائن" م ١٨٥ ج١٢)

مرزا صاحب کی اس تمام تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ جن لوگوں نے مرزا کو ان کے وعویٰ نبوت کی وجہ سے خارج از اسلام قرار دیا' وہ تکفیر کی وجہ سے کافر ہوئے اور جن لوگوں نے مرزا صاحب کو قبول نہیں کیا اور ان پر ایمان نہیں لائے' وہ ان "کافروں" کو کافرنہ کنے کی وجہ سے کافر ہوئے۔ بس اب اہل قبلہ صرف وہ لوگ ہیں جو مرزا صاحب کی تقدیق کرتے ہیں۔ لطفہ یہ ہے کہ لاہوری فرقہ جو مرزا صاحب کے نہ مائے والوں کو مسلمان کتا ہے' وہ بھی مرزا صاحب کے اس فتویٰ کی دو سے نہ مائے والوں کو مسلمان کتا ہے' وہ بھی مرزا صاحب کے اس فتویٰ کی دو سے "کافروں" کو مسلمان سیمے کی بنا ہر کافر قرار یا آ ہے۔

ا چونکہ میں مسیح موجود ہوں اور خدا نے عام طور پر میرے کیے اسان سے نشان ظاہر کیے ہیں' پس جس مخص پر میرے مسیح موجود ہونے

کے بارے میں ضدا کے نزدیک اتمام جمت ہوچکا ہے اور میرے دعوے پر وہ اطلاع باچکا ہے، وہ قابل مواخذہ ہوگا"۔

(ايينا عمديدا "روحاني فرائن" مع ١٨٨، ٢٢٦)

ا - "فدا کے نزدیک جس پر تمام جمت ہوچکا ہے اور فدا کے نزدیک جو موافذہ کے لائق ہوگا۔ ہاں چونکہ شریعت کی بنیاد فلاہر پر ہے' اس لیے ہم مکر کو مومن نہیں کمہ سکتے اور نہ ہے کمہ سکتے ہیں کیونکہ کافر کا لفظ ہیں کہ وہ موافذہ سے بری ہے اور کافر مکر کو بی کتے ہیں کیونکہ کافر کا لفظ مومن کے مقابل پر ہے''۔(صوب) اینا' میدا' بہہ)

۳۱ - "اور کفر دو قتم پر ب (اول) ایک بید که کفر که ایک محض اسلام سے بی افکار کرتا ہے اور آمخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ (دوم) دوسرے بید کفر کہ مثلا دہ میج موعود کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام مجت کے جموثا جانتا ہے۔ جس کے مانے اور سچا جانے کے بارے میں خدا اور رسول نے تابید کی ہے اور پہلے نہیوں کی کتابوں میں بھی تاکید پائی جاتی ہے۔ پس اس لیے کہ وہ خدا اور رسول کے قربان کا محر ہے کافرے اور اگر خور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قتم کے کفرایک بی قتم میں واخل ہیں"۔ (ایسنا میں میا) ایسنا کھا جائے تو یہ دونوں قتم کے کفرایک بی قتم میں واخل ہیں"۔ (ایسنا میں میا) ایسنا کھا جائے تو یہ دونوں میں کفرایک بی قتم میں واخل ہیں "۔ (ایسنا میں میا) ایسنا کھا بیتا ہے۔

اس استدلال کا عاصل ہے ہے کہ مرزا صاحب کو نہ مانے والے ان کے خیال میں وراصل خدا و رسول کے محر ہیں اندا ان کے کفر میں کوئی شک و شبہ نہیں۔

۱۳ - "اس میں شک نہیں کہ جس پر خدا تعالی کے نزدیک اول قتم کفر یا دو سری قتم کفر کی نبیت اتمام جمت ہوچکا ہے، وہ قیامت کے ون موا خذہ کے لائق ہوگا اور جس پر خدا کے نزدیک اتمام جمت نہیں ہوا اور وہ کذب اور محر ہے تو کو شریعت نے (جس کی بنا ظاہر پر ہے) اس کا نام وہ کافری رکھا ہے اور جم بھی اس کو باتباع شریعت کافر کے نام سے ی

پکارتے ہیں گر پھر بھی وہ خدا کے نزدیک بموجب آیت لا یکف الله نفسا الله وسعها قابل مواخذہ نہیں ہوگا۔ ہاں ہم اس بات کے مجاز نہیں ہیں کہ ہم اس کی نبیت نجات کا تھم دیں۔ اس کا معالمہ خدا کے ساتھ ہے ہمیں اس میں دخل نہیں "۔(اینا 'ص ۸۰ اینا ص ۸۱) بینا ص ۸۱) جس اس میں دخل نہیں "۔(اینا 'ص ۸۰) اینا ص ۸۱)

اس تقریر کا حاصل ہے ہے کہ مرزا صاحب کا انکار دغوی احکام کے لحاظ ہے تو ہرحال کفر ہے اور اخروی لحاظ ہے ہمی وہ اے کافر کنے بی کے پابلہ ہیں۔ البتہ یہ خدا کو علم ہے کہ اس پر ٹھیک طرح اتمام ججت ہوا یا نہیں اور وہ اس انکار میں معذور تھا تو تابل مواخذہ نہیں ہوگا لیکن یہ بسرحال خدا کے ساتھ معاملہ ہے۔ ہمارا جمال تک تعلق ہے، ہم ہرایک نہ مانے والے کو کافر بی کہیں اور محمیس کے۔ یہ ٹھیک وی اصول ہے جو انجیاء علیم السلام کے نہ مانے والوں پر جاری ہوتا ہے۔

مرزا صاحب نے اپنے نہ مانے والوں کو صرف لفظی اور زہنی طور پر اسلام ے فارج نہیں کیا بلکہ اپنی امت کو یہ تھم بھی فرایا کہ وہ دیگر مسلمانوں سے کلی طور پر انقطاع افتیار کرلیں۔ دینی اور معاشرتی امور میں ان سے کوئی تعلق اور واسطہ نہ رکھیں۔ مرزا صاحب کے محکوں کو ایک الهام میں ابولیب اور بابان قرار دے کر ان کی بلاکت کی خبردی می تھی: تبت یدا ابی لہب و تیب اس الهام کی تشریح کرتے ہوئے مرزا صاحب کھتے ہیں:

"اس كلام التى سے ظاہر ہے كہ تحفير كرنے والے اور كلفيب كى راه افتيار كرنے والے اور كلفيب كى راه افتيار كرنے والے (جن بي وہ تمام مسلمان شامل بيں جو مرزا صاحب پر المان نہيں لائے۔ ناقل) ہلاك شدہ قوم ہے۔ اس ليے وہ اس لائق نہيں بين كہ ميرى جماعت بين سے كوئى هخص ان كے بيچے نماز پڑھے۔ كيا زندہ مروہ كے بيچے نماز پڑھ سكما ہے؟ پس ياد ركھو جيسا كہ خدا نے ججے اطلاع دى ہے تممارے پر حرام ہے اور قطعى حرام ہے كہ كمى مكفو اور كمذب يا

متردد کے بیجے نماز برمو ... جہیں دوسرے فرقوں کو جو دعوی اسلام کرتے ہیں بکلی تک کرنا روے گا کیا تم چاہتے ہو کہ خدا کا الزام تسارے مریر ہو اور تمهارے عمل حبط ہو جائیں اور تمہیں خبرنہ ہو"۔

("اربعین" ، نمبرس ماشیه م ۳۳)

ب مرزا صاحب کے دعوہ نبوت و رسالت کا مختر سا خاکہ ہے جو ان کی تقنیفات اور اشتمارات و اخبارات کے سینکلول نس بزارول صفات بر منتشر ب-نمایت اختصار کے ساتھ ان کے وعویٰ کی نوعیت' اس کے اثرات اور نائج و ثمرات کا ایک مرتبہ نقشہ آپ کے سامنے ہے۔ اس پر ایک نظر ڈال کر انساف سیجئے کہ امت کے لاہوری فرقے کا یہ دعوی کمال تک صداقت پر جن ہے کہ مرزا صاحب

اب مرزا صاحب کی نبوت ہر ایک اور پہلوے غور کیجے۔ اسلام کا اونیٰ طالب علم بھی اس امرے واقف ہے کہ (۱) کسی غیرنی کو نی پر نعنیات نہیں ہو سكت. (٢) انبيائة كرام عليهم السلام ميل بانج معزات ليني معزت ابراهيم معزت نوح ا حضرت موی عصرت عینی اور حضرت محد رسول الله ملی الله علیه و علیم وسلم تمام انبیاء كرام عليم السلام سے افضل بين اور (٣) كه حفرت عيلى عليه السلام صاحب شریعت رسول تھے یہ اسلام کے وہ سلمہ عقائد ہیں جن میں بھی دورائیں سی ہوئیں۔ اب دیکھتے کہ مرزا صاحب نے بیسیوں جگہ حفرت عینی علیہ السلام سے افسیلت کا وعویٰ کیا ہے۔ موصوف نے جب تک حریم نبوت میں قدم نہیں رکھا تھا اس وقت تک وہ حضرت عینی علیہ السلام پر اپی "بزوی فضیلت" کے قائل تھے۔

"اس جگه کی کوبید وہم نہ گذرے کہ میں لے اس تقریر میں اینے ننس کو حفرت مسح پر نعیات دی ہے۔۔۔۔۔ کوئلہ یہ ایک جزی فنيلت ہے جو غيرني كوني پر بھي ہو سكتى ہے"۔

("ترياق القلوب" م ١٥٥ روحاني خزائن)

اور جب مقام نبوت تك ترقى كى تو كمل كر اطلان كر ديا: ــ

(۲) "خدا نے اس امت میں مسے موعود بھیجا جو اس سے پہلے مسے (۲) "خدا نے اس امت میں مسے موعود بھیجا جو اس سے پہلے مسے (حضرت عیلی علیہ السلام) سے اپنی دفتمام شان" میں بہت بردھ کر ہے اور دوسرے مسے کا نام غلام احمد رکھا۔"("حقیقت الوحی" ص ۱۳۸ روحانی خرائن۔ ۱۵۲ میں ۲۲۲)

(٣) جھے قتم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر می ابن مریم میری جان ہے اگر می ابن مریم میرے زمانہ میں ہو آ تو وہ کام جو میں کر سکنا ہوں وہ ہرگز نہ کر سکنا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ ہرگز نہ و کھلا سکنا۔"
("حقیقتہ الوحی ص ١٣٨، روحانی فزائن۔ ١٥٣، ٢٢٣

مرزا صاحب سے ان کے کی نیاز مند نے سوال کیا کہ تریاق القلوب اور مابعد کی عبارتوں میں تناقض ہے' اس کے جواب میں مرزا صاحب نے اپی وی' نبوت اور مسجیت پر ایک طویل تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

(٣) "اواكل ميں ميرا يمى عقيدہ تھاكہ مجھ كو ميح ابن مريم سے كيا نبست ہے؟ وہ نبی ہے اور اگر نبست ہے؟ وہ نبی ہے اور فدا كے بزرگ مقربين ميں سے ہے۔ اور اگر كوئى امر ميرى فضيلت كى نبست ظاہر ہوتا تو ميں اس كو جزى فضيلت قرار ربتا تھا۔ گر بعد ميں جو خدا تعالى كى وحى بارش كى طرح ميرے پر نازل ہوئى اس نے مجھے اس عقيدہ پر قائم نہ رہنے ديا اور صريح طور پر نبى كا خطاب مجھے دیا۔"("حقیقته الوجی" ص ۱۳۳) مدا)

(۵) "میح این مریم آخری خلیفہ مولی علیہ السلام کا ہے اور بی آخری خلیفہ اس خلیفہ اس نبی کا بوں جو خبرالرسل ہے۔ اس لیے خدا نے چایا کہ مجھے اس سے کم نہ رکھے... بیس کیا کول اور کس طرح خدا کے تھم چموڑ سکتا ہوں

اور کس طرح اس روشن سے جو مجھے دی گئ آرکی ہیں آ سکنا ہوں۔ خلاصہ سے کہ میری کلام ہیں کچھ ناقض نہیں ' ہیں تو خدا تعالی کی وی کی پیروی کرنے والا ہوں جب تک مجھے اس سے علم نہ ہوا ہیں وی کہتا رہا جو اواکل ہیں ' ہیں نے کہا اور جب مجھ کو اس کی طرف سے علم ہوا تو ہیں نے اس کے تحالف کما"۔("حقیقتہ الوی" مین میں ا

مرزا صاحب کی اس تقریرے چند چنیں کھر کرسامنے آگئی۔

اول : سے طے شدہ اصول ہے کہ غیر نبی کو نبی پر نعیلت کل نمیں ہو سکت۔ دوم : اواکل میں مرزا صاحب کا عقیدہ کبی تھا کہ عینی علیہ السلام نبی ہیں اور دہ خود غیر نبی۔ اس لیے اگر انہیں اپنی کمی بات میں حضرت عینی علیہ السلام پر نعیلت نظر آتی تو اے بزئی نعیلت پر محول کرتے۔

سوم : بعد میں وی النی کی جو بارش ان پر نازل ہوئی اس نے ان کے اس عقیدہ میں تبدیلی پیدا کرویا۔ میں طور پر انہیں منصب نبوت عطا کرویا۔

سی بین بین اس منصب پر فائز ہونے کے بعد وہ "اپی تمام شان بی " عینی علیہ اللهم سے افغال قرار وے دیے گئے۔

پنجم : اس تبدیلی عقیده کی بنیاد صرف ان پر نازل شده دی تھی اور وه اس دی کی چروی کرنے پر مجور تھے۔

(۱) "اس جگه سه مجی یاد رہ که جبکه مجھ کو تمام دنیا کی اصلاح کے لیے ایک خدمت سروکی ملی ہے اس دجہ سے کہ امارا آقا اور مخدوم تمام دنیا کے لیے آیا تما تو اس عظیم الثان خدمت کے لحاظ سے مجھے دہ قوتی اور طاقیں بھی دی گئی ہیں جو اس بوجھ کے اٹھانے کے لیے ضروری تھیں۔
اور وہ معارف اور نشان بھی دیے گئے جن کا دیا جانا اتمام جست کے لیے
مناسب وقت تھا۔ گر ضروری نہ تھا کہ حضرت عیسیٰ کو وہ معارف اور نشان
دیے جاتے کیونکہ اس وقت ان کی ضرورت نہ تھی۔

اس لیے حضرت عینی کی سرشت کو صرف وہ قوتیں اور طاقیں وی گئیں جو یہودیوں کے ایک تعوث سے فرقہ کی اصلاح کے لیے ضروری تعییں۔ اور ہم قرآن شریف کے وارث ہیں جس کی تعلیم جامع تمام کمالات ہے اور تمام دنیا کے لیے ہے۔ گر حضرت عینی صرف تورات کے وارث سے جس کی تعلیم ناقص اور مختص القوم ہے۔"("حقیقت الوی" می الما)

یمال یہ بحث نمیں کہ مرزا صاحب کی اس تقریر میں کیا سقم ہے اور اس کا کتنا حصہ محض شعری و وہی مقدمات پر جنی ہے۔ یمال صرف یہ و کھانا ہے کہ مرزا صاحب کے بقول ان کی سرشت میں دہ تمام قوتیں اور طاقتیں رکھی گئی جی جن سے عیلی علیہ السلام (نعووذ باللہ) محروم تھے۔ یہ تو فطری قوتوں میں مرزا صاحب کی برتری تقی۔ اب رومانی طاقتوں میں ان کو بلندی و کھئے:

(2) "پرجس حالت میں ہے بات ظاہر اور بدی ہے کہ حضرت عینی علیہ السلام کو ای قدر روحانی قوتیں اور طاقتیں دی گئی تھیں جو فرقہ یہود کی اصلاح کے لیے کانی تھیں قو بلاشبہ ان کے کمالات بھی ای پیانہ کے فاظ ہے ہوں گے۔۔۔۔ اور جمیں تھم ہے کہ تمام احکام میں اظاق میں عبادات میں آخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیردی کریں۔ پی اگر ہماری فطرت کو وہ قوتیں نہ دی جاتیں جو آخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام کمالات کو ظلی طور پر حاصل کر سکتیں تو ہے تھم جمیں ہرگز نہ ہوتا کہ اس بررگ نی کی چیردی کرو کیونکہ خدا تعالی فوق الطاقت کوئی تکلیف نیس بررگ نی کی چیردی کرو کیونکہ خدا تعالی فوق الطاقت کوئی تکلیف نیس بررگ نی کی چیردی کرو کیونکہ خدا تعالی فوق الطاقت کوئی تکلیف نیس

مر ایں است کمتب و لما کار طفلال تمام خواہد شد

(A) "اس امر میں کیا شک ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو وہ فطرتی طاقتیں نہیں وی گئیں جو جھے دی گئیں' کو نکہ وہ ایک فاص قوم کے لیے آئے سے اور اگر وہ میری جگہ ہوتے تو اپنی اس فطرت کی وجہ سے وہ کام انجام نہ دے کئے جو فدا کی عنایت نے مجھے انجام دینے کی قوت دی۔" ("حقیقتہ الوی" مس ۱۵۳)

- (۹) "اس بات میں مجرنا اور منہ بنانا اچھا نہیں کیا جس قاور مطلق نے حضرت عیلی علیہ السلام کو پیدا کیا وہ الیا تی ایک اور انسان یا اس سے بہتر پیدا نہیں کر سکنا (عل جلالہ)"("حقیقتہ الوی عن ۱۵۳ میرے) منتمام نہیوں کے نام میرے نام رکھی مگر میج ابن مریم کے نام سے فاص طور پر جھے مخصوص کرکے وہ میرے پر رحمت اور عنایت کی مئی جو اس پر نہیں کی مئی۔ آکہ لوگ سمجھیں کہ فضل خدا کے ہاتھ میں ہے جس کو چاہتا ہے وتا ہے۔ آگر میں اپنی طرف سے یہ باتمیں کرتا ہوں تو جھوٹا
- (۱) "چرجب که خدا نے اور اس کے رسول نے اور تمام نمیوں نے آخری زمانہ کے میچ کو اس کے کارناموں کی وجہ سے افضل قرار دیا ہے تو چریہ شیطانی وسوسہ ہے کہ یہ کما جائے کہ کیوں تم میچ ابن مریم سے اپنے تشکی افضل قرار دیتے ہو۔"("حقیقتہ الوحی" م ۱۵۵)

مول"_("حقيقته الوى" م ١٥٣)

(۱) "جو مخص پہلے مسیح کو افغنل سمجھتا ہے اس کو نصوص مدید اور قرآنیہ سے قابت کرنا چاہیے کہ آنے والا مسیح (مرزا غلام احم) پچو چزی نہیں نہ نبی کملا سکتا ہے نہ تھم جو پچو ہے پہلا ہے"۔

(''حقیقته الوی" ص۵۵)

یہ سب حالے مرزا صاحب کی مرف ایک کتاب سے لیے محے ہیں۔ مرزا صاحب کے لیے اینے رقیب (معرت میلی علیہ السلام) سے نوک جمونک کا مشغلہ کچم ایا مرغوب تماکہ انہوں نے بلا مبالغہ ہزاروں جگہ اس موضوع پر کل افتانیاں کی ہیں' جنس برصنے کے لیے بھی پھرکا ول چاہیے۔ بسرمال اگر عمل و انساف نام کی کوئی چے دنیا میں موجود ہے تو مرزا صاحب کی مندرجہ بالا تعریحات سے معمولی عمل و فهم كا آدى بهى اس نتيج ير بنيج كاكه أكر عيلى عليه السلام صاحب شريعت رسول تن تو مرزا مادب کو ان سے بید کر "عظیم ترین مادب شریعت رسول" ہونے کا دعوی -- اب اے ظلی مجازی نی کو' امتی نی کا لتب دو' یا "آزری نی" سمجمو-سرحال الل عمل و وانش من کریمی کسی مے ۔

من انداز قدت راے شاسم بر رنگے کہ خوای جامہ ے بوش

اور ایک عینی علیہ السلام بی کی کیا تخصیص ؟ مرزا صاحب کے نزدیک کوئی بھی نی اور رسول ان کے مرتبہ کو نمیں پنچا' وہ کہتے ہیں: ۔

ردضہ آدم کہ تھا نا کمل اب تلک میرے آنے سے ہوا کائل بجملہ برگ و بار (براین پنجم)

اور

شد بر نی با آمد نم ۾ رسولے نمال بہ پيرا پنم (در تثمن)

اور ان کا یہ فقرہ ہمی پہلے کمیں نقل کر چکا ہوں:

" بچ تو یہ ہے کہ اس (خدا) نے اس قدر معرات کا دریا روال کر دیا ہے کہ باشٹناء ہارے نی ملی اللہ علیہ وسلم کے باتی تمام انبیاء علیم السلام

میں ان کا ثبوت اس کثرت کے ساتھ قطعی اور یقینی طور پر محال ہے۔" ("تمتد حقیقتد الوی" ص ۱۳۳۱)

یہ ہے مرزا صاحب کی باران وی کا طوفان اور ان کے دریائے مجزات کی روائی! جس میں ایک دو نہیں بلکہ تمام انہاء کے اعجازی سفینے ڈوب ڈوب جاتے ہیں۔ گران کی امت کا ایک کروہ ہنوز ای ٹیک میں ہے کہ حضرت صاحب نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا؟

بسرحال اگر کسی کو حق تعالی نے دیدہ بصیرت عطا کیا ہے تو اسے یہ سیجھنے میں دفت نہیں ہوگی کہ مرزا صاحب نبوت کی کتی بلند چوٹی پر بیٹھ کر کس لب و لہہ میں بات کرنے کے عادی ہیں۔ سنئے:

"اور خدا تعالی نے اس بات کے ثابت کرنے کے لیے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کیے جائیں تو ان کی سبحی ان سے نبوت ثابت ہو کتی ہے"۔

("چشمه معرفت" ص ۱۳۷)

کس قدر قابل تعب ہے ایک طرف مرزا صاحب کی یہ فیاضی کہ وہ اپنے اعجاز نبوت سے بڑار نبی کی نبوت البت کر سکتے ہیں اور اوھران کی بے توفیق امت کی حمال نصیبی --- کہ وہ خود مرزا صاحب کو کامل و کمل نبی تسلیم کرنے سے شرماتی ہے۔

اب مرزا صاحب کے دعویٰ نبوت کو ایک اور زاویے سے دیکھئے۔ مرزا صاحب کی نبوت کا ایک عظیم مجرہ یہ تھا کہ وہ مختلف اوقات میں پیش کوئیاں کیا کرتے ہے، وہ تحریر فرماتے ہیں:

"اور جو معجزات مجھے دیے محے بعض ان میں سے وہ پیش کوئیاں ہیں جو برے برے غیب کے اختیار ہیں کہ بجز خدا کے کمی کے اختیار اور قدرت میں نمیں کہ ان کو بیان کر سکے "۔

("چشمه معرفت" ص ۱۳۱۳)

لیکن قست کا پھیر کھے ایبا تھا کہ وہ جس چیز کی پیش گوئی تحدی کے ساتھ کرتے اور اشتمارات کے ذریعہ تمام دنیا کی توجہ اس کی طرف مبذول فرماتے وہ بیشہ ان کی تشریح و تعبیر کے خلاف ظمور پذر ہوتی۔ لوگ معترض ہوتے تو اپنی اجتمادی خطا کے جواز میں بیشہ انبیاء کرام کی اجتمادی خطائل کا حوالہ دیتے طاحظہ فرمائے:

ا - "خرض بے حیا لوگ ان اعتراضوں کے دفت نہیں سوچے کہ ایسے اعتراض سب نبیوں پر پڑتے ہیں"۔

(تتمه حقيقته الوحي مسس

- ۔ "اور اگر کوئی اجتمادی خیال ہو تو اس پر اعتراض کرنا ان لوگوں کا کام ہے جو نبی کے اجتماد کو واجب الوقوع سجھتے ہیں"۔
- س "دنیا میں کوئی نبی ایبا نہیں آیا جس نے کبھی اجتبادی خطا نہیں کیا' جب دہ نبی جو تمام انبیاء سے افضل تھا اجتبادی غلطی سے چکے نہ سکا' چنانچہ صدیبید کا سفر اجتبادی غلطی تھی' بمامہ کو بجرت گاہ قرار دینا اجتبادی غلطی تھی تو پھر دو سردں پر کیا اعتراض ہے۔۔
- س "ایک نی اینے اجتاد میں غلطی کر سکتا ہے کم خدا کی وحی میں غلطی نبیں ہوتی ہاں اس کے سجھنے میں اگر احکام شریعت کے متعلق نہ ہو کسی نی سے غلطی ہو سکتی ہے "- (ایپنا)
- ۵ «ایبا بی حضرت عیلی نے بھی اجتنادی غلطی سے اپنے تین بادشاہ یقین کر ایسار بھی خریدے گئے"۔
- ۲ "طاک نی اس راز کو نہ سمجھ سکا کہ الیاس نی کا ددیارہ آسان سے نازل ہونا حقیقت پر محول حمیں بلکہ استعارہ کے رتک میں ہے"۔ (اینا)
- ے ۔ "اگر اسرائیلی کوئی نبوی تورے کی پیش کوئی سے بید نہ سمجھ سکا کہ آخری نبی بنی اساعیل سے ہے"۔

۸ - "جس امر میں تمام انبیاء شریک ہیں اور ایک بھی ان میں ہے باہر نہیں
 اس کو اعتراض کی صورت میں پیش کرنا کی متنی کا کام نہیں"۔

9 - "فدائے اجتبادی غلطی انبیاء کے لیے اس واسلے مقرر کر رکمی ہے تاکہ وہ معبود محمرائے جائیں"۔

("تتمه حقيقته الوحى" ص١٣٥)

ا - اوسیں بار بار کتا ہوں کہ اگر یہ تمام خالف مشرق و مغرب کے جمع ہو جادیں تو میرے پر کوئی اعتراض ایا نہیں کر کتے کہ جس اعتراض میں گزشتہ نبیوں میں کوئی نبی شریک نہ ہو اپنی جادو گریوں کی دچہ سے بیشہ کیوں رسوا ہوتے ہیں اور پھر باز نہیں آتے "۔

الموتے ہیں اور پھر باز نہیں آتے "۔

(تتمه حقيقته الوحى" ص ١٣٧)

ا - "خالفین کے اعتراض میرے نشانوں کے بارے میں تمن قتم سے باہر نسیں ہیں... تیرے یہ کہ محض ایک اجتمادی امر ہے اور اس کو خدا کا کلام قرار دے کر پھر اعتراض کرتے ہیں کہ یہ پیش گوئی تھی جو پوری نسیں ہوئی، جبکہ یہ طال ہے تو ظاہر ہے کہ کوئی نبی ان کی زبان سے نہیں نیج سکا"۔

("تتمه حقيقته الوحى" ص١٣٧)

- ۳ "دہ بر تسمت اس قدر گندہ زبانی اور دشام دبی میں برے گیا تھا کہ جھے ہرگز امید نہیں کہ ابوجل نے آخضرت صلع کی نسبت یہ بدزبانی کی ہو' بلکہ میں یقیناً کہتا ہوں کہ جس قدر خدا کے نبی دنیا میں آئے ان سب کے مقابل یر کوئی ایبا گندہ زبان ثابت نہیں ہو تا تھا جیسا کہ سعد اللہ تھا"۔
- ۱۳ "اور میں باور نہیں کر سکا کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے کمی نے الی گفتی ہوں جیسا کہ اس نے جھے دیں"۔ گندی گالیاں کمی نبی اور مرسل کو دی ہوں جیسا کہ اس نے جھے دیں"۔ (ابینا ص۵)
- یہ چند عبارتی ہمی مرف ایک کتاب سے لی مئی ہی ورنہ مرزا صاحب کی

اس نوعیت کی تصریحات بیشار ہیں۔ مختمر سے کہ مرزا صاحب سے جب بھی لغرش ہوتی اور اس پر انہیں ٹوکا جاتا یا ان کی تحدی آمیز پیش گوئی خود ان کی تشریح و تغیر کی روشی میں حرف غلط ثابت ہوتی۔ (اور سے قصہ ان کی زندگی کا روزمرہ معمول تھا) تو خفت منانے اور اپنے نیاز مندوں کا ول بملانے کے لیے یہ اہتلائی تقریر فرماتے کہ دراصل وی اللی کا مطلب سجھنے میں ہم سے اجتمادی غلطی ہوئی۔ پیش گوئی کا مطلب سے قا اور ہم نے یہ سجھ لیا' اور سنت اللہ یک ہے کہ نبیوں سے پیش گوئیاں کرائی جاتی ہیں مگر ان میں استفارے بہت ہوا کرتے ہیں' اس لیے نبی ان کا مطلب نہیں سمجھا کرتے بلکہ بے سمجھے پیش گوئی کر دیا کرتے ہیں' ویکھو یونس نبی نہ سمجھا' موک نہیں سمجھا' کی امرائیل کے سارے نبی نہیں سمجھا' موک نہیں سمجھا' عسلی نہیں سمجھا' فاللہ وانا البہ سمجھا' اور تو اور خود ہمارے نبی مسلی اللہ علیہ وسلم نہیں سمجھا' اللہ وانا البہ واحدن۔

مرزا صاحب کا بی نظریہ اپنی جگہ کتنا الحاد پرور ہے؟ اس سے قطع نظر جو امر فاص طور پر قابل توجہ ہے وہ بید کہ جو فض نبوت و رسالت اور وی قطبی کا وعویٰ کر کے تمام انبیاء کرام کو اپنی نظر میں پیش کرے اور تمام دنیا کو اس بات کا چینئج کرے کہ میری نبوت و رسالت اور وی پر وہ اعتراض کرد جو کمی نی پر وارد نہ ہو آ ہو'کیا اس کی اس منطق کا صاف صاف نتبجہ بیہ نہیں کہ وہ بھی ٹھیک ای معنی و منہوم میں رسالت و نبوت کا مدی ہے جو منہوم کہ تمام انبیاء کرام (علیم السلام) کی نبوت و رسالت کا تھا؟ اور اس کے کمی ہوشیار وکیل کا بیہ کمنا کہ اس نے حقیقاً نبوت کا رسالت کا تھا؟ اور اس کے کمی ہوشیار وکیل کا بیہ کمنا کہ اس نے حقیقاً نبوت کا وعویٰ نہیں کیا تی نہیں تھا کیا بیہ واقعہ کی صحیح ترجمانی ہے یا محض بخن سازی کے ذرایجہ اس کے کموہ چرے پر پردہ ڈالنے کی ناکام کوشش؟





مرزا غلام احمد قادیانی اور مسرمحم علی کے نظریات کا تقابلی جائزہ

مرزائيں كے لاہورى فرقد كے امام جناب مسترجم على صاحب ايم- اے اپنى مشور تغير "بيان القرآن" من آيت كريد فاختف الاحزاب من بينهم كے تحت كيمة إلى:

"ان کے ان کے بارہ بیا فرقوں سے مراد عیمائیت کے مخلف فرقے ہیں۔ ان کے بارہ باہی اختلافات حضرت عیلی کے بارہ بی بہت ہیں اور ہرایک عقیدہ باطلہ کا یمی طال ہو آ ہے۔ مسلمانوں کے فرقوں اور عیمائیوں کے فرقوں بی کنا فرق ہے کہ دہ سب فرقے حتی کہ سی اور شیعہ بھی رسول اللہ صلم کے متعلق کوئی اختلاف ایبا نہیں رکھتے کہ آپ کا مرجہ کیا تھا اور ان بی اصولی اختلاف کوئی نہیں گر عیمائیوں کے تمام فرقوں بی ایک دو سرے مصلی اختلاف کوئی نہیں گر عیمائیوں کے تمام فرقوں بی ایک دو سرے سے اصولی اختلاف ہے اور کوئی دو فرقے اس پر اتفاق نہیں کرتے کہ حضرت عیمیٰ کیا ہیں اور ان لچر بحثوں سے دفتوں کے دفتر سیاہ ہوئے سے (صفحہ ۱۳۲۲) ج۲ میں ۸۲۴ ج۲)

عیمائیت کے اصولی اختلاف کا جو بھیانک نفشہ مسٹر مجمد علی نے کھیٹھا ہے' تھیک بھی حال مرزائیت کا (یا صحح لفظوں میں جدید عیمائیت کا) ہوا۔ مرزائیت کی فرقوں میں بٹی اور بقول مسٹر محمد علی "ان نے عیمائیوں کے تمام فرقوں میں ایک دو سرے سے اصولی اختلاف ہے' اور کوئی دو فرقے بھی اس پر اتفاق جمیں کرتے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کیا ہیں اور ان لچر بحثوں سے دفتروں کے دفتر سیاہ ہوئے ہیں"۔ لطف یہ کہ مرزائیوں کا یہ "اصول اختلاف" خود مرزا غلام احمد آنجمانی کی زندگی بیں ردنما ہوچکا تھا۔ ایک مرزائی اگر الانفوق بین احد من دسله کی آیت پڑھ کر مرزا آنجمانی کی نبوت کا اعلان برسر منبرکر آنو دو سرا مرزائی اس کا گریبان پکڑ لیتا۔

وراصل مرزائیت کے اس "اصولی اختلاف کی ذمہ داری مرزائیوں سے زیادہ مرزا آنجمانی پر عائد ہوتی ہے، موصوف نے موقعہ محل سے فائدہ اٹھا کر استے متاقش دعوں کر ڈالے کہ مرزا کی اصل حیثیت خود اس کی امت پر مشتبہ ہو کر رہ گئی اور ان کے لیے مرزا کے تمام متخالف اقوال اور دعووں کے ساتھ لے کر چانا نہ صرف مشکل بلکہ ناممکن ہوگیا۔ بالا خر مرزا محمود صاحب نے اس تناقض سے عمدہ برآ ہوئے کی یہ ترکیب نکائی کہ اپنے ایا کی اجھو یا جھو سے قبل کی تمام تصریحات کو بیک جیش قلم منسوخ کر ڈالا اور کھل کر اعلان کر دیا کہ "حضرت صاحب کی اجھو یا جھو سے قبل کی عبار قبل منسوخ بین اور ان سے جبت پاڑنا غلط ہے"۔ (حقیقہ: النبوة سے قبل کی عبار قبل منسوخ بین اور ان سے جبت پاڑنا غلط ہے"۔ (حقیقہ: النبوة صاحب)

ادھر لاہوری پارٹی کے امیر جناب مسٹر محمد علی نے آویل کے وُتڈے سے مرزا انجمانی کے متناقض دعاوی کے جن کو محدثیت کی بوئل میں بند کرتا چاہا۔ اس کا نتیجہ یہ فکلا کہ وہ مرزا آنجمانی پر ایسی شدید تقیدیں کر گئے کہ مرزائی نبوت خود مرزا سکوں کے زدیک ایک گالی بن کر رہ گئے۔ ذیل میں مرزا غلام احمد قادیانی کے نظریات اور ان پر مسٹر محمد علی لاہوری کی تقیدات کا ایک مختر خاکہ چیش کیا جاتا ہے 'جو ولچپ بھی ہے اور عبرت آموز بھی۔ تمام مرزا سکوں سے 'بالخصوص لاہوریوں سے ایل کرتا ہوں کہ وہ اس آئینے میں مرزائی نبوت کا چرہ دیکھ کر فیملہ کریں کیا دنیا میں کوئی ایسا نی یا مامور من اللہ ہوا ہے 'جس کو خود اس کی امت نے جرح و تقید کا ایسا نشانہ بتایا ہو۔

۱- نبوت اور بیشکو کیال

مرزا غلام احمد قادیانی کلیمت ہیں: "اسلام کی رو سے جیسا کہ پہلے زمانہ میں خدا تعالی اینے خاص بندوں ے مکالمہ خاطبہ کرنا تھا، اب ہمی کرنا ہے اور ہم میں اور ہمارے خالف مسلمانوں میں صرف لفظی نزاع ہے اور وہ یہ کہ ہم خدا کے ان کلمات کو، ہو نبوت یعنی پیش کو ٹیوں پر مشمل ہوں، نبوت کے اسم سے موسوم کرتے ہیں اور ایبا فخص جس کو بکوت ایسی پیشگوئیاں بذریعہ وقی دی جا ٹیں، لین اس قدر کہ اس کے زمانہ میں اس کی کوئی نظیرنہ ہو، اس کا نام ہم نبی رکھتے ہیں۔ کیونکہ نبی اس کو کہتے ہیں، جو خدا کے المام سے بہ کثرت آئدہ کی خبریں وے، گر ہمارے خالف مسلمان مکالمہ المہیہ کے قائل ہیں ایکن اپنی ناوانی سے ایسے مکالمات کو، جو بکوت پیش گوئیوں پر مشمل ہوں، نبوت عرف آئدہ کی خبر نبوت عرف آئدہ کی خبر دیے کا میں کرتے۔ حالا تکہ نبوت صرف آئدہ کی خبر دیے کو کہتے ہیں جو بذریعہ دی المام ہو۔۔

("چشم معرفت" من ۱۸۰ - ۱۸۱ "روحانی فزائن" من ۱۸۹ - ۱۸۹ "روحانی فزائن" من ۱۸۹ - ۱۸۹ به ۲۳۳)

مرزا غلام احمد صاحب کی اس عبارت سے واضح ہے کہ ان کے نزدیک نبوت
کی تعریف ہے: "فدا سے خبر پاکر پیشکو ٹیاں کرنا اور "تندہ کی خبریں دینا" اور "بو فضی بذریعہ الهام بھوت پیشکو ٹیاں کرتا ہو' اس کو نبی کتے ہیں" اب اس پر مسٹر محمد
علی لاہوری کا تبمرہ سنتے فراتے ہیں:

"دمبشرات (پیشکوئیوں) کو عین نبوت قرار دینے میں میاں صاحب نے ایک ایما اصول باطل بائدھا ہے 'جس کے لیے نہ صرف ان کے ہاتھ میں کوئی سند ہی نہیں ' بلکہ جس میں خود نی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خالفت ہے۔ مجع احادث کی خالفت ہے ' اکاپر ایل سنت کی خالفت ہے "۔ " پیش گوئیاں محض اس غرض کے لیے ہیں کہ تا مامور کی صدافت کا یقین آ جائے ' درنہ پیش گوئی نبوت کی اصل غرض نہیں۔ اللہ تعالی نے کہیں نہیں فرمایا کہ سلسلہ انبیاء کو قائم کرنے کی غرض ہے کہ کسی قوم کو تتا دیا جائے کہ وہ بیری ہو جائے گی اور کسی کو کمہ دیا جائے کہ وہ ہلاک

ہوگ۔ آگر مین نبوت میں چز ہے تو پھر نبوت کی غرض و عابت ادر اس کا مقصود ایک نمایت حقیری بات رہ جاتی ہے ادر سلسلہ انبیاء کی عظمت بی دنیا سے مفتود ہو جاتی ہے"۔

"مبشرات کو عین نبوت قرار دینا دین کو محض ایک کھیل بنانا ہے"۔
"جو محض پیش کو ئیول کو تبشید و اندار کو مبشرات کو عین نبوت
قرار دیتا ہے دہ اصل مقصد نبوت سے بہت دور پڑا ہوا ہے۔ یی ند بب
تمام امت کا رہا ہے ، جس کا جی جاہے ، کتابوں میں بڑھ لے"۔

("النبوة في الاسلام" ص١١٦-١١٢)

متیجہ : مرزا غلام احمد قادیانی فراتے ہیں کہ "نبوت پیش کو یکوں کو کہتے ہیں" ادر مسلم مسٹر محمد علی صاحب فراتے ہیں کہ "بد اصول باطل ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ دسلم کے مخالف ہے " (۳) اکابر اہل سنت کے مخالف ہے " (۳) اکابر اہل سنت کے مخالف ہے " (۵) اس سے سلمہ نبوت کی توہین ہوتی ہے " (۲) دین ایک کھیل بن جاتا ہے " (۵) اور یہ مقصد و مقام نبوت سے بہت دور ہونے کی علامت ہے "۔

۲ - نبوت کی تفییر: کثرت مکالمه و مخاطبه: مرزا غلام احمد قادیانی صاحب:

الف: جس بنا پر بی اپنے تیک نی کملا آ ہوں وہ مرف اس قدر بے کہ بیں خدا تعالی کی ہم کلای ہے مشرف ہوں اور میرے ماتھ بھرت بول اور کی مرت ماتھ بھرت بول اور کلام کر آ ہے ۔۔۔۔۔ اور انہیں امور کی کثرت کی وجہ ہے اس نے میرا نام نبی رکھا ہے ' سو بی خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اور اگر بیں اس ہے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا اور جس حالت بیں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو بی کیو کر انکار کر سکتا ہوں۔ بی اس پر قائم ہوں اس وقت کی جو اس ونیا ہے گزر جاؤں "۔

(مرذا صاحب كا خط بنام اخبار عام مندرجه "ضميم النبوة في الاسلام") ص ٣٣٣)

ب: "نى كے معنى صرف يد جي كد خدا سے بذريعہ وى خريانے والا موادر شرف مكالمه و كاطبه الهيد سے مشرف مو"

("ضميمه برابين بنجم" من ١٣٨)

ج: "ہرایک فخص اپنی مختلو میں ایک اصطلاح افتیار کر سکتا ہے لکل ان مصطلح سو فداکی یہ اصطلاح ہے جو کشت مکالمات و خاطبات کا نام اس نے نبوت رکھتا ہے لینی ایسے مکالمات 'جن میں اکثر غیب کی خبرس وی می ہیں"۔ ("چشمہ معرفت" ص ۳۲۵)

د: "ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نی ہیں۔ درامل یہ نزاع لفظی ہے۔ فدا تعالی جس کے ساتھ ایما مکالمہ و مخاطبہ کرے ہو بلحاظ کیت و کیفیت دو سروں سے بردھ کر ہو اور اس میں چیش گوئیاں بھی کثرت سے ہوں' اسے نی کتے ہیں اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے' پس ہم نی ہیں" ("بدر" ۵ مارچ' ۱۹۰۸ء' "ضمیمہ حقیقتہ النبوة" ص۲۷۲)

مسرمحمه على صاحب:

"کرت مکالمہ و مخاطبہ بھی کرت نشانات کی طرح معیار نبوت نہیں۔
ایک مخص پہلی ہی وہی پر اگر وہ وہی نبوت ہے نبی ہو جا آ ہے۔ ایک کو
مدة العر المام ہوتے رہیں ، وہ اس سے نبی نہیں بن سکا۔ بلکہ کرت
المانات سے مامور بھی نہیں بن جا آ۔ یہ نظارہ تو ہماری آ کھوں کے سانے
ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض لوگوں کو کرت سے المانات ہوتے رہتے
ہیں۔ نہ وہ مجدو ہوتے ہیں نہ نبی۔ بلکہ بعض تو کمال کے کی بھی اعلیٰ درجہ
پی سے ہوئے نہیں ہوتے۔ مدیث میں آگیا ہے کہ اس امت میں ایسے
پر پنچ ہوئے نہیں ہوتے۔ مدیث میں آگیا ہے کہ اس امت میں ایسے
بر سنچ ہوئے نہیں ہوتے۔ مدیث میں آگیا ہوتی رہے گی۔ یہ نہیں

کہ ایک دو کلہ ان کو بطور وی کے بل جائیں گے اور پھر ساری عمروہ مورم رہیں گے۔ کلام اللی تو ایک وروازہ ہے۔ جب کمانا ہے تو پھر اسے بند کرنے والا کون ہے۔ پس (صدیث نہوی) پیکلمون من غیوان نیکونوا انبیاء اس بات پر شاہر ہے کہ غیر نی کو بھی کشت مکالمہ ہو سکتی ہے"۔ "بسرطال میں کتا ہوں کہ یہ تو صحح صدیث میں آگیا ہے کہ ایسے لوگ ہوں گے جو نی شیں ہوں گے حمران کے ساتھ مکالمہ المبید ہوگا۔ اب یہ آگر زیادہ مکالمہ ہوگا تو وہ نی بن جائیں گے تحوزا مکالمہ ہوگا تو وہ محدث کملائیں گے اور متروکہ مکان تو نہیں کہ جو چاہا اس میں تغیر کر دیا۔ جس دیوار اور وروازہ متروکہ مکان تو نہیں کہ جو چاہا اس میں تغیر کر دیا۔ جس دیوار اور وروازہ کو چاہا گرا دیا۔ جس کو چاہا گرا دیا۔ جس کو جاہا گرا ہوں و صدیث کی کون کی شد نے جس کی بنا پر کما جاتا ہے کہ کشرت مکالمہ والا نی ہو جاتا ہے" ("النبوة فی الاسلام" میں عالم کی باتر کما جاتا)

متیجہ یہ مرزا ظلام احمد صاحب فراتے ہیں کہ "کرت مکالمہ کاطبہ کا نام نبوت ہے اور چونکہ یہ تعریف مجھ پر صادق آتی ہے' اس لیے خدا نے میرا نام نبی رکھا ہے اور میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں"۔ مسٹر محمد علی صاحب فراتے ہیں کہ "اس سے تو آپ مامور اور مجدد بھی نہیں بن سکتے چہ جائیکہ ۔۔۔۔ چٹم بدددر۔۔۔ آپ نبی بن جائیں "۔ مرزا صاحب فراتے ہیں کہ "خداکی اصطلاح میں کرت مکالمات و محاطبات کا نام نبوت ہے"۔

مسٹر محمد علی فراتے ہیں کہ "وین آپ کے اباجان کا متروکہ مکان شیں کہ آپ جیسی چاہیں اس میں ترمیم کرتے پھریں"۔ آخر آپ کے اس وعوے پر کہ "کثرت مکالمہ والا نبی ہو جاتا ہے" قرآن و حدیث کی کون می سند ہے؟ اگر ہے تو پیش سیجے۔ ھاتوا بدھانکم ان کنتم صادفین

۳ خاتم النبيين كى تغير
 الف: مرزا غلام احمد قاديانى:

ولکن رسول الله و خاتم النبين آپ نبوں كے ليے مر ممرائے گئے ہیں۔ يعنى آئدہ كوئى نبوت كا كمال بجر آپ كى پروى كے كى كو حاصل نبيں ہوگا"۔ (لمنوظات مرزا غلام احمد " ص

منر محد علی ایم- اے:

"انبیاء علیم السلام ایک قوم ہیں اور کی قوم کا خاتم یا خاتم مصرف ایک ہی معنی رکھتا ہے۔ لین ان میں سے آخری ہونا 'پی نبیوں کے خاتم کے معنی نبیوں کی مرنسی بلکہ آخری نبی ہیں"۔

("بيان القرآن" مسر محمد على من ١٥١٥ جس)

نتیجہ : مرزا انجمانی کتے ہیں "فاتم النہون کے معنی "جمیوں کی مر"۔ ایم۔ اے صاحب فراتے ہیں کہ "فاتم النہون کے معنی "جمیوں کی مر" نمیں بلکہ آخری نی ہیں"۔

ب: مرزا غلام احمد قاریانی:

"روحانی نبوت اور فیض کا سلسلہ آپ کے بعد مجی جاری رہے گا اور وہ آپ میں سے ہو کر جاری رہے گا اور وہ آپ میں سے ہو کر جاری رہے گا' نہ الگ طور سے۔۔۔۔ وہ نبوت چل سکے گی جس پر آپ کی مرہوگ۔ ورنہ اگر نبوت کا وروازہ بالکل بند سمجما جائے تو نعوذ باللہ اس سے تو انقطاع فیض لازم آ تا ہے اور اس میں تو خوست ہے اور نبی کی جک شان ہوتی ہے"۔

("لمفوظات" مس١٣٣، ج٥)

مسٹر محمد علی ایم- اے:

"..... اور دس صديول بس ب لانبي بعدى ليني "ميرك بعد كوئي

نی نمیں" اور ایک مدیثیں جن میں آپ کو آخری نی کما گیا ہے ، چھ ہیں۔
اس قدر زبردست شاوت کے ہوتے ہوئے کی مسلمان کا آخضرت سلم
کے آخری نی ہونے سے انکار کرنا بینات اور اصول ویٹی سے انکار ہے۔
("بیان القرآن" من ۱۵۲۷ جس)

نتیجہ ! مرزا آنجمانی کتے ہیں کہ "نبوت کا دردازہ بد نہیں ' بلکہ "آپ کی مر" سے نبوت چاتی ہے۔ ایم۔ اے صاحب فراتے ہیں کہ "ب احادیث متواترہ کی شادت کے خلاف ہے۔ ادر یہ اصول دینی کا انکار کفر کے خلاف ہے۔ ادر یہ اصول دینی کا انکار کفر ہے)

ج: مرزافلام احمه قادیانی:

ا۔ "نبوت ، جو اللہ تعالی نے اب قرآن شریف میں آتخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حرام کی ہے۔۔۔۔ اس سے مراد یہ ہے کہ آتخضرت ملی اللہ علیہ وسلم کی مرکے سوائے اب کوئی نبوت نہیں چل سکے گی"۔ (المغوظات مسسم علی)

۲- "ایک چراغ اگر ایبا ہو'جس سے کوئی دوسرا چراغ ردش نہ ہو تو وہ قائل تعریف نہیں' مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم ایبا نور مائے ہیں کہ آپ سے دوسرے روشنی پاتے ہیں ۔۔۔۔ اللہ تعالی نے ختم نبوت کا نبوت کی آبت میں فرمایا ہے کہ ۔۔۔۔۔ آپ فاتم ہیں۔ آپ کی مرے نبوت کا سلمہ چانا ہے"

("للفوظات" مسام " جس

مسٹر محمد علی ایم- اے

"اگر خاتم النبيين كے معنى يى بي كه محمد رسول الله صلى الله عليه

وسلم اپنی مرے اپنے جیے نی بنا کتے ہیں تو سب سے پہلے اس لفاظی کو چھوڑ کر اگر ہم واقعات کی دنیا کی طرف جائیں کے تو عجم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ بدھاتے بدھاتے در حقیقت ان کو۔۔۔ معاذ اللہ۔۔۔ نمایت ہی ناقابل استاد فابت کریں گے، کیونکہ پھر ہم غور کریں گئے کہ آخر کتے نبی تیمہ سو سال میں مجمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرسے بنائے؟ بس لے دے کر ایک ہی (مرزا غلام آنجمانی۔۔؟) اور وہ بھی الیا جو آخر دم تک کہی کتا رہا کہ میری نبوت مجازی ہے اور کم از کم پندرہ سال تک کھلا اور صاف انکار اپنا نبوت کا کرتا رہا، بلکہ آنخضرت کے بعد مدی نبوت کو کذاب اور مفتری اور دائرہ اسلام سے خارج کتا رہا"

("النبوة في الاسلام" طبع اول مسه)

نتیجہ : مرزا آنجمانی کتے ہیں کہ الاجراغ سے جراغ جاتا ہے اور آپ کی مرسے سلسلہ نبوت چاتا ہے۔ " ایم۔ اے صاحب فرماتے ہیں کہ اس لفاظی کو چھوڑ ہے۔ ذرا واقعات کی دنیا میں لکل کریہ تو بتائے کہ تیرہ صدیوں میں آپ کی مر نے کتنے نبی بتائے؟ بس لے وے کر ایک آنجناب کی ذات شریفہ؟۔۔۔ اور وہ بھی۔۔۔۔ چشم بددور۔۔۔ ایبا بمادر کہ پندرہ ہیں سال تک تو اپنی نبوت کا کھلا کھلا انکار ی کرتا رہا۔ بالا خر مریدوں کی استعداد دکھ کر نبوت کا اعلان بھی کیا تو کیما؟ آخر دم تک ظل و مجاز کے شیش محل سے باہر قدم رکھنے کی آنجناب کو جرات نہ ہوئی۔ بس ای لفاظی سے ونیا کی آنکموں میں وحول ڈالی جا رہی ہے؟

د: مرزا غلام آنجماني:

ا ۔ اللہ بمل شانہ نے الخضرت سلی اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا ، یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لیے مردی ، جو کسی اور نبی کو بر گزشیں

دی گئے۔ ای وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھرا۔ لینی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشق ہے اور آپ کی توجہ روحانی "نی تراش" ہے اور یہ قوت قدید کی اور نی کو نبیں لی"۔ ("حققته الوی" ص ۹۷)

۲- اور اس کی امت کے لیے قیامت تک مکالمہ اور خاطبہ المهید کا دردازہ بھی بند نہ ہوگا اور بجو اس کے اور کوئی نی صاحب خاتم نمیں۔ ایک وی ہے جس کی مرسے ایک نبوت بھی مل سکتی ہے جس کے لیے امتی ہو النا لازی ہے "۔ ("حقیقتہ الوی" میرا))

مشرمحه علی ایم-اب

"اگر محمد رسول الله ملی الله علیه وسلم اننی معنول میں خاتم النبیون علی معنول میں خاتم النبیون علی معنول میں خاتم النبیون سے کہ آپ (اپنی مرسے) اپنے جیسے نی بنایا کریں کے اور اب خدا سے براہ راست نبوت کی بھی مرورت باتی نبیں ری۔ یہ عزت بھی آپ کو تی دے وی گئی اور ایک گونہ خدائی اختیارات آپ کے باتھ میں آ گئے تو بھر یہ کیا ہوگیا کہ آپ این جیسا ایک بھی نبی نہ بنا سکے؟"

("النبوة في الاسلام" ص ١٣٣)

نقیجہ یہ مرزا آنجمانی کتے ہیں کہ "آپ کی روحانی توجہ سے نی بنتے ہیں "آپ کی مر سے نی دھلتے ہیں اور آپ کی قوت قدید سے نبوت ملتی ہے"۔ ایم۔ اے صاحب فراتے ہیں: "چلئے مان لیا کہ قادیان میں عطائے نبوت کے خدائی افقیارات بھی آپ کو تی وے دیئے گئے لیکن یہ تو فرمائے کہ آپ کی قوت قدید کی آٹیر سے تیمو صدیوں میں ۔۔۔۔ کتنے نی پیدا ہوئے؟ تیمو صدیوں تک آپ نے یہ خدائی افقیارات کیوں نہ استعال کے؟ آئیں بائیں شائیں کے سوا آپ کے پاس اس کا کوئی معقول جواب ہے؟ جس اور قلعا جس ۔۔۔

نہ نخبر اٹھے گا نہ کوار ان سے

یہ بازد مرے آزمائے ہوئے ہیں

ه: مرزا غلام احمد قارياني:

"خاتم النبيين" كے معنى يہ بين كه آپ كى مركے بغير كى نبوت كى تقديق نبين بوت كى عدي نبوت كى مرك بغير كى بوت كى تقديق نبين بو على جب تو وہ كاغذ سند ہو جا آ ہے اور مصدقہ سمجما جا آ ہے۔ اى طرح آنخضرت ملى الله عليه وسلم كى مراور تقديق جس نبوت برنہ ہو' وہ محج نبين "۔("لمغوظات" ص٥٠٨، جس)

مسٹر محمد علی ایم۔ اے

"آگر خور کیا جائے تو درحقیقت یہ سارے خیالات خدا کے کلام میں قطت تدیر سے پیدا ہوئے ہیں۔ "مجمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مردے دی گئی ہے کہ جو کام پہلے خدا کیا کرتا تھا' دہ اب آپ کے سرد کیا جاتا ہے "یہ خود ایک لغو بات ہے "۔("النبوة نی الاسلام" ص۳۳)

نتیجہ : مرزا آنجمانی کتے ہیں کہ "خاتم النبھین کا مطلب سے کہ آپ کو مردے دی می باکہ آپ کو مردے دی می باکہ آپ مردگا لگا کر آئدہ نبوتوں کی تقدیق کیا کریں۔۔۔ " ایم۔ اے صاحب فراتے ہیں کہ "بیہ مارے خیالات خدا کے کلام میں قلت قدیر کا نتیجہ ہیں "۔ ذرا خور تو سیج کہ نبوت عطا کرنا خدا کا کام ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا؟ یہ آپ کیسی مممل اور لغو بات کمہ رہے ہیں۔

۳ - حضرت عائشة اور اجرائے نبوت:

مرزا غلام احمد قادماني:

"کرت مکالمہ و کاطبہ کو دوسرے الفاظ میں نبوت کما جاتا ہے۔ ویکمو معرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنما کا یہ قول کہ قولوا اند خاتم النبین و

لا تقولوا لا نبی بعده اس امری صراحت کرتا ہے، نبوت اگر اسلام بیں موقوف ہو چکی ہے تو یقینا جانو کہ اسلام بھی مرکیا اور پھر کوئی المیازی نشان بھی نہیں ہے "۔

("ملفوظات" مرزا غلام احمد قاویانی مطبوعه ربوه ص ۳۲۱ ج۴)

مسترمجمه على لاموري

"اور ایک قول حفرت عائشہ کا پیش کیا جاتا ہے جس کی سند کوئی نمیں قولوا خاتم النہیں و لا تقولوا لا نبی بعدہ "فاتم النہیں کو اور یہ نہ کو کہ آپ کے بعد کوئی نبی شیں"۔ اس قدر صدیقوں کی شمادت جن میں فاتم النہیں کے معنی لا نبی بعدی کیے گئے ہیں ایک بے سند قول پر پس پشت بھینکی جاتی ہیں۔ یہ غرض پرتی ہے فدا پرسی نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تیں صدیقوں کی شمادت ایک بے سند قول کے سامنے روکی جاتی ہے"۔

("بيان القرآن" مسر محد لاموري من ١٥٨ ، جس)

متیجہ : مرزا آنجمانی حضرت عائش کا قول پیش کر کے کہتے ہیں کہ "نبوت اسلام میں جاری ہے"۔ مسٹر محمد علی صاحب فرماتے ہیں کہ "یہ قول بے سند ہے اور ایک بے سند قول کی بنیاد پر ختم نبوت کی متواتر احادیث کو رد کر دینا اگر غرض پرسی نہیں تو کیا خدا برسی ہے؟ بچھ تو شرم جاہیے۔ خدا برسی ہے؟ بچھ تو شرم جاہیے۔

"مرزا علام احر صاحب كتے بيں كه "اكر نبوت اسلام بي موقوف ہو تو اسلام مردہ ب" مشرصاحب فرماتے بيں كه "يه سوال رسول الله صلى الله عليه وسلم سے يجے كه آپ في متواتر ارشادات بي خاتم النبيين كے معن لا نبي بعدى كول كي ؟ مرزا صاحب! آپ ايك بے شد قول كو لے كر آمخضرت صلى الله عليه وسلم كے ارشادات طيب كو پس پشت بحينك رہے بيں مجمد تو خدا كا خوف كيجے۔

۵ وی انبیاء اور القاء شیطانی: مرزا غلام احمد قادیانی:

"الهام رحمانی بھی ہو تا ہے اور شیطانی بھی اور جب انسان ایے ننس اور خیال کو وخل دے کر کمی بات کے استکشاف کے لیے بطور استخارہ یا استخبار وغیرہ کے توجہ کرتا ہے تو شیطان اس وقت اس کی آرزو میں د شل دیتا ہے اور کوئی کلمہ اس کی زبان پر جاری ہو جاتا ہے اور وراصل وہ شیطانی کلمہ ہوتا ہے۔ یہ دخل مجمی انبیاء اور رسولوں کی وی بھی ہو جاتا ہے مگر وہ بلا توقف تکالا جاتا ہے۔ اس کی طرف اللہ جل شانہ قرآن کریم مِن ارشاد فرايا ب و ما ارسلنا من رسول و لا نبي اذا تمني القي اشیطان فی امنیته (الخ) ایبا بی انجیل میں بھی لکما کیا ہے کہ شیطان ابنی شکل نوری فرشتوں کے ساتھ بدل کر لوگوں کے باس آ جا تا ہے۔ دیکھو خط ووم قرنتمیال 'باب ۱۱' آیت ۱۱۲ اور مجموعه توریت میں سے سلاطین اول باب بالميس "آيت انيس ميس لكها ہے كه "الك بادشاه كے وقت ميں جارسو نی نے اس کی فتح کے بارے میں پیش کوئی کی اور وہ جھوٹی نکل اور بادشاہ کو فکست ہوئی۔ بلکہ وہ اس میدان میں مرحمیا۔ اس کا سبب یہ تھا کہ دراصل وہ المام ایک نایاک روح کی طرف سے تھا' نوری فرشتہ کی طرف سے نیں تھا اور ان نبوں نے وحوکا کھا کر ربانی سجھ لیا تھا۔ اب خیال كرنا جامے كه جس حالت ميں قرآن كريم كى روسے الهام اور وحى ميں دخل شیطان ممکن ہے' توریت اور انجیل اس دخل کی معداق ہیں.... الخ" ("ازاله اوبام" م ١٢٨-١٣٩)

مسترمجرعلي لابوري

"القی الشیطان فی اسنیته اس کے معنی مرف اس قدر ہیں کہ نی

کی نیک آرزو کے بارے میں شیطان لوگوں کے ولوں میں وساوس ڈالٹا رہتا ہے۔ پر الفاظ (قرآئی) کے حدر کو ویکھو کوئی نبی اور رسول ایبا نہیں بھیجا جس کے ساتھ یہ معالمہ نہ ہوا ہو تو کیا حضرت عیمیٰ کی وتی میں بھی شیطان نے القا کروا تھا؟ غالبًا اس سوال کا جواب رسول کریم سے بردھ کر حضرت عیمیٰ سے محبت رکھنے و الے مسلمان بھی اثبت میں نہ ویں گے۔ پھر سب کو چھوڑ کر ایک بھی نبی کا ذکر مسلمان بھی اثبت میں نہ ویں گے۔ پھر سب کو چھوڑ کر ایک بھی نبی کا ذکر قرآن شریف میں نہیں جس کی وتی میں القائے شیطان کا ذکر آیا ہو۔ پھر کیا یہ جائے تجب نہیں کہ حصر تو یہ کیا جائے کہ کوئی نبی اور رسول ایبا ہوا ہی نہیں جس کی وتی میں شیطان نے القاء نہ کیا ہو اور ایک نبی کی بھی مثال پیش نہ کی جائے کہ اس کی وتی میں شیطان نے یوں القاء کر دیا تھا۔ مثال پیش نہ کی جائے کہ اس کی وتی میں شیطان نے یوں القاء کر دیا تھا۔ بھر نتیجہ اس کا بتا دیا و لیعلم الذین او توا العلم انہ العق تو کیا صاحب علم لوگوں کو اس کے حق ہونے کا علم نہ ہوسکی تھا جب شک کہ شیطان وتی علی القاء نہ کرے۔ یہ کئی یہ بھی البطلان بات ہے "۔

("بيان القرآن" از مسرمحمه على لابورى ص-١٣٠٠ جم)

نتیجہ : مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ ہے کہ "انبیاء علیم السلام کی وحی بیس شیطان کا دخل ہو جاتا ہے اور وہ اس کے لیے قرآن کریم کی آیت کا سارا لیتے ہیں۔ توریت بیس چار سو نبیوں کی جموئی پیش گوئی اس کے جوت بیس پیش کرتے ہیں اور انجیل کو بھی اس دعویٰ کا مصدات بتاتے ہیں"۔ لیکن مشر محمد علی صاحب اس دعویٰ کو بدیمی البطلان قرار دیتے ہیں۔

ورد الله الذين كفروا بغيظهم لم ينالوا خيرا و كفي الله المومنين القتال و كان الله قويا عزيزا

وه المراد المرد المراد المراد المرد المراد المراد المراد المراد المراد المراد المراد المراد المراد المن المعلم المنظمة المنطقة ا والمالية المرادية المرادية المراد و المراد الزارة المرادة المراد ا الم الزاد المرائل المال المرائل المرا ال مراز المراز المراب المات عام مرروه ، ماس مرت المراب المراد المراب ال الم المران الرادن المرائع والمستان الوردوسر المان المراق الم المرس الم المرس المرب الم واجركه مل المنافلة والسلام حليكم ودوغاطة فتير **حمر في المحت** كراميوركزيد، ما كالبس الخنائم نبوة بسنو كالجا وفوت ن التر معرف المحت كراميوركزيد، ما كالبسس الخنائم نبوة بسنو عالي وفوت ن پکستان ءفون ۹۵۸-۴



سابق قادیا نیول کے قبول اسلام کی دلچیپ مہوشریااور ایمان افروزداستانیں قادیا نیت کا نہی سیاسی اور اخلاقی تجزییہ ایک کمل مختیقی اور آریخی دستادیز



ترتيب يحقق **بالنين بالمالين بالمالي** (زيرطيع)

